لاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (القرآن)

خطباتِ جیل

جرنیلِ سپاہِ صحابہؓ
ابو معاویہ محمد اعظم طارقؒ

عقیدۂ امامت اور انکارِ توحید

شیعہ کا عقیدۂ بداء

عقیدۂ امامت اور ختمِ نبوت

عقیدۂ امامت اور توہینِ انبیاء

عقیدۂ امامت اور توہینِ اہلِ بیت

عظمتِ قرآن اور عقیدۂ تحریف

شیعوں نے امت کو قرآن کے بجائے کیا دیا؟

عقیدۂ رجعت اور بارھویں امام کا غار

عقیدۂ متعہ

اسلام اور تقیہ و کتمان

قاتلانِ حسینؓ کا انکشاف

شیعہ کے کفر کے ۱۴ اسباب

سپاہِ صحابہؓ کا مشن اور اس کی تکمیل

اٹک جیل کے تنگ و تاریک سناٹوں سے ایک مردِ حق پرست کا نعرۂ رستاخیز ○ حقائق کی تلاش میں بھٹکنے والوں کے لیے مینارۂ نور ○ علماء و طلباء اور دینی کارکنوں کے لیے مخزنِ علم و عرفان

لا تلبسو الحق بالباطل
و تکتمو الحق و انتم تعلمون

خطبات جیل

مرتب

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا
ابو معاویہ محمد اعظم طارق

www.nagsuch.tk

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : خطبات جیل

مرتب : جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا

: ابو معاویہ محمد اعظم طارق

اہتمام اشاعت : شعبہ نشرواشاعت سپاہ صحابہ پاکستان

اشاعت اول : اپریل 1999ء

تعداد : 1100

ضخامت : [illegible] صفحات

قیمت : 160 روپے

ملنے کے پتے

* مرکزی دفتر سپاہ صحابہ پاکستان جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر
* ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد
* فاروقی شہید اکیڈمی جامع عمر فاروق راوی محلہ سمندری ضلع فیصل آباد

www.haqsuch.tk

انتساب

حالات کی ہولناکیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے جب اکثر "راہنماؤں" نے سپاہ صحابہ کا ساتھ دینے سے عملی طور پر انکار کردیا۔۔۔۔۔ اور لاشوں پہ لاشیں گرتی دیکھ کر حوصلہ دینے اور ہمت بڑھانے کی بجائے دیرینہ تعلقات اور راہ و رسم سے بھی کنارہ کشی اختیار کرلی۔۔۔۔۔ ان حالات میں اچانک ایک مرد حق پرست و حق آگاہ ۔۔۔۔۔ درویش صفت عالم باعمل۔۔۔۔۔ فقیہہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے مصائب و آلام کی چلچلاتی دھوپ میں اپنی شفقت کی چادر۔۔۔۔۔ میرے اور کارکنان سپاہ صحابہ کے سروں پر پھیلاتے ہوئے۔۔۔۔۔ مجھے تصوف کے سلاسل اربعہ میں خلافت عطا فرمائی۔۔۔۔۔ اگرچہ میں خود کو اتنے بڑے اعزاز کا اہل نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔ لیکن حضرت کی شفقت وللہیت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی ٹوٹی پھوٹی تقریروں کے اس مجموعے کا انتساب حضرت کے نام کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

آئینہ خطبات (اجمالی فہرست)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	شیعہ کا عقیدہ امامت اور انکار توحید	17
2	شیعہ کا عقیدہ بداء	42
3	عقیدہ امامت اور ختم نبوت	58
4	شیعہ کا عقیدہ امامت اور توہین انبیاء	۱۰۰
5	عقیدہ امامت اور توحید اہل بیت رضی اللہ عنہم مع مسئلہ امامت کی بدولت خاندان رسالت کی باہم خانہ جنگیاں	129
		163
6	عصمت قرآن اور شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن	207
7	شیعیت نے امت کو قرآن کے بدلے کیا دیا؟	230
8	شیعہ کا عقیدہ رجعت اور بارھویں امام کا تعارف	253
9	شیعہ کا عقیدہ متعہ	270
10	اسلام اور تقیہ و کتمان	
11	قاتلان حسین کون؟	325
12	شیعہ کے کفر پر چودہ سو سالہ علماء کرام و مفتیان عظام کی مہر تصدیق	
		363
13	سپاہ صحابہ کا مشن اور اس کی تکمیل	428

آئینہ خطبات (مکمل تفصیل)

مضامین

حرف آغاز

خطاب نمبر ۱

شیعہ کا عقیدہ امامت اور انکار توحید

شرک کی دو قسمیں
ایک شیعہ کا جواب
شیعیت یہودیت و عیسائیت کی راہ پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی
کیا عبداللہ بن سبا ایک فرضی شخص ہے
ابن سبا کی دوسری صفات
ابن سبا کی تعلیمات کی ایک جھلک
ابن سبا کا دعویٰ نبوت اور انکار توحید
شیعہ اور انکار توحید
زمین کا مالک اللہ یا آئمہ؟
مارنا اور زندہ کرنا
فرعون کو غرق کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دینا
قوم عاد، قوم ثمود اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دینا
ہر چیز کی گنتی شمار کر کے رکھنا
غیب کے خزانوں کی کنجیاں کس کے پاس؟
روز جزاء کا مالک
اول، آخر، ظاہر و باطن
کائنات کے ذرے ذرے کا مالک
قسیم الجنہ والنار

مضامین

علی رضی اللہ عنہ سے مدد مانگنا سنت انبیاء ہے (معاذ اللہ)
آئمہ نے ملائکہ کو تسبیح و تمجید کا سبق دیا
جبرئیل کو معرفت کا علم بخشا، آدم و حوا کو توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا
قرآن کو جس نے رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں
آئمہ ہر جگہ حاظر ناظر ہیں

خطاب نمبر ۲

شیعہ کا عقیدہ بداء

شیعہ کا عقیدہ بداء کی اہمیت
بدا کا لغوی معنی اور شیعہ کی مراد
عقیدہ بدا گھڑنے کی کیا ضرورت
بداء کا پہلا واقعہ
دو متضاد دعوے
بداء کا دوسرا واقعہ جو سخت ترین بھی ہے
بداء کا تیسرا واقعہ جو ہو بہو دوسرے کی طرح ہے
اگر آئمہ مردوں کو زندہ کر سکتے تھے تو عقیدہ بداء کی کیا ضرورت تھی
حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو بداء ہونے کا خدشہ ظاہر کیا

خطاب نمبر ۳

عقیدہ امامت اور ختم نبوت

نبوت و صحابیت کا مقام وہی ہے کسی نبی

www.haqsuch.tk

مضامین

ہمارے نبی آخری نبی اور آپ کے صحابہ آخری صحابہ ہیں
عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت اور اکابرین اہل سنت کی نظر میں
مرزا قادیانی کا دعویٰ اور اس کے کفر پر امت کا اتفاق
جھوٹی بات پیروکاروں کی کثرت اور صدیوں کے گزرنے سے سچی نہیں بن جاتی
کیا شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے؟
عقیدہ شیعہ: امامت نبوت سے بالاتر ہے
عقیدہ شیعہ آئمہ تمام انبیاء ملائکہ اور ساری مخلوقات سے افضل ہیں
انبیاء کو نبوت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اقرار کرنے سے ملی
انبیاء کی طرح آئمہ بھی معصوم ہوتے ہیں
آئمہ انبیاء کی طرح منصوص من اللہ من ہوتے ہیں
آئمہ پر انبیاء کی طرح ایمان لانا فرض اور انکار کفر ہے
امامت کا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر اور جہنمی ہے
منکرین امامت اہل بدعت واجب القتل ہیں
ایران میں شاہ اسماعیل نے کیا کیا؟ اور شیعہ حکمران کیا کریں گے؟
آئمہ سے فرشتے ملاقات کرتے ہیں اور ان پر وحی نازل ہوتی ہے

مضامین

آئمہ کو تحلیل و تحریم کا اختیار حاصل ہے
آئمہ کو معجزات حاصل ہیں
امامیہ درحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں (چار گواہ)
پہلی شہادت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
دوسری شہادت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ
تیسری شہادت (باقر مجلسی)
چوتھی شہادت (شیخ مفید)

خطاب نمبر۴

شیعہ کا عقیدہ امامت اور توہین انبیاء

انبیاء علیہ السلام معصوم ہوتے ہیں
انبیاء کی گستاخی کفر ہے
اماموں پر حسد کرنے کے باعث انبیاء علیہ السلام کو سخت ترین سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا
حضرت آدم وحوا کو اماموں کی طرف حسد کی نظر سے دیکھنے کے باعث جنت سے نکالا گیا
حضرت ایوب علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت میں شک کیا اس لئے بیماری میں مبتلا ہوئے
حضور ﷺ اور تمام نبی ناکام ہوگئے۔
رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک لحاف میں سوتے تھے۔ (معاذ اللہ)

www.haqsuch.tk

مضامین

اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا اگر تو نے ولایت علی میں کسی کو شریک کیا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائیں گے
آئمہ کی امامت سے انکار پر یونس علیہ السلام کو پیش آنے والا واقعہ
انکار امامت کے باعث یونس علیہ السلام کو زمین میں دھنسا کر قارون سے ملا دیا گیا (معاذ اللہ)
انبیاء کرام آئمہ کے نور سے روشنی حاصل کرتے تھے
قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام انبیاء سے آگے ہوں گے
قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی عرش الٰہی کے دائیں جانب اور انبیاء کی کرسیاں بائیں جانب ہوں گی۔
حضور ﷺ نے اصلی قرآن مصلحتاً چھپا لیا تاکہ تمام لوگ مرتد نہ ہو جائیں

خطاب نمبر۵

عقیدہ امامت اور توحید اہل بیت رضی اللہ عنہم مع مسئلہ امامت کی بدولت خاندان رسالت کی باہم خانہ جنگیاں

اہل بیت کون ہیں؟
شیعہ کی طرف سے اپنے مزعومہ اہل بیت کی

مضامین

توہین
امام جعفر کا فرمان
امام باقر کا فرمان شیعوں کے علاوہ سب لوگ کنجریوں اولاد ہیں
امامت کے منکرین کا نسب ناپاک ہوتا ہے
قول امام جعفر صادق... امام حسن رضی اللہ عنہ اگر سود خوری، شراب نوشی اور زنا کی حالت میں مرتے تو زیادہ بہتر ہوتا
مسئلہ امامت کی آڑ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بدترین توہین
مسئلہ امامت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا اختلاف
مختار ثقفی حضرت ابن حنیفہ کی امامت کا قائل ہونے کے باوجود شیعہ کے ہاں نہایت محترم ہے
امام باقر کے بھائی زید شہید نے امام باقر کی امامت سے انکار کرتے ہوئے اپنی امامت کا دعویٰ کر دیا
حضرت زید شہید کا حضرت باقر سے مباحثہ
حضرت جعفر صادق کے مقابلہ میں ان کے چچا اور بھائیوں نے محمد نفس ذکیہ کی امامت کو قبول کیا
امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کا ساتھ دیا
پہلا اختلاف: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شیعان علی رضی اللہ عنہ پانچ گروہوں میں تقسیم ہوگئے
دوسرا اختلاف: زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے

مضامین

بعد شیعہ دو مزید گروہوں میں بٹ گئے
تیسرا اختلاف: امام باقر کے بعد شیعہ تین مزید گروہوں میں بٹ گئے
چوتھا اختلاف: امام جعفر صادق کے بعد شیعہ مزید چھ گروہوں میں بٹ گئے
پانچواں اختلاف: موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ کے بعد شیعہ مزید ساتھ گروہوں میں بٹ گئے
چھٹا اختلاف: علی رضا کے بعد شیعہ مزید پانچ گروہوں میں تقسیم ہوگئے
ساتواں اختلاف: محمد تقی کے بعد معمولی سا اختلاف ہوا
آٹھواں اختلاف: علی نقی کی وفات کے بعد شیعہ مزید چار گروہوں میں تقسیم ہوگئے
نواں اختلاف: امام حسن عسکری کی وفات کے بعد شیعہ گروہوں میں ہولناک اختلاف ہوئے اور شیعہ مزید ۱۴ گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔

خطاب نمبر ۶

عصمت قرآن اور شیعہ کا عقیدہ

تحریف قرآن

کتب سابقہ کی تحریف اور عصمت قرآن کا سبب
حفاظت قرآن کریم کے غیبی اسباب
دشمنوں کی طرف سے قرآن بدلنے اور ختم کرنے کی کوششوں کا ناکام ہونا
شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

مضامین

عصمت قرآن کریم پر شیعہ کا ایمان نہ ہونے کی پہلی وجہ
موجودہ قرآن کو محرف قرار دینے کی دوسری وجہ
تیسری وجہ
چوہنگ کے عقوبت خانہ میں پیش آنے والا واقعہ
قرآن مجید سے آیتوں اور سورتوں کے نکال ڈالنے کی روایات
محمد ﷺ پر جو قرآن جبرائیل لائے تھے وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا
قرآن کا ایک تہائی نکال دیا گیا
قرآن کریم سے ولایت علی اور ولایت آئمہ کے الفاظ نکال دیئے گئے
آدم علیہ السلام کو درخت کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا گیا تھا بلکہ آئمہ پر حسد نہ کرنے کا پابند کیا گیا تھا
قرآن سے علی کا نام نکال دیا گیا
قرآن سے آل محمد کے الفاظ نکال دیئے گئے
قرآن کریم سے "مومنون" کی بجائے "مامونون" تھا
قرآن کریم میں انسانی کلام بڑھائے جانے کی روایات
چور کون؟
قرآن مجید کے الفاظ بدلے جانے کی روایتیں
علماء شیعہ کا اقرار کہ موجودہ قرآن میں کمی زیادتی اور تبدیلی ہوگئی ہے

www.haqsuch.tk

مضامین

قرآن کی تحریف پر شیعہ کا اتفاق
تحریف قرآن ثابت کرنے والی روایات دو ہزار سے زائد ہیں
تحریف ثابت کرنے والی روایات متواتر ہیں اور مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قرآن مخصوص تھا
کلینی، قمی اور طبرسی تحریف کے قائل تھے
مولوی ولدار علی کا دعویٰ تحریف
حضور ﷺ نے مصلحت کے طور پر اصلی قرآن چھپا دیا
ترجمہ مقبول کی ایک جھلک
[illegible] کی نظر قرآن بدل دیا گیا
سورۃ احزاب بقرہ سے طویل تھی
ترجمہ فرمان علی کی ایک جھلک
آیت رحمت و برکات میں تحریف
آیت وانا لہ لحافظون میں تحریف

خطاب نمبر ۷

شیعت نے امت کو قرآن کے بدلے کیا دیا؟

بانیان شیعہ مذہب کی قرآن کے مقابل تصوراتی دنیا میں کتاب لانے کی حیرت انگیز کہانی
اونٹ کی ران کے برابر موٹی کتاب علی کا تعارف
جناب زرارہ کا تعارف
قرآن کے مقابلہ میں علم و عرفان کے نایاب

مضامین

گوہروں پر مشتمل شیعہ کا تصوراتی خزانہ "صحیفہ" "جفر" ستر گز کے جامعہ اور مصحف فاطمہ کا تعارف
ابو بصیر کے حالات و کمالات
شب قدر کو ہر سال نئے احکام کے ساتھ اترنے والی کتاب کا تعارف
خاندان نبوت یا جوتشی گھرانہ

خطاب نمبر ۸

شیعہ کا عقیدہ رجعت اور بارہویں امام کا تعارف

عقیدہ رجعت کا تعارف
زمانہ رجعت کا آغاز ظہور مہدی سے ہوگا
بارہویں امام کی پیدائش و غیبت کا عجیب قصہ
بارہویں امام کی والدہ محترمہ کی حیرت انگیز داستان
امام آخر الزمان کی غیبت صغریٰ اور کبریٰ
جب تین سو تیرہ مخلص شیعہ جمع ہوں گے تب امام ظاہر ہوگا
رسول اکرم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے
مہدی سے کئی نشانیاں طلب کرنے کے بعد امام حسین اپنے لشکر سمیت امام مہدی کی بیعت کریں گے۔
امام مہدی بیعت نہ کرنے والے لشکر سے جنگ

مضامین

کریں گے اور ان کے گلے میں ڈالے ہوئے قرآن کریم کو بھی جب بارہویں امام ظاہر ہوں گے تو کافروں سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کر کے سزا دیں گے
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو قبروں سے نکال کر سوکھے درخت پر لٹکا کر ان کے مظالم شمار کر کے انھیں جلا دیں گے
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ہر دن رات میں ہزار ہزار قتل کی جائے گا۔

خطاب [illegible]

شیعہ کا عقیدہ متعہ

نسل انسانی پر اسلام کا سب سے بڑا احسان
متعہ کیا ہے؟ اور اس کی حرمت کی وجہ؟
متعہ کی حرمت قرآن کریم سے
شیعہ کے نزدیک متعہ کی اتنی اہمیت کیوں؟
ایک وقت میں نکاح متعہ ہزار عورتوں سے ہو سکتا ہے
فضیلت اور ثواب متعہ
متعہ زندگی بھر میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور کیا جائے
متعہ کے لئے عورت سے شوہر کے بارے میں تفتیش کی ضرورت نہیں
ایک انتہائی شرمناک عبارت

مضامین

عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ بند کر کے حرام کے اڈے کھول دیئے
مسلمان بیوی کی موجودگی میں بھی غیر مسلم عورتوں سے متعہ جائز ہے
اگر عمر رضی اللہ عنہ میں ایک مرتبہ متعہ بھی کیا تو جنتی بن گیا
تین مرتبہ متعہ کرنے والا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور چار مرتبہ متعہ کرنے والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پالیتا ہے
ایمرا صدر رفسنجانی کی طرف سے متعہ کی اپیل
پیشہ ور زانیہ سے متعہ [illegible] (خمینی)
صرف دو گھنٹے کے لئے [illegible] متعہ کیا جا سکتا ہے

خطاب نمبر۱۰

اسلام اور تقیہ و کتمان

اسلام غالب ہونے کو آیا ہے۔ مغلوب ہونے کو نہیں
اگر اسلام کو چھپانا عبادت ہوتا تو انبیاء اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی راہوں سے نہ گزرتے
کیا اسلام کتمان اور تقیہ کی اجازت دیتا ہے؟
عقیدہ شیعہ.... تقیہ اماموں اور ان کے آباؤ و اجداد کا دین ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ مومن ہی نہیں
دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے

مضامین

مجھے بے دھڑک ہو کر گالی دے لینا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان) تارک تقیہ.... تارک نماز کی طرح ہے
تقیہ کر کے مخالفین کے پیچھے نماز ادا کرنے والے کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرنے کا ثواب
عقیدہ تقیہ دراصل اہل بیت کے کردار پر پردہ ڈالنے اور انھیں بدنام کرنے کا ایک حربہ ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خط میں خلفاء راشدین کی تعریف شیعہ کی طرف سے تقیہ قرار دے کر جھٹلانے کی کوشش
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ حرام کیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں حلال ہونے کا اعلان کیوں نہ کیا؟
امام باقر بطور تقیہ ایک چیز کو حلال قرار دیتے اور امام جعفر سے حرام قرار دیتے ہیں
پل بھر میں مسئلہ تبدیل' امام جعفر صادق کا عجیب قرار
امامت تو راز تھا جو جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بیان کیا۔ مگر شیعہ اسے مشہور کرتے ہیں
امام جعفر صادق اعلانیہ طور پر اپنی امامت کا انکار کرتے تھے
نماز توڑنے والی چیزیں بطور تقیہ کی جائیں تو نماز نہیں ٹوٹتی (خمینی کا فتویٰ)
اگر تقیہ نہ ہوتا تو ارتقاء مذہب کی منازل طے نہ ہوتیں
امام اہل سنت علامہ عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ کی کتاب سے تقیہ کی خوبصورت مثالیں

خطاب نمبر۱۱

قاتلان حسین کون؟

شہادت کیا ہے؟
اسلام کی نظر میں شہادت نعمت ہے
شیعہ کے نزدیک شہادت مصیبت ہے
ولادت حسین رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ناگوار تھی اور حسین رضی اللہ عنہ نے بھی غیرت کے باعث اپنی والدہ کا دودھ نہ پیا
شیعہ کی طرف سے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے موقع پر حضرت حسین کو امیر معاویہ کے خلاف خروج کی پیش کش
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یزید کو وصیت
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام شیعوں کے بارہ ہزار خطوط
حضرت مسلم بن عقیل کی کوفہ روانگی اور اسی ہزار شیعہ کی بیعت
ابن زیادہ کی کوفہ آمد اور مسلم بن عقیل سے شیعوں کی بیعت

www.haqsuch.tk

آئینہ خطبات (مکمل تفصیل)

مضامین

ابن زیادہ کی کوفہ آمد اور مسلم بن عقیل سے شیعوں کی بے وفائی
شہادت سے قبل حضرت مسلم بن عقیل کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام خط
ہمارے شیعوں نے ہمیں چھوڑ دیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اعلان
مختلف لوگوں کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شیعوں کی حقیقت سے آگاہ کرنا
کوفیوں کے شیعہ ہونے پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آنے والے لشکر میں ایک بھی حجازی یا شامی نا تھا بلکہ سب کوفی شیعہ تھے
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شیعان کوفہ کو شرم دلاتے ہوئے بار بار خطاب اور ان کے لئے بد دعائیں
کن کن اہم شیعوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلوا کر انہیں شہید کرنے میں حصہ لیا
اہل بیت کے خیموں کو آگ لگانے والے اور لوٹنے والے ایک شیعہ کا عجیب لطیفہ
قاتلان حسین رضی اللہ عنہ شیعہ ہیں اور کربلا کے میدان میں کوفی ہی تھے۔ امام زین العابدین کا بیان حضرت مسلم کا بیان حر شہید کا بیان۔ بریر بن صغیر کا بیان
حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم کا بیان

مضامین

واقعہ کربلا کے بعد شیعان علی رضی اللہ عنہ کی ندامت

خطاب نمبر ۱۲

شیعہ کے کفر پر چودہ سو سالہ علماء کرام و مفتیان عظام کی مہر تصدیق

نبی [illegible] فرشتہ عبداللہ بن سباء کا [illegible]
علماء [illegible] کی ماخذ عبداللہ [illegible] کا تعارف
عبداللہ بن سبا کی کہانی۔ شیعہ کتب کی زبانی
ابن سبا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ربوبیت اور اپنی نبوت کا دعویدار تھا
ولایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کو کافر کہنے والا پہلا شخص ابن سبا ہے
امام علی کی فرضیت اور مخالفین کی تکفیر کرنے والا پہلا شخص ابن سبا تھا
عبداللہ بن سبا پر امام جعفر صادق کی لعنت اور اس کا نام سننے پر امام زین العابدین کی گھبراہٹ
سپاہ صحابہ کا تصور اہل حق کے فتووں کو بر سر عام بیان کرتا ہے

شیعہ کے بارے میں پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

(۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۳) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ (۴) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (۵) محدث ابو زرعہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ

آئینہ خطبات (مکمل تفصیل)

مضامین

(۶) ابن حزم اندلسی (۷) قاضی عیاض (۸) شیخ عبدالقادر جیلانی (۹) امام فخر الدین رازی (۱۰) علامہ کمال الدین ابن ہمام (۱۱) علامہ ابن تیمیہ (۱۲) فتاوی بزازیہ (۱۳) علامہ ابو سعید مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (۱۴) ملا علی قاری (۱۵) مجدد الف ثانی (۱۶) فتاویٰ عالمگیری (۱۷) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۲۰) در مختار (۲۱) علامہ ابن عابدین شامی (۲۲) مولانا عبدالباری فرنگی محلی (۲۳) مولانا رشید احمد گنگوہی (۲۴) مولانا خلیل احمد سہانپوری (۲۵) علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (۲۶) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی (۲۷) امام اہل سنت علامہ بن الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ کے مرتب کردہ فتویٰ پر حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء کی تصدیقات (۲۸) امام اہل سنت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے استفتاء کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ کا فتویٰ (۲۹) تصدیقات علماء پاکستان سرحد، پنجاب، سندھ، بلوچستان علماء ہندوستان، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ

خطاب نمبر ۱۳

سپاہ صحابہ کا مشن اور اس کی تکمیل

مضامین

اخلاص سے کام کرنے والے ناکام نہیں ہوتے
اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کی صداقت کیسے نصیب ہوتا ہے؟
سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟
سپاہ صحابہ کا مشن غلبہ اسلام ہے!
غلبہ اسلام کے لئے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سا کردار لازم ہے
کارکنوں کی نصیحت
اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی بننا ہے تو منافقت ہو گی
تزکیہ نفس
شیعہ سے ہمارا اختلاف
جماعت اور بھیڑ میں فرق
اطاعت امیر کے بغیر جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی
امیر کو چاہیے کہ کارکنوں کے مشورہ سے کرے

جلد مرحلہ کے مرحلہ سے کچھ (عدد طرہ گھمگی بین ندہ و طاجہ)

www.haqsuch.tk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف آغاز

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ امابعد!

قتل سے اپنی یاری ہے — اب دار پرانا لگتا ہے
صدیوں سے کتنا عادت ہے — ہر وار پرانا لگتا ہے
تم سنگ اٹھاؤ یا خنجر — حق بات جو ہے وہ کہنی ہے
یہ ظلم و تشدد سرکاری — سرکار پرانا لگتا ہے

قارئین محترم! عرصہ دراز سے قید و بند، عقوبت خانوں اور زندانوں، ہتھکڑیوں، بیڑیوں اور ایک ہی جیسے ماحول بلکہ کال کوٹھڑی کے در و دیوار تک کی محدود دنیا سے واسطہ ہے۔

کارکنوں، دوستوں، اعزہ و [illegible] حتیٰ کہ اہل خانہ اور بچوں تک سے ملاقات پر پابندی ہے۔

باہر کی دنیا سے [illegible] کے ذریعہ [illegible] رابطہ [illegible] اور وہ بھی [illegible] قدر کمزور اور بے یقینی پر مبنی ہے [illegible] پیغام چاہیں تو [illegible] چاہیں تو [illegible] کر کے اپنے پاس ہی رکھ لیں۔ اگرچہ مقدس مشن کی تکمیل کے راستے میں میرے نزدیک ان پریشانیوں کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں تاہم ایک انسان ہونے کے ناطے ان تمام تر زیادتیوں اور ستم رانیوں کو محسوس کرنا بہرحال مجبوری ہے۔ چند روز قبل جب مجھے میری آٹھ سالہ بچی کا خط ملا تو میں ہزار صبر و ہمت کے باوجود لرز کر رہ گیا وہ کوئی طویل خط نہیں بلکہ چند سطور پر مشتمل ایک معصوم بچی کے جذبات کا اظہار تھا اس نے لکھا تھا "ابو جی آپ تو اس عید پر بھی گھر نہیں آئے۔ آپ کی انتظار میں بڑے بہن بھائی دو ماہ کی چھٹیاں گزار کر مدرسوں میں واپس چلے گئے ہیں اور اب تو پانچ ماہ گزر گئے ہیں۔ ہمیں آپ سے ملاقات کی اجازت بھی نہیں مل رہی ہے اور چھوٹا بھائی محمد انس آپ کو یاد کر کے جب رونے لگتا ہے تو ہم اسے کہتے ہیں...... رونا نہیں۔ ابو دین کی خاطر جیل میں ہیں۔"

قارئین محترم! خط کے یہ آخری الفاظ جہاں میرے دل و دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتے ہیں، وہاں مجھے ایک نئے جذبے اور ولولے سے سرشار کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں اور میری

اس کتاب کی تحریر کا باعث بھی ہیں، کیونکہ میرے نزدیک دین کی خدمت یہی ہے کہ اپنے مشن حق کو تختہ دار پر بھی فراموش نہ کیا جائے۔

اس وقت جبکہ مجھ پر صرف ایک مقدمہ 16M.P.O یعنی تقریر کا باقی ہے۔ عدالتیں بیسیوں مقدمات و الزامات سے مجھے بری قرار دے چکی ہیں تفتیشی ایجنسیاں میری بے گناہی پر نوٹ لکھ چکی ہیں چار سال کا عرصہ میں جیل کی نذر کر چکا ہوں پھر بھی ایسے معمولی مقدمہ کی ضمانت لینے کو وہ افسران تیار نہیں ہیں جنہیں عدل و انصاف کے تقاضوں کی نہیں بلکہ حکمرانوں کے انتقامی احکام کی پاسداری کرنا ہوتی ہے۔ ایک منتخب نمائندے کے ساتھ حکمرانوں کا یہ رویہ ہی اس بات کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ ان کے عزائم کیا ہیں؟ اور وہ کیا چاہتے ہیں؟ حکمرانوں کی اب تک کی نوازشات کے پیش نظر میں اب بھی کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوں۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم

قارئین محترم! [illegible] وقت [illegible] حالات پر تبصرہ نہیں ہے اس کے لئے [illegible] کیا ہے؟ [illegible] جلد [illegible] کے ہاتھوں میں ہوگی۔ جو بالکل تیار ہے مگر بعض قانونی مجبوریوں کے تحت التواء کا شکار ہے۔

اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ میری اسیری اور قید تنہائی پر مشتمل زندگی کے چار سالوں کا بہترین حاصل اور اثاثہ ہے۔ ڈیڑھ ماہ قبل اس جیل میں ممتاز عالم دین اور سپاہ صحابہ و جمعیت علمائے اسلام ضلع اٹک کے راہنما مولانا نواب الحسن کے ہمراہ بارہ بزرگوں کا قافلہ پہنچا تو میری شدید ترین خواہش اور مسلسل اصرار کے باوجود انہیں میرے ساتھ رہنے کی اجازت نہ دی گئی۔ یہاں تک کہ بمشکل ایک ہفتہ میں ایک ملاقات کی اجازت ملی۔ اس ہفتہ وار ملاقات کے موقع پر ان حضرات کی پرزور خواہش کو رد نہ کرتے ہوئے میں نے تقریر کے ذریعہ ان کے جذبات کو گرمانے اور مشن حق کی خاطر قربانی دینے کے احساس کو مزید اجاگر کرنے کا سلسلہ بھرپور تیاری کے ساتھ شروع کر دیا۔ اب معمول یہ رہا کہ آٹھ روز تک مجھے ایک تقریر کی تیاری کرنا ہوتی تھی۔ نتیجتاً جیل میں ایسی چند تقاریر ان احباب کے سامنے ہوئیں جن کا باہر کی دنیا میں تصور بھی محال ہے۔

www.haqsuch.tk

بعض احباب کو یہ احساس شدت سے ہونے لگا کہ کسی طرح ان تقاریر سے باہر کے احباب کو بھی مستفیض ہونے کا موقع دیا جائے تو اس مشورہ کی اہمیت کے پیش نظر صرف دس دنوں میں وہ تیرہ تقاریر زیب قرطاس کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں' جو ذہن کی تختی پر ایک عرصہ کی محنت سے نقش ہو چکی تھیں۔ یہ تقاریر کس قدر مفید ثابت ہوں گی میں اس بارہ میں کوئی دعویٰ تو نہیں کرتا لیکن یہ بات وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء کرام' طلبہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے یہ تقاریر مشن سپاہ صحابہ کو سمجھنے اور اس کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرنے میں بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوں گی۔

میں نے قصداً تحریر کو انتہائی آسان اور عام فہم بنانے کے لئے تقریر کا رنگ دیا ہے' میری دانست میں یہ انداز عام فہم ہونے کے باعث عوام کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو گا اور خصوصاً فن تقریر سے آشنائی کا شوق رکھنے والے طلباء اس سے "انداز خطابت" کے کئی پہلو اپنانے میں کامیاب ہوں گے۔

اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میرا تعاون مولانا نواب احسن صاحب حفظہ اللہ' پروفیسر محمد اقبال صاحب و ماسٹر شہاب الدین صاحب نے حد سے بڑھ کر کیا اور بیسیوں صفحات پر مشتمل حوالہ جات نقل کرنے میں میری معاونت فرماتے رہے۔ اسی طرح آپ کے ہاتھوں تک اس کتاب کو پہنچانے میں میرے پیارے ساتھی اور ہونہار مصنف و محقق مولانا ثناء اللہ سعد صاحب شجاع آبادی' برادر عزیز حافظ حبیب الرحمن انجم اور محمد ساجد صاحب کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اجر جزیل اور جزائے خیر سے بہرہ ور فرمائے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ میری اسیری کو اور تمام اسیران سپاہ صحابہ کی قربانیوں کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمیں اپنے مشن و نصب العین میں کامیاب فرمادے۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

ابو معاویہ

محمد اعظم طارق

اٹک جیل

خطاب نمبر 1

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (البقرہ)

شیعہ کا عقیدہ امامت اور انکار توحید

شیعہ وہ مشرکوں کا گروہ ہے جو یا علی مدد' مولیٰ علی مشکل کشا کے نہ صرف خود نعرے لگاتا ہے بلکہ یہاں تک کہتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام جیسی موحد شخصیات بھی یا علی مدد کے نعرے لگا کر اللہ کے سوا ان سے مدد مانگا کرتی تھیں اور اپنی پریشانیوں میں ان سے حاجت روائی کے لئے امیدیں وابستہ رکھا کرتی تھیں۔

جو گروہ اور طبقہ انبیاء علیہم السلام کو بھی شرک کے ارتکاب کا مرتکب قرار دے رہا ہو اس کی ہدایت کی امید کرنا ہی بے وقوفی ہے کیونکہ عام مشرک کو اگر شرک کی خباثت سے آگاہ کریں تو ان کی باز آنے کی امید ہو سکتی ہے لیکن جو گروہ شرک کو انبیاء کی سنت قرار دے رہا ہو پھر اس سے اسلام اور توحید کی توقع رکھنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی بالکل پاگل شخص سے دانائی کے اسباق پڑھنے کا خواہاں ہو۔

www.haqsuch.tk

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدلله وحده والصلوه والسلام على من لا نبى بعده وعلى آله واصحابه اجمعين○ اما بعد اعوذ بالله من الشيطن الرجيم○ بسم الله الرحم الرحيم○ قال الله تبارک وتعالى فى كلامه المجيد والفرقان الحميد ان الله لا يغفر ان يشرک به و يغفر ما دون ذالک لمن يشاء (الخ) يبنى لا تشرک بالله الشرک لظلم عظيم○ قال النبى صلى الله عليه وسلم "يا معاذ لا تشرک بالله قتلت او حرکت"○

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الامين الكريم○

قابل صد تعظیم ابزرگو! نوجوساتھیو! اور طالبعلم بھائیو!

جو آیات مبارکہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں اور پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرم مبارک کا ایک حصہ پڑھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی انس و جن کے لئے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک ٹھہرائے۔ کیونکہ ذات حق تعالیٰ سبحہ پوری کائنات کے واحد خالق و مالک ہیں اس کی ذات کے علاوہ ہر

چیز اس کی مخلوق و مملوک ہے اور کائنات کی کوئی چیز بھی خداوند کریم و قدیر کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے۔ ہر چیز اس کے تابع فرمان ہے کائنات کے ذرہ ذرہ پر اسی کی بادشاہی اور حکومت ہے۔ وہ جو چاہے وہی ہوگا ساری مخلوق مل کر بھی اس کی منشاء کے خلاف کسی کام کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کائنات میں نہ کوئی دوسرا حصہ دار ہے اور نہ ہی اس نے اپنی کائنات کو کسی دوسرے کے اختیار میں دے کر خود کو معطل کرلیا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اسی کی ذات کو بقا ہے باقی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

شرک کی دو قسمیں

(1) شرک فی الذات:۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا جیسے کسی کو اس کا بیٹا، بیوی، والد، بھائی یا مشیر و وزیر قرار دینا جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عقائد ہیں کہ یہودی طبقہ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر شرک و کفر کا راستہ اپنایا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور ان کی والدہ حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ کی بیوی قرار دے کر (معاذ اللہ) شرک اور کفر کا ارتکاب کیا ہے اور مشرکین کا یہ کہنا تھا هولاء شفعاء ونا عندالله کہ یہ پتھروں سے تراشے ہوئے بت اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ ہم کے سامنے سر جھکا کر کی عبادت بجالاتے ہیں یہ ہمارے کام اللہ تعالیٰ سے کرا دیتے ہیں اور ہماری مشکلات ٹال دیتے ہیں مسائل حل کر دیتے ہیں شرک فی الذات خالصتاً کفر ہے۔

(2) شرک فی الصفات:۔ یعنی مخلوق میں سے کسی کو (خواہ وہ فرشتہ، نبی، صحابی، اور ولی ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ کی صفات کا حامل یقین کرنا جو خاصہ خداوندی

ہیں مثلاً" غیب کی جمیع معلومات علم ماکٔ و مایکون یعنی عالم الغیب و الشہادہ صرف ذات حق تعالیٰ ہے۔ اس نے اپنے پیغمبروں ولیوں فرشتوں جنات وغیرہ کو جن چیزوں کے بارہ میں خبر دی ہے بس وہ اتنی ہی تفصیلات سے آگاہ ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں جتنے ہیں۔

اسی ذات قدیر کو قیامت کا حتمی علم ہے اسی کو بارش کے بارہ میں پہلے سے حتمی علم ہے وہی جنتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ یعنی بچہ کی پیٹ میں تخلیق سے بھی قبل حتیٰ کہ ماں کی شادی سے بھی قبل اسی کو علم ہے کہ یہ کتنے بچے جنے گی اور وہی علیم و خبیر جنتا ہے کہ کون کل کیا کریگا" اور اسی کو خبر ہے کہ کس نے کہاں کس وقت کس حالت میں موت کے منہ میں جانا ہے یہ وہ پانچ چیزیں ہیں جن کا سورۂ لقمٰن کی آخری آیات میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ان کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے۔

ایک شبہ کا جواب

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب! آج کل محکمہ موسمیات والے بھی قبل از وقت بتا دیتے ہیں کہ بارش کب اور کہاں کہاں ہوگی اور اسی طرح آلات کے ذریعہ سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی ہے۔ تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ان کا علم اس قدر ناقص ہے کہ وہ قرائن و آثار سے اندازہ کر کے یا آلات کے ذریعہ ہی کھال کے نیچے کی بات معلوم کرنے میں کامیاب ہوتا ہے جبکہ علم الٰہی اتنا کامل ہے کہ وہ بارشوں کے موسموں سے سالہا سال قبل اور ماں بننے والی عورت کی شادی سے بھی قبل اس بات کو جنتا ہے کہ بارش کب اور کہاں اور کتنی ہوگی اور عورت کتنے اور کیسے کیسے بچے جنے

گی۔ اسی طرح ہر ہر جگہ موجود ہونا بھی خاصہ خداوندی ہے اور قرآن کریم میں اسی کو یوں بیان فرمایا گیا ہے مایکون من نجوی ثلاثہ الا ھو رابعھم ولا خمسہ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذالک ولا اکثر الا ھو معھم کہ تم جہاں کہیں تین آدمی بھی سرگوشی کرتے ہو وہ چوتھا وہاں ہوتا ہے تم پانچ ہو تو وہ چھٹا وہاں ہوتا ہے تم اس سے بھی کم ہو یا زیادہ ہو وہ وہاں موجود ہوتا ہے۔ تو اب اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ صرف اپنی ذات کی موجودگی کا تذکرہ فرمایا ہے کسی اور ذات کو بھی اپنی طرح وہاں موجود قرار نہیں دیا ہے۔ اسی طرح ہر ہر چیز پر قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے قرآن کریم نے جگہ جگہ اس کو بیان کیا ہے تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر کہ بادشاہی و حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ساری تفصیلات کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم الغیب والشہادہ ہر جگہ موجود اور پکارنے والے کی پکار کو سن کر اس کی مدد کو پہنچنے والی ہر چیز پر قادر اور "فعال لما یرید" یعنی جو چاہے سو کرے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اب اگر کوئی شخص کسی اور بڑی سے بڑی یا چھوٹی سے چھوٹی ذات کو صفات الٰہیہ سے متصف جنتا ہے تو اس نے بھی شرک و کفر کا راستہ اختیار کر کے اسلام کی مخالف سمت سفر کرنا شروع کر دیا ہے۔

شیعیت یہودیت و عیسائیت کی راہ پر

گروہ شیعہ کا بانی چونکہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا اور اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اولاً" مسلموں کو حضرت علی ﷺ کے وصی رسول و خلیفہ اول ہونے کا سبق پڑھے کی کوشش کی تاکہ مسلموں کے دلوں میں جو مقام و مرتبہ خلفاء

www.haqsuch.tk

راشدین حضرت ابوبکر ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت عثمان غنی ؓ کا ہے وہ ختم ہو جائے اور وہ تینوں خلفاء ؓ کو غاصب خلافت اور اہل بیت پر ظلم کرنے والے یقین کرنے لگ جائیں دوسرا سبق حضرت علی ؓ کی الوہیت کا پڑھایا کہ حضرت علی ؓ ہی دراصل اللہ اور "رب" ہیں۔ اس ظالم کے اسی دعویٰ کو سن کر حضرت علی ؓ نے اسے بلوا کر اپنی عبدیت کا اعلان فرمایا اور اس سے توبہ کرا کر اسے مدائن کی طرف جلا وطن کر دیا۔ مگر اس شخص نے کہیں حضرت علی ؓ کی فضیلت کہیں مخالفین فضیلت علی کی تکفیر اور کہیں حضرت علی ؓ کی ربوبیت کا اعلان جاری رکھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔

www.haqsuch.tk

حضور ﷺ کی پیشین گوئی

ادھر حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے لوگوں کو برسرعام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنانا شروع کر دیا جس میں آپ ﷺ کی ایک پیشین گوئی تھی جس کی تفصیل علم حدیث کی نہایت ہی اہم کتاب مسند احمد میں اس طرح موجود ہے۔

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فیک مثل من عیسی ابغضتہ الیھود حتی بھتوا امہ و احبتہ النصاری حتی انزلوہ باالمنزلہ التی لیست لہ ثم قال یھلک فی رجل محب مفرط یقرضنی بما لیس فی و مبغض یحملہ شنی علی ان یبھتنی ○ (رواہ احمد)

حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کچھ مشابہت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے ہے یہودیوں نے بغض کیا یہاں تک کہ کی والدہ پر بہت لگا دیا اور نصاریٰ نے سے محبت کی یہاں تک کہ کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا جس پر وہ نہ تھے۔ پھر حضرت علی ؓ نے فرمایا میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک محبت میں غلو کرنے والے جو میری ایسی تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے دوسرا بغض رکھنے والا کہ میری عداوت اس کو میرے اوپر بہت لگنے پر آمادہ کرے گی۔

سامعین محترم! اس حدیث کو سامنے رکھ کر جب ہم حضرت علی ؓ سے بغض رکھنے والے گروہ کی تلاش شروع کرتے ہیں تو ہمیں خارجی گروہ نظر آتا ہے جنہوں نے حضرت علی ؓ کو معاذ اللہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر آپ سے جنگیں تک لڑنے سے گریز نہیں کیا اور حتی کہ آپ کی شہادت بھی عبدالرحمن ابن ملجم خارجی ملعون کے ہاتھوں ہی ہوئی اور دوسرا گروہ جس نے آپ سے محبت کا دعویٰ کر کے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ کو الوہیت کے مقام تک جا پہنچایا تو وہ عبداللہ ابن سبا اور اس کی ذریت شیعہ کا گروہ ہے۔

کیا عبداللہ بن سبا ایک فرضی شخص ہے

محترم سامعین! عبداللہ بن سبا کی بات آئی تو یہ بتاتا چلوں کہ آج کل شیعہ مجتہد اور مصنفین اس بات کی شد و مد سے مخالفت کرتے ہیں کہ ہمارا پیشوا عبداللہ بن سبا نہیں تھا بلکہ وہ عبداللہ بن سبا کے وجود ہی کا انکار کرتے ہوئے صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ محض ایک فرضی کردار کا نام ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ابن سبا کا تذکرہ اور تعارف جس قدر شیعہ کتب میں تواتر و تفصیل سے موجود ہے اس قدر تو شاید اہل سنت کی کتب میں بھی نہیں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس موقع پر

شیعہ کی مستند و معتبر کتب سے عبداللہ بن سبا کا تعارف اور اس کے عقائد کا کچھ تذکرہ ہو جائے تاکہ حقائق کھل کر سامنے آجائیں۔ اس موقع پر کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

ہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زب میری ہے بات کی
ہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات کی

شیعہ کے نامور مجتہد علامہ مامقی "تنقیح المقال" میں اور علامہ باقر مجلسی جیسے عظیم شیعہ مجتہد و مصنف "بحار الوار" جیسی ضخیم کتاب کی جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ نمبر ۲۸۷ پر "رجال کشی" سے نقل کرتے ہیں۔

وذکر بعض اهل العلم عبدالله بن سباک یهودیا فاسلم و والی علیا علیه السلام وک یقول وهو علی یهودیته فی یوشع بن نون وصی موسی علیه السلام باالغلو' فقال فی اسلامه بعد وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی مثل ذالک○

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور حضرت علی علیہ السلام کی "ولایت" کا قائل ہوا۔ یہ اپنی یہودیت کے زمے میں یوشع بن نون علیہ السلام کے بارہ میں غلو کرتے ہوئے کہتا تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں۔ پس اسلام لانے کے بعد اس قسم کی بات وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کہنے لگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے وصی ہیں۔

آگے مزید تفصیل سے ابن سبا کی دوسری صفات کا تذکرہ سنئے

وک اول من اشهر باالقول بفرض امامه علی علیه السلام و اظهر البراءة عن اعدائه وکاشف مخالفیه و اکفرهم فمن هھنا قال من خالف الشیعه اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیهودیه (بحار الوار ص ۲۸۷ جلد نمبر ۲۵)

ترجمہ:۔ یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے مشہور کیا کہ حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا قائل ہونا فرض ہے اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں پر (جس سے اس ملعون کی مراد خلفاء راشدین تھے) اعلیہ تبرا کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کو واشگاف کیا اور انکو کافر کہا۔ یہیں سے وہ لوگ جو شیعہ کے مخالف ہیں یہ کہتے ہیں تشیع اور رافضیت یہودیت کا چربہ ہے۔

کیوں جناب؟ اسے کہتے ہیں "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" عبداللہ بن سبا شیعہ کے نامور مجتہدین نے نہ صرف پورا پورا تعارف کرا کر اس کے عقائد کو نظریات کو بیان کر دیا ہے بلکہ یہ بھی صاف صاف بتا دیا ہے کہ اس "ابن سبا" کے عقائد و نظریات اور شیعہ کے عقائد و نظریات میں کلی طور پر مماثلت ہونے کی وجہ سے ہمارے مخالفین شیعیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیتے ہیں۔

اب شیعیت کے لئے عبداللہ بن سبا سے پیچھا چھڑانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ ان عقائد و نظریات کا برملا انکار کر دے جن کا عبداللہ بن سبا نے سب سے پہلے اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے اظہار کیا تھا مگر شیعیت ایسا ہرگز نہیں کر سکتی ہے کیونکہ "عقیدہ امامت" اور "تبرا" ہی تو اس کا بنیادی نظریہ ہے اب تو صورت حال بالکل ایسے ہے جیسے دریا میں ڈوبتے ہوئے ریچھ کو کمبل سمجھ کر نکالنے والے شخص کا ہوا تھا کہ جب اسے ہی ریچھ نے پکڑ لیا تو وہ چلا چلا کر کہتا تھا "میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں مگر اب کمبل مجھے نہیں چھوڑ رہا

ہے "شیعیت عبداللہ بن سبا کو بھولنا چاہتی ہے مگر وہ قدم قدم پر سامنے آکر کہتا ہے تم مجھے ہرگز نہیں چھوڑ سکتے ہو کیونکہ تم اسی لائن پر شوق سے چل رہے ہو جو اسلام کے مقابل میں نے بنائی تھی۔

شیعہ مذہب میں ابن سبا کی تعلیمات کی جھلک

سامعین محترم! شیعہ کی معتبر کتب سے جو میں نے ابن سباء کے عقائد کو پیش کیا ہے اس میں تین باتوں کا ذکر ہے (ا) عبداللہ بن سبا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا قائل تھا۔ (۲) وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں پر اعلانیہ تبرا کرتا تھا۔ (۳) وہ حضرت علیؓ کے مخالفین کو کافر کہتا تھا۔

آپ قدیم شیعہ مصنفین کی کتب کا مطالعہ کر لیں یا موجودہ شیعہ مجتہدین کا لٹریچر پڑھ کر دیکھ لیں [illegible] شیعہ کے کلمہ اور اذان کا جائزہ لے لیں تو آپ کو ان تینوں باتوں کا ثبوت بآسانی مل جائے گا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول اللہ و خلیفہ بلافصل بھی کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے منکر خلفاء راشدین اور ان کے پیروکاروں کو کافر و مرتد بھی کہتے ہیں اور ان سے تبرا کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

عبداللہ ابن سبا کا دعویٰ نبوت اور انکار توحید

شیعہ نے ابن سباء کی پیروی میں جہاں حضرت علی کے وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے، تبرا اور تکفیر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اپنایا وہاں ابن سبا کی پیروی میں عقیدۂ توحید کا انکار کرتے ہوئے حضرت علیؓ کی الوہیت و ربوبیت کا بھی برملا اعتراف کیا ہے۔ میں شیعہ کی کتب سے حوالہ جات پیش کرنے سے قبل آپ کے

سامنے پہلے عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کے عقائد و نظریات کا خود شیعہ ہی کی کتب سے احوال بیان کرتا ہوں۔

شیعہ کے نامور مجتہد و مصنف ملا باقر مجلسی نے "رجال کشی" اور "مناقب آل ابی طالب" کے حوالہ سے حضرت امام باقرؒ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

عبدالله بن سبا كان يدعى النبوه و يزعم ان امير المومنين عليه السلام هوالله وهو تعالى عن ذالك فبلغ ذالك اميرالمومنين عليه السلام فدعا وساله فاقر بذالك وقال نعم انت هو وقد كان القى فى روعى انك انت الله وانى نبى (بحار الانوار ص ۲۸۶ ج ۲۵)

ترجمہ: عبداللہ بن سبا نبوت کا دعویٰ رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ امیر المومنین علیہ السلام "اللہ" ہیں (اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں) امیر المومنین کو اس کی یہ بات پہنچی تو اسے بلوایا اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا اور کہا کہ ہاں! آپ وہی ہیں میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آپ اللہ ہیں اور میں نبی ہوں۔

محترم سامعین! آپ اس حوالہ کو سن کر یقیناً حیران ہوں گے کہ کس طرح عبداللہ بن سبا نے خود کے نبی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خدا ہونے کا دعویٰ کیا لیکن اس سے بھی حیران کن بات یہ ہے کہ اس شخص کو تو حضرت علیؓ نے اپنے سے جدا کرتے ہوئے مدائن کی طرف چلتا کیا لیکن اس کی جھوٹی دعوت سے متاثر ہونے والے لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہو گیا اور اس نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت و ربوبیت کا اعلان کرنا شروع کر دیا چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی جیسے عظیم محدث اور اہل سنت کے نامور عالم دین اپنی کتاب لسان المیزان کے ص ۲۹۰ ج ۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس گروہ کا نام سبائیہ تھا۔ حضرت علی

www.haqsuch.tk

علیہ السلام نے اس گروہ کو آگ میں جلوا دیا تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مشرک کی سزا کیا ہے۔

شیعہ اور انکار توحید

آج کے دور کے شیعہ اور ان کے سابق مجتہدین اگرچہ خود کو اس سبائیہ گروہ سے الگ قرار دیتے ہیں جس نے حضرت علی علیہ السلام کی الوہیت و ربوبیت کا اعلان کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ عملاً "اور عقیدۃً" آج کا اثنا عشری شیعہ حضرت علی علیہ السلام کی الوہیت کا اسی طرح قائل ہے جس طرح عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھی تھے۔ اب میں اس سے قبل کہ شیعہ کی کتب سے وہ حوالے آپ کے سامنے پیش کروں جن میں کھل کر حضرت علی علیہ السلام کو مشکل کشا، رب، حاجت روا اور مالک یوم الدین تک کہا گیا ہے پہلے ان کے اس شرک کا بیان کرتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ کی صفات میں آئمہ کو شریک ٹھہرانے کی صورت میں انہوں نے ارتکاب کیا۔

(1) زمین کا مالک اللہ یا آئمہ:۔ قرآن کریم برملا اعلان کرتا ہے ان الارض لله یورثها من یشاء (سورہ اعراف) کہ زمین کا مالک بے شک صرف اللہ ہے وہ اس کا جس کو چاہے وارث کر دے۔ شیعہ مذہب کے بانیوں میں سے ایک محمد بن یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی میں ایک باب کا عنوان ہی یہ قائم کرتے ہیں کہ ان الارض کلها للامام علیه السلام کہ ساری زمین کا مالک امام ہوتا ہے۔ اور پھر ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

قال ابوبصیر سالت عن ابا عبدالله اما علی الامام زکوه فقال: احلت یا ابا محمد اما علمت ان الدنیا و

الاخره للامام یضعها حیث یشاء و یرفعها الی من یشاء۔

ابو بصیر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا امام پر زکوٰۃ نہیں ہوتی؟ تو آپ نے فرمایا اے ابو محمد! تو نے محال بات کہی، تجھے معلوم نہیں دنیا و آخرت امام کی ملکیت ہوتی ہے جہاں چاہے امام اسے رکھے اور جس کو چاہے دے۔

لیجئے جناب! قصہ ہی ختم ہو گیا۔ اب تو دنیا و آخرت شیعہ آئمہ کی ملکیت و جاگیر بن چکی ہے وہ جسے چاہیں دیں جسے چاہیں محروم رکھیں اور وہ قرآن کریم میں جو ارشاد خداوندی تھا شیعہ کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں رہا اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ صریح شرک نہیں ہے۔

(2) مارنا اور زندہ کرنا:۔ اللہ کی ذاتی صفت کہ وہ حی و قیوم ہے اور مخلوقات کو موت کی نیند سلانا اور زندگی کی نعمت سے ہمکنار کرنا صرف اور صرف اسی کے اختیار میں ہے۔ موت و حیات کا مالک وہی ہے اور اس بات کو نمرود کے سامنے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اس طرح بیان کیا تھا۔

ربی الذی یحیی و یمیت○ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اس کے جواب میں نمرود نے کہا تھا۔

انا احیی و امیت○ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں۔

اب نمرود والا ہو بہو یہی دعویٰ شیعہ نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی طرف سے (معاذاللہ) منسوب کر کے کہا ہے کہ آپ نے بھی فرمایا وانا احیی وامیت وانا حی لا اموت میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں میں حی لا اموت ہوں (بحار الانوار ص ۳۴۷ ج ۳۹)

جناب امیر المومنین نے فرمایا مومن منافق کافر مشرک کوئی آدمی نہیں

www.haqsuch.tk

مرتا جب تک میں اس کے سرہانے جا کر حکم نہ دوں۔ (جلاء العیون اردو جلد دوم ص ۸۵)

(3) فرعون کو غرق کرنا اور موسیٰؑ کو نجات دینا:۔ قرآن کریم نے کئی مقامات پر موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وانجینا موسی و من معه اجمعین ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دی۔ ولغرقنا آل فرعون وکل کانوا ظالمین ہم نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا۔

شیعہ کی معتبر کتاب بصائر الدرجات کے ص ۲۱ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا انا صاحب [illegible] و مہلک فرعون و منجی موسی میں صاحب [illegible] ہوں جس نے فرعون کو [illegible] ہلاک کیا موسیٰ علیہ السلام کو میں نے نجات دی۔

(4) قوم عاد قوم ثمود اور اصحاب رس کو تباہ و برباد کرنا:۔

قرآن کریم کے انیسویں پارہ سورہ فرقان کی آیت ۳۸ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وعادا و ثمودا و اصحب الرس وقرونا بین ذالک کثیرا وکلا ضربنا له الامثال وکلا تبرنا تتبیرا اور عاد و ثمود و کنویں والوں کو اور ان کے بیچ کی بہت ساری قوموں سے ہم نے مثالیں بیان کیں اور ہم نے سب کو تباہ کر کے مٹا دیا۔

شیعہ کی معتبر کتاب بصائر الدرجات کے مصنف محمد شریف بن شیر شاہ رسولوی اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے

تحریر کرتے ہیں۔

وانا الذی اهلکت عادا وثمودا واصحاب الرس وقرونا بین ذالک کثیرا میں (علی) وہ ہوں جس نے قوم عاد قوم ثمود اصحاب رس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا۔

(5) ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھنا:۔ قرآن کریم کی سورہ جن کی آخری آیت میں رب العالمین اپنی اس صفت کاملہ کا اعلان فرماتے ہیں کہ واحصی کل شئی عددا○ اس نے ہر چیز کی گنتی کو شمار کر رکھا ہے۔

اس کے مقابلہ میں بصائر الدرجات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان کیا گیا ہے وانا الذی احصیت کل شئی عددا" میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن لیا ہے۔

(6) غیب کے خزانوں کی کنجیاں کس کے پاس ہیں؟۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو (سورہ انعام آیت ۵۹) اور غیب کی کنجیاں اس اللہ کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ملاں باقر مجلسی کی معتبر کتاب جلاء العیون اردو ترجمہ کی جلد دوم کے ص ۷۰ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خطبہ منسوب ہے۔

انا عندی مفاتیح الغیب لا یعلمها بعد رسول الله الا انا میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(7) روز جزا کا مالک:۔ قرآن کریم کی پہلی ہی سورۃ سورہ فاتحہ میں ارشاد

خداوندی ہے۔ مالک یوم الدین O وہ روز جزا کا مالک ہے۔

ملاں باقر مجلسی کی کتاب جلاء العیون اردو ترجمہ کی جلد دوم کے ص ۶۰ اور بحار الانوار جلد نمبر ۲۴ کے ص ۲۷۲ پر حضرت علی ؓ کا خطبہ نقل کیا گیا ہے۔ وانا والی الحساب انا صاحب الصراط والموقف میں یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں۔

(نوٹ) یہ عربی اور اردو کی عبارت جلاء العیون سے نقل کی گئی ہے۔ (ناقل)

(8) اول آخر ظاہر و باطن:۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے هوالاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شئی علیم O (سورۃ الحدید پارہ نمبر ۲۷) وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے وہی سب کچھ جانتا ہے۔

شیعہ کی معتبر کتاب بحار الانوار کی جلد نمبر ۳۹ کے صفحہ نمبر ۳۴۷ پر حضرت علی کا اعلان کچھ اس طرح ہے انا اول وانا الاخر وانا الظاهر وانا الباطن وانا بكل شيئ علیم میں ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں میں ہی باطن ہوں میں ہی ظاہر ہوں اور میں ہر چیز کو جانتا ہوں۔

(9) کائنات کے ذرہ ذرہ کا مالک:۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اعلان جگہ جگہ فرماتے ہوئے کہتا ہے ان الله علی كل شئی قدیر بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ تبارک الذی بیده الملک و هو علی کل شئی قدیر بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قل اللهم مالک الملک توء تی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر

انک علی کل شئی قدیر O آپ فرما دیجئے کہ اے اللہ تو ہی کائنات کا مالک ہے تو جسے چاہے سلطنت دے جس سے چاہے سلطنت چھینے۔ تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن کریم کی ان واضح آیات کے مقابل یہ شعر تو ہر شیعہ کی زبان پر آپ کو سنائی دے گا۔

علیؓ کا معجزہ ہے اک نادر
علیؓ کی ذات ہے ہر شی پہ قادر
نہ کرتا گر علیؓ مشکل کشائی
نہ پاتا چاہ سے یوسف رہائی

اور بصائر الدرجات کے مصنف نے حضرت علی ؓ کا عربی خطبہ نقل کرکے اس کا جو اردو ترجمہ تحریر کیا اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

انا الذی سخرت لی السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والریاح والجبال والبحر والنجووم والشمس والقمر (بصائر الدرجات ص ۲۳) میں وہ ہوں جس کے بادل، رعد، بجلی، تاریکی اور روشنیاں ہوائیں پہاڑ سمندر، ستارے، سورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں۔

اور ایرانی انقلاب کے علمبردار خمینی نے اپنی کتاب حکومت اسلامیہ میں یوں گوہر افشانی کی۔

فان للامام مقاما محمودا و درجه سامیه و خلافه تکوینه تخضع لولا یتها و سیطرتها جمیع فدات الکون۔ (حکومت اسلامیہ ص ۵۸)

www.haqsuch.tk

"امام کو وہ مقام محمود اور بلند ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں اور زیر فرمان ہوتا ہے۔"

(10) **قسیم الجنتہ والنار:۔** قرآن کریم کے بیسیوں مقامات پر رب العالمین ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ پر کاربند رہے وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا نافرمانوں کو جہنم میں بھیجے گا۔

وزوجنهم بحور عين ہم ان کا نکاح حور عین سے کریں گے۔

تلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون O یہ وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کے سبب وارث بنائے گئے ہو گے۔ ان المجرمين في عذاب جهنم خالدون۔ بیشک مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔۔۔ اور آگے فرمایا وما ظلمنهم ولكن كانو انفسهم ظالمون ہم نے ان کے ساتھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کرنے والے ہیں انا كذالك نجزي المحسنين ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

ان واضح ارشادات ربانی کے برعکس شیعہ کا عقیدہ کیا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں بصائر الدرجات کے صفحہ نمبر ۲۲ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبہ کو عربی اور اردو میں اس طرح تحریر کیا گیا ہے۔

وانا صاحب الجنه والنار اسكن اهل الجنه الجنه واسكن اهل النار النار الى تزويج اهل الجنه والى عذاب اهل النار (بصائر الدرجات ص ۲۲)

"اور میں جنت اور دوزخ کا مالک ہوں، بہشتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم میں ٹھہراؤں گا۔ جنتیوں کی شادی میں کروں گا اور جہنمیوں کو عذاب میں دوں گا۔"

اور ملاں باقر مجلسی نے بھی بحار الانوار کی جلد نمبر ۳۹ ص ۱۹۳ میں تحریر کیا ہے۔ ان عليه السلام قسيم الجنه والنار حضرت علی علیہ السلام جنت، جہنم میں تقسیم کے اختیارات رکھتے ہیں۔

سامعین گرامی قدر! یہ صرف دس حوالہ جات بطور نمونہ بیان کئے ہیں ورنہ کتب شیعہ اس دعویٰ سے بھری پڑی ہیں کہ ان کے پہلے امام حضرت علی خصوصی طور پر اور باقی گیارہ آئمہ بھی خدائی اختیارات کے مالک ہیں اور حد تو یہ ہے کہ شیعہ یہاں تک آگے جا رہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جن کی ساری زندگیاں توحید کا اعلان کرتے ہوئے اور شرک کی تردید کرتے ہوئے گذریں جنہوں نے سالہا سال اپنی مشرک و نافرمان قوموں سے توحید کے اعلان اور شرک کے ابطال کے باعث ماریں کھائیں دکھ اٹھائے وطن چھوڑے آگ میں ڈالا جانا قبول کیا حتیٰ کہ اس راہ میں شہید ہو جانے تک کو گوارہ کر لیا مگر شرک کا داغ اپنی پیشانی پہ نہ لگنے دیا

وہ خاک و خون میں لت پت ہو گئے مگر شرک کی نجاست سے اپنا دامن عفت آلودہ نہ کیا وہ لوہے کی آہنی کنگیوں سے چھید گئے۔۔۔ مگر۔۔ دعوت توحید سے انکاری نہ ہوئے وہ تیل کے ابلتے ہوئے کڑاھوں اور گندھک بھری دیگوں میں ڈال دیئے گئے۔۔۔ مگر۔۔ شرک کی مذمت سے باز نہ آئے ان کے سروں پہ آرے چلا دیئے گئے۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ مشرکوں کے ہمنوا نہ ہوئے۔

آج ان مقدس شخصیات کے بارہ میں شیعیت کا دعویٰ ہے کہ وہ بھی

www.haqsuch.tk

مصیبت و پریشانی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مدد مانگتے تھے اور انہیں پکارتے تھے۔

(11) علی سے مدد مانگنا سنت انبیاء و سنت خاتم الانبیاء ہے:۔

شیعہ کے ایک نامور مجتہد اور اردو زبان کی بیسیوں کتب کے مصنف عبدالکریم مشتاق (جو ایک سال قبل لاہور میں قتل ہوئے ہیں) تحریر کرتے ہیں۔ " باقی دشمن جلے یا مرے میں تو یاعلی مدد کہہ کر رزق اولاد صحت فتح بر آوری مولائے مشکل کشا سے چاہوں گا میں اسے شرک نہیں سمجھتا علی سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیاء ماسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے۔ (کتاب کا نام ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے [illegible] جلد دوم ص [illegible])

لیجئے جناب وا[illegible] ہیں [illegible] شیعہ کے موجودہ صدی کے [illegible] پاکستانی [illegible] مصنف صاحب جنہوں نے خود کو تو شرک کی گندی نالی میں گرایا ہی ہے لیکن اس بدبودار نجاست کے چھینٹے انبیاء علیہم السلام جیسی معصوم شخصیات پر اڑانے کی ناپاک جسارت سے بھی باز نہیں رہے۔

(12) آئمہ نے ملائکہ کو تسبیح و تمجید کا سبق دیا جبرائیل کو معرفت کا علم بخشا حضرت آدمؑ و حواؑ کو توبہ کے ذریعہ عروج و فروغ بخشا:۔

موجودہ دور کے شیعہ کے ایک مصنف جو حکومت پاکستان کی مرکزی حج کمیٹی کے ممبر بھی رہے اپنی مشہور کتاب چودہ ستارے کے پیش لفظ کی ابتداء میں بارہ آئمہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں جب عالم نور میں تھے انہوں نے ملائکہ کو

تسبیح و تمجید کا سبق دیا جبرئیل علیہ السلام کو علم معرفت سے بہرہ ور رکھا۔ آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انہیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعہ سے عروج و فروغ بخشا۔ (چودہ ستارے ص ۲)

(13) قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں:۔ سامعین محترم! شیعہ کے شرکیہ عقیدہ کی تفصیلات جواب تک آپ ملاحظہ کر چکے ہیں ممکن ہے ان کی کوئی شخص تاویل کرلے مگر اب جو حوالہ آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں اسے پڑھ کر مجھے یقین ہے کہ کسی بھی جاہل سے جاہل شخص اور ہزار تاویلیں کرنے والے آدمی کو بھی حقیقت تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہوگا۔

شیعہ کے نامور مجتہد ملاں باقر مجلسی کی معتبر کتاب جلاء العیون کا اردو ترجمہ [illegible] نے شائع کیا ہے۔ اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس کی جلد دوم کے صفحہ 66 پر تحریر ہے:۔

خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ساقی کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا ہے وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاءؑ نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب علیؑ کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علیؑ کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا پرورش کنندہ نگہبان۔ (جلاء العیون)

(14) آئمہ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں:۔ قرآن کریم اور احادیث رسول کی تعلیمات اسبات پر گواہ ہیں کہ ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر صرف اور صرف ذات خداوند تعالیٰ ہے اسی کو قرآن کریم یوں بیان کرتا ہے۔

مایکون من نجوی ثلاثه الا هو رابعهم ولا خمسه الا

www.haqsuch.tk

هو سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اين ما كانو جہاں تین آدمی سرگوشی کرتے ہیں وہاں اللہ چوتھا موجود ہوتا ہے۔ جہاں وہ پانچ ہوتے ہیں وہاں اللہ چھٹا ہوتا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں۔

یہ آیت صاف صاف بتلاتی ہے کہ ایک اللہ ہی کی ذات ہے جو تین سرگوشی کرنے والوں کے ساتھ چوتھی یا پانچ کے ساتھ چھٹی ہوتی ہے۔ یا کم اور زیادہ کے ساتھ موجود ہوتی ہے اگر کائنات میں کوئی اور کسی کی ذات بھی اللہ کے ساتھ ساتھ موجود ہوتی تو اس آیت میں اس کا ذکر کیا جاتا کہ جہاں تین سرگوشی کرنے والے ہوتے ہیں وہاں چوتھا اللہ اور وہ ذات یعنی حضرت علیؓ یا اماموں کی ہوتی ہے مگر قرآن کریم اس [illegible] انکار کرتا ہے۔

دیکھیے حضور اکرم ﷺ [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت [illegible] روانہ ہیں اور غار ثور میں روپوش ہو جاتے ہیں جب مشرکین مکہ ان حضرات کا پیچھا کرتے ہوئے غار کے دہانے پر پہنچتے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ پریشان ہو جاتے ہیں۔ کہ اب کہیں کافر حضور ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائیں تو قرآن کریم اس منظر کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا لا تحزن ان الله معنا غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہاں حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ بھی ہمارے ساتھ ہے اور علیؓ و باقی امام بھی ہمارے ساتھ ہیں کیونکہ حضرت علیؓ مکہ میں تھے غار میں دوسرے یا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے یا پھر اللہ کی ذات تھی۔

اب شیعہ کا عقیدہ سنیں شیعہ کے عظیم مجتہد ملاں باقر مجلسی کہتے ہیں کہ "شیعہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر ناظر

ہوتے ہیں۔" (جلاء العیون جلد دوم ص ۸۵)

اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر بحر قلزم پر پہنچے تو پیچھے سے فرعون اپنا لشکر لے کر آ پہنچا اب قوم بنی اسرائیل نے گھبرا کر موسیٰ علیہ السلام سے کہا انا لمدركون موسیٰ ہم تو پکڑے گئے "یعنی اب ہم کدھر جائیں گے" آگے دریا کی موجیں ہیں اور پیچھے فرعون کی فوجیں ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت ہی اطمینان و سکون سے جو جواب دیا اسے قرآن کریم یوں نقل کرتا ہے۔

قال كلا ان معى ربى سيهدين (پارہ ۱۹) موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہرگز گھبرانے کی ضرورت نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے وہ عنقریب ہمیں [illegible] دکھائے گا۔

دیکھیے [illegible] بھی [illegible] علیہ السلام [illegible] ایک رب العالمین کے ہمراہ ہونے کے ذکر کیا ہے کسی امام یا نبی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اور قرآن کریم تو اس سے بھی وضاحت کے ساتھ مسئلہ حل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وماكنت بجانب الطور اذ نادينا (پارہ ۲۰ سورہ قصص) اے پیغمبر ﷺ جب ہم نے موسیٰ کو طور پر پکارا تو آپ وہاں نہ تھے۔

اور دوسری جگہ ارشاد خداوندی وماكنت لديهم اذ يلقون اقلامهم (سورہ آل عمران) مریم کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی کے طور پر حضرت ذکریا علیہ السلام اور ان کے رفقا اپنی قلموں کو پانی میں ڈال رہے تھے تو اے پیغمبر ﷺ آپ وہاں نہ تھے۔

قرآن کریم کے ان واضح ارشادات کے بعد اب اگر سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے

www.haqsuch.tk

کسی بھی جگہ اپنے یا یا آئمہ کے حاضر ناظر ہونے کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ آپ کا ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ جانا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آپ کے بستر پر سونا ہی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جو غار ثور میں ہے وہ مکہ میں نہیں اور جو مکہ میں ہے وہ غار ثور میں نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شرک کی نجاست و غلاظت سے سلامت رکھے کیونکہ ایسی غلاظت ہے کہ جو شخص اس سے آلودہ ہو گیا اس کا جہنم سے چھٹکارہ ممکن ہی نہیں ہے۔

رب عالمین کا ارشاد ہے۔ ان اللہ لا یغفران یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ اس کی علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔

گویا کہ خود رب الرحمن الرحیم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ ہرگز اس شخص کی بخشش نہیں کرے گا جو شرک سے توبہ کئے بغیر مر گیا اور اسی طرح میں نے خطبہ میں جو حدیث مبارکہ تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ بھی یہی ہے کہ آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے صحابی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ یا معاذ لا تشرک باللہ ان حرکت او قتلت اے معاذ رضی اللہ عنہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہرانا چاہے تجھے توحید کی پاسداری کے جرم میں آگ میں کیوں نہ جلا دیا جائے یا قتل کیوں نہ کر دیا جائے۔

گویا شرک ایسا گناہ عظیم ہے کہ جس کی اجازت کسی حال میں بھی نہیں ہے۔

یعنی بعض حرام و ناجائز چیزوں کا استعمال اضطراری حالت میں جائز ہو جاتا ہے لیکن شرک کا ارتکاب کسی مجبوری کے وقت بھی جائز نہیں ہوتا ہے۔

محترم سامعین! آج کے اس خطاب میں شیعہ کے عقیدہ امامت کے عنوان پر شیعہ کے اپنے بارہ امام کے بارہ میں جن اعتقادات کا تذکرہ ہوا ہے آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ کیا اس کائنات میں اس گروہ سے بڑا کوئی مشرک ہو سکتا ہے۔

شیعہ مشرکوں کا وہ گروہ ہے جو یا علی مدد مولیٰ علیؑ مشکل کشا کے نہ صرف خود نعرے لگاتا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ خود انبیاء علیہ السلام جیسی موحد شخصیات بھی "یا علیؑ مدد" کے نعرے لگا کر اللہ کے سوا ان سے مدد مانگا کرتی تھیں اور اپنی پریشانیوں سے حاجت روائی کے لئے ان سے امیدیں وابستہ رکھا کرتی تھیں۔

جو گروہ اور طبقہ نے معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام کو بھی شرک کے ارتکاب کا مرتکب قرار دے رہا ہو اس سے ہدایت کی امید کرنا ہی بیوقوفی ہے کیونکہ عام مشرک کو اگر شرک کی خباثت سے آگاہ کریں تو اس کے باز آنے کی امید ہو سکتی ہے لیکن جو گروہ شرک کو انبیاء علیہم السلام کی سنت قرار دے رہا ہو پھر اس سے اسلام اور توحید کی توقع رکھنا بالکل ایسے ہے جیسے کوئی پاگل شخص سے دانائی کے اسباق پڑھنے کا خواہاں ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں شیعیت کو جاننے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری عمر شرک سے بچنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

وآخر دعونا الحمد للہ رب العالمین

۲۷/۰۲/۹۹ جمعہ نو بجے شب اٹک جیل

www.haqsuch.tk

خطاب نمبر 2

ولا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون

شیعہ کا عقیدہ بدا

شیعہ مذہب کے تمام اصول و فروع چند شاطر ذہنوں کی اختراع ہیں تاکہ وہ اسلام کا حلیہ بگاڑ سکیں اور امت مسلمہ کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے دور کر سکیں۔ آپ عقیدہ تقیہ، متعہ، امامت و ولایت، تحریف قرآن عقیدہ رجعت ہی کو دیکھ لیں تو آپ کو آسانی سے سمجھ آجائے گا کہ کس طرح کا یہ خود ساختہ مذہب ہے۔

جس گروہ نے [illegible] لئے کو [illegible] نہیں [illegible] کا جز قرار دے دیا ہو۔ بدکاری کو عظیم ترین نیکی اور اعلیٰ مراتب تک پہنچانے والا ذریعہ قرار دے دیا ہو اور قیامت سے پہلے بھی ایک قیامت کا عقیدہ گھڑ لیا ہو۔

ایک فرضی بچے کو پیدا شدہ قرار دے کر پہاڑ کی غار میں چھپا کر ساری کائنات کو کنٹرول کرنے والا قرار دے لیا ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو بدا کے ساتھ متصف کرنا کونسا مشکل کام ہے؟

شیعہ کا عقیدہ بدا

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ باالله من شرور انفسنا و من سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا و مولنا محمد عبده و رسوله○ اما بعد○ اعوذ بالله من الشيطن الرجيم○ بسم الله الرحمن الرحيم○ و من اظلم ممن افترى على الله الكذب و هو يدعى الى الاسلام والله لايهدى القوم الظالمين○ و قال تبارك و تعالى○ لا تبديل لكلمات الله ذالك هوالفوظ العظيم○ و قال الله لله الامر من قبل و من بعد قال النبى صلى الله عليه وسلم عن ابن عباس رضى الله عنه ان الامه لواجتمعت على انينفعوك بشئى لم ينفعوك شئى الاقد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشئى لم يضروك بشئى الا قد كتبه الله عليك جف القلم بما هو كائن اوكما قال عليه السلام صدق الله العظيم و صدق رسوله النبى كريم و نحن على ذالك لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العالمين○

محترم المقام! حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! اس کائنات میں جتنے انبیاء و رسول آئے سب کی دعوت کا بنیادی اور مشترک نقطہ توحید باری تعالیٰ تھا۔ ہر نبی و رسول نے اپنے اپنے زمانہ

www.haqsuch.tk

میں کفار و مشرکین کے سامنے اس بات کو بیان کیا کہ اس کائنات کا خالق و مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کا مالک ہے۔ جب مالک و مختار' خالق و قادر وہی ہے تو پھر ساری مخلوق پر اس کی عبادت بجالانا لازم ہے' اس کے مالک و مختار ہونے کے باعث ان الحکم الا للہ (یعنی حکم و فیصلہ بھی اس کا چلتا ہے) کسی کو نہ اس کے فیصلوں میں مداخلت کا حق حاصل ہے اور نہ ہی کوئی اس کے فیصلوں کو بدل سکتا ہے' اول و آخر اس کا حکم چلتا ہے' وہ فعال لما یرید ہے جیسے چاہے کرتا ہے کسی کو مجال نہیں کہ اسے روک ٹوک سکے یا کسی بات پر اس سے باز پرس کرسکے۔ ساری کائنات طوعاً و کرھا اس کی فرمانبردار ہے۔ جیسے قرآن میں بتایا گیا: قالتا اتینا طائعین کہ زمین و آسمان نے پکار کر کہا اے ہمارے رب ہم فرمانبردار ہو کر تیرے سامنے موجود ہیں۔ پھر اپنے بندوں کو جس حال میں رکھے۔ بادشاہ بنائے یا فقیر' امارت بنائے یا حقیر' مرد بنائے یا عورت' بیٹا دے یا بیٹی' تخت دے یا تختہ' موت دے یا حیات' بارش بھیجے یا قحط' سمندروں میں طوفان اٹھائے یا زمین پر زلزلہ برپا کرے' دن یا رات غرضیکہ سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے' وہ عاجز آنے والا وہ کسی کا محتاج بننے والا' وہ مجبور ہونے والا' وہ مخالف حالات سے پریشان ہونے والا' وہ بھول و نسیان کا شکار ہونا والا نہیں ہے کیونکہ اونگھ' نیند' تھکاوٹ' بھوک' پیاس' بھول' نسیان' عجز' بیماری' جس پر آتے ہیں اس کو مغلوب کردیتے ہیں اور یہ اللہ کی ذات قدیر غالب علی امرہ ہے۔ اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی ہے۔

سامعین محترم! خدا تعالیٰ کی ان صفات عالیہ کو بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو آج کی تقریر کا عنوان یعنی شیعہ کے عقیدہ بداء کی حقیقت سمجھنے میں آسانی ہوئی۔

شیعہ کے عقیدہ بداء کی اہمیت شیعہ مذہب کی مستند و معتبر کتب میں کثیر روایات ائمہ سے بیان کی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بداء ہو جاتا ہے اور جتنے نبی و رسول اس کائنات میں آئے انہوں نے اس بات کا خود بھی اقرار کیا اور اپنی امتوں سے بھی اقرار کرایا کہ اللہ تعالیٰ کو بداء ہو جاتا ہے۔

چنانچہ شیعہ مذہب کی مستند کتاب (جو ان کے بارہویں امام غائب سے باضابطہ تصدیق ہو کر آئی ہے) اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۴۲ پر ایک مستقل "باب بداء" قائم کیا گیا ہے جس کے تحت وہ روایات لائی گئی ہیں جن میں اس بات کا خصوصیت سے ذکر ہے کہ اللہ کو بداء ہو جاتا ہے۔ یہاں نمونہ کے طور پر تین روائتیں بیان کرتا ہوں۔

(1) عن ابی عبداللہ علیہ السلام ما عظم اللہ بمثل البداء

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ کی تعظیم بداء کی برابر کسی چیز میں نہیں ہے۔

(2) عن ابی عبداللہ علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ

امام جعفر علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بداء کا چرچا کرنے میں کس قدر ثواب ہے تو اس کے چرچا کرنے میں سستی نہ کریں۔

(3) عن ابی عبداللہ علیہ السلام یقول ما تنبانبی قط حتی یقر للہ بخمس۔ بالبداو لمشی والسجود والعبودیہ والطاعہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کوئی نبی کبھی نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے پانچ چیزوں کا اقرار کرے۔ بداء کا اور مشیت کا اور

www.haqsuch.tk

ہجود کا اور ربوبیت کا اور طاعت کا۔

شیعہ کی ان روایات سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کو صبح و شام اللہ کو بداء ہوتا' اللہ کو بداء ہوتا ہے' لوگو! مسلمانو! کافرو! مشرکو! شیعو! سنیو! اللہ کو بداء ہوتا ہے اللہ کو بداء ہوتا ہے کی رٹ ہی لگاتے رہنا چاہیے تاکہ وہ ثواب سے جھولیاں بھر سکے یعنی توحید' ختم نبوۃ آخرت وغیرہ سے متعلقہ عقائد سے تو روپوشی ہو سکتی ہے مگر عقیدہ بداء کے بغیر تو بات بن ہی نہیں سکتی ہے۔

بداء کا لغوی معنی اور شیعہ کی مراد کسی بھی لفظ کے معنی جاننے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس زبان کے ماہرین کی تحقیقات کی طرف رجوع کیا جائے اور کتب لغت کو دیکھا جائے کہ اس کا معنی کیا ہے تاکہ صحیح طور پر [illegible] لفظ کی مراد سامنے آسکے۔

چنانچہ لغت کی تمام [illegible] معنی پر [illegible] ہیں کہ بداله ای ظهر له ما لم يظهر یعنی جو بات معلوم نہ تھی اس کے معلوم ہو جانے کو بداء کہا جاتا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ جو بات اب معلوم ہوئی ہے۔ پہلے اس کی مخالف بات کا علم تھا۔ دوسری یہ کہ پہلے کچھ بھی علم نہ تھا۔

اب جب یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو بداء ہوتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کو کسی اور بات کا علم تھا مگر بات اس کے برعکس ظاہر ہو گئی یا اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی بات کا علم نہ تھا۔ بعد میں جو بات ظاہر ہوئی تو اس کا علم ہوا۔ (معاذ اللہ)

ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کو بداء سے متصف ماننے کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جاہل ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ خود اپنا تعارف علام

الغیوب' علیم بذات الصدور' عالم الغیب والشہادہ سے قرآن کریم میں جگہ جگہ کرا رہا ہے۔

ایک اور معنی بھی بداء کے ہو سکتے ہیں کہ جو بات اب ظاہر ہوئی اس کا علم تو اللہ کو تھا مگر اس علم الٰہی پر بھول اور نسیان نے غلبہ پا لیا تھا۔ اس معنی کو اس لئے بیان کیا ہے کہ عام طور پر شیعہ مصنفین جب بداء سے متعلقہ واقعات کو بیان کرتے ہوئے بداء کا ترجمہ کرتے ہیں تو وہ قریبا قریبا نسیان کے ہم معنی کا کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں بداء کا لفظ کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً" سورۃ یوسف میں ہے۔ ثم بدالهم من بعد مارأو الايات ليسجننه حتى حين یعنی یوسف [illegible] السلام کی پاکدامنی [illegible] دیکھنے کے بعد لوگوں کو [illegible] بات مناسب معلوم ہوئی کہ [illegible] قید کر [illegible] قید کرانے [illegible] پیدا [illegible] جو پہلے نہ تھی۔

عقیدہ بداء گھڑنے کی ضرورت سامعین محترم! اب جبکہ آپ یہ جان چکے ہیں کہ بداء کا عقیدہ اللہ کے بارے میں سراسر اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کا مرتکب ہونے اور خدائے علیم و خبیر کو جاہل ولاعلم تسلیم کرنے کے مترادف ہے تو پھر یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا ہوگا کہ آخر شیعہ کو ایسا غلیظ ترین اور بے ہودہ عقیدہ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرنے کی ضرورت ہی کیا پیش آئی تھی۔ تو جناب والا! میرا یہ دعویٰ ہے کہ شیعہ مذہب کے تمام اصول و فروع چند شاطر ذہنوں کی اختراع ہیں تاکہ وہ اسلام کا حلیہ بگاڑ سکیں اور امت مسلمہ کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے دور کر سکیں۔ آپ عقیدہ' تقیہ' متعہ' امامت و ولایت' تحریف قرآن' عقیدہ رجعت ہی کو دیکھ لیں تو آپ کو آسانی سے سمجھ آجائے گا کہ کس طرح کا یہ خود ساختہ مذہب ہے۔ جس گروہ نے جھوٹ بولنے کو ثواب ہی نہیں ایمان کا جز قرار

www.haqsuch.tk

دے دیا ہو بدکاری کو عظیم ترین نیکی اور اعلیٰ مراتب تک پہنچانے والا ذریعہ قرار دے دیا ہو۔

ایک فرضی بچے کو پیدا شدہ قرار دے کر پہاڑ کی غار میں چھپا کر ساری کائنات کو کنٹرول کرنے والا قرار دے لیا ہو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو بداء کے ساتھ متصف کرنا کونسا مشکل کام ہے۔ دراصل شیعہ مذہب کے بانیوں نے امامت کے نام پر ایک اصول تو بنا دیا تھا کہ امام حسینؓ کی اولاد میں ہر امام کے بعد اس کا بڑا بیٹا امام ہوگا لیکن جب دو مرتبہ یہ اصول اس طرح ٹوٹا کہ امام وقت کی موجودگی ہی میں وہ بڑا بیٹا (جس کی امامت کے بارہ میں خود اس کا وہ امام والد کہہ چکا تھا کہ اب میرا یہ بیٹا امام ہو[illegible]) ف[illegible] ہو گیا تو ام[illegible] اپنی خفت مٹانے اور پہلی بات سے رجوع کرنے پر پ[illegible] ہونے و[illegible] شرمند[illegible] سے بچنے کے [illegible] کہنا [illegible] اللہ تعالیٰ کو اس مسئلہ میں بداء ہو گیا ہے۔ یعنی امام سے غلطی نہیں ہوتی نہ ہو وہ بھولا تھا یہ غلطی اللہ تعالیٰ سے ہوئی کہ یا تو وہ اصل امام کو پہلے نمبر پر پیدا نہ کر سکا یا اسے معلوم نہ تھا کہ امام کا بڑا بیٹا یوں اچانک موت کے منہ میں چلا جائے گا۔ (معاذ اللہ۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یصفہ الظالمون) اس طرح شیعہ کو عقیدہ بداء کو معرض وجود میں لانے کی اس لئے بھی ضرورت پیش آئی کہ جب حضرت علیؓ کے بعد جب حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو شیعہ نے اس بیعت کو تسلیم نہ کیا اور روپوشی کا انداز اختیار کر لیا اور ایک دوسرے کو تسلیاں دینے لگے کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ۷۰ھ میں امام مہدی آنے والے ہیں ہم ان کے ساتھ مل کر پھر حکومت و اقتدار حاصل کریں گے۔ یوں اپنی شکست و ریخت بے بسی و بے کسی کے زخموں پر مرہم رکھنے اور تمناؤں و آرزوؤں پر جینے کا سامان کرتے رہے مگر جب ۷۰ھ بھی گذر گیا اور امام مہدی نہ

آیا تو اس کا الزام بھی اللہ تعالیٰ پر لگا دیا۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اپنے متعلقین کو طفل تسلی دینے کی لئے پیشین گوئیاں کی جاتیں جب وقت مقررہ پر پوری نہ ہوتیں تو اس کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ کو ٹھہرا دیتے اور جہاں امامت کا طے کردہ اصول ٹوٹنے لگتا تو الزام فوراً اللہ پر لگا دیتے۔

آپ کو وہ واقعات سناتا ہوں جن سے آپ بخوبی آگاہ ہوں گے کہ شیعہ کے نزدیک عقیدہ بداء چند کیا ہے اور اس کے کیا معنی ہیں۔

بداء کا پہلا واقعہ: امام مہدی کا ہے کہ خدا کو کئی مرتبہ اور کئی قسم کا بداء ان کے متعلق ہوا اور ہر مرتبہ خدا کو اپنی رائے بدلنی پڑی بقول شیعہ سب سے پہلے خدا نے امام [illegible] کے ظہور [illegible] مقرر کیا مگر ۶۱ھ میں شیعوں نے امام حسینؓ کو شہید کر کے خ[illegible] کو ناراض [illegible] اس [illegible] پیشین [illegible] یعنی شیعہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم کر دیئے گئے پھر ۱۴۰ھ مقرر ہوا مگر یہ سنہ بھی گزر گیا اور امام مہدی کا ظہور نہ ہوا پھر ایک مرتبہ خدا نے امام باقرؒ کو امام مہدی بنانے کی تجویز کی لیکن بعد میں یہ رائے بھی بدل گئی۔

اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۳۲ میں ہے:

عن ابی حمزہ الثمانی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یا ثابت ان اللہ تبارک و تعالی قد کان وقت ھذ الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین صلوات اللہ علیہ اشتعد غضب اللہ علی اھل الرض فاخرہ الی فاخرہ اللہ و یفعل اللہ بعد فی ذریتی مایشاء

ترجمہ:۔ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے امام باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ثابت اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس امر یعنی ظہور مہدی

www.haqsuch.tk

کو ۷۰ھ میں مقرر کیا تھا مگر جب حسین صلوات اللہ علیہ قتل کردیئے گئے تو اللہ کا غصہ اہل زمین پر بہت سخت ہو گیا۔ لہٰذا اللہ نے ظہور مہدی کا جو منصب میرے لئے تھا مگر خدا نے اس کو پیچھے کردیا اور اب اللہ میری اولاد میں جو چاہے گا کرے گا۔

اس روایت سے دو واقعات بداء کے ثابت ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ امام باقر کو یہ منصب امام مہدی کا ملنے والا تھا مگر خدا کو بداء ہوا اور وہ اس دولت سے محروم کردیئے گئے۔ دوم یہ کہ پہلے خدا کی رائے سلسلہ امامت کو بارہ ائمہ پر ختم کرنے کی تھی اس لئے کہ بارہ اماموں کے نام کے بارہ لفافے سربمہر رسول پر نازل کئے گئے تھے مگر پھر یہ رائے ہوئی کہ چھ پر یہ سلسلہ ختم کردیا جائے اور امام باقر جو چھٹے امام ہیں آخری امام بنائے جائیں [illegible] مہدی [illegible] کا آخری امام ہونا پہلے ہی سے معین ہے لہٰذا اگر [illegible] باقر [illegible] امام مہدی ہوتے تو امام [illegible] چھ [illegible] بارہ نہ ہوتے مگر خدا جانے اس رائے میں کیا غلطی محسوس ہوئی کہ پھر وہی بارہ امام کی تجویز عود کر آئی۔

www.haqsuch.tk

ایک اور لطیفہ سننے کے قابل ہے امام باقر [redacted] سے خدا کی رائے بار بار بدلنے کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو انہوں نے کہہ دیا کہ جن لوگوں نے ظہور مہدی کا وقت بتایا وہ سب جھوٹے تھے اصول کافی صفحہ ۲۲۳ میں ہے:

عن ابی جعفرؑ علیہ السلام قال قلت لھذا الامر وقت فقال کذب الوقاتون کذب الوقاتون کذب الوقاتون

امام باقر [redacted] سے روایت ہے راوی کہتا ہے میں نے ان سے کہا کہ کیا ظہور مہدی کا کوئی وقت مقرر ہے تو امام نے فرمایا کہ وقت کے بیان کرنے والے جھوٹے تھے، جھوٹے تھے، جھوٹے تھے۔

دو متضاد دعوے سامعین محترم! آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایک طرف انہی امام باقر سے روایت بیان کی گئی ہے کہ امام مہدی کے آنے کا وقت پہلے ۷۰ھ متعین ہوا تھا دوسری طرف اس پر روایت لائی گئی کہ وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ بہرحال یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ خود حضرت امام باقر کی زندگی ہی میں ایسی روایت بیان کرنے والے اختلاف کا شکار تھے۔

انسان کی زندگی کے بعد تو اختلافات سامنے آتے رہتے ہیں۔ یہ عجیب حال ہے کہ امام صاحب ابھی زندہ ہیں اور ان کے مخلصین یعنی شیعہ ان پر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اب یا اس روایت کا راوی جھوٹا ہے یا دوسری روایت کا راوی کذاب ہے اور دونوں امام صاحب کے مخالف ہیں [illegible] شیعہ کتب کا مطالعہ [illegible] رکھنے والے لوگوں [illegible] حقیقت سے بخوبی آگاہی ہو جاتی ہے [illegible] چند مخصوص [illegible] کے لوگوں [illegible] عمل کر [illegible] رسالت کی پاکیزہ و منزہ سیرت و کردار کو کس طرح مسخ کرکے رکھ دیا تھا۔ وہ یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ اس وقت امام وقت جن اعمال پر کاربند ہیں اور جو تعلیمات عام لوگوں کو دے رہے ہیں وہ تقیہ پر مبنی ہیں یعنی ان تعلیمات کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے جو تنہائی میں تعلیمات دی جا رہی ہیں اصل دین وہ ہیں اور شیعت ان خاص تعلیمات پر گامزن ہے۔

بداء کا دوسرا واقعہ جو سخت ترین بھی ہے بداء کا یہ واقعہ پہلے سے بھی کچھ بڑھ چڑھ کر ہے یہ اسمٰعیل فرزند امام جعفر صادق کا واقعہ ہے۔ امام جعفر صادق کے بعد کے لئے خدا نے ان کے بڑے بیٹے اسمٰعیل کو امام کے لئے نامزد کیا۔ ظاہر ہے کہ ان بارہ لفافوں میں جو ہر امام کے نام کے رسول پر اترے تھے۔ اسمٰعیل کے نام کا بھی لفافہ ہو گا اور اسمٰعیل اپنی والدہ کی ران سے پیدا ابھی ہوئے ہوں گے اور سب

علامات امامت ان میں موجود ہوں گی' ورنہ امامت کے لئے ان کا نامزد ہونا چہ معنی۔ پھر اسمٰعیل ہی بڑے بیٹے بھی تھے اور حسب روایات شیعہ امامت بڑے بیٹے کو ملا کرتی ہے۔ دیکھو اصول کافی صفحہ ۱۷۴۔ مگر افسوس کہ اسمٰعیل اپنے والد کے سامنے وفات پاگئے اور خدا کی تجویز غلط ہو گئی۔ بالآخر خدا نے موسیٰ کاظم کو امام بنایا۔

اگر خدا کو پہلے سے معلوم ہوتا کہ اسمٰعیل کی عمر بہت کم ہے وہ اپنے باپ کے سامنے ہی مر جائیں گے تو اسمٰعیل کو امامت کے لئے نامزد کر کے کیوں پشیمان ہوتا۔

بحار الانوار میں روایت ہے جس کو علامہ طوسی نے بھی نقد المحصل میں ذکر کیا ہے۔

www.haqsuch.tk

عن جعفر الصادق انه جعل اسماعيل القائم مقامه بعده فظهر من اسماعيل ما لم يرتضه فجعل القائم مقامه موسى فسئل عن ذالک فقال بداء الله فى اسماعيل

جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اسمٰعیل کو اپنا قائم مقام اپنے بعد کے لئے قرار دیا مگر اسمٰعیل سے وہ بات ظاہر ہوئی جس کو انہوں نے پسند نہیں کیا۔ لہٰذا انہوں نے موسیٰ کاظم کو اپنا قائم مقام بنایا اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ اللہ کو اسمٰعیل کی بابت بداء ہو گیا۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ جس کو شیخ صدوق نے رسالہ اعتقادیہ میں لکھا ہے یہ ہیں۔

مابدا الله فى شئى كمابدا له فى اسمعيل ابنى

ایسا بداء اللہ کو کبھی کسی چیز میں نہیں ہوا جیسا بداء میرے بیٹے اسمٰعیل کی بابت ہوا۔

جلی قلم سے اس واقعہ سے تو یہ بھی معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک اللہ رب العالمین مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو ہی گئی تھی تو اس کا حل یہ بھی تو تھا کہ اسمٰعیل کو ہی فوراً زندہ کر دیا جاتا تاکہ نہ امام کی پیشین گوئی پر فرق آئے نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف بدا کی نسبت ہو مگر اسی بات سے تو شیعہ بھی آگاہ ہیں کہ عقیدہ بدا ہمارا اپنا ہی گھڑا ہوا ہے اور اس کے ذریعہ ہم اپنی خفت مٹا رہے ہیں ورنہ کہاں اللہ کی ذات اور کہاں عقیدہ بداء سے اس کا متصف ہونا۔

بدا کا تیسرا واقعہ جو ہو بہو دوسرے کی طرح ہے

یہ تیسرا واقعہ بداء کا بھی امامت ہی سے متعلق ہے۔ شیعوں کا خدا بھی عجیب ہے کہ ایک مرتبہ جب مسئلہ امامت میں بداء ہو چکا تھا پھر دوبارہ اس نے احتیاط سے کیوں کام نہ لیا ایک ہی معاملہ میں بار بار غلطی کرنا ادنیٰ عقلمند کی شان سے بعید ہے چہ جائیکہ خدا سے ایسی بات سرزد ہو مگر مسئلہ امامت ہے ہی بڑا نازک مسئلہ کتنا ہی سوچ سمجھ کر کام کیا جائے پھر بھی خدا سے غلطی ہو جاتی ہے۔ اس تیسرے واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ امام نقی کے بعد کے لئے خدا نے ان کے بیٹے ابو جعفر کو امامت کے لئے نامزد کیا مگر ابو جعفر اپنے والد کے سامنے فوت ہو گئے اس وقت خدا نے حسن عسکری کو امامت کے لئے منتخب کیا شیعوں میں اس واقعہ کے متعلق بڑی کھلبلی پڑی تو امام نقی علیہ السلام نے فرمایا خدا کو میرے بیٹے ابو جعفر کے متعلق ویسا ہی بدا ہوا جیسا اسمٰعیل کے متعلق ہوا تھا' اصول کافی صفحہ ۲۰۴ پر یہ روایت ملاحظہ ہو۔

عن ابى الهام الجعفرى قال كنت عند ابى الحسن عليه

السلام بعد ما مضی ابنه ابو جعفر و انی لافکر فی نفسی ارید ان اقول کانهما اعنی ابا جعفر و ابا محمد فی هذا الوقت کابی الحسن موسی و اسمعیل بن جعفر بن محمد علیهم السلام و ان قصته کقصتهما اذا کان ابو محمد المرجا بعد ابی جعفر فاقبل علی ابو الحسن علیه السلام قبل ان انطق فال نعم یا ابا ہاشم بدالله فی ابی محمد کما بدا له فی موسی بعد مضی اسماعیل ما کشف به عن حاله و هو کما حدثتک نفسک و ان کره المبطلون و ابو محمد ابنی الخلف من بعدی عنده علم ما یحتاج الیه و معه آلة الامامة

ترجمہ:۔ ابو الہاشم جعفری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ امام نقی علیہ السلام کے پاس گیا بعد اس کے کہ ان کے بیٹے ابو جعفر کا انتقال ہوا میں اپنے دل میں فکر کر رہا تھا چاہتا تھا کہ کہوں کہ ان دنوں یعنی ابو جعفر اور حسن عسکری کی حالت اس وقت موسیٰ کاظم اور اسمٰعیل فرزندان جعفر صادق کی مثل ہوئی اور ان کا قصہ بھی اسی قصہ کے مانند ہے کیونکہ حسن عسکری ابو جعفر کے بعد پیدا ہوئے تھے پس امام نقی علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے۔ قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں فرمایا اے ابو الہاشم! اللہ کو حسن عسکری کے متعلق ویسا ہی بدْاء ہوا جیسا بداء موسیٰ کاظم کے لئے اسمٰعیل کے مرنے کے بعد ہوا جس نے اسمٰعیل کے حال کو ظاہر کر دیا۔ ہاں یہ معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ تم نے اپنے دل میں خیال کیا اگرچہ گمراہ لوگ اس کو پسند نہ کریں۔ میرے بیٹے حسن عسکری کے پاس جو میرا خلیفہ ہے تمام ان اشیاء کا علم ہے جن کی حاجت ہے اور اس کے پاس آلہ امامت بھی ہے

سامعین محترم! اگرچہ بدا کے واقعات ابھی اور بھی بیان کیے جا سکتے ہیں

لیکن اس وقت اسی قدر کافی ہیں۔ ان واقعات سے بدا کے معنی پورے طور پر واضح ہو گئے ہیں اور معلوم ہوا کہ شیعوں کے خدا کو تمام اشیاء کا علم نہیں ہے۔ بہت سی چیزوں سے وہ جاہل ہے اسی وجہ سے اس کی رائے غلط ہو جایا کرتی ہے اور اس کو اپنی تجویز بدلنی پڑتی ہے۔ (نعوذ باللہ من ہذہ الکفریات)

سامعین محترم! یہاں ایک اور بات آپ کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ شیعہ کا عقیدہ خود اپنے اماموں کے بارے میں یہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور بھول و نسیان سے مبرا ہیں۔ عجب بات ہے کہ جس مذہب کے امام بھول و نسیان سے مبرا ہیں اس مذہب کا رب سراسر بھول و نسیان میں مبتلا ہے۔

اگر آئمہ مردوں کو زندہ کر سکتے تھے تو
عقیدہ بدا کی ضرورت کیا تھی؟

www.haqsuch.tk

ان روایات کو پڑھ کر میرے ذہن میں ایک اور بات بھی آ رہی ہے۔ کہ شیعہ کے نزدیک تو امام مردوں کو زندہ کرنے کے بھی معجزے رکھتے ہیں جیسا کہ میں ابھی وہ روایت بیان کرتا ہوں تو اب کیا ہی اچھا ہوتا کہ شیعہ اللہ تعالیٰ کی طرف بدا کی نسبت کر کے اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کرنے سے بچ جائے اور جو بچہ فوت ہو گیا ہے۔ اسے زندہ کر لیتے بس مسئلہ سب اچھا ہو جاتا..... لیکن اصل بات یہ ہے کہ خود شیعہ بھی اس بات کو مانتے تھے کہ نہ ہمارے ائمہ مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی اور اختیار ہے' نہ اللہ کو بدا ہو سکتا ہے اور نہ وہ ذات اس قسم کے عیوب سے وابستہ ہو سکتی ہے مگر اپنی خفت و ندامت کو مٹانے کا بہترین طریقہ یہی سوچا کہ ایسی باتوں کی نسبت اللہ کی طرف کر دو۔

اس روایت کا صرف ترجمہ لکھتا ہوں جس کے مطابق شیعہ کے امام

مردوں کو زندہ کرنے کے معجزات رکھتے ہیں۔

ملاں باقر مجلسی بحار الانوار کے ص ۲۹ جلد ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ بصائر الدرجات میں ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین سے کہا میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں ازراہ کرم! مجھ سے تقیہ نہ کیجئے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا میں آپ سے فلاں فلاں (یعنی ابو بکر و عمر کے بارے میں پوچھتا ہوں فرمایا ان پر اللہ تعالیٰ کی تمام لعنتیں ہوں' اللہ کی قسم! وہ دونوں کافر و مشرک مرے۔ پھر میں نے کہا کیا امام مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ مادر زاد اندھوں اور مبروص کو چنگا کرتے ہیں اور پانی پر چلتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو کسی وقت جو معجزہ بھی دیا [illegible] معجزے آپ ﷺ کے [illegible] کو پھر حسینؑ کو پھر ان کے بعد ہر امام کو قیامت تک مع ان زائد معجزات کے جو ہر سال میں ہر مہینے میں نہیں بلکہ اللہ کی قسم ہر گھڑی میں ظاہر ہوتے ہیں۔

لیجئے جناب! اب اس روایت کو دیکھ کر جب ہم وہی سوال دھراتے ہیں کہ اماموں کو ایسے مواقع پر جب ان کے قول کے مطابق ان کے بعد امام بننے والے بیٹے قبل از وقت ہی وفات پا گئے تھے تو اماموں کو بے دھڑک ہو کر ایک ہی پھونک سے بیٹوں کو زندہ کر لینا چاہیے تھا تاکہ بدا کے عنوان پر بحث ہی نہ ہوتی۔

سامعین محترم! شیعہ نے عقیدہ بدا گھڑ کر اس کی فضیلت و اہمیت کی حدیثیں و روائتیں بھی تیار کر لی تھیں جیسا کہ شروع میں دو روایات میں بیان کر چکا ہوں لیکن اس سے بھی بڑھ کر شیعہ نے کچھ واقعات سابق انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی گھڑ کر منسوب کر دیئے ہیں تاکہ عقیدہ بدا کا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا جانا ثابت ہو جائے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو بدا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا

اصول کافی کے کتاب النکاح کے تحت باب اللواط میں ایک روایت ہے جس کا تھوڑا سا حصہ یہاں بیان کرتا ہوں کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے عذاب لے کر آئے تھے تو انہیں لوط علیہ السلام نے کہا اے میرے رب کا پیغام پہنچانے والو! تم کو میرے پروردگار کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا ہمیں حکم یہ ہے کہ اس قوم کو ہم سحر کے وقت پکڑیں تو لوط علیہ السلام نے کہا مجھے تم سے ایک کام ہے انہوں نے پوچھا کیا کام ہے؟ تو لوط علیہ السلام نے کہا کہ تم اسی وقت اس قوم کی گرفت کرو کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ان کے بارے میں میرے پروردگار کو بدا نہ ہو جائے۔ (لاحول ولا قوة الا باللہ)

[illegible] سوچیں کہ آخر اس [illegible] کا کیا مطلب [illegible] حضرت [illegible] اپنے رب پر اس قدر بے اعتباری کیوں کر ہو گئی تھی۔ کیا یہ عقیدہ عام امت کے لوگوں کی تو بات ہی چھوڑیں خود انبیاء علیہم السلام کی عصمت کو شک و شبہ میں ڈالنے والا نہیں ہے۔

کیا اس عقیدہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی کسی بات پر یقین رہ جائے گا؟ پھر تو اسبات کا بھی امکان ہے کہ شاید رب العالمین قیامت قائم کرنے اور جنت و جہنم کی تقسیم' حشر کے روز اعمال کے وزن کرنے وغیرہ والی باتوں میں بھی بدا ہی کا شکار نہ ہو جائے۔ (استغفر اللہ)

اس تمام تفصیل سے شیعہ کے عقیدہ بدا کی وضاحت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے اور اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے کہ شیعہ نے اس عقیدہ کے ذریعہ رب العالمین کی صفت علیم و خبیر اور حکیم و قدیر کا برملا انکار کر کے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حقائق سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

آخر دعونا الحمد للہ رب العالمین

www.haqsuch.tk

عقیدہ امامت اور ختم نبوت

خطاب نمبر 3

اس کائنات میں انسانوں کو دو طرح کے مقامات نصیب ہوتے ہیں۔ (۱) وھبی وعطائی (۲) کسبی۔ وھبی وعطائی ترقی اس مقام کو کہتے ہیں جو محض مشیت ایزدی سے کسی خوش نصیب کو عطاء ہو ورنہ ہزاروں سال کی محنت و ریاضت، دنیا بھر کے علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل ہونے کے بعد بھی اس کا حاصل ہونا ممکن نہو اور یہ دو مقام ہیں (۱) نبوت کا مقام (۲) صحابیت کا مقام کوئی بھی شخص اپنی قابلیت، دانائی [illegible] یا [illegible] منصب کی بنیاد پر اگر یہ چاہے [illegible] صحابیت کا شرف نصیب ہو جائے تو یہ بات ہرگز ممکن نہیں ہے۔

وہ ذات قدیر چاہے تو بت فروش کے گھر پیدا ہونے والے بچے ابراہیم کو خلیل اللہ بنا کر ابوالانبیاء کے شرف و کمال سے مالا مال فرما دے نہ چاہے تو نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان دولت اسلام سے ہی محروم رہ جائے۔

وہ نگاہ لطف و کرم سے کام لے تو حبشہ کا کالا بلال موذن رسول بن جائے اور وہ زمین پہ چلے تو پاؤں کی آہٹ جنت میں سنی جائے وہ نہ چاہے تو پیغمبر اسلام کے سگے چچا ابولہب اور عتبہ جیسے لوگ جہنم کا ایندھن بن جائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدلله وحده و الصلوة والسلام على من لا نبى بعده لا امه بعد امته ولا رسالت بعد رسالته صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه. الذين اوفوعهده۔

اما بـ[illegible]:

[illegible] بالله [illegible] الرجيم○ بسم الله الرحمن الرحيم○ ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين وكان الله بكل شىء عليما○ عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرساله والنبوه قد انقطعت فلا نبى بعدى و لا رسول بعدى ○ قال النبى صلى الله عليه وسلم لوكان بعدى نبى لكان عمر○ وقال عليه السلام لعلى انت منى بمنزله هارون من موسى الا انه لانبى بعدى ○ صدق الله العظيم و صدق رسوله النبى الكريم ونحن على ذلک لمن الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين○

قابل صد تکریم علماء کرام، مشائخ عظام، میرے بزرگو اور نوجوان

www.haqsuch.tk

ساتھیو! میں نے آج آپ کے سامنے شیعہ کے عقیدہ امامت کی تفصیلات اس طبقہ کی مستند کتب سے بیان کر کے اس حقیقت سے آپ حضرات کو آگاہ کرنا ہے کہ اس وقت اس کائنات میں شیعہ سے بڑھ کر کوئی بھی گروہ اور طبقہ ختم نبوۃ کا منکر نہیں ہے۔ شیعہ عقیدہ ختم نبوۃ کے ظاہری طور پر قائل ہونے کا اعلان تو کرتا ہے اور اس کے راہنماؤں و پیشواؤں نے تقیہ علماء حق کے ساتھ ملکر ختم نبوۃ کی تحریکوں میں بھی حصہ لیا ہے لیکن یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ خود شیعہ ہی سب سے بڑا ختم نبوۃ کا منکر ہے۔

نبوت و صحابیت کا مقام وہبی ہے کسبی نہیں

محترم سامعین! ا[illegible] انسانوں کو د[illegible] طرح [illegible] مقامات نصیب ہوتے ہیں نمبرا وھبی و عطائی ' نمبر۲۔ کسبی۔

وھبی و عطائی ترقی اس مقام کو کہتے ہیں جو محض مشیت ایزدی سے کسی خوش نصیب کو عطا ہو ورنہ ہزاروں سال کی محنت و ریاضت دنیا بھر کے علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل ہونے کے بعد بھی اس کا حاصل ہونا ممکن نہ ہو اور یہ دو مقام ہیں نمبرا' نبوت کا مقام نمبر۲ صحابیت کا مقام۔

کوئی بھی شخص اپنی قابلیت دانائی' حسن و جمال یا مال و منال اور عہدہ و منصب کی بنیاد پر اگر یہ چاہے کہ اس کو نبوت حاصل ہو جائے یا صحابیت کا شرف نصیب ہو جائے تو یہ بات ہرگز ممکن نہیں ہے۔

وہ ذات قدیر چاہے تو بت فروش آذر کے گھر پیدا ہونے والے بچے ابراھیم کو خلیل اللہ بنا کر ابو الانبیاء کے شرف و کمال سے مالا مال فرما دے نہ چاہے تو نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان دولتِ اسلام سے بھی محروم رہ جائے۔ اس کی عطاء

ہو تو فرعون کے گھر پرورش پانے والے موسیٰ کو کلیم اللہ کا شرف حاصل ہو جائے وہ نہ چاہے تو ابراھیم خلیل اللہ کے والد کو دولت ایمان بھی نصیب نہ ہو۔ وہ کرم کی بارش کرے تو مکہ کا دریتیم نبی الانبیاء امام الانبیاء اور رحمتہ اللعالمین بن جائے وہ نہ چاہے تو مکہ کے سردار خاندان قریش کے چشم و چراغ ابو جھل و ابو لہب لعنتہ اللہ والناس اجمعین کا مصداق بن جائے۔ وہ نگاہ لطف و کرم کرے تو حبشہ کا کالا بلالؓ موذن رسول ﷺ بنجائے اور روۓ زمین پہ چلے تو پاؤں کی آہٹ جنت میں سنی جائے۔ وہ نہ چاہے تو پیغمبر اسلام کے سگے چچا ابو لہب اور ابو طالب جیسے لوگ جہنم کا ایندھن بن جائیں۔

ہر مدعٔ[illegible] کے واسطے [illegible]ر و رسن کہاں
[illegible] رتبۂ بلند [illegible]ا جسے مل گیا

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نبوت و صحابیت کا مقام وھبی اور عطائی ہے کسبی نہیں ہے۔ آج کوئی شخص علم تفسیر و فقہ علم کلام و حدیث میں محنت کرتے کرتے ثانی ابو حنیفہؒ و مثیل احمد بن حنبلؒ کہلا سکتا ہے تصوف و سلوک کی راہ پہ چلتے چلتے وہ غوث قطب و ابدال کے بلند سے بلند تر مقامات پر فائز ہو سکتا ہے فلسفہ و سائنس کے علوم میں دسترس اور مہارت حاصل کر کے وہ سب سے بڑا سائنس دان بن سکتا ہے مگر ادنیٰ سے ادنیٰ نبی اور اس نبی کے ایسے صحابی کا مقام نہیں پا سکتا ہے جس نے ایک لمحہ کے لئے ایمان کی حالت میں نبیؐ وقت کا چہرہ دیکھ لیا ہے۔

ہمارے نبی آخری نبی ہیں اور آپ کے صحابہ آخری صحابہ ہیں

نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر

www.haqsuch.tk

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا اس عرصہ میں کم و بیش سوا لاکھ انبیاء علیہم السلام اور اولوالعزم رسول تشریف لائے اور ان کی دعوت پر لبیک کہنے والے لوگ صحابیت کے شرف سے مشرف ہوتے رہے مگر آمنہ کے لعل عبداللہ کے چاند مکہ کے در یتیم آئے تو باب نبوت بند کر کے آئے' اب قیامت تک کسی اور نبی کی بعثت نہیں ہوگی گویا کہ اب آپ کے بعد نبوت نہیں ہے اور آپ کے جانثاروں کے بعد صحابیت نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوۃ قرآن و سنت اور اکابرین اہلسنت کی نظر میں

سامعین ذی وقار! اگرچہ ختم نبوۃ کا عقیدہ ایسا ہے کہ جس کی اہمیت و ضرورت سے ہر مسلمان باخبر ہے تاہم اختصار کے ساتھ قرآن و حدیث و اکابرین کے فرامین کے ذریعے اسے بیان کر [illegible] میں جس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ آپ کو آسانی سے سمجھا سکوں قرآن کریم کے بائیسویں پارہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور مہر سب نبیوں پر۔ یہ آیت مبارکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کھلے عام اعلان کرنے والی ہے جس میں کوئی ابہام یا شک و شبہ والی بات نہیں ہے کہ آپ نے نبوت رسالت کے دروازہ پر ایسی "سیل" یعنی مہر لگادی ہے کہ جس کے بعد وہ کھلنے والا نہیں ہے۔

ویسے تو قرآن مجید میں ختم نبوۃ کو بیان کرنے والی بیسیوں دیگر آیات مبارکہ ہیں مگر اس آیت نے اس مسئلہ کو اتنا واضح اور شفاف کر کے بیان کر دیا

ہے کہ اب کسی قسم کی وضاحت کی مزید ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی ہے۔ خود پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالہ والنبوہ قد انقطعت فلا نبی بعدی و لا رسول بعدی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک نبوۃ و رسالت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔

یہی حدیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت حذیفہ بن اسید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا منکر کافر ہے

علامہ علی قاری" نے شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲ میں حافظ ابن حزم اندلسی نے "کتاب الفصل فی الملل و النحل ص ۲۵۰ جلد نمبر ۳ میں علامہ نور پشتی نے" معتمد فی المعتقد" کے ص ۹۷ پر حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۴ جلد نمبر ۳ میں علامہ سفارانی حنبلی نے "شرح عقیدہ سفارینی" میں علامہ زرقانی نے شرح مواھب اللدنیہ ج ۶ ص ۸۸ میں علامہ سید محمود آلوسی" نے تفسیر روح المعانی ص ۴۱ ج ۲۲ میں اس بات پر امت کا اجماع ثابت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا نبی یا رسول کا دعویٰ کرنا کفر ہے بلکہ امام ابو حنیفہ" کا تو یہ فتویٰ بہت مشہور ہے کہ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے پاس جا کر یہ کہے کہ تم اپنی نبوت کی دلیل پیش کرو تاکہ میں اس محیر العقول کرشمہ یا دلیل کو دیکھ کر تمہاری نبوت کو تسلیم کرنے کا سوچ سکوں تو آپ فرماتے ہیں من طلب منہ

www.haqsuch.tk

دلیلا" فھو کافر جس نے کسی مدعی نبوت سے دلیل بھی طلب کی تو وہ کافر ہوگیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ اور اس کے کفر پر امت کا اتفاق

سامعین محترم! یہ بات کس قدر عجیب ہے کہ قرآن و حدیث کے واضح ارشادات کے باوجود بھی کچھ لوگ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے رہے ہیں اور ایسے جھوٹے مدعیان نبوت کو پیروکاروں کی بھی بڑی تعداد نصیب ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیلمہ کذاب اسود عنسی جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کو بھی ہزاروں ایسے ساتھی مل گئے جو نہ صرف ان کے پیروکار تھے بلکہ عین جنگ کے وقت وفادار بھی رہے بلکہ مرزا قادیانی کے پیروکار تو ایسے ہیں کہ جونہی انہیں کسی مصیبت کا خدشہ ہوتا ہے وہ یا برطانیہ بھاگ جاتے ہیں یا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگ جاتے ہیں۔

میرے استاذ محترم سفیر ختم نبوت مولنا منظور احمد چنیوٹی مد ظلہ العالی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ جو حدیث رسول ﷺ ہے

سیکون بعدی ثلثون کذابون کلھم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

(ترمذی شریف ص ۴۵ ج ۲ ابو داؤد شریف ص ۲۲۸ ج ۲)

ترجمہ:۔ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں جن تیس کذابوں کا ذکر ہے اس سے مراد وہ

ہیں جن کی جھوٹی نبوت چل پڑے گی یعنی ان کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد ہو گی اور انسانوں کا ایک بڑا طبقہ ان کے دام فریب کا شکار ہو جائے گا۔

جھوٹی بات پیروکاروں کی کثرت اور صدیوں کے گزرنے سے سچی نہیں بن جاتی

قادیانیوں کا یہ کہنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی کتب میں یہ دعویٰ کرنا سراسر مضحکہ خیز ہے کہ اگر ہم جھوٹے ہوتے تو ہماری جماعت کی تعداد دن بدن بڑھتی کیوں جاتی؟ اس کا جواب بڑا سادہ سا یہ ہے کہ ہندوؤں' عیسائیوں' یہودیوں کو تم بھی مشرک و کافر مانتے ہو لیکن ان کی تعداد تو مجموعی طور پر مسلمانوں سے بھی زیادہ ہے تو کیا محض ان کی کثرت تعداد اور صدیوں پرانے مذاہب کے باعث انہیں بھی سچا تسلیم کر لیا جائے؟

قادیانیوں کے خلاف علماء حق کی جہد مسلسل اور قربانیاں رنگ لائیں لاہور کی سڑکوں پر شہید ہونے والوں کے خون کی سرخی نے کام دکھایا کہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

کیا شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے؟ سامعین گرامی قدر! ختم نبوت کے عنوان پر اس قدر تفصیلی گفتگو کرنے کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کا احساس اجاگر کرنا تھا تاکہ آپ کو اس حقیقت سے آگاہی ہو کہ شیعہ گروہ کس قدر ختم نبوت کا منکر ہے اور اس نے عقیدہ امامت کی آڑ میں کیسے ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ سے انحراف کیا ہے.... دیکھئے شیعہ کا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ امام ایسے پیدا ہوئے ہیں جو (1) انبیاء کی طرح معصوم ہیں۔ (2) مرتبہ و مقام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔ (3) باقی تمام انبیاء علیھم السلام سے افضل

www.haqsuch.tk

ہیں۔ (4) اماموں کو شریعت مطہرہ میں اللہ کی طرف سے حلال کردہ چیز کو حرام قرار دینے اور حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے کا اختیار حاصل ہے۔ (حالانکہ یہ اختیار تو خود انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں ہوتا ہے) (5) اماموں پر ہر سال شب برات میں سال بھر کے احکام نازل ہوتے ہیں۔ (6) امام ماکان ومایکون کا علم رکھتے ہیں۔ (7) اپنی مرضی سی جیتے اور اپنی مرضی سے مرتے ہیں۔(۸) امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزدہ ہوتے ہیں۔ (9) اماموں کی اطاعت رسولوں کی طرح فرض ہوتی ہے۔ (10) عقیدہ امامت پر ایمان لانا عقیدہ توحید و رسالت کی طرح ضروری ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

نہایت [illegible] کے [illegible] یہ د[illegible] "[illegible]صوصیات آئمہ" جو [illegible] بیان کی ہیں ان پر غور کر[illegible] [illegible] کیا ا[illegible] خصوصیات [illegible] [illegible] اماموں کی امامت کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے یا نہیں ؟۔

سامعین محترم! میں آپ کے سامنے شیعہ کی معتبر مستند و مشہور کتب سے آئمہ کی خصوصیات کو باحوالہ نقل کرتا ہوں تاکہ آپ کا دل اس بات کو تسلیم کرنے پر از خود آمادہ ہو جائے کہ شیعہ ختم نبوت کا سب سے بڑا منکر ہے۔

عقیدہ شیعہ: امامت نبوت سے بالاتر ہے

سامعین محترم! اگر کوئی گروہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایک شخص کو صرف نبی یا رسول مانے حتیٰ کہ ظلی ' مجازی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی نبوت پر ایمان رکھے وہ بلاشبہ ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔ تو جو گروہ یہ عقیدہ و نظریہ رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس سلسلہ امامت کا آغاز ہوا اور بارہ امام پیدا ہوئے اس امامت کا درجہ

نبوت کے درجہ سے بھی بلند ہے تو پھر کیا ایسے گروہ کو ختم نبوۃ کا منکر نہیں کہا جائے گا؟ یقیناً۔ آپ کا جواب ہو گا کہ ایسا گروہ اس گروہ سے کئی گنا بڑا کافر اور مرتد ہو گا جو گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمزور سے درجہ کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اب ذرا سینہ پہ ہاتھ رکھ کر شیعہ کے اس دعویٰ کو سماعت فرمائیں کہ ان کے نزدیک امامت کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

شیعہ مذہب کے نامور مجتہد اور سینکڑوں کتابوں کے مصنف ملاں باقر مجلسی (جس کا تعارف خود ایرانی انقلاب کے راہنما شیعہ کے فقیہ ولی العصر آیت اللہ خمینی نے اپنی کتاب کشف اسرار میں خوب مبالغہ کے ساتھ کرایا ہے) لکھتے ہیں

اما[illegible] [illegible]تر از رتبہ پیغمبری است [illegible] امامت کا رتبہ نبوت سے بالاتر ہے۔ (حیات القلوب ص ۱۰ جلد نمبر ۳)

عقیدہ شیعہ: آئمہ تمام انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور ساری مخلوق سے افضل ہیں

شیعہ کے نامور مجتہد ملاں باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں "عقائد الصدوق" کے حوالہ سے لکھتے ہیں

یجب ان یعتقد ان اللہ عزوجل لم یخلق خلقا افضل من محمد صلی اللہ علیہ وسلم والائمہ علیھم السلام یہ عقیدہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام سے افضل کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

آگے چل کر ملاں باقر مجلسی تاکید و تائید (یعنی تشریح مزید) کے تحت

www.haqsuch.tk

لکھتے ہیں۔

اعلم ان ما ذکرہ رحمہ اللہ من فضل نبینا و آئمتنا صلوات اللہ علیہم علی جمیع المخلوقات و کون آئمتنا علیہم السلام افضل من سائر الانبیاء ھوالذی لا یرتاب فیہ من تتبع اخبارھم علیہم السلام علی وجہ الاذعان والیقین

(بحار الانوار ص ۲۹۷ ج ۲۶)

ترجمہ:۔ معلوم ہو کہ شیخ صدوق نے ذکر کیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ صلوات اللہ علیہم تمام مخلوقات پر فضیلت رکھتے ہیں اور یہ کہ آئمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں یہ وہ عقیدہ ہے کہ یقین و اذعان کے ساتھ ان کے اخبار کا تتبع کرنے والا کوئی بھی شخص اس میں شک و شبہ کا شکار نہیں ہو سکتا ہے۔

یہی ملاں باقر مجلسی اپنی کتاب حیات القلوب جلد دوم ص ۷۸۷ (اردو مطبوعہ لاہور) میں رقم طراز ہیں " زیادہ تر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیر اور تمام آئمہ علیہم السلام تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔

پاکستان کے ایک شیعہ قبلہ و کعبہ مولینا سید نجم الحسن اپنی کتاب " ذکر العباس علیہ السلام" کے صفحہ نمبر ۱۰۴ پر لکھتے ہیں۔

واقعہ کربلا میں شہید ہونے والے بہادروں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایسے اٹھارہ نفوس بھی تھے جن کی نظیر اس زمانہ میں روئے زمین پر نہ تھی گویا اس وقت کائنات عالم میں امام حسین علیہ السلام کے علاوہ اس طرح افضل تھے جس طرح آنحضرت کے علاوہ ان کے اھل بیت " ساری کائنات حتی کہ انبیاء سے بھی بہتر تھے۔

شیعان پاکستان کے حجتہ الاسلام علامہ حسین بخش جاڑا لکھتے ہیں۔

" چونکہ جناب رسالت مآب اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے ملقب ہیں للذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے صرف گزشتہ اوصیاء سے افضل نہیں بلکہ تمام انبیاء سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔ (مقدمہ تفسیر انوار النجف فی اسرار المصحف ص ۱۹)

بالکل اسی طرح پاکستان کے ایک اور شیعہ مصنف ملک غلام حیدر کلو لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا.... اے علی علیہ السلام ! میرے بعد تو ان انبیاء و مرسلین سے افضل ہے اور تیری اولاد سے آئمہ بھی افضل ہیں اور ملائکہ کی تو حقیقت ہی کیا ہے وہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔ (کتاب امہات آئمہ علیہم السلام ص ۳۰)

اب آخر میں دور حاضر کے شیعہ کے سب سے بڑے لیڈر فقیہ ولی العصر ایرانی انقلاب کے راہنما جناب روح اللہ خمینی کا اپنے ہاتھوں سے تحریر کردہ عقیدہ سنئے۔ وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومتہ الاسلامیہ ص ۵۲)

یہ عقیدہ ہمارے مذہب کی ضروریات میں داخل ہے کہ ہمارے آئمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ جس تک نہ کوئی مقرب ترین فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی کسی نبی مرسل کی رسائی ہو سکتی ہے۔

سامعین گرامی قدر میں نے آپ کے سامنے ملاں باقر مجلسی ایران کے خمینی اور پاکستان کے نامور شیعہ مصنفین کی عبارات کو پیش کیا ہے جن میں یہ بات واضح طور پر کہی گئی ہے کہ ہمارے بارہ اماموں کا مرتبہ و مقام تمام انبیاء علیہم السلام سے

www.haqsuch.tk

بدر جہا بلند و بالا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے درجہ کے برابر ہے کیا یہ عقیدہ ختم نبوۃ کے عقیدہ کی نفی نہیں کرتا ہے؟

یہ بات کس قدر تعجب انگیز ہے کہ مرزا احمد قادیانی خود کو غیر تشریعی نبی، ظلی بروزی اور مجازی نبی قرار دے تو اسے ختم نبوت کا باغی قرار دیکر ہم سب کافر کہتے ہیں۔ مگر شیعہ اپنے اماموں کو انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل و اعلیٰ قرار دیں تو ان کے بارہ میں ہم سوچنے لگ جاتے ہیں کہ آیا انہیں ہم کافر کہیں یا مسلمان؟

شیعہ نے صرف اس پر اکتفا کیا ہوتا تو شاید اسکی تاویل کرنے کی بھی گنجائش پیدا کر لی جاتی۔ مگر اب شیعہ نے [illegible] قدم آگے بڑھ کر [illegible] دعوی کیا ہے ذرا دل کو تھام کر اسے بھی سنئے۔

انبیاء علیہم السلام کو نبوت علیؓ کی ولایت کا اقرار کرنے سے ملی

شیعان پاکستان کے حجتہ الاسلام علامہ حسین بخش جاڑا اپنی کتاب المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ لم یبعث نبی قط الا بولایته علی ابن ابی طالب۔

حضور ﷺ نے فرمایا کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا۔

نوٹ:۔ عربی اور ترجمہ کتاب سے ہی نقل کیا گیا ہے۔

شیعان پاکستان کے محقق وحید کے لقب سے ملقب علامہ طالب حسین کرپالوی کیا لکھتے ہیں وہ بھی سن لیجئے۔ اقررتم۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اقرار کیا لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول (وسیلہ انبیاء ص ۱۷۹)

کیوں جناب؟ پاکستان کے ان نامور شیعہ محققین کی عبارات سے یہ بات کس قدر واضح ہو چکی ہے کہ خود انبیاء علیہ السلام کو بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اقرار کرنے سے نبوت ملی ہے۔ کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہنے کی جرات کرے گا کہ شیعہ ختم نبوت کا منکر نہیں ہے؟ اگر اب بھی کسی کو ختم نبوت کے عقیدہ پر زد پڑتی نظر نہیں آتی ہے تو پھر میں اس سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پھر آخر وہ کونسا لفظ ہے یا کونسا دعویٰ ہے کہ جس سے ختم نبوت کا عقیدہ متزلزل ہوتا ہے؟

سامعین محترم! [illegible] آپ کے سامنے شیعہ کی بنیادی و اساسی کتب [illegible] آئمہ کے بارہ میں ان عقائد [illegible] ہوں جنکے مطالعہ سے آپ کا دل پکار اٹھے گا کہ شیعہ واقعی ختم نبوت کا منکر ہے۔

اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "عصمت" خاصہ نبوت ہے کیونکہ نبی کا استاذ براہ راست اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام و ہدایات لے کر امت کو پہنچاتا ہے اور اپنی امت کے لئے نبی کا وجود ایک مکمل آئیڈیل اور نمونہ ہوتا ہے کوئی نبی بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانے اور خود ان پر عمل کرنے میں کوتاہی یا خیانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا' کیونکہ نبی اور رسول میں اگر بزدلی خیانت کذب بیانی یا کردار کی کمزوری ایسے عیوب موجود ہوں تو وہ نہ تو اپنی امت کی رہنمائی کر سکتا ہے نہ ہی خدائی پیغام پہنچانے کا حق ادا کر سکتا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ اور غیر نبی خواہ کتنا ہی پارسا اور نیک کیوں نہ ہو مگر وہ معصوم نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن شیعہ کا عقیدہ ہے کہ بارہ

www.haqsuch.tk

امام بھی معصوم ہیں اب آپ آگے شیعہ کی روایات ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ شیعہ: انبیاء علیہم السلام کیطرح آئمہ بھی معصوم ہوتے ہیں

شیعہ مذہب کی نہایت ہی معتبر کتاب بلکہ اتنی مستند کہ جس کا مطالعہ شیعہ کے بارھویں امام نے غار میں بیٹھ کر کیا اور پھر یہ کہا ھذا کاف لشیعتنا یعنی یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے جس کے مصنف محمد بن یعقوب کلینی نے اماموں کے فضائل و خصائص بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ الامام معصوم من الذنوب والمبرمن العیوب (اصول کافی جلد نمبرا صفحہ ۲۰۰)

پس وہ معصوم ہے اس کو تائید و توفیق حاصل ہے اور اسے سیدھی راہ پر رکھا جاتا ہے اور وہ غلطی اور لغزش سے امن میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یہ خصوصیت اس لئے عطاء فرماتے ہیں کہ اس کے بندوں پر حجت ہو۔ (نوٹ: یہ تلخیص ہے اصول کافی میں بیان کردہ ایک طویل روایت کا)

شیعہ کے نامور مجتہد ملاں باقر مجلسی نے اپنی دسیوں جلدوں پر مشتمل کتاب بحار الانوار میں ایک باب کا یہ عنوان قائم کیا ہے عصمتھم و لزوم عصمہ الامام علیہ السلام۔ یعنی امام معصوم ہوتے ہیں اور امام کو عصمت لازم ہے۔ اس باب میں عیون الاخبار کے حوالہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے جس کے آخر میں ہے۔ وھم المعصومون من کل ذنب و خطیئتہ اور وہ معصوم ہوتے ہیں ہر گناہ غلطی سے۔ (بحار الانوار ص ۱۹۳ جلد ۲۵)

اس کتاب میں ملاں باقر مجلسی نے امامیہ فرقہ کے اتفاقیہ عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اعلم ان الامامیه رضی الله تعالی عنهم اتفقو علی

www.haqsuch.tk

عصمته الائمه من الذنوب صغیرها و کبیر ها فلا یقع صغیرها و کبیرها فلا یقع منهم ذنب اصلا عمدا" ولا نسیانا لخطاء فی التاویل ولا سهما" من الله سجانه الم یخانو فیه جاننا چاہئے کہ امامیہ اس پر متفق ہیں کہ امام تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہذا ان سے اصلا" کوئی نہیں ہو سکتا نہ قصدا" نہ بھولکر نہ تاویل میں غلطی کی وجہ سے نہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو بھلا دینے کی وجہ سے۔

کیوں جناب دیکھا اور سنا آپ نے! کہ شیعہ کے آئمہ کو اللہ کی طرف سے بھلایا بھی نہیں جا سکتا ہے حالانکہ بھول ایک ایسی چیز ہے کو خود قرآن کریم بتاتا ہے ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی کہ ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تو وہ بھول گیا۔ اس طرح حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہم السلام کے قصہ میں ہے کہ جب حضرت خضر علیہ السلام نے یہ شرط لگائی کہ آپ مجھے کسی بات پر روک ٹوک نہیں اور نہ ہی کوئی سوال کریں گے جب تک میں خود نہ بتادوں۔ مگر ہوا یہ کہ جب حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی پر بیٹھے بیٹھے دریا کے بیچ کشتی کا تختہ توڑ دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فورا" اس پر فرمایا۔ اخرقتها لتغرق اهلها۔ کیا تو نے اسے توڑ دیا ہے تاکہ سواروں کو ڈبو دے۔ تو اس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں نے نہ کہا تھا تم سے صبر نہ ہو گا۔ تو اس پر موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا لا تئو اخذنی بمانسیت۔ یعنی جس بات پر مجھے نسیان ہو گیا اس پر آپ میرا مواخذہ نہ کریں۔ یعنی میں بھول گیا۔

اور اسطرح احادیث میں واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ ظہر یا عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا۔ اس پر ایک صحابی ذوالیدین ؓ نے سوال کیا۔ اقصرت الصلوۃ ام نسیت کیا نماز کی

رکعات کم ہو گئی ہیں یا آپ بھول گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا تو صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ رکعات تو تین ہی ہوئی ہیں تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون۔ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں ان واقعات کو اجمالاً بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بھول چوک یعنی نسیان کا شکار ہو جانا کوئی عیب نہیں ہے اسی لئے اگر بھول کر روزہ دار کھانا کھالے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ لیکن شیعہ نے یہ بھی گوارہ نہیں کیا کہ ان کے آئمہ پر اللہ کیطرف سے کوئی بھول ڈالی جائے۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ جب خود شیعہ کے آئمہ سے غلطی ہو گئی یہ وہ بھول کا شکار ہوگئے تو انہوں نے فوراً کہا ہم نہیں بھولے بلکہ اللہ کو بدا ہو [illegible] ہے۔ [illegible] (معاذ [illegible]) [illegible] کو بھول [illegible] ہے۔

www.haqsuch.tk

شیعہ کا عقیدہ: آئمہ انبیاء کیطرح منصوص من اللہ ہوتے ہیں

تمام شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے بارہ امام اللہ تعالیٰ کی طرف نامزد کئے گئے ہیں چنانچہ ایک ایک امام کے لئے الگ الگ باب قائم کر کے اصول کافی میں تفصیلاً ان کا تعارف کرایا گیا ہے چنانچہ اصول کافی میں محمد بن یعقوب کلینی نے کتاب الحجہ میں ایک باب کا عنوان ہی یہ رکھا ہے۔

مانص اللہ عزوجل و رسولہ علی الائمتہ علیہ السلام واحدا فواحدا (اصول کافی)

اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اماموں پر یکے بعد دیگرے ایک ایک پر نص فرمائی۔

اصول کافی میں ایک اور باب ہے ان الامامہ عہد من اللہ

عزوجل معہود من واحد الی واحد یعنی امامت اللہ کی طرف سے ایک عہد ہے جو ایک امام سے دوسرے امام کی طرف اللہ کے حکم کے مطابق منتقل ہوتا ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام جعفر کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا

ان الامامہ عہد من عہد اللہ عزوجل معہود لرجال مسمین علیہم السلام لیس للامام ان یروبہا عن الذی یکون من بعدہ (اصول کافی ص ۱۷۰)

امامت ایک عہد ہے اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے امام کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کرے۔

[illegible] فر مجلس [illegible] امام زین [illegible] کی روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

قال الامام مالا یکون الا معصوما ولیست العصمہ فی ظاہر الخلقہ فیعرف بہا فذالک لا یکون الا منصوصا (بحار الانوار ص ۱۹۴' ج ۲۵)

ہم میں سے امام صرف معصوم ہو سکتا ہے اور عصمت ظاہری بناوٹ میں تو ہوتی نہیں کہ اس کو پہچانا جائے پس امام کا منصوص ہونا ضروری ہوا۔

شیعہ عقیدہ: آئمہ پر انبیاء علیہم السلام کی طرح ایمان لانا فرض ہے اور ان کا انکار کفر ہے

چونکہ شیعہ کا یہ عقیدہ آپ سن چکے ہیں کہ بارہ آئمہ اللہ کی طرف

سے نامزد کئے گئے ہیں اور منصوص من اللہ ہیں تو اب اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ وہ ان آئمہ پر ایمان لانا شرط ایمان جانتے اور ان کی امامت کے انکار کو کفر قرار دیتے چنانچہ شیعہ متقدمین و متاخرین نے کھل کر اس بات کا اعلان کیا کہ ہمارے اماموں پر ایمان لانا انبیاء علیھم السلام کی طرح فرض ہے اور ان کا انکار کفر ہے۔

چنانچہ شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں ایک باب کا عنوان ہے ان الائمہ علیهم السلام نورالله عزوجل اس کے تحت وہ ابو خالد کابلی کی وہ روایت نقل کرتے ہیں جسے ملاں باقر مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ بحار الانوار سے روایت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

عن ابی خالد الکابلی قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله عزوجل فامنو بالله ورسوله والنور الذی انزلنا○ فقال یا خالد! النور والله الائمه من آل محمد صلی الله علیه وسلم الی یوم القیامه وهم والله نورالله الذی انزل وهم والله نورالله فی السماوات و فی الارض

(بحار الانوار ص ۱۹ ج ۱)

ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فامنوا بالله ورسوله والنور الذی انزلنا (یعنی ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا) کے بارے میں سوال کیا کہ اس آیت میں جس نور پر ایمان لانے کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟ تو امام نے فرمایا! اے ابو خالد! اللہ کی قسم نور سے مراد وہ آئمہ

ہیں جو قیامت تک آل محمد میں سے ہوں گے اللہ کی قسم! یہی نور ہے جو اللہ نے نازل فرمایا۔ اللہ کی قسم! یہی آئمہ اللہ کا نور ہیں آسمانوں اور زمینوں میں۔

امامت کا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر و جہنمی ہے

انہی علامہ مجلسی نے آگے چل کر مزید وضاحت سے جو لکھا اسے سن کر آپ نہ صرف حیران و ششدر رہ جائیں گے بلکہ آپ کو اپنے ایمان کی فکر پڑ جائے گی کہ کیا ہم مسلمان بھی ہیں یا نہیں؟ شیعہ مذہب مجھے اور آپ کو تو مومن کیا کہتا اس نے تو اس عقیدہ کے پیش نظر ہمارے بزرگوں، اسلاف یعنی خلفائے راشدین اور اصحاب رسول ﷺ تک کو کافر و مرتد قرار دیا ہے۔

ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں

اعلم ان اطلاق لفظ الشرک والکفر علی من لم یعتقد امامه امیرالمومنین والائمه من ولده علیه السلام و فضل علیهم غیرهم یدل علی انهم کفار مخلدون فی النار

(بحار الانوار ص ۳۹۰ ج ۲۳)

جاننا چاہئے کہ جو شخص امیرالمومنین کی اور ان کی اولاد میں سے گیارہ اماموں کی امامت کا عقیدہ نہ رکھتا ہو اور دوسروں کو ان سے افضل کہتا ہو اس پر کفر، شرک کا لفظ بولنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سب کافر ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

<u>لیجئے جناب!</u> اب تو یہ بات بالکل عیاں ہو چکی ہے کہ شیعہ کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو خلفاء راشدین کو حضرت علیؓ اور ان کی اولاد پر فضیلت دیتے ہیں اور <u>حضرت علیؓ سمیت بارہ اماموں کی امامت کا عقیدہ نہیں رکھتے ہیں وہ صرف کافر ہی</u>

www.haqsuch.tk

نہیں بلکہ دائمی جہنمی ہیں۔

میں سوال کرتا ہوں ان امن امن اور اتحاد اتحاد کی رٹ لگانے والے مصلحت پسند علماء اور لیڈران سے کہ جو طبقہ ہمیں اور ہمارے اکابر و اسلاف کو عقیدہ امامت کا قائل نہ ہونے پر کافر و جہنمی قرار دے چکا ہے' آخر تم کس بنیاد پر ہمیں اسے بھائی تسلیم کرنے پر مجبور کرتے ہو؟؟؟ ایسے لوگوں کی مزید تشفی کے لئے ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں جس سے یہ معلوم ہو گا کہ یہ شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے اس میں ان کا باہم کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ملا باقر مجلسی ایک اور شیعہ مجتہد شیخ مفید کی کتاب "کتاب المسائل" کے حوالہ سے تحریر کرتے ہیں۔

قال الشيخ المفيد قدس روحه فى كتاب المسائل ○ اتفقت الامامية على ان من انكر امامة احد من الائمه و حجد ما اوحبه الله تعالى له من فرض الطاعه فهو كافر ضال مستحق للخلود فى النار (بحار الانوار ص ۳۹۰ ج ۲۳)

شیخ مفید نے کتاب المسائل میں لکھا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص آئمہ میں سے کسی امام کی امامت کا منکر ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جو اطاعت فرض کی ہے اس کا قائل نہ ہو وہ کافر ہے' گمراہ ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا مستحق ہے۔

منکرین امامت اہل بدعت واجب القتل ہیں

شیعہ نے منکرین امامت کو کافر اور دائمی دوزخی تو قرار دے دیا ہے لیکن اس پر ان کی تسلی نہ ہوئی تو انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ امام پر لازم ہے

کہ ایسے لوگوں سے توبہ کرائے اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔ (اب غور سے سنئے)

وقال فى موضع آخره اتفقت الاماميه على ان اصحاب البدع كلهم كفار وان على الامام ان يستتيبهم عندالتمكن بعد الدعوة لهم واقامه البينات عليهم فان تابو من بدعهم وصارو الى الصواب والا قتلهم لردتهم عن الايمان وان من مات منهم على ذالك فهو من اهل النار
(بحار الانوار ص ۳۹۰ جلد نمبر ۲۳)

شیخ مفید نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ امامیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام اہل بدعت کافر ہیں امام (یعنی شیعہ حاکم) پر لازم ہے اگر وہ قابو میں آجائیں تو ان کو دعوت دینے اور ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ان سے توبہ کرائے۔ اگر وہ اپنی بدعت سے توبہ کر لیں راہ راست پر آجائیں تو ٹھیک' ورنہ ان کو ایمان سے مرتد ہونے کی بناء پر قتل کر دے اور یہ کہ جو عقیدہ امامت کو چھوڑ کر مرے گا وہ جہنمی ہو گا۔

ایران میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے کیا کیا؟ اور آج اگر شیعہ حکمران کو منکرین امامت پر قدرت ملے تو وہ کیا کرے گا؟

محترم سامعین! آپ کے سامنے یہ بات اب بغیر کسی شک و شبہ کے آچکی ہے کہ اگر کسی ملک یا شہر میں شیعہ حاکم کو سلطنت و اقتدار مل جائے تو اسے پھر منکرین امامت یعنی سنی مسلمانوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا ہو گا اور کون سا قانون ان

پر لاگو کرنے پر وہ اپنے مذہب کی تعلیمات کے باعث مجبور ہو گا چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ چند صدیاں قبل جب سنی اکثریتی ملک ایران پر شاہ اسمٰعیل صفوی نے قبضہ کیا تو اس نے پھر کس طرح اہلسنّت کا قتل عام کیا تھا اور مسلمانوں کو اس نے تین باتوں میں سے ایک کو تسلیم کرنے کا حکم دیا تھا کہ:

(۱) یا تو شیعہ مذہب قبول کر لو اور چوکوں میں کھڑے ہو کر خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیزاری کا اعلان کر کے ان پر لعنتیں کریں (معاذ اللہ)

(۲) یا پھر ملک ایران چھوڑ دیں۔

(۳) یا پھر لڑنے کو تیار ہو جائیں۔

چنانچہ اس وجہ سے اہل سنت کی بڑی تعداد ایرانی شہروں کو چھوڑ کر ایران کی سرحدوں پر [illegible] یا ایرانی بستیوں میں [illegible] ثبوت آج بھی سب کے سامنے ہے کہ ایران کے سرحدی علاقے اور دیہات اہل سنت کی آبادیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ایران کے موجودہ خمینی انقلاب کے بعد وہاں پر مسلمانوں کو مساجد بنانے کی اجازت نہیں اور ایران کے نئے آئین کے تحت کلیدی عہدوں سے انہیں محروم رکھا گیا ہے اور اہل سنت کو معمولی معمولی بہانوں سے گرفتار کر کے پوری زندگی جیل میں گزارنے پر مجبور کیا جاتا ہے یا انہیں انقلاب کا باغی قرار دے کر پھانسی پر چڑھایا جاتا ہے تو اس انتقامی پالیسی کے پیچھے اصل کون سی فکر کار فرما ہے۔

بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ انہی تعلیمات کے باعث شیعہ ان ممالک میں جہاں ان کی حکومت نہیں ہوتی ہے اپنے مخالف علماء کرام کو قتل کرتے ہیں مساجد و مدارس کو تخریب کاری کا نشانہ بناتے ہیں اور ان کے لئے مسلمانوں

سے پیار و محبت کے ساتھ رہنا اور اخوت و بھائی چارہ کا راستہ استوار کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت کو سمجھنے اور ان کے شر و فتن سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین)

شیعہ کا عقیدہ: آئمہ سے فرشتے ملاقات کرتے ہیں اور ان پر وحی نازل ہوتی ہے

سامعین محترم! یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ کی بنیاد ہے کہ حضور ﷺ کے بعد جس طرح کوئی نبی نہیں آئے گا اس طرح اب جبرئیل امین یا کوئی اور فرشتہ کسی شخص پر نازل ہو کر وحی بھی نہیں لائے گا۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے اور آسمان سے وحی کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے چونکہ وحی الٰہی کا مقصد ہی تعلیم دین تھا تو اب دین مکمل ہو چکا ہے اللہ کی آخری کتاب نازل ہو چکی ہے لہٰذا اب نہ تو دین میں ترمیم ہو گی اور نہ ہی کوئی نیا دین نازل ہو گا۔۔۔ لیکن۔۔۔ عبداللہ بن سبا چونکہ دین اسلام کے خلاف ایک نیا دین رائج کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا اس لئے اس نے شیعہ مذہب کی بنیاد میں یہ نظریہ رکھ دیا کہ بارہ اماموں پر وحی نازل ہوتی ہے اور ان سے فرشتے ملاقات کرتے ہیں چنانچہ ابن سبا کی فکر کو بعد میں آنے والے اس کے پیروکاروں نے خوب بنا سنوار کر شیعہ مذہب میں شامل کر دیا۔

اب ذرا ان روایات کو سماعت فرمائیں جو اس سلسلہ میں شیعہ کی کتب میں موجود ہیں تاکہ آپ کو میرے اس دعویٰ کی صداقت پر یقین ہو سکے۔ شیعہ کی سب سے زیادہ مستند و معتبر کتاب اصول کافی کتاب الحجۃ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

www.haqsuch.tk

ان الائمه معدن العلم و شجرة النبوة و مختلف الملائکه (اصول کافی ص ۲۲۱ ج ۱) آئمہ علم کا معدن اور نبوت کا درخت ہیں اور ان کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔

ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں اسی طرح کا ایک باب قائم کرتے ہیں۔ ان الملائکه تاتیهم و تطا فرشهم و انهم یرونهم (بحار الانوار ص ۳۵۱ ج ۲۶) ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے بستروں کو اوڑھتے ہیں اور آئمہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔

اس باب کے تحت جو روایات بیان کی گئی ہیں ان میں واضح طور پر لکھا ہے کہ باقی فرشتوں کے علاوہ جبرئیل علیہ السلام بھی آئمہ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں لیکن شیعہ کے نزدیک جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام سے بھی ایک بڑی مخلوق ہے جس کا نام "روح القدس" ہے وہ بھی اماموں کے ساتھ رہا کرتی ہے اب ذرا اس کی تفصیل سنئے۔

اصول کافی میں محمد بن یعقوب کلینی یہ روایت بیان کرتا ہے۔

عن ابی بصیر قال سالت ابا عبدالله عن قول الله تبارک وتعالی " وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ماکنت تدری ماالکتب ولاالایمان " قال: خلق عن خلق الله عزوجل اعظم من جبرئیل و میکائیل وکان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یخبره ویسدوه وهو مع الائمه من بعده۔ (اصول کافی ص ۲۷۳ ج ۱)

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے ارشاد خداوندی "وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری

ماالکتاب ولا الایمان" کے بارہ میں سوال کیا تو امام نے فرمایا: یہ روح ایک مخلوق جو جبرئیل و میکائیل سے بڑی ہے یہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبریں دیتی تھی اور آپ ﷺ کو راہ راست پر رکھتی تھی یہ روح آپ ﷺ کے بعد آئمہ کے ساتھ رہتی ہے۔

اب ذرا ملاں باقر مجلسی کی مستند کتاب کا حوالہ بھی سن لیں۔

عن ابی عبدالله علیه السلام انه قال: ان علمنا غابر و مذبور ونکت فی القلب و نقر فی الاسماع قال: اما الغابر فما تقدم من علمنا' واما المزبور فما یاتینا و اما النکت فی القلب فالهام' واما النقر فی الاسماع فانه من الملک (بحار الانوار ص ۹۰ ج ۲۶)

امام جعفر صادق نے فرمایا ہمارا علم چار قسم کا ہے ایک گذشتہ کا ایک لکھا ہوا' ایک دل میں القا ہونا اور ایک کانوں میں ڈالنا۔ گذشتہ سے مراد وہ علم ہے جو ہمیں پہلے سے حاصل ہو چکا ہے لکھے ہوئے سے مراد وہ علم ہے جو ہمارے پاس نیا تازہ آتا ہے۔ دل میں القاء سے مراد الہام ہے کانوں میں ڈالنے سے مراد ہے فرشتہ (جو ہمارے کانوں میں کلام ڈالتا ہے)

محترم سامعین! اس روایت پر آپ دوبارہ غور کریں کہ جن چار علوم کا حضرت جعفر صادق نے ذکر کیا ہے وہ کونسے ہیں۔ خاص طور پر فرشتہ کی طرف سے کان میں ڈالا جانے والا علم کہ جس کی آمد کا نام ہی وحی ہے کیا اب بھی کسی شیعہ کا وحی کے ختم ہو جانے پر ایمان ہو سکتا ہے لیکن یہاں یہ شک پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید کان میں جو آواز آ رہی ہے وہ شیطان کی ہو تو لیجئے شیعہ محدثین نے ایک اور روایت لا کر اس

www.haqsuch.tk

شبہ کا بھی ازالہ کر دیا ہے روایت سنئے اور شیعہ محدثین کی تحقیق کی داد دیجئے۔

وروی زراره مثل ذلک عن ابی عبدالله علیه السلام قال: قلت کیف یعلم انه کان الملک ولا یخاف ان یکون من الشیطان اذا کان لا یری الشخص قال: انه یلقی علیه السکینه فیعلم ان من الملک ولو کان من الشیطان اعتراه فزع' وان کان الشیطان یا زراره! لا یعترض لصاحب هذا الامر (بحار الانوار ص ۶۰ ج ۲۶)

زرارہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ یہ فرشتہ [illegible] آپ کے [illegible] کرتا ہے؟ اس کا اندیشہ کیوں نہیں کہ وہ شیطان ہو؟ چونکہ [illegible] تو امام جعفر صادق نے فرمایا! امام پر سکینت ڈالی جاتی ہے جس سے وہ جان لیتا ہے کہ یہ فرشتہ ہے اگر شیطان آتا تو گھبراہٹ ہوتی اور اے میاں زرارہ! امام کے پاس شیطان نہیں آسکتا ہے۔

کیوں جناب! زرارہ صاحب نے کس طرح موقع پر ہی امام جعفر صادق سے سوال کر کے تمام خدشات کا خاتمہ کرا لیا ہے۔ یہی تو زرارہ اور ابو بصیر جیسے راویوں کا کمال ہے کہ وہ اماموں سے ایسے ایسے سوالات کرتے رہتے تھے کہ جس سے علم و عرفان کے نئے نئے سوتے پھوٹتے رہتے تھے اور یہ لوگ اپنی پیاس کو بجھاتے تھے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے خفیہ خفیہ ان خزانوں کو محفوظ کرتے چلے جاتے تھے تاکہ وہ ان کی تحقیقات پر ناز کر سکیں یہ الگ بات ہے کہ ان تحقیقات کے بعد اسلام کی عمارت کا تو قائم رہنا ممکن ہی نہ تھا لیکن شاید ان راویوں کا تو اصل مقصد ہی عمارت اسلام کو نقصان پہنچانا تھا۔ وہ تو دین کی حفاظت

کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھا ہے اور یہ کام وہ ذات حق اہلسنت سے لے رہی تھی اس لئے زرارہ اور ابو بصیر جیسے ابن سبا کے لائق فرزند تمام تر کوششوں کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

شیعہ کا عقیدہ: آئمہ کو تحلیل و تحریم کا اختیار حاصل ہے!

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اس کے احکام و اوامر اور منہیات ناقابل تنسیخ و ترمیم ہیں اور پھر جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال یا حرام کر دیا ہے [illegible] لئے کا اختیار قرآن و حدیث کی [illegible] کے مطابق تو [illegible] صلی [illegible] و سلم [illegible] ہے آیئے قرآن کریم پر نظر کرتے ہیں جس سے اس مسئلہ کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔ سورہ تحریم کی ابتدائی آیات کو ۲۸ ویں پارہ سے تلاوت کریں۔

یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لک یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ و سلم آپ نے وہ چیز کیوں اپنے اوپر حرام کی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے؟ بعض روایات کے مطابق واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضور علیہ السلام نے شہد کے استعمال کو ایک خاص وجہ سے نہ کھانے کی قسم اٹھائی تھی مگر رب العالمین نے آپ ﷺ کی اس قسم کو بھی باقی نہ رہنے دیا تاکہ آئندہ کہیں اس کی پیروی میں امت کے لوگ خود پر حلال چیزوں کو حرام نہ کرتے رہیں۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے لئے اس بات کی اجازت تھی کہ آپ چار سے زائد ازواج مطہرات ایک وقت میں اپنے نکاح میں لا سکتے تھے جبکہ یہ اجازت اور کسی کو حاصل

www.haqsuch.tk

نہیں ہے۔ لیکن ایک وقت وہ بھی آیا کہ پھر ۲۲ ویں پارہ کی یہ آیت نازل ہوئی لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن ... کہ آپ کے لئے حلال نہیں کہ آپ اور نکاح کریں یا کسی بیوی کی جگہ دوسری لائیں تو جو چیز پہلے حلال تھی اب اسے حرام قرار دے دیا گیا۔ اتنی سی وضاحت سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں کسی چیز کو حرام کرنے کا یا حلال کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

یہ اختیار کسی نبی اور رسول کے پاس بھی نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔ قربان جائیں شیعہ کے عقیدہ و نظریہ پر! کہ ان کے نزدیک بارہ اماموں کو یہ اختیارات وسیع پیمانے پر حاصل ہیں یہاں تک کہ ایک امام نے ایک چیز اپنے زمانہ میں حلال قرار دی تو دو[illegible] زمانہ میں اسے [illegible] قرار دے دیا۔ جس [illegible] شیعہ میں خود اختلاف و تضاد بھی پیدا ہوا اور ہر شخص کو یہ کہہ کر حرام کا مرتکب ہونے کی چھوٹ مل گئی کہ یہ چیز فلاں امام نے خاص میرے لئے حلال کی ہے۔ چنانچہ تقیہ کے نام پر جھوٹ بولنے پر ثواب متعہ کے نام پر زنا کرنے کا اجر عظیم بھی انہیں اختیارات خاصہ کا نتیجہ ہے۔

اب ذرا شیعہ کی مستند کتب سے وہ روایات بھی سنیں جن میں ان اختیارات پر آئمہ کے قابض ہونے کی تفصیلات ہیں۔

شیعہ کی نہایت ہی مستند و معتبر کتاب اصول کافی میں محمد بن یعقوب کلینی اس روایت کو درج کرتے ہیں جو شیعہ کے امام (محمد بن علی تقی) سے ان کے "شاگرد خاص" محمد بن منان نے ایک اشکال کے جواب کی صورت میں بیان کی ہے۔ اشکال یہ تھا کہ شیعہ کے درمیان (جب کہ ابھی وہ ویسے بھی گنتی ہی کے چند لوگ تھے اور ان کا ابتدائی دور تھا) حلال و حرام کے بارہ میں سخت اختلافات پیدا

ہو گئے تھے اب ان اختلافات کو دیکھ کر جب محمد بن منان جیسے مخلص شیعہ کا دل دکھا تو اس نے امام صاحب سے آ کر اس اختلاف کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

یا محمد ان اللہ تبارک وتعالی لم یزل منفردا بوحدانیته ثم خلق محمدا وعلیا وفاطمه فمکثو الف دھر ثم خلق جمیع الاشیاء فاشھدھم خلقھا واجری علیھم طاعتھم و فوض امورھا الیھم فھم یحلون ما یشاون و یحرمون ما یشاون لن یشاون الا ان یشاء اللہ تبارک وتعالی

(اصول کافی ص ۲۷۸، اشاعت جدید ص ۴۴۱)

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اپنی [illegible]نیت کے ساتھ منفرد رہا پھر اس نے محمدؐ علی و فاطمہ کو پیدا کیا پھر یہ لوگ ہزاروں قرن ٹھہرے رہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو شاہد بنایا اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان کی تمام معاملات ان کے سپرد کئے تو یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں اور یہ نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے۔

محترم سامعین! اس روایت سے جہاں یہ علم ہوا کہ شیعہ کے مابین حرام و حلال کے بارے میں اختلافات دراصل آئمہ کی طرف ہی سے ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ (یعنی معاذاللہ استغفراللہ خود اللہ تعالیٰ آئمہ سے ایسے ایسے احکامات صادر کرا رہا تھا جس سے دین اسلام کی شکل مسخ ہو جائے اور لوگ فرقوں میں تقسیم ہو

www.haqsuch.tk

جائیں۔ سبحانه و تعالی عما یصفه الظالمون۔

اب مزید تفصیل کے لئے ملاں باقر مجلسی جیسے مجتہد کی تحقیق کردہ روایات بھی دیکھ لیں۔

عن الثمالی قال: سمعت ابا جعفر یقول من احللنا له شیئا اصابه من اعمال الظلمین فهو له حلال لان الائمه منا مفوض الیهم فما احلو فهو حلال و ما حرمو فهو حرام (بحار الانوار ص ۳۳۴ ج ۲۵)

ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے لئے ہم نے حلال کر دی وہ چیز جو اس نے ظالموں کے مناصب سے حاصل کی وہ اس کو حلال ہے۔ چونکہ یہ امر ہمارے اماموں کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ جس چیز کو وہ حلال قرار دیں وہ حلال ہے اور جس چیز کو وہ حرام قرار دیں وہ حرام ہے۔

عن ابی یعفور قال قال ابو عبدالله علیه السلام ان الله واحد متوحد باالوحدانیه متفرد بامره خلق خلقا ففوض الیهم امر دینه فنحن هم یا ابن ابی یعفور (بحار الانوار ص ۶۰ ج ۲۶)

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا اللہ تعالیٰ واحد ہے، یکتا ہے، وحدانیت کے ساتھ منفرد ہے، اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے ایک مخلوق کو پیدا کر کے اپنے دین کا معاملہ ان کے سپرد کر دیا ہے تو اے ابن ابی یعفور! وہ ہم ہیں۔

لیجئے! اب دین تمام کا تمام آئمہ کے رحم و کرم پر ہے وہ جس حکم کو چاہیں ختم کر دیں اور جس حکم کو چاہیں نافذ کر دیں گویا دین میں ترمیم و تنسیخ کا اختیار اماموں کو حاصل ہو چکا ہے۔

شیعہ کا عقیدہ: آئمہ کو معجزات حاصل ہیں!

یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ معجزہ نبی اور رسول کی نبوت و رسالت کی وہ دلیل ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور مخالفین و معاندین مشرکین و کفار کی عقلوں کو دنگ کر کے رکھ دیتا ہے۔ جو بات کسی نبی کے ذریعہ مافوق الفطرت ظاہر ہو وہ معجزہ کہلاتی ہے اور جو کسی غیر نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوں وہ کرامت کہلاتی ہے اب جس طرح انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اسی طرح معجزات کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔

چونکہ میرا دعویٰ ہے کہ شیعہ عقیدہ ختم نبوۃ کا منکر ہے چنانچہ اس پر باقی دلائل پیش کرنے کے بعد اب میں شیعہ کی مستند کتب سے آپ کے سامنے اس حقیقت کو پیش کرتا ہوں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق آئمہ کے پاس تمام انبیاء کے معجزات تھے۔ تو کیا یہ بات اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں کہ جن شخصیات کے پاس انبیاء علیہم السلام کے جمیع معجزات ہیں ان کی بعد از پیغمبر آمد سے عقیدہ ختم نبوۃ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی ہے؟ سوچئے اور فیصلہ اپنے دل سے کیجئے۔

شیعہ کی سب سے زیادہ معتبر کتاب اصول کافی میں تو مستقل ایک باب موجود ہے باب ما عندالائمه من آیات الانبیاء (یعنی انبیاء، سابقین کے ان معجزات کا بیان جو آئمہ کے پاس تھے) اس باب کے تحت امام باقر کی ایک

www.haqsuch.tk

روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام ایک رات عشاء کے بعد باہر نکلے اور یہ فرما رہے تھے خرج علیکم الامام علیہ قمیص آدم وفی یدہ خاتم سلیمان و عصا موسی (اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۳۲) یعنی امام تمہارے سامنے نکل کر آیا ہے اور اس کے جسم پر آدم علیہ السلام کی قمیص ہے ہاتھ میں حضرت سلیمان کی انگشتری ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے۔

اب اس سے بھی وضاحت کے ساتھ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جو شیعہ کے عظیم مجتہد ملاں باقر مجلسی نے بحارالانوار میں درج کی ہیں اور ایک باب کا مستقل عنوان ہی یہ ہے۔

انهم يقدرون على احياء الموتى و ابراء الاكمه والابرص و جميع معجزات الانبياء عليهم السلام وہ آئمہ مردوں کو زندہ کرنے مادر زاد اندھے اور مبروص کو چنگا کرنے اور انبیاء علیہم السلام کے تمام معجزات کی قدرت رکھتے ہیں۔

اگرچہ میرا مقصد تو اس باب کے عنوان سے ہی ثابت ہو چکا ہے لیکن اب آپ ذرا حوصلہ سے وہ روایت بھی سن لیجئے جس میں امام زین العابدین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو معاذاللہ بقول شیعہ کافر و مشرک قرار دیتے ہوئے آئمہ کے پاس معجزات انبیاء ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

اگرچہ ایسی روایات کو بیان کرتے وقت خون کھولنے لگتا ہے اور حرارت ایمانی بھڑکنے اور جذبات برانگیختہ ہونے لگ جاتے ہیں مگر "نقل کفر کفر نہ باشد" کے اصول کے تحت اظہار حقیقت کے لئے ان روایات کا بیان کرنا مجبوری ہے تاکہ مسلمان دھوکہ میں نہ رہیں۔ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

عن الثمالی عن علی بن حسین علیہ السلام

قال : قلت له اسالک جعلت فداک عن ثلاث خصال انفی عنی فیه التقیه قال: فقال : ذلک لک قلت : اسالک عن فلان و فلان؟ قال: فعلیهما لعنته الله بلعناته ماتا والله وهما کافرین مشرکین بالله العظیم○ ثم قلت : الائمه یحیون الموتی و یبرئون الاکمه والابرص و یمشون علی الماء؟ قال: ما اعطی الله نبیا قط الا وقد اعطاء محمدا صلی الله علیه وسلم و اعطاء مالم یکن عندهم قلت وکل ماکان عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقد عطا امیر المومنین علیه السلام؟ قال نعم ثم الحسن ثم الحسین ثم من بعد کل امام اماما الی یوم القیامه ومع الذیاره التی تحدث فی کل سنه وفی کل شهر ای والله فی کل ساعه (بحارالانوار ص ۲۹ ج ۲۷)

ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام زین العابدین سے کہا کہ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں از راہ کرم! مجھ سے تقیہ نہ کیجئے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا میں آپ سے فلاں اور فلاں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے بارے میں پوچھتا ہوں؟ فرمایا! ان پر اللہ کی لعنتیں ہوں اللہ کی قسم! وہ دونوں کافر و مشرک مرے ہیں۔ پھر میں نے کہا کیا امام مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ مادر زاد اندھے کو اور مبرص (برص کی بیماری والے) کو تندرست کرتے ہیں؟ اور پانی پر چلتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو کسی وقت جو معجزہ بھی دیا وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی عطا کیا اور آپ ﷺ کو وہ معجزے بھی

www.haqsuch.tk

دیئے جو کبھی کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے۔ میں نے کہا' اور جتنے معجزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے وہ سب امیر المومنین کو دے دیئے؟ فرمایا ہاں! پھر حسن رضی اللہ عنہ کو پھر حسین رضی اللہ عنہ کو پھر ان کے بعد ہر امام کو قیامت تک مع ان زائد معجزات کے جو ہر سال میں ہر مہینے نہیں بلکہ اللہ کی قسم! ہر گھڑی میں ظاہر ہوتے ہیں۔

لیجئے سامعین محترم! اس روایت نے ایک طرف تو یہ ثابت کر دیا کہ بقول شیعہ راویوں کے: اماموں کی حالت یہ تھی کہ وہ سچی بات ہے لوگوں سے نہیں کرتے تھے بلکہ تقیہ کر کے غلط بیانی سے کام لیتے تھے اس لئے جب مخلص ترین شیعہ ان کے پاس کوئی بات پوچھنے جاتے تو انہیں کئی سوال کرنے سے قبل تاکیداً کہنا پڑتا کہ حضرت! [illegible] فرمائی [illegible] ہمارے سامنے سچ بو[illegible] کبھی [illegible] بھی تقیہ کی مار نہ مار دینا: تب جا کر آئمہ ان کے سامنے حقائق کو بیان کرتے اور حیرت تو اس بات پر ہے کہ ایک طرف آئمہ کے پاس ایسے ایسے زبردست معجزات ہیں کہ وہ ان کے ذریعہ مخالفین سے ایک لحظہ میں حق منوا سکتے ہیں لیکن دوسری طرف وہ تقیہ پر اتنی مضبوطی سے عمل کرتے ہیں کہ بے چارے سائل کو منت سماجت کر کے ان سے سچ اگلوانا پڑتا ہے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام زین العابدین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف گناہگار ظالم و غاصب ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ معاذ اللہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ ان ہر دو حضرات کی موت ہی کفر و شرک پر ہوئی ہے۔ (استغفر اللہ) تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آئمہ کے معجزات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں کیونکہ انہیں ہر سال ہر مہینہ اور ہر گھڑی میں جو نئے نئے معجزات مل رہے ہیں اس کے باعث وہ بہت آگے بڑھ گئے ہیں کیا خیال ہے؟ اب بھی شیعہ ختم نبوت کا منکر نہیں

ہے؟

اب اگر کسی کو شک ہے تو اس کا ازالہ تو میرے بس میں نہیں ہے تاہم میں اس موقع پر وہ چار شہادتیں ضرور نقل کر دیتا ہوں جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر میرے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے اپنی کتاب "شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم" میں تحریر فرمائی ہیں۔

امامیہ' در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں' اس پر چار گواہ!

میں نے امامیہ کے مندرجہ بالا عقائد سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے کہ امامیہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کے خلاف ایک بغاوت ہے' یہ گذشتہ سطور سے آفتاب نصف النہار کی [illegible] روشن [illegible] اگر اللہ تعالیٰ [illegible] کسی کو فہم و انصاف سے بہرہ ور فرمایا ہو تو وہ اوپر کی بحث پڑھ کر اس کے سوا کوئی دوسرا نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا۔ تاہم جناب کے مزید اطمینان کے لئے میں اپنے اس اخذ کردہ نتیجہ پر بھی چار گواہ پیش کرتا ہوں دو اکابر اہل سنت میں سے اور دو اکابر شیعہ میں سے۔

پہلی شہادت: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "المقالۃ الوضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ" میں' جو ان کی کتاب "تفہیمات الٰہیہ جلد دوم" میں تفہیم (۲۴۶) کے عنوان سے شامل ہے' وصیت (۵) کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

"ایں فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمائند درباب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند و صحابہ را بد میگویند؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القاء فرمودند کہ مذہب ایشان

www.haqsuch.tk

باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم می شود' چوں از آنحالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند' پس در حقیقت "ختم نبوۃ" را منکر اند' گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتہ باشد" (تفہیمات الٰہیہ... ص ۲۹۴' ج ۲)

ترجمہ:۔ "اس فقیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے سوال کیا کہ حضرت شیعوں کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو اہل بیت سے محبت کے مدعی ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوع کے روحانی کلام کے ذریعہ القاء فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا باطل ہونا لفظ "امام" میں غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے لفظ "امام" میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ "امام" ان کی اصطلاح میں وہ شخص ہے جس کی طاعت فرض ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہوں' یہ لوگ "امام" کے حق میں "وحی باطنی" بھی تجویز کرتے ہیں۔ پس در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں' اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہا کرتے ہیں۔"

اور اس سے اگلی تفہیم (۲۴۷) میں مبشرہ (۹) کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

"سئالته ﷺ سوالا روحانيا عن الشيعه فاوحى الى ان مذهبهم باطل' وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام' ولما افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا' وهذا هو معنى النبى' فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوه قبحهم الله تعالى۔"

(تفہیمات الٰہیہ ص ۳۰۱ ج ۲)

ترجمہ:۔ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیعوں کے بارے میں روحانی سوال کیا' تو مجھے القاء فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا باطل ہونا لفظ "امام" سے معلوم ہو جاتا ہے۔ جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے غور کیا کہ ان کے نزدیک "امام" وہ شخص ہے جو معصوم ہو' مفترض الطاعۃ ہو اور جس کو باطنی وحی ہوتی ہو اور یہی نبی کے معنی ہیں۔ پس ان کا مذہب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔"

دوسری شہادت: شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ!

حضرت شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ کے باب ششم "در بحث نبوت و ایمان بانبیاء علیہم الصلوات والسلام" میں "عقیدہ دہم" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"و امامیہ ہرچند بظاہر بہ ختم نبوت آنجناب اقرار کنند لکن در پردہ بہ نبوت ائمہ قائل اند کہ ائمہ را بہتر و بزرگ تر از انبیاء شمارند' چنانچہ در ہمیں باب بہ تفصیل گزشت' و تفویض امر تحلیل و تحریم کہ خلاصہ نبوت بلکہ بالاتر از نبوت است برای ائمہ اثبات نمایند' پس در معنی منکر ختم نبوت اند۔"

(تحفہ..... صفحہ ۱۷۰)

ترجمہ:۔ "اور امامیہ ہرچند کہ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں' لیکن در پردہ ائمہ کی نبوت کے قائل ہیں' کیونکہ ائمہ کو انبیاء سے بہتر و بزرگ تر شمار کرتے ہیں جیسا کہ اسی باب میں تفصیل سے گزرا' اور تحلیل و تحریم کا معاملہ ائمہ کے سپرد کرتے ہیں جو کہ خلاصہ نبوت' بلکہ بالاتر نبوت ہے۔ پس در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔"

www.haqsuch.tk

اور شیعہ کے عقیدہ تفویض پر بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"بالجملہ این اصلے فاسد است کہ مستلزم مفاسد بسیار ست و معہذا متضمن انکار ختم نبوت است در حقیقت، و جمیع امامیہ باین قائل اند۔"

(تحفہ... صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ:۔ "خلاصہ یہ کہ یہ اصول فاسد ہے جو کہ بہت سے مفاسد کو مستلزم ہے۔ علاوہ بریں در حقیقت ختم نبوت کے انکار کو متضمن ہے اور تمام امامیہ اس کے قائل ہیں۔"

تیسری شہادت: علامہ باقر مجلسی

www.haqsuch.tk

شیعوں کے محدث و مجدد اعظم جناب علامہ باقر مجلسی کی علمی منزلت سے تو آنجناب واقف ہوں گے۔ آیت اللہ روح اللہ خمینی نے ان کی کتابوں کے مطالعہ کی شیعہ مومنین کو بطور خاص تلقین فرمائی ہے۔

جناب باقر مجلسی بحار الانوار کتاب الامامت "باب انھم محدثون مفہمون" میں ائمہ کی مختلف روایات ذکر کرنے کے بعد روایت (۴۵) کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

بیان : استنباط الفرق بین النبی والامام من تلک الاخبار لا یخلو من اشکال و کذا الجمع بینها مشکل جدا وبا الجملہ لای ولنا من الادعان بعدم کونهم علیه السلام انبیاء وبانهم اشرف و افضل من غیر نبینا صلی الله علیه وسلم من الانبیاء والاوصیاء ولا نعرف جزه العدم اتصافهم بالنبوه الا رعایه جلاله خاتم الانبیاء و لا یصل عقولنا الی

فرق بین النبوة والامامه، ومادلت علیه الاخبار فقد عرفته

(بحار الانوار... صفحہ ۸۲ جلد ۲۶)

ترجمہ:۔ "ان احادیث سے نبی اور امام کے درمیان فرق کا استنباط کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح ان احادیث کے درمیان جمع کرنا بھی نہایت مشکل ہے.... مختصر یہ کہ یہ یقین تو لازم ہے کہ امام، نبی نہیں ہوتے اور یہ بھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء، اوصیاء سے اشرف و افضل ہیں، ہمیں ان کے موصوف بالنبوۃ نہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ خاتم الانبیاء کی جلالت کی رعایت ہو اور ہماری عقلوں کو نبوت اور امامت کے درمیان واضح فرق تک رسائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اخبار سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ تم جان چکے ہو، اللہ تعالیٰ ان حضرات کے احوال کے حقائق کو بہتر جانتے ہیں۔"

چوتھی شہادت: شیخ مفید۔ علامہ مجلسی نے بحار الانوار کے مندرجہ بالا باب میں روایت (۳۶) کے ذیل میں شیخ مفید محمد بن نعمان (متوفی ۳۶۰ھ) کی "تصحیح الاعتقاد شرح عقائد صدوق" سے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے۔ اس کے بقدر ضرورت جملے یہاں نقل کرتا ہوں:۔

و عندنا ان الله تعالی بسمع الحجج بعد نبیه صلی الله علیه وسلم کلاما یلقیه الیهم ای الا وصیاء فی علم ما یکون لکنه لا یطلق علیه اسم الوحی لما قد مناه من اجماع المسلمین علی انه لاوحی لاحد بعد نبینا صلی الله علیه وسلم و انه لا یقال فی شیئی مما ذکرنا انه وحی

الی احد ' ولله تعالی ان یحیح اطلاق الکلام احیانا و یعظره احیانا و یمنع السائت بشئی حینا و طلقہا حینا ' فاما المعالی فامها لا تغیر عن حقائقها علی ماقدمناO

(بحارالانوار.... صفحہ ۸۳ '۸۴ جلد ۲۶)

ترجمہ:۔ " اور ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اماموں کو ایسا کلام سناتا ہے جو ان کی طرف القاء کرتا ہے اس علم کے بارے میں جو آئندہ آنے والا ہو ' لیکن اس پر وحی کا اطلاق نہیں کیا جاتا ' کیونکہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو وحی نہیں ہوتی [illegible] ہم نے ذکر کی ہیں ' ان میں سے کسی کو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے کہ ایک وقت میں ایک لفظ کے بولنے کو جائز رکھے اور دوسرے وقت میں اس کو منع کر دے اور ایک چیز کے ساتھ کسی چیز کو موسوم کر دے ایک وقت میں ممنوع قرار دے ' اور دوسرے وقت میں اس کو جائز قرار دے۔ باقی رہے معانی تو وہ اپنے حقائق سے نہیں بدلتے۔"

علامہ باقر مجلسی کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ نبوت و امامت کے درمیان فرق ہماری عقل نارسا سے بالاتر ہے باوجودیکہ ائمہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے اشرف و افضل ہیں۔ لیکن ختم نبوت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو نبی نہیں کہا جاتا ورنہ نبوت اور امامت کے درمیان وجہ فرق ہمیں معلوم نہیں۔

شیخ مفید کا آخری فقرہ تو ٹیپ کا بند ہے فرماتے ہیں کہ ' حقائق تو نہیں بدلتے لیکن ایک وقت میں ایک لفظ کا بولنا صحیح ہوتا ہے ' دوسرے وقت میں ممنوع

ہے۔" مطلب یہ کہ نبوت کی حقیقت جو انبیاء کرام کو حاصل تھی وہی ائمہ کو بھی حاصل تھی۔ وحی ان پر بھی نازل ہوتی تھی اور ان پر بھی ' مگر اس حقیقت پر پہلے زمانے میں نبی اور وحی کا لفظ بولنا جائز تھا ' اب جائز نہیں رہا۔ ماشاء اللہ کیا عجب تحقیق ہے۔

اس پوری بحث کو بغور و تدبر پڑھئے اور پھر فرمایئے کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا کیا وہ بقول آپ کے محض سوء ظن کی بناء پر لکھا تھا اور محض تہمت تراشی کی تھی ' یا آپ کے مذہب کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کی تھی؟

"بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر"

معین محترم! [illegible] سراسر اکابرین کی شان میں [illegible] گستاخی یقین [illegible] میرے [illegible] حضرت [illegible] محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی (جنہوں نے اس عاجز کو تصوف کے چاروں سلاسل میں مجاز بیعت بھی بنایا ہے) کی کتاب سے یہ آخری چار / شہادتیں لفظ بہ لفظ اس لئے بھی نقل کی ہیں کہ حضرت الشیخ خود ایک ایسی جماعت کے مرکزی نائب امیر ہیں جو منکرین ختم نبوۃ کے خلاف شب و روز مصروف جہاد ہے۔ گویا چار شہادتوں کے ساتھ پانچویں شہادت خود میرے شیخ محترم کی آپ کے سامنے آچکی ہے کہ شیعہ ختم نبوت کا منکر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حقائق جان کر انہیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

www.haqsuch.tk

خطاب نمبر 4

شیعہ کا عقیدہ امامت اور توہین انبیاء

انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ قطعی طور پر معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں اور جس مقصد و مشن کی تکمیل کی خاطر انہیں دنیاء میں بھیجا جاتا رہا ہی وہ اس مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی پیغام وحی کی صورت میں انہیں ملا۔ انہوں نے بلاکم و کاست بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے لوگوں تک پہنچایا۔ [illegible] شخصیات نے [illegible] نے پتھروں کی بارش میں کھڑے ہو [illegible] توحید کا [illegible] لگایا۔ آگ میں [illegible] کام لیا۔ نمرود اور فرعون کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی وحدانیت کا پرچار کیا ظلم و تشدد کا سہہ کر بھی حق بات کا اظہار کیا۔

دین کی پاسداری میں گھر سے بے گھر ہوئے
کلمہ حق کی دعوت کے جرم میں دربدر ہوئے
لا الہ الا اللہ کا پیغام صبح و شام سناتے رہے
جابر و قاہر سرداروں کو جام توحید پلاتے رہے

عقیدہ امامت و توہین انبیاء

الحمد لله وكفى وصلوه والسلام على اشرف الانبياء وعلى آله واصحابه اجمعين ○ اما بعد اعوذ بالله من الشيطن الرجيم○ بسم الله الرحمن الرحيم○ وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله○ وقال تبارك و تعالى فى مقام آخر○ ولقد ارسلنا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذريه وما كان لرسول ان ياتى بايه الا باذن الله○

محترم المقام! حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! [illegible] آپ کے غیور [illegible] آج آپ کے سامنے اس حقیقت کو عیاں کرنا میرا عنوان ہے کہ شیعہ نے عقیدہ امامت [illegible] حضرات انبیاء علیہم السلام یہاں تک کہ خود سید الانبیاء والمرسلین ﷺ اور خانوادہ نبوت کی کس قدر توہین و تضحیک کی ہے۔ اس طبقہ نے عقیدہ امامت میں اس قدر غلو کیا اور اس راہ پر اسقدر آگے بڑھتے گئے کہ حضرت آدم علیہم السلام سے لے کر پیغمبر اسلام تک تمام انبیاء علیہ السلام کو ایسے ایسے انداز میں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے کہ رتی بھر ایمان اپنے سینہ میں رکھنے والا شخص بھی اسے برداشت نہیں کرسکتا۔

انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ قطعی طور پر معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں اور جس مقصد و مشن کی تکمیل کی خاطر انہیں دنیا میں بھیجا جاتا رہا وہ اس مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی پیغام وحی کی صورت میں انہیں ملا۔ انہوں نے بلاکم و کاست بغیر کسی ہچکچاہٹ

www.haqsuch.tk

کے اسے لوگوں تک پہنچادیا۔ ان مقدس شخصیات نے پتھروں کی بارش میں کھڑے ہو کر توحید کا ترانہ گایا۔ آگ میں کود کر حق کا علم لہرایا' نمرود اور فرعون کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی وحدانیت کا پرچار کیا' ظلم و تشدد سہہ کر بھی حق بات کا اظہار کیا۔

دین کی پاسداری میں گھر سے بے گھر ہوئے
کلمہ حق کی دعوت کے جرم میں دربدر ہوئے
لا الہ الا اللہ کا پیغام صبح و شام سناتے رہے
جابر و قاہر سرداروں کو جام توحید پلاتے رہے

ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ منشاء ایزدی کے تحت گذرا ان کی زبان سے ایک ایک [illegible] کے مطابق [illegible] انبیاء علیہم السلام نے راہ حق میں سردھڑ کی بازی [illegible] کے جام [illegible] آ[illegible] چلو نے برداشت کر لئے مگر مقصد بعثت سے روگردانی نہ کی۔ بعض انبیاء علیہم السلام کو تو سالہاسال کی محنت کا اتنا بھی ثمرہ نہ ملا کہ ایک سے زائد افراد ہی ایمان قبول کر لیتے مگر حیرت ہے ان کی استقامت پر' تعجب ہے ان کے حوصلوں پر کہ وہ اس بات سے ذرہ برابر بھی دل شکستہ نہ ہوئے اور اپنی دعوت کے کام سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوئے' ان کی زبان سے اعبدواللہ مالکم من الہ غیرہ کا ورد جاری رہا۔ ان کے انداز سے امت کی راہنمائی کا سلسلہ باقی رہا کافر قومیں اور متکبر سردار انکار پر مصر رہے۔ اللہ کے یہ سچے رُسل دعوت کے کام پر جمے رہے۔ کفار کا جبر بڑھتا گیا تو ان کا صبر بڑھتا گیا۔

انبیاء علیہم السلام مطاع و مقتدی ہوتے ہیں وہ رہبر و راہنما ہوتے ہیں وہ وحی الٰہی کی روشنی سے تاریک دلوں کو منور کرتے ہیں وہ آیات ربانی کی تلاوت

سے کفر و شرک کی غلاظت میں لتھڑے انسانوں کو پاکیزگی و طہارت کا درس دیتے ہیں۔

انبیاء کی گستاخی کفر ہے چونکہ انبیاء علیہم السلام اللہ کے سفیر ہوتے ہیں اور کسی بادشاہ کا سفیر اگر نااہل ہو تو اس کا الزام بادشاہ پر آتا ہے اس لئے اللہ کے سفیران تمام عیوب سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ جن سے ان کی نبوت کی صاف و شفاف چادر پر داغ آ سکتا ہو۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام اپنی امت کے لئے ایک مثال اور آئیڈیل ہوتے ہیں اگر یہ آئیڈیل ہی خامیوں اور کمزوریوں کا شکار ہوں تو انسانیت کی راہنمائی کیسی ہو گی؟ اس لئے انبیاء علیہم السلام ایک مثالی راہنما و مصلح کی شکل میں بھیجے جاتے ہیں۔

تمام [illegible] وت ایک [illegible] و [illegible] اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کے [illegible] سے [illegible] و مقام [illegible] ہے [illegible] ے انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کفر ہے۔ ان پر نافرمانی کا الزام لگانا صریحاً حرام ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے کردار پر کیچڑ اچھالنا کفار کا شیوہ ہے' انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا طریقہ مشرکین ہے۔

اماموں پر حسد کرنے کے باعث انبیاء علیہم السلام کو سخت ترین سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا

سامعین محترم! جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے کہ شیعیت نے اولاً اسلام میں عقیدہ امامت کا خود ساختہ نظریہ داخل کرنے کی کوشش کی اور پھر اس عقیدہ میں اس حد تک غلو کیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے تقدس و مقام کو پامال کرنے کے لئے یہ نظریہ پیش کیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو نبوۃ و رسالت

www.haqsuch.tk

بارہ اماموں کی امامت پر ایمان لانے کے باعث ملی اور پھر ایک قدم اور آگے بڑھا کر یہ بات بھی کہہ دی کہ رب العالمین کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو باربار تنبیہ کی گئی تھی اور اس بات سے تاکیداً آگاہ کیا گیا تھا کہ دیکھیں کبھی بھی ان آئمہ کے مرتبہ و مقام پر حسد نہ کرنا اور اس مرتبہ و مقام کے حصول کی خواہش نہ کرنا ورنہ تم ظالمین سے ہو جاؤ گے۔ یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ جہنم میں ظالمین کے لئے سخت ترین عذاب تیار ہے وہ بھی انہیں دکھایا گیا لیکن اس کے باوجود انبیاء علیہم السلام نے اماموں پر حسد کیا ان کی امامت قبول کرنے سے ہچکچاہٹ کا شکار ہوئے نتیجتاً پھر انبیاء علیہم السلام کو سخت ترین سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا اور پھر انہیں رو رو کر اپنی غلطی کی معذرت [illegible] کرنا پڑی [illegible] سزا [illegible] ہوا اور یہ واقعہ کسی [illegible] رسول کو پیش [illegible] ایسا بچا ہو جسے ان حالات کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔

عجیب بات ہے کہ شیعہ نے تو یہ قاعدہ کلیہ ہی بنا دیا ہے کہ جس نبی کو جو تکلیف آئی اس کا سبب اماموں کی امامت قبول کرنے کا انکار تھا۔

اب میں چند انبیاء علیہم السلام کے واقعات آپ کے سامنے شیعہ کی مستند ترین کتب سے باحرام بیان کرتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح شیعیت نے نہ صرف قرآن و حدیث میں بیان ہونے والے واقعات کو جھٹلایا ہے بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو (معاذ اللہ) ظالموں کی قطاروں میں لا کھڑا کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام و حوا کو اماموں کی طرف حسد سے دیکھنے کے باعث جنت سے نکالا گیا

سامعین محترم! یہ تو آپ نے یہی سنا ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت آدم و حوا کو جنت میں ٹھہرانے کے بعد ایک درخت کا پھل کھانے سے روکا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اسی کا ذکر ہے۔ لا تقربا ھذہ الشجرہ مگر شیطان کے بہکاوے میں آکر اس کی جھوٹی قسموں کا اعتبار کر کے حضرت آدم و حوا علیہم السلام نے اس درخت کا پھل کھا لیا جسے قرآن بیان کرتا ہے۔ فاکلا منھا لیکن شیعہ کی معتبر کتب میں اس [illegible] کو بالکل ایک دوسرے زاویہ سے بیان کیا گیا ہے [illegible] سے [illegible] قرآن [illegible] تکذیب [illegible] ہے بلکہ حضرت آدم و حوا علیہم السلام کی سخت توہین کا اظہار ہوتا ہے۔

لیجئے... اب اس قصے کے متعلق کتب شیعہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

اصول کافی باب فیہ نکت و نتف من التنزیل فی الولایہ میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالی ولقد عھدنا الی ادم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمہ والحسن والحسین والائمہ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ انزلت علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ولقد عھدنا (الخ) یعنی ہم نے حکم دیا تھا آدم کو پہلے سے کچھ باتوں کا محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور ان ائمہ کے بارے میں جو ان کی اولاد سے ہیں مگر آدم نے فراموش کر دیا۔ واللہ یہ آیت اسی طرح محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی۔

اس روایت سے اتنا معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے پہلے سے آئمہ اہل بیت کے متعلق کچھ حکم دیا تھا انھوں نے اس کے خلاف کیا اس کی تصریح دوسری روایات میں ہے کہ وہ حکم یہ تھا کہ خبردار اے آدم و حوا ان ائمہ پر حسد نہ کرنا۔

حیات القلوب جلد اول مطبوعہ نو لکشور پریس ص ۴۵'۵۰ میں ہے۔

وبسند معتبر دیگر ازاں منقول است کہ حق تعالیٰ خلق کرد روحہا پیش از بدنہا بدو ہزار سال پس گردانید بلند تر و شریف تر از ہمہ روحہا روح محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اماماں بعد از ایشاں صلوات اللہ علیہم اجمعین را۔

اور ایک دوسری معتبر سند [illegible] ساتھ حضرت امام [illegible]فر صادق سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے روحوں کو [illegible] سے [illegible] ہزار سال [illegible] پیدا کیا پھر [illegible] روح سے [illegible] بلند اور زیادہ بزرگ محمد ﷺ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان اماموں کی روح کو قرار دیا جو ان کے بعد ہوں گے۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

پس عرض نمود ارواح ایشاں را بر آسمان و زمین و کوہہا۔ پس نور ایشاں ہمہ را فرا گرفت پس حق تعالیٰ فرمود با آسمان و زمین و کوہہا کہ اینہا دوستان و اولیا و حجتہائے من اند بر خلق من و پیشوایان خلائق من اند۔ نیا فریدم مخلوقے را کہ دوست تر دارم از ایشاں از برائے ایشاں و ہر کہ ایشاں را دوست دارد آفریدہ ام بہشت خود را برائے او و ہر کہ مخالفت و دشمنی کند با ایشاں آفریدہ ام آتش جہنم برائے او۔

پھر خدا نے ان ائمہ کی روحوں کو آسمان پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو اس کے نور نے ان سب چیزوں کو گھیر لیا پھر حق تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں سے فرمایا کہ یہ لوگ میرے دوست اور میرے ولی اور میری حجت ہیں۔ میری مخلوق پر اور میرے مخلوق کے پیشوا ہیں۔ میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی جس

کو ان سے زیادہ دوست رکھتا ہوں ان اماموں کے لئے اور جو ان سے محبت کرے اس کے لئے میں نے اپنی بہشت پیدا کی ہے اور جو شخص ان سے مخالفت اور دشمنی کرے اس کے لئے میں نے دوزخ کی آگ پیدا کی ہے۔

پس ہر کہ دعوی کند منزلتے را کہ ایشاں نزد من دارند و محلے کہ ایشاں از عظمت من دارند عذاب کنم اورا عذابے کہ عذاب نکردہ باشم بآں احدے از عالمیان را و اور ا با آنہا کہ شرک بمن آوردہ اند در پائیں ترین درکہای جہنم جا دہم و ہر کہ اقرار بولایت و امامت ایشاں بکند و ادعا نکند منزلتہائے ایشاں را نزد من مکاں ایشاں را از عظمت من جا دہم اور با ایشاں در باغہای بہشت خود و از برا[illegible] ایشاں باشد و بہشت آنچہ خواہند نزد من و مباح گردانم از برائے ایشاں [illegible]ات خود رو[illegible] از [illegible] ابنال [illegible] اجا[illegible]م و شفیع [illegible] ایشاں را و گناہگاراں از بندگاں [illegible] کنیزاں من [illegible] ولایت ایشاں امانیست نزد[illegible] ق من پس کدام یک از شما بر میدارد ایں امانت را با سنگینیہائے آں و دعوی میکند آں مرتبہ را کہ از دست راز برگزیدہ ہائے خلق من نیست پس ابا کردند آسمانہا و زمین و کوہہا از بنگہ ایں امانت را بر دارند و ترسیدند از عظمت پروردگار خود کو چنیں منزلتے را بنا حق دعوی کنند چنیں محل بزرگے را برائے خود آرزو کنند۔

پس جو شخص اس مرتبہ کا (اپنے لئے دعوئی کرے) جو یہ ائمہ میرے نزدیک رکھتے ہیں اور اس مقام کا دعوئی کرے جو یہ لوگ میری عظمت سے رکھتے ہیں میں اس کو ایسا عذاب کروں گا کہ ویسا عذاب تمام عالم میں کسی کو نہ کیا ہوگا اور اس شخص کو مشرکوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں جگہ دوں گا' اور جو لوگ ان ائمہ کی امامت کا اقرار کرلیں اور ان کے مرتبے کا جو میرے یہاں ہے اور ان کی جگہ کا جو میری عظمت سے ہے دعوئی نہ کریں ان کو انھیں اماموں کے ساتھ

بہشت کے باغوں میں جگہ دوں گا اور بہشت میں جو کچھ وہ مانگیں گے سب پایا جائے گا۔ اور ان کے لئے انعام عام کروں گا اور ان کو اپنے دار میں جگہ دوں گا اور ان کو اپنے گناہ گار غلاموں اور لونڈیوں کے حق میں شفیع بناؤں گا لہٰذا ان ائمہ کی امامت ایک امانت ہے میری مخلوق کے پاس پس (دیکھنا) ہے کہ تم میں سے کون اس امانت کو اس کی سنگینیوں کے ساتھ اٹھالیتا ہے اور کون اس مرتبے کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرا مرتبہ ہے ان برگزیدہ لوگوں کا نہیں ہے پس آسمانوں نے اور زمینوں نے اور پہاڑوں نے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گئے کہ ایسی منزلت کا ناحق دعویٰ کریں اور ایسے بڑے انعام کی اپنے لئے [illegible]رزو کریں۔

پس چوں حق تعالیٰ آدم [illegible] او [illegible] بہشت [illegible] داخل گفتہ [illegible] بہشت [illegible]یار گوارا ہرجا کہ خواہید و نزدیک ایں درخت [illegible] درخت [illegible] پس خواہید بود از ستمگاراں پس نظر کردند بسر ہے منزلت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و امامان بعد از ایشاں پس منزلتہائے ایشاں را در بہشت بہترین منزلتہا یافتند پس گفتند پروردگار ایں منزلت از برائے کیست حق تعالیٰ فرمود کہ بلند کنید سرہائے خود را بسوئی ساق عرش بن پس چون سربالا کردند بدیدند نام محمد ﷺ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و امامان بعد از ایشاں صلوات اللہ علیہم کہ بر ساق عرش نوشتہ بود بنورے از انوار خدا اند رجبار پس گفتند پروردگارا چہ بسیار گرامی اند اہل ایں منزلت بر نور چہ بسیار محبوب اند نزد تو و بسیار شریف و بزرگ اند در درگاہ تو پس خدا فرمود کہ اگر ایشاں نمی بودند من شما را خلق نمیکردم ایشاں خزینہ داراں علم منند وامینان من بر رازہائے من زنہار کہ نظر کنید بسوئے ایشاں بدیدہ حسد و آرزو کنید منزل ایشاں را نزد من و محل ایشاں را از کرامت من پس باہیں سبب داخل

خواہید شد در نہی من پس از ستمگاراں خواہید بود گفتند پروردگارا کیستند ستمگاراں و ظالماں فرمود کہ انہا کہ ادعائے منزلت ایشاں می کنند بہ ناحق گفتند پروردگار پس بنما منزلہائے ظالماں ایشاں را در آتش جہنم تا ببینیم منزلہائے آنہا را چنانچہ لہائے آں بزرگواں را در بہشت دیدیم پس حق تعالیٰ او کرد آتش را کہ ظاہر گردیند جمیع آنچہ دراں بود از انواع شد تہاد عذابہا د فرحود کہ جائے ظالماں ایشان کہ دعائے منزلت ایشان ھنماہند درپائیں کریں درکان ایں جہنم ست ہر چندا رادہ کند کہ بیروں آہند از جہیم برگرداند ایسے نزا ایسوی آں ور حرچند پختہ و سوختہ شود پوستہائے ایشان بدل کند ایشاں را بو ستہائے غیر انہا تا بخشند عذاب را۔

پس جب حق تعالیٰ نے آدم و حوا کو بہشت میں ٹھہرایا تو کہا کہ کھاؤ بہشت [illegible] خوب او[illegible] قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے پھر آدم و حوا نے نظر کی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور ان اماموں کے مرتبے کی طرف جو بعد حسینؑ کے ہونے والے تھے تو ان سب کے مرتبے کو بہشت میں سب مرتبوں سے بہتر پایا پس انہوں نے کہا کہ اے پروردگار یہ مرتبہ کس کا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے سروں کو ساق عرش کی طرف بلند کرو چنانچہ انہوں نے سر اٹھائے تو دیکھا کہ محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان اماموں کے نام دیکھے جو بعد حسینؑ کے ہونے والے تھے صلوات اللہ علیہم اجمعین یہ نام ساق عرش پر خداوند جبار کے نور سے لکھے ہوئے تھے۔ پھر آدم و حوا نے کہا کہ اے پروردگار کس قدر زیادہ بزرگ ہیں اس مرتبے کے لوگ تیرے یہاں اور کس قدر زیادہ محبوب ہیں تیرے نزدیک اور کس قدر زیادہ شرافت اور بزرگی والے ہیں تیری درگاہ میں؟ پس خدا نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم لوگوں کو پیدا نہ کرتا یہ آئمہ میرے علم کے خزانہ دار اور میرے

www.haqsuch.tk

راز کے امانت دار ہیں۔ خبردار! ان کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا اور ان کا مرتبہ جو میرے نزدیک ہے اور ان کا مقام جو میری بزرگی سے ہے اس کی آرزو اپنے لئے نہ کرنا ورنہ میری نافرمانی میں داخل ہو جاؤ گے اور ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ آدمؑ و حوا نے کہا کہ اے پروردگار! ظالم کون لوگ ہیں جو ناحق ان کے مرتبے کا اپنے لئے دعویٰ کریں' آدمؑ و حوا نے کہا کہ اے پروردگار ہم کو ان کے ظالموں کی جگہ دوزخ میں دکھا دے تاکہ ہم ان کا ٹھکانا دیکھ لیں۔ جس طرح ان آئمہ کی منزلت کو ہم نے بہشت میں دیکھا۔ پس حق تعالیٰ نے حکم دیا دوزخ کو چنانچہ اس سے تمام ان سختیوں اور عذابوں کو جو اس میں ہیں ظاہر کر دیا اور فرمایا کہ ان ظالموں کی جگہ جو [illegible] مرتبہ کا [illegible] جہنم کے نیچے کے طبقے میں ہے۔ یہ ظالم [illegible] ارادہ کریں گے کہ [illegible] نکل جائیں [illegible] فرشتے ان کو پھر جہنم میں لوٹا دیں گے اور ہر چند کہ ان کی کھالیں آگ میں جل جائیں گی تو فرشتے ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ اچھی طرح چکھیں۔

اے آدمؑ وائے حوا نظر مکنید بسوئے نوع وجتہائے من بدیدہ حسد پس شما را پائیں میغر ستم از جوار خود بر شما میغر ستم خواری خود را پس وسوسہ کرد ایشان را شیطان تا ظاہر گردند برائے ایشان آنچہ پوشیدہ بود از ایشان از عورتہائے ایشان و گفت نہی نکردہ است شمارہ پروردگار شما از ایں درخت مگر از برائے ایں کہ نخواست کہ شما دو ملک باشید یا ہمیشہ در بہشت باشید و سوگند یاد کرد کہ من از خیر خواہاں شمایم پس ایشاز فریب داد و بریں داشت کہ آرزوی منزلت ایشاں بکنند پس نظر کردند بسوی ایشان بدیدہ حد پسی بائیں سبب خدا ایشاں را بخود گزاشت دیاری و توفیق خود را از ایشاں برداشت

ترجمہ:۔ (پھر خدا نے دوبارہ فرمایا) اے آدم و حوا میرے نوروں اور حجتوں (یعنی آئمہ) کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ میں تم کو اپنی نزدیکی سے نکال کر نیچے بھیج دوں گا مگر شیطان نے محض اس لئے کہ (ان سے جنت کے لباس لئے جائیں اور) اُن کی شرمگاہیں برہنہ ہو جائیں ان کو ہر وسوسہ دلایا کہ تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت کے کھانے سے اس لئے منع کیا ہے کہ اس نے نہیں چاہا کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ بہشت میں رہو اور شیطان نے قسم کھائی کہ تمہارا خیر خواہ ہوں۔ غرضیکہ اس نے فریب دے دیا اور دونوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آئمہ کے مرتبے کی اپنے لئے آرزو کریں۔ چنانچہ انہوں نے حسد کی آنکھ سے ان کی طرف دیکھا پس اس سبب سے خدا نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور [illegible] اور توفیق [illegible] سے اٹھالی۔

سامعین محترم! حضرت آدم و حوا کے ساتھ شیعہ نقطہ نظر کے مطابق پیش آنے والے واقعہ کی آپ تفصیلات سن چکے ہیں کہ کس طرح رب العالمین نے تاکید کے ساتھ ان ہر دو حضرات کو سمجھایا کہ خبردار! اماموں کے مقام کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے۔ پھر ظالموں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب ہے وہ بھی ان حضرات کو دکھایا لیکن اس کے باوجود ان دونوں حضرات نے حسد کی آنکھ سے اماموں کی طرف دیکھ لیا تو بس پھر ان کے ساتھ جو ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ اس روایت میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے ایک طرف تو اس سے قرآن کریم کی سراسر تکذیب ہو رہی ہے۔ دوسری طرف حضرت آدم و حوا کی اس قدر گستاخی کا پہلو نمودار ہو رہا ہے۔ جس کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔

www.haqsuch.tk

حضرت ایوب علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت میں شک کیا' اس لئے بیماری میں مبتلا ہوئے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر کی کتاب "مسائل البلدان" میں پوری سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی اور امیر المومنین رضی اللہ عنہما کا ایک مکالمہ نقل کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے ابتلاء کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے "ولایت علی" میں شک کیا تھا روایت کا درج ذیل حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

فقال امیر المومنین علیه السلام اتدری ما قسه ایوب و سبب تغیر نعمه الله علیه قال الله اعلم و انت [illegible] امیر المومنین قال لما کان عند الا نبعاث [illegible] شک ایوب فی ملکی فقال: هذا خطب جلیل و امر جسیم قال الله عزوجل یا ایوب اشک فی صوره اقمه انا؟ انی ابتلیت آدم باالبلاء فوهبته له و صفحت عنه بالتسلیم علیه بامره المومنین و انت تقول: خطب جلیل و امر جسیم؟ فوعزتی لاذیقنک من عذابی او تتوب الی بالطاعه لامیر المومنین ثم ادرکته السعاده بی یعنی انه تاب و اذعن بالطاعه لا میر المومنین علیه السلام و علی ذریته الطیبین علیه السلام (بحار الانوار صفحه ۲۹۳ جلد ۲۶)

ترجمہ:۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ قصہ ایوب کیسے پیش آیا اور ان سے اللہ کی نعمتیں چھیننے کا سبب بنا؟ سلمان نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ جانتا ہے یا آپ کو معلوم ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے (میری امامت ان کے سامنے پیش کر کے) ان سے اقرار لیا تو ایوب کو میری

امامت میں شک ہوا اور کہنے لگے یہ تو بڑی بات ہے اور بڑا بھاری معاملہ ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے ایوب! تو اس شخصیت میں شک کرتا ہے جس کو میں نے خود مقرر کیا ہے؟ اسی بناء پر تو میں نے آدم کو ابتلا میں ڈالا پھر امیر المومنین کی امارت تسلیم کر لینے کے صلہ میں اس پر عنایات کیں اور اس کو معاف کر دیا اور تو کہتا ہے کہ یہ بڑی بات اور بھاری معاملہ ہے؟ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے اپنا عذاب چکھا کر رہوں گا یہاں تک کہ تو توبہ تائب ہو کر امیر المومنین کی اطاعت کا اقرار نہ کر لے۔ پھر میرے طفیل ان کو یہ سعادت نصیب ہوئی یعنی انہوں نے توبہ کی اور امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی پاکیزہ اولاد علیہم السلام کی اطاعت کا اقرار کر لیا۔

[illegible] معین محترم [illegible] نے [illegible] واقعہ سے [illegible] لگایا ہو گا کہ کس طرح شیعیت نے مسئلہ امامت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ایک عظیم نبی کو نہ صرف حکم خدا کا منکر ثابت کیا ہے بلکہ اسے خدا کے عذاب میں مبتلا ہو جانے تک کا مرتکب قرار دیا ہے۔ کیا اس واقعہ کو پڑھنے کے بعد بھی شیعیت کے گستاخ انبیاء ہونے میں شک ہے؟

حضور ختم المرسلین اور تمام نبی ناکام ہو گئے

خمینی کا دعویٰ جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ (بحوالہ اتحاد و یکجہتی امام خمینی کی نظر میں ص ۱۵)

www.haqsuch.tk

سامعین محترم! ہمارا عقیدہ و نظریہ ہے کہ رب العالمین نے جس نبی اور رسول کو جس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا وہ اپنے اس مقصد میں سو فیصد کامیاب رہے ہیں۔ ہر نبی نے اتنا ہی کام کیا ہے جتنا اس کے ذمہ تھا جو کام کسی نبی کے ذمہ ہی نہیں تھا اس پر اس نبی کو ناکام قرار دے کر طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا شیعہ کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما ایک لحاف میں سوتے تھے۔ ایک شرمناک عبارت

ابان سلیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔ سلیم نے کہا کہ میں نے مقداد سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق [illegible] کیا۔ مقداد نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر [illegible] رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] بی بی اور [illegible] پردہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ مقداد رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کوئی خادم نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف ایک ہی لحاف تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بی بی عائشہ تھیں۔ رسول اللہ علی اور بی بی عائشہ کے درمیان میں سوتے تھے۔ ان حضرات پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز شب کی خاطر قیام فرما ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ لحاف کو درمیان سے دبا دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ لحاف کو اس قدر نیچے دباتے تھے کہ وہ نیچے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا۔ اس لحاف کے دبانے سے یہ حضرت علی اور بی بی عائشہ کے درمیان حد حائل ہو جاتی تھی۔ (بحوالہ کتاب سلیم بن قیس کوفی ص ۱۹۷ متوفی ۷۰ھ ترجمہ مولانا ملک محمد شریف صاحب ملتان)

سامعین محترم! اس عبارت کا تمام کا تمام انداز اور خصوصاً آخر والا حصہ

کس قدر شان رسالت کی گستاخی پر مبنی ہے اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ بھلا یہ بات کیسے ممکن ہو سکتی ہے کہ دنیا کو حیاء کا درس اور غیر محرم کی طرف نظر تک نہ اٹھانے کا سبق سکھانے والے پیغمبر اسلام کی شخصیت ایسا کام کر سکتی ہے کہ جس کا تصور کر کے ہی شرافت کی روح کانپ اٹھتی ہے؟

اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا اگر تو نے ولایت علی میں کسی کو شریک کیا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائیں گے (معاذ اللہ)

جناب امام محمد باقر سے جو اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو ان حضرت نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ رسول ﷺ اگر تم نے اپنے بعد علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے ساتھ [illegible] اس کا نتیجہ یہ ہو گا لیحبطن عملک ولتکونن من الخسرین کافی میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ لئن اشرکت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے ولایت میں علی رضی اللہ عنہ کا شریک کسی اور کو کیا (تو نتیجہ یہ ہو گا لیحبطن (الخ) پھر فرمایا بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین مطلب یہ ہے کہ اللہ کی عبادت طاعت کے ساتھ بجالاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ کہ ہم نے جبرائیل اور تمہارے ابن عم کو تمہارا قوت بازو مقرر کیا۔ (ترجمہ مولوی مقبول ص ۹۲۷)

سامعین محترم! اس روایت پر غور کریں کہ کس طرح اس آیت قرآنیہ کا نہ صرف معنی تبدیل کیا گیا بلکہ خود حضور اکرم ﷺ کو کس انداز میں بارگاہ ایزدی سے ولایت علی کے بارہ میں ڈانٹے جانے کو ثابت کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو شیعہ کی ناپاک سازشوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

www.haqsuch.tk

ائمہ کی امامت سے انکار پر یونس علیہ السلام کو پیش آنے والا واقعہ

الثمالی قال دخل عبداللہ بن عمر علی زین العابدین علیہ السلام و قال یا ابن الحسین انت الذی تقول ان یونس بن متی انما لقی من الحوت ما لقی لانہ عرضت علیہ ولایہ جدی فتوقف عندھا؟ قال بلی ثکلتک امک قال فارنی آیہ ذالک ان کنت من الصادقین ○ فامر بشد عینیہ بعصابہ و عینی بعصابہ ثم امر بعد ساعۃ بفتح [illegible] فاذا نحن علی شاطی البحر تضرب امو[illegible]ج[illegible] فقال ابن ع[illegible]ر یا سیدی [illegible] رقبتک اللہ اللہ فی نفسی فقال ھیدواریہ ان کنت من الصادقین ○

ثم قال یا ایھا الحوت قال فاطلع الحوت راسہ من البحر مثل الجبل العظیم و ھو یقول لبیک لبیک یا ولی اللہ فقال من انت قال انا حوت یونس یا سیدی قال انبئنا بالخبر قال یا سیدی ان اللہ تعالی لم یبعث نبینا من آدم الی ان صارجدک محمد الا و قد عرض علیہ ولا یتکم اھل البیت فمن قبلھا من الانبیاء سلم و تخلص و من توقف عنھا و تمنع من حملھا ○ لقی مالقی آدم علیہ السلام من المعصیہ و مالقی نوح علیہ السلام من الغرق وما لقی ایوب علیہ السلام من البلاء وما لقی دائود علیہ السلام من الخطیہ الی ان بعث اللہ یونس علیہ السلام فاوحی اللہ الیہ ان یا یونس تول امیر المومنین علیا والائمہ

الراشدین من صلبہ فی کلام لہٗ قال خلیف اموالی من علم ارہ و لم اعرفہ و ذہب مغتاظا فاوحی اللہ تعالی الی ان التقمی یونس ولا توہنی لہ عظما فمکث فی بطنی اربعین صباحا یطوف معی البحار فی ظلمات ثلاث ینادی انہ لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین قد قبلت ولایت علی ابن ابی طالب والائمہ الراشدین من ولد فلما ان آمن بولایتکم امرنی ربی فقد فتہ علی ساحل البحر فقال زین العابدین علیہ السلام ارجع ایھا الحوت الی وکرک و استوی الماء۔ (بحار الانوار جا۴۶ صفحہ۴۰۱۔۴۰۲ روایت نمبر۱۵)

ترجمہ۔ ثمالی کہتا [illegible] دن [illegible] بن عمر [illegible] العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس بن متی (علیہ السلام) کو مچھلی کے پیٹ میں اس بنا پر ڈالا گیا کہ ان کے سامنے میرے دادا امیر المومنین کی ولایت پیش کی گئی تو انہوں نے اس کے قبول کرنے میں توقف کیا؟ امام نے فرمایا کہ ہاں! میں نے کہا ہے تیری ماں تجھ کو گم کرے یعنی تو مرجائے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی راست گفتاری کی کوئی علامت دکھاؤ امام نے حکم دیا کہ میری اور عبداللہ بن عمر کی آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دی جائے۔ تھوڑی دیر بعد حکم دیا کہ آنکھیں کھلیں وہ جب آنکھیں کھلوائیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہم ایک دریا کے کنارے پر ہیں جس کی موجیں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں یہ منظر دیکھ کر ابن عمر نے کہا کہ اے سید امیرا خون آپ کی گردن پر ہے۔ (یعنی دریا کی موجیں مجھے بہا لے جائیں گی) امام نے فرمایا کہ ڈرو نہیں میں ابھی تم کو اپنی راست گفتاری کی علامت دکھاتا ہوں۔

www.haqsuch.tk

پھر امام نے فرمایا اے مچھلی! امام کا پکارنا تھا کہ ایک مچھلی نے فوراً دریا سے سر نکالا' جو پہاڑ جیسی تھی اور وہ کہہ رہی تھی لبیک البیک!! اے ولی خدا!! امام نے فرمایا تو کون ہے؟ کہنے لگی اے سید میں وہی مچھلی ہوں جس نے یونس کو نگلا تھا فرمایا ہمیں بتاؤ کہ یونس علیہ السلام کا کیا قصہ ہوا تھا؟ کہنے لگی اے سید! اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے دادا حضرت محمدؐ مصطفیٰ ﷺ تک مگر اس پر تم اہل بیت کی ولایت پیش کی جس نے اس کو قبول کیا وہ سالم رہا اور جس نے اس میں توقف کیا اور اس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اس کو وہی ابتلا پیش آیا جو آدم علیہ السلام کو گناہ کی وجہ سے پیش آیا اور جو نوح علیہ السلام کو غرق سے پیش [illegible] اور جو ابراہیم علیہ [illegible]لام کو آگ سے پیش آیا اور جو یوسف علیہ السلام کو کنو[illegible] میں الٹے [illegible] سے پیش [illegible]یا اور جو [illegible] علیہ السلام [illegible] بیماری میں مبتلا ہونے سے پیش آیا اور جو داؤد علیہ السلام کو [illegible] سے پیش آیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو مبعوث کیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ اے یونس! امیر المومنین علیؑ اور ان کی نسل کے ائمہ راشدین کی ولایت کا اقرار کرو! کچھ اور کلام بھی وحی فرمایا یونس علیہ السلام نے کہا کہ میں ان لوگوں کی ولایت کو کیسے قبول کروں جن کو میں نے دیکھا نہیں اور ان کو پہچانتا نہیں اور غصہ ہو کر دریا کے کنارے چلے گئے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ یونسؑ کو نگل جا اور ان کی ہڈیوں کو گزند نہ پہنچانا۔ پس وہ میرے پیٹ میں چالیس روز رہے میں ان کو دریاؤں میں اور تین تاریکیوں میں لئے پھرتی رہی وہ برابر پکار رہے تھے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے! تو بے عیب ہے میں تھا گنہگاروں سے) میں نے امیر المومنین علیؑ کی اور انکی اولاد سے ائمہ راشدین کی ولایت کو قبول کیا۔ پس جب

www.haqsuch.tk

یونس علیہ السلام تمہاری ولایت پر ایمان لے آئے تو میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا تو میں نے ان کو دریا کے ساحل پر ڈال دیا جب مچھلی نے یہ قصہ سنایا تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس کو حکم دیا کہ اپنے آشیانے میں واپس چلی جا اور پانی کو موجوں سے سکون ہو گیا۔

سامعین محترم! دل پر پتھر رکھ کر میں نے آپ کے سامنے یہ مکمل روایت پڑھ دی ہے ورنہ جس طرح اس روایت میں حضرت آدم علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام' حضرت ایوب علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کا نام لے کر ثابت [illegible] گیا ہے کہ وہ ابتلاء کا شکار ہوئے اماموں کی ولایت سے انکار کے سبب ہو[illegible] ہیں۔ یہ بات [illegible] کفر ہے اور [illegible] انبیاء علیہم السلام کی ایسی توہین ہے کہ جسے زبان پر لانا بھی ایمان کے سلب ہونے کا باعث ہے۔

میرے شیخ حضرت مولانا یوسف لدھیانوی اس روایت کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

یہاں جو بات لائق عبرت ہے وہ یہ کہ اس روایت کے مطابق یونس علیہ السلام کا اباد استکبار (نعوذ باللہ) ابلیس سے بھی بڑھ گیا کیونکہ شیطان نے اباد استکبار کے ساتھ جھوٹ کو جمع نہیں کیا تھا مگر ان روایات کے مطابق جب یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ کہا کہ "میں ان لوگوں کی ولایت کا اقرار کیسے کروں جن کو جانتا پہچانتا نہیں ہوں" تو یہ بات قطعاً غلط اور جھوٹ تھی کیونکہ روز میثاق میں جب انبیاء کرام علیہم السلام سے ولایت ائمہ کا اقرار لیا گیا ہوگا تو حضرت یونس علیہ السلام نے ان کو ضرور دیکھا اور پہچانا ہوگا پھر امامیہ کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں بھی ولایت ائمہ کے اعلان موجود تھا اور حضرت یونس

علیہ السلام توریت ضرور پڑھتے ہوں گے۔ پھر اس کے کیا معنی؟ کہ میں ائمہ کو جانتا پہچانتا نہیں ہوں۔

انکار امامت کے باعث یونس علیہ السلام کو زمین میں دھنسا کر قارون سے ملا دیا گیا (نعوذ باللہ) ایک اور شرمناک روایت

و قد سال بعض الیہود امیر المومنین علیہ السلام عن سجن طائف اقطار الارض بصاحبہ فقال یا یہودی اما السجن الذی طاف اقطار الارض بصحابہ فانہ الحوت الذی حبس یونس فی بطنہ فدخل فی بحر القلزم ثم خرج الی بحر مصر ثم دخل الی بحر طبرستان ثم خرج الی دجلۃ [illegible] ثم مرت بہ تحت الارض حتی لحقت بقارون وکان قارون ہلک فی ایام موسی علیہ السلام و وکل اللہ بہ ملکہ یدخل فی الارض کل یوم قامہ رجل و کان یونس فی بطن الحوت یسبح اللہ و یسبح اللہ و یستغفرہ فسمع قارون موتہ فقال للملک الموکل بہ انظرنی فانی اسمع کلام آدمی فاوحی اللہ الی الملک الموکل بہ انظرہ فانظرہ ثم قال قارون من انت قال یونس انا المذنب الخاطی یونس بن متی قال فما فعل الشدید الغضب اللہ موسی بن عمران قال ہیہات ہلک قال فمافعل الروف الرحیم علی قومہ ہارون بن عمران قال ہلک قال فما فعلت کلثم بنت عمران التی کانت سمیت لی قال ہیہات ما بقی من آل عمران احد فقال قارون و اسفاء علی آل عمران فشکر اللہ لہ ذلک

فامرہ الملک الموکل بہ ان یرفع عنہ العذاب ایام الدنیا فرفع عنہ فلما رائی یونس ذلک نادی فی الظلمات انہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجاب اللہ لہ و امر الحوت خلفظہ علی ساحل البحر (بحار النوار صفحہ ۳۸۲ جلد ۱۴)

ترجمہ: ایک یہودی نے امیر المومنین علیہ السلام سے اس جیل خانے کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے ساتھی کو لئے ہوئے زمین کے چہار سو چکر کاٹتا رہا کہ وہ کونسا جیل خانہ تھا آپ نے فرمایا اے یہودی اوہ جیل خانہ جو اپنے ساتھی کو لئے ہوئے زمین کے چہار سو چکر کاٹتا رہا وہ مچھلی ہے جس نے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں [illegible] رکھا تھا پس وہ مچھلی یونس علیہ السلام کو لے کر بحر قلزم میں داخل ہوئی پھر بحر مصر کی طرف نکلی پھر طبرستان کے سمندر میں داخل ہوئی پھر دجلہ الغورہ [illegible] امیر المومنین نے فرمایا پھر وہ مچھلی یونس علیہ السلام کو لے کر زمین کے نیچے گئی یہاں تک کہ قارون سے جاملی اور قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہلاک ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا تھا جو اس کو روزانہ قد آدم کی مقدار زمین میں دھنسا دیتا رہا۔ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح اور استغفار کرتے رہے پس قارون نے ان کی آواز کو سن لیا اور مقرر کردہ فرشتہ سے کہا کہ مجھے مہلت دو میں ایک آدم کا کلام سن رہا ہوں پس اللہ تعالیٰ فرشتے کو وحی کی کہ اس کو مہلت دے دو چنانچہ فرشتے نے اس کو مہلت دے دی۔ قارون نے پوچھا آپ کون ہیں؟ یونس علیہ السلام نے فرمایا میں گنہگار خطاکار یونس بن متی ہوں۔ قارون نے پوچھا موسی بن عمران کا کیا بنا جو بہت غصہ کیا کرتے تھے اللہ کے لئے؟ یونس علیہ السلام نے فرمایا وہ تو مدت ہوئی فوت ہو چکے ہیں۔ قارون نے پوچھا ہارون بن عمران کا کیا بنا جو اپنی قوم پر بہت

www.haqsuch.tk

شفیق اور نرم تھے؟ یونس علیہ السلام نے فرمایا وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ قارون نے پوچھا کلثم بنت عمران کا کیا بنا جو میرے ساتھ منسوب کی گئی تھی؟ (میری منگیتر تھی) یونس علیہ السلام نے فرمایا مدت ہوئی کہ آل عمران میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا' قارون نے کہا ہائے افسوس آل عمران پر' پس اللہ تعالیٰ نے قارون کے اظہار افسوس کو قبول کر لیا پس اللہ تعالیٰ نے مقرر فرشتے کو حکم دیا کہ دنیا کی زندگی تک اس سے عذاب اٹھا دیا جائے پس فرشتے نے اس سے عذاب اٹھا دیا جب یونس علیہ السلام نے یہ دیکھا تو اندھیروں ہی میں پکارا "کوئی حاکم نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے میں تھا گنہگاروں سے" پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور مچھلی کو حکم دیا تو مچھلی نے آپ کو [illegible] ساحل [illegible] سمندر پر لا [illegible]

سامعین محترم! اس [illegible] دینے والی عبارت میں [illegible] جہاں حضرت یونس علیہ السلام کو روزانہ قد آدم کے مقدار زمین میں دھنسانے کی بات ہے وہاں ایک بات یہ ہے کہ قارون کو اب بھی اپنی منگیتر کی یاد ستا رہی تھی اور جب قارون نے "ہائے افسوس آل عمران پر" کا جملہ ادا کیا تو اس کا عذاب بھی ٹل گیا۔ ایسے لگتا ہے جیسے اس افسانہ کو گھڑنے والے شیعہ راوی کا قارون سے کوئی بہت ہی قریبی رشتہ ہے اس ظالم کو نہ ترس آیا تو ایک نبی پر جھوٹ بکنے پر بھی نہ آیا اور جب ترس آیا تو قارون کو منگیتر کی فکر بھی سوجھا دی اور اسے عذاب سے بھی نکال دیا۔

انبیاء کرام' ائمہ کے نور سے روشنی حاصل کرتے تھے

شیعہ کے گیارہویں امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ روایت منسوب کی گئی ہے کہ انبیاء کرام ہمارے نور سے روشنی حاصل کرتے تھے اور

ہمارے نشان قدم کی پیروی کرتے تھے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

کتاب المختصر للحسن بن سلیمان روی الہ وجد بخط مولانا ابی محمد العسکری علیہ السلام اعوذ باللہ من قوم حذفوا محکمات الکتاب و نسوا اللہ رب الارباب والنبی وساقی الکوثر فی مواقف الحساب ولظی والطامہ الکبری و نعیم دار الثواب فنحن السنام الاعظم و فینا النبوہ والولایہ والکرم و نحن منار الہدی والعروہ الوثقی والانبیاء کانوا یقتبسون من انوارنا و یقتفون آثارنا (بحار الانوار صفحہ ۲۶۳' جلد ۲۶)

ترجمہ۔ [illegible] اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس قوم سے جس نے قرآن کے محکمات کو مٹا [illegible] جنہوں نے اللہ [illegible] ارباب [illegible] بھلا دیا جنہوں [illegible] کے نبی کو ثواب کی نعمتوں کو بھلا بیٹھے ہوں ہیں۔ ہم بلند چوٹی کے صاحب عظمت لوگ ہیں۔ ہمیں میں نبوت و ولایت و کرامت ملی ہے ہم ہدایت کا مینار ہیں اور عروہ وثقیٰ ہیں۔ تمام انبیاء کرام ہمارے نور سے روشنی حاصل کرتے تھے اور ہمارے نقش قدم کی پیروی کرتے تھے۔

قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام انبیاء کرام سے آگے ہوں گے

اس مضمون کی بھی روایت تصنیف کی گئی ہے کہ حضرت امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فضائل و مناقب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ما ینقدمنی الا احد وان جمیع الرسل والملائکہ والروح خلقنا و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدعی فینطق و ادعی

www.haqsuch.tk

فانطق علی حد منطقه (بحار الانوار صفحہ ۳۱۷، جلد ۲۶)

ترجمہ :۔ مجھ سے آگے صرف احمد ﷺ ہوں گے تمام رسول، ملائکہ اور روح القدس ہمارے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ رسول ﷺ کو بلایا جائے گا تو آپ ﷺ بات کریں گے اور مجھے بھی پکارا جائے گا تو میں بھی اتنی ہی بات کروں گا۔

قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی عرش الٰہی کے دائیں جانب اور انبیاء کی کرسیاں بائیں جانب ہوں گی

اس مضمون کی بھی روایت تصنیف کی گئی ہے کہ قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی آنحضرت ﷺ کے برابر عرش الٰہی کے دائیں جانب ہوگی اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی کرسیاں بائیں جانب ہوں گی۔

کتاب المحتضر للحسن بن سلیمان مما روا من الاربعین روایه سعد الاربلی یرفعه الی سلمان الفارسی رضی الله عنه قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ جاء اعرابی ---------- الخامسه ان جبرئیل علیه السلام قال: انا کان یوم القیامه نصب لک منبر عن یمین العرش والنبیون کلهم عن یسار العرش و بین یدیه (بحار الانوار صفحہ ۱۲۸، جلد ۲۷)

ترجمہ :۔ حسن بن سلیمان نے کتاب المحتضر میں اربعین کی روایت سے سعد اربلی کے واسطہ سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے سلمان کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آیا (طویل روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل مذکور ہیں اسی سلسلہ میں فرمایا) پانچویں بات جبرئیل علیہ السلام نے یہ فرمائی۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام

عرش کے بائیں جانب (کی کرسیوں پر) ہوں گے۔ (اصل کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب ہوں گے۔۔۔ حاشیہ) اور علی علیہ السلام کی کرسی ان کے اکرام کی بناء پر آپ ﷺ کے پہلو میں لگائی جائے گی۔

سامعین محترم! یہ ہے وہ شیعیت جس شیعیت اللہ تعالیٰ کے تمام جلیل القدر انبیاء و رسول کو غیر نبی جماعت (یعنی جماعت آئمہ) سے اس قدر کم تر درجہ میں پہنچا دیا کہ کہیں انبیاء علیہم السلام کو نور ائمہ کا محتاج ثابت کیا تو کہیں انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی مقتدی بنا دیا۔ یہاں تک کہ عرش الٰہی پر انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کم تر درجہ میں دکھانے کی کوشش کی گئی۔

خلاصہ کلام [illegible] اور [illegible] کے رتبہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا نہیں بلکہ ائمہ کی آڑ میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کو مسخ کرنا ہے اور عمارات اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا ہے۔ کاش! کہ مسلمان اس حقیقت سے آگاہ ہو جائیں اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے سربکف ہو کر باہر نکل آئیں تاکہ کسی بد بخت کو انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین کی جرات ہی نہ ہو۔ بحمد للہ تعالیٰ سپاہ صحابہ آج اس مشن اور کاز کے لئے جہاد کی راہوں پر گامزن ہے۔ وہ شہادتوں کے ذریعہ بھی اسلام کا تحفظ کرنے میں مصروف ہے اور عقوبت خانوں و زندانوں میں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن کر بھی اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔

اللهم تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم

www.haqsuch.tk

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی قرآن جس میں آئمہ اور منافقین کے نام کی آیات تھیں مصلحتاً چھپالیا تا کہ کہیں تمام لوگ مرتد نہ ہو جائیں

قرآن کریم میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے۔

یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس (پارہ نمبر۶ سورہ المائدہ آیت ۶۶)

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا دیجئے (دوسروں تک) جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا تو گویا اس کا کوئی پیغام نہ پہنچایا۔ اللہ [illegible] لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

اس آیت [illegible] میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاں وحی الٰہی اور احکام دین کی لفظ بلفظ تبلیغ کا حکم فرمایا گیا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ بھی کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دشمنوں کی ہر سازش سے حفاظت کرے گا۔

آیت قرآن کا ترجمہ اور مختصر سا مفہوم بیان کرنے کے بعد اب میں شیعہ کے ایک مجتہد اعظم مولوی دلدار علی کی عبارت پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گا کہ شیعہ طبقہ کے مجتہدین پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کس طرح کی سوچ رکھتے ہیں۔

و منھا انه معلوم من حال النبی کمالا یخفی علی المتفحص الزکی ذالحدیث الصائب انه مع کمال رغبه علی تخلیفه علیا کان فی غایه التقیه من قومه ولھذا عندی دلائل و امارات لاسیع المقام ذکرھا فیحمل عند العقل انا النبی حفظا لبیضه

الاسلام الظاہر او دغ القرآن النازل۔ المشتمل علی نصوص اسماء الائمه واسماه ان المنافقین مثلا عند محارم اسراره کعلی بامرالله لئلا مرتد القوم باسرھم لما علم من حالھم عدم احتمال ذلک واظھر بقدر ماعلم المصلحه فی اظھاره ولما کانوھم الباعثین للمنبی علی ذلک کان الاسناد الیھم فی محله

(کتاب عماد الاسلام)

ترجمہ:۔ منجملہ تحریف کی صورتوں کے ایک یہ ہے کہ نبی کا حال معلوم ہے اور سمجھ دار، ذہین آدمی جو تلاش کرے اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یکہ نہایت رغبت اس بات کی رکھتے تھے کہ علیؓ کو اپنا خلیفہ بنائیں مگر اپنی قوم کی طرف سے بہت تقیہ کرتے تھے [illegible] بات کے لئے میرے پاس دلائل و علامات ہیں۔ پس یہ احتمال قریب ترین ہے کہ [illegible] نے اسلام ظاہر کی حفاظت کے لئے بحکم خدا اصلی قرآن جس میں آئمہ کے نام اور منافقوں کے نام کی آیتیں ہیں اپنے محرم راز مثلاً علیؓ کے پاس ودیعت رکھوا دیا تا کہ تمام لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ کیونکہ آپ کو ان کا حال معلوم تھا کہ وہ ان آیات کی برداشت نہ کر سکیں گے اور آپ نے صرف اس قدر قرآن ان پر ظاہر کیا جس کا ظاہر کرنا آپ کے نزدیک قرین مصلحت تھا اور چونکہ اصلی قرآن کے چھپا ڈالنے کا سبب صحابہؓ تھے اس لئے یہ کہنا کہ انہوں نے قرآن میں تحریف کر دی بالکل صحیح ہے۔

سامعین محترم! دیکھا آپ نے کس قدر شرمناک الزام اس شیعہ مجتہد نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا ہے اور آپ کو وحی الٰہی کو لفظ بلفظ پہنچانے کی بجائے اصلی قرآن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مصلحت رکھوا دینے کا مرتکب قرار دیا ہے اور آج چودہ سو سال ہو چکے ہیں کہ بقول شیعہ امت اس اصلی قرآن کی شکل

www.haqsuch.tk

تک دیکھنے سے محروم ہے اور پھر جو اہم بات ہے یہ ہے کہ اس قرآن کو چھپانے کا باعث وہ آیات بنی ہیں جن میں ائمہ کے نام تھے حالانکہ ائمہ ہی کا تو مسئلہ ویسا تھا کہ جس سے ذرہ برابر بھی چشم پوشی کرنے پر شیعہ کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے عذابوں سے گذرنا پڑا ہے۔

دوسری بات یہاں یہ قابل غور ہے کہ حضور علیہ السلام نے بقول شیعہ مجتہد اعظم اس اندیشہ سے اصلی قرآن علیؓ کے پاس رکھوا دیا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کے چھپانے سے پھر یہ اندیشہ ختم ہو گیا۔ نہیں بلکہ شیعہ کی متواتر روایات کے مطابق تو وفات رسول ﷺ کے ساتھ ہی سوائے تین حضرات کے سب مرتد ہو گئے تھے اور پھر یہ بات قابل غور ہے کہ اگر اس قرآن کا ظاہر کرنا واقعی خطرناک تھا تو اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی ہدایت کے لئے نازل کیا تھا تو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو ودیعت کرنے اور بارہ ائمہ کے اس کو چھپائے رکھنے کے باعث جو امت اس سے محروم چلی آ رہی اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا قیامت تک شیعیت جواب نہیں دے سکتی۔

بات سچ ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے سو مزید جھوٹ بولنا پڑتے ہیں یہی حال شیعیت کا ہے کبھی وہ جھوٹ بول کر انبیا علیہم السلام کی توہین کرتی ہے اور کبھی غلط بیانی سے کام لیتی ہوئی خود سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل بیت کرام کی اس انداز سے توہین کرتی ہے کہ جس کی تلافی بھی ان سے ممکن نہیں ہو سکتی۔ کوئی شخص بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو سچ کہنے اور سچے لوگوں کے ساتھ رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خطاب نمبر 5

عقیدہ امامت اور توہین اہل بیت

شیعہ کے نزدیک حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی ان دو بڑی جماعتوں کو حضرت امیر معاویہ کی خلافت پر جمع کر دیا جو چھ سال تک باہم برسرپیکار رہیں شیعہ کو نہ تو مسلمانوں کا باہمی اتحاد ایک نظر بھاتا ہے اور نہ ہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور ان کی عظمت کا سامنا کرنے کی وہ طاقت رکھتے ہیں

شیعہ کی تو دراصل خواہش یہ تھی کہ کسی طرح مسلمان باہم قتل و غارت میں مصروف رہیں اور جہاں تک وہ اس سازش میں کامیاب بھی ہوئے لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی ساری سازشوں پر پانی پھیر دیا جس کا صلہ پھر اس گروہ نے یہ دیا کہ بطور مجبوری حضرت حسنؓ کو دوسرا امام تو مان لیا مگر آئندہ کے لئے ان کی اولاد سے امامت کا حصہ بھی ختم کر دیا اور خود انہیں ان کی زندگی میں بھی حد درجہ اذیتیں پہنچانے اور یا مذل المومنین (اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے) کے القاب سے نوازا۔ آپ کے پہلو میں نیزہ مار کر زخمی کرنے آپ کے بازوں کے نیچے سے مصلی کھینچے اور آپ کو زہر تک دینے سے گریز نہ کیا۔

www.haqsueh.tk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ امامت و توہین اہل بیت رضی اللہ عنہم مع مسئلہ امامت کی

بدولت خاندان رسالت کی باہم خانہ جنگیاں

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ○ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم○ بسم اللہ الرحمن الرحیم○ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا○ ما اسئلکم علیہ اجرا الا المودہ فی القربی○ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ الایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذو بکتاب اللہ واستمسکو بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی

اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکراللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی (رواہ مسلم)

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین○

محترم المقام! حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! اور سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! آپ کے سامنے قرآن کریم کی جو آیات تلاوت کی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھی ہے اس میں اہل بیت کی عظمت و تقدس، شرافت و نجابت، اور پاکیزگی و طہارت کا ذکر کیا گیا ہے۔

اہل بیت کون ہیں؟

یہاں پر ایک اہم بات سمجھنے کی ہے کہ اہلبیت کے نام سے قرآن کریم کی سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں جن کا تذکرہ کر کے ان کی تطہیر و پاکیزگی کو بیان فرمایا گیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اذکراللہ فی اہل بیتی (اپنے اہلبیت کے متعلق خدا کی یاد دلاتا ہوں) فرما کر ان کے اکرام و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنے اور ان سے محبت و اخلاص کے ساتھ پیش آنے کی وصیت فرمائی ہے۔

آخر اس "اہل بیت" سے مراد کون لوگ ہیں؟ شیعہ نے اس آیت مبارکہ اور حدیث نبوی کا مصداق صرف پانچ شخصیات کو قرار دیا ہے اور اس معنی میں وہ "پنج تن پاک" کا نعرہ لگاتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ پھر وہ اس میں مزید

www.haqsuch.tk

دوسرے اماموں کو بھی شامل کر کے ان کی معصومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ پنج تن پاک کی دلیل میں وہ حدیث ردا کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اپنے ساتھ ڈھانپ کر فرمایا اللھم ھٰؤلاء اہل بیتی.....الاخر

دوسری طرف اہل سنت والجماعت کا یہ نظریہ ہے کہ قرآن کریم میں اہل بیت کی پاکیزگی و طہارت کو بیان کرنے والی آیت ہی کو اگر دیکھا جائے تو تمام شکوک و شبہات رفع ہو جاتے ہیں اور ہر سوال کا جواب مل جاتا ہے۔ کیونکہ یہ آیت مبارکہ جہاں واقع ہے وہاں تذکرہ ہی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کا ہو رہا ہے۔ آیت کے شروع والی آیات اور بعد والی آیات میں مخاطب رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں کوئی اور دوسرا نہیں ہے۔

تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ازواج مطہرات ہی "اہل بیت رسول" ہیں۔ پھر اگر اس بات کی مزید دلیل درکار ہو کہ آیا اہل بیت کا لفظ بیوی اور زوجہ کے لئے بولا جا سکتا ہے تو قرآن کریم بارھویں پارہ میں سورہ ھود کی آیت نمبر ۷۳ میں صاف طور پر موجود ہے کہ جو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے انہوں نے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ کو مخاطب کر کے جب بیٹے کی خوشخبری دی تو وہ تعجب کرتے ہوئے فرمانے لگیں۔ ءالد وانا عجوز وھذا بعلی شیخاO (کیا میں اب بچہ جنوں گی جبکہ میں بانجھ ہو چکی ہوں اور یہ میرے شوہر (ابراہیم علیہ السلام) بوڑھے ہو چکے ہیں) تو اس کے جواب میں فرشتوں نے کہا اتعجبین من امراللہ رحمتہ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت (کہ اے اہل بیت جب کہ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں جاری ہیں تو پھر کیا آپ اس امر رب پر تعجب کرتی ہیں)۔

تو یہاں پر اللہ کے فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ کے لئے "اہل بیت" کا لفظ استعمال کیا ہے تو اب اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہا کہ "اہل بیت" سے مراد آیت تطہیر میں بھی ازواج مطہرات ہیں باقی رہی حدیث رداء تو بعض کتب احادیث میں اس کی بھی وضاحت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ رضی اللہ عنھم اجمعین کو جمع کر کے فرمایا اللھم ھٰؤلاء اہل بیتی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس چادر میں داخل ہونا چاہا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... تم تو پہلے ہی شامل ہو۔

یہ بات کس قدر تعجب و حیرت کی ہے؟ بلکہ شیعہ کی سینہ زوری کی ہے؟ کہ شیعہ ان شخصیات کو نص قطعی سے جو اہل بیت رسول ہیں اس آیت تطہیر سے خارج قرار دیتا ہے۔ شیعہ نے صرف اس پر بس نہیں کی بلکہ اس کے اکثر مفسرین نے تو کھل کر اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ "یہ آیت اس مقام کی نہیں ہے بلکہ خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے" (استغفراللہ) گویا ازواج مطہرات کو "اہل بیت" کے عطا کردہ خدائی منصب سے معزول کرنے کے لئے شیعہ کو قرآن کریم کی تحریف کا بھی دعویٰ کرنا پڑا تو وہ بغض امہات المومنینؓ کے مرض کے باعث اس کے لئے بھی تیار ہو گیا۔

شیعہ کی طرف سے اپنے مزعومہ اہل بیت کی توہین

شیعیت بھی اہل بیت اطہار کا نام لے گا تو اس سے مراد حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد ان کی اولاد سے وہ باقی تو شخصیات ہوں گی جنہیں وہ ائمہ معصومین کے نام سے پکارتا

www.haqsuch.tk

ہے۔

چونکہ شیعہ کو انبیاء علیھم السلام' ازواج مطہرات' اصحاب رسول کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے' تبرابازی کی مشق کرنے اور اٹھتے بیٹھتے اپنے مزعومہ اماموں کی زبان سے اصحاب رسول ﷺ و ازواج مطہرات پر لعنت کرنے کی ایسی عادت پڑ گئی تھی کہ وہ اس بد زبانی اور بد گوئی کے مرض میں مبتلا ہو کر اس پاگل کتے کی طرح ہو گیا جو پاگل ہو کر (یعنی ہلکا ہو کر) پھر اپنے مالکوں ہی کو کاٹنے کے لئے لپکنے لگتا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے چند واقعات بطور مثال پیش کرتا ہوں۔

امام جعفر کا فرمان...... ہم میں ہر ایک کے دشمن اہل بیت ہی میں سے کچھ لوگ ہوتے ہیں

شیعہ کی معتبر ترین مستند کتاب احتجاج طبری کے صفحہ ۱۹۷ پر امام جعفر صادق سے روایت کیا گیا ہے کہ:

لیس منا احد الا وله عدو من اہل بیته فقیل له بنو الحسن لا یعرفون الحق قال بلی ولکن یحملهم الحسد عنهم۔

(احتجاج طبری)

ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس کے اہل بیت ہی سے کچھ لوگ اس کے دشمن نہ ہوں۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ حسن کی اولاد یہ نہیں جانتی کہ حق کس کا ہے؟ امام نے فرمایا کہ جانتے تو ہیں مگر حسد ان کو ہماری عداوت پر آمادہ کرتا ہے۔

امام باقر کا فرمان...... ہمارے شیعوں کے علاوہ سب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں۔

روضہ کافی کے صفحہ نمبر 285 میں ہے:۔

عن ابی حمزه عن ابی جعفر علیه السلام ....

قال والله یا ابا حمزه ان الناس کلهم اولاد البغایا ما خلد شیعتنا

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا..... اللہ کی قسم! اے ابو حمزہ سب لوگ (کنجریاں) بدکار عورتوں کی اولاد ہیں سوائے ہمارے شیعوں کے۔

امامت کے منکرین کا نسب ناپاک ہوتا ہے!

شیعہ کے عظیم ترین مجتہد ملاں باقر مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں ایک باب قائم کیا ہے۔

ان حبهم علیهم السلام علامه طیب الولاده و بغضهم علامه خبث الولاده○ (بحار الانوار)

اماموں کی محبت ولادت کے پاک ہونے کی علامت ہے اور ان سے بغض ولادت کے ناپاک ہونے کی علامت ہے۔

اس باب کے تحت ۳۱ روایات درج کی گئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعوں کا نسب صحیح ہے اور جو لوگ منکر امامت ہیں ان کا نسب ناپاک ہے۔

سامعین محترم! اب آپ صرف حضرت امام جعفر کی اس روایت کو .... خود پتہ چل جائے گا کہ اب سب سے پہلے کون ساگھرانہ اس فتویٰ

www.haqsuch.tk

کی زد میں آتا ہے۔ آگے چل کر میں بتانے والا ہوں کہ کس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کی امامت سے...... منکر ہوا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ اگر سود خوری' شراب نوشی اور زنا کی حالت میں مرتے تو زیادہ بہتر ہوتا.....(قول امام جعفر صادق)

امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

لو توفی الحسن بن علی علی الزناء والرباء وشرب الخمر کان خیرا مما وفی فیه (احتجاج طبری ص ۱۹۳)

اگر حسن بن علی زناکاری' سود خوری' اور شراب نوشی کی حالت میں مرجاتے تو اس سے بہتر ہوتا [illegible] حالت میں وہ مرے۔ معاذ اللہ مسلمانو! [illegible] سے بڑھ کر نواسہ رسول' شبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے مصداق ان ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین (کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے طفیل مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی کوئی گستاخی نہیں ہو سکتی ہے۔ شیعہ نے جس قدر منہ بھر کر گالی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دی ہے اس کا تصور تو کوئی بازاری آدمی بھی نہیں کر سکتا ہے۔

دراصل شیعہ کے نزدیک حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا قصور ہی یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی ان دو بڑی جماعتوں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جمع کر دیا جو چھ سال تک باہم برسرپیکار رہیں شیعہ کو نہ

تو مسلمانوں کا باہمی اتحاد ایک نظر بھاتا ہے اور نہ ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور ان کی عظمت کا سامنا کرنے کی وہ طاقت رکھتے ہیں۔

شیعہ کی تو دراصل خواہش یہ تھی کسی طرح مسلمان باہم قتل و جدال میں مصروف رہیں بڑی حد تک وہ اس سازش میں کامیاب بھی ہوئے لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی ساری سازشوں پر پانی پھیر دیا جس کا صلہ پھر اس گروہ نے یہ دیا کہ بطور مجبوری حضرت حسنؓ کو دوسرا امام تو مان لیا مگر آئندہ کے لئے ان کی اولاد سے امامت کا حصہ بھی ختم کر دیا اور خود انہیں ان کی زندگی میں بھی حد درجہ اذیتیں پہنچانے اور یا مذل المومنین (اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے) کے القاب سے نوازتے۔ آپ کے پہلو میں نیزہ مار کر زخم کرنے آپ کے پاؤں کے نیچے سے [illegible] اور آپ کو زہر تک دینے سے گریز نہ کیا اور آپ کی شہادت کے بعد جس طرح کی بدزبانی کر رہے ہیں اس کا حوالہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

مسئلہ امامت کی آڑ میں حضرت ابن عباسؓ کی بدترین توہین۔

امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا واقعہ عجیب و غریب کتب شیعہ میں منقول ہے اخیر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی شیعہ راوی آئمہ معصومین سے روایت کرتے ہیں کہ بینائی جانے کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے مسئلہ امامت کے متعلقات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بحث کی تھی' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل رسول ہونے سے انکار کر دیا تھا' اس کی سزا میں ان کی آنکھ پھوڑ دی گئی تھی۔

اصول کافی مطبوعہ نو لکشور پریس کے ص ۱۵۰ پر یہ پورا واقعہ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز امام ممدوح بیٹھے ہوئے تھے یکایک خود بخود

www.haqsuch.tk

ہنسنے لگے اور اس قدر زور سے ہنسی آئی کہ آنکھوں میں پانی بھر آیا' پھر لوگوں سے فرمایا کہ اس وقت مجھے ابن عباس کا ایک واقعہ یاد آگیا' اسی پر مجھے اس قدر ہنسی آئی۔ اس کے بعد امام صاحب نے اپنی اور ابن عباس کی ایک گفتگو اپنے ولدادوں کو سنائی جس کے آخر میں یہ ہے کہ امام صاحب نے ابن عباسؓ سے کہا:۔

هذا حکم الله لیله ینزل فیها امره ان جحدتها بعد ماسمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم فادخلک الله النارکما اعمی بصرک یوم جحدتها علی ابن ابی طالب علیه السلام قال فذالک عمی بصری قال وما علمک بذالک فوالله ان عمی [illegible] الا من صفقه جناح الملک قال فاستضحکت ثم ترکته یومه ذالک [illegible] عقله ثم لقیته فقلت یابن عباس ما تکلمت بصدق مثل امس قال لک علی بن ابی طالب علیه السلام ان لیله القدر فی کل سنه وانه ینزل فی تلک اللیله امر السنه ان لذالک ولاه بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقلت من هم قال انا واحد عشر من صلبی ائمه محدثون فقلت لا اراها کانت الا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فتبدی لک الملک الذی یحدثه فقال کذبت یا عبدالله رات عینای الذی حدثک به علی ولم تر عیناه ولکن وعاه قلبه ووقر فی سمعه ثم صفقک بجناحه فعمیت قال و قال یاابن عباس ما اختلفنا فی شی ء

فحکمه الی الله فقلت له فهل حکم الله فی حکم من حکمه بامرین قال لا فقلت ههنا هلکت واهلکت ○

ایسا ہی ہے حکم اللہ کا اس رات میں جس میں اللہ کا حکم نازل ہوتا ہے' اگر تم اس بات کا انکار کرو گے بعد اس کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے ہوں تو اللہ تم کو دوزخ میں داخل کر دے گا' جس طرح تمہاری آنکھ خدا نے اس دن پھوڑ دی تھی جس دن تم نے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے اس کا انکار کیا تھا' ابن عباسؓ نے کہا ہاں آنکھ تو میری اسی وجہ سے پھوٹ گئی۔ پھر امام صاحب نے فرمایا کہ تم اس واقعہ کو کیا جانو اللہ کی قسم ابن عباسؓ کی آنکھ فرشتے کے پر مارنے کی وجہ سے پھوٹی تھی' امام صاحب فرماتے ہیں پھر مجھے ہنسی آگئی پھر اس کے بعد میں نے ابن عباسؓ سے بات کرنا چھوڑ دی' کیونکہ وہ بڑا بے وقوف شخص تھا' مگر ایک دن پھر ملاقات ہو گئی تو میں نے کہا اے ابن عباسؓ تم ویسا سچ کبھی نہیں بولے جیسا کل بولے تھے (مجھے تمہارا سارا واقعہ معلوم ہے) تم سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا تھا کہ لیلۃ القدر ہر سال میں ہوتی ہے اور اس رات میں سال بھر کے احکام نازل ہوتے ہیں اور یہ بات بعد رسول ﷺ ائمہ کو حاصل ہے پھر تم نے اے ابن عباسؓ حضرت علیؑ سے پوچھا کہ وہ ائمہ کون ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں اور گیارہ شخص میری اولاد سے یہی آئمہ ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے ہیں تو اے ابن عباسؓ تم نے کہا کہ میں تو یہ بات (یعنی نزول احکام) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص سمجھتا ہوں پس فوراً وہ فرشتہ نمودار ہو گیا جو حضرت علیؑ سے باتیں کرتا تھا۔ اور اس نے کہا کہ اے عبداللہ بن عباسؓ تو جھوٹا ہے' میری آنکھوں نے اس چیز کو دیکھا ہے جو تجھ سے علیؑ نے بیان کی حالانکہ فرشتے کی آنکھ نے نہیں دیکھا تھا' بلکہ اس کے دل نے یاد کر لیا تھا' اور اس کے

www.haqsuch.tk

کان میں یہ بات پڑی ہوئی تھی' پھر فرشتے نے اپنا پر مار دیا اور تم اندھے ہو گئے' پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ اے ابن عباسؓ جس بات میں بھی ہمارا اختلاف ہو جائے اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہو جاتا ہے (تو تم نے منکر بن کر) حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا اللہ کا کوئی فیصلہ کسی معاملے میں دو رنگا ہوتا ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا نہیں (امام صاحب فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد میں نے ابن عباسؓ سے کہہ دیا کہ تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرتے ہو۔

محترم سامعین! بخدا لگتی بات تو یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کے سامنے فرمائی وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح تھی کہ نزول احکام کا سلسلہ حضور علیہ السلام کے بعد بند ہے اب کسی امام پر [illegible] احکام لیلۃ القدر میں نازل نہیں ہوتے ہیں مگر یہاں [illegible] لٹ ہے [illegible] فرشتے نے الٹا حضرت ع[illegible]ؓ کی آنکھ ضائع کردی اور ادھر حضرت امام باقر کا حال دیکھئے کہ وہ اپنے دادا کے ہم عصر مفسر قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت ابن عباسؓ کو کمزور عقل والا' اور جہنمی تک قرار دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ علامہ تفرویتی نے شرح صافی میں "ہلکت واہلکت" کا معنی جہنمی شدی و جہنمی کردی لکھا ہے۔

کیا خاندان رسول کے برگزیدہ لوگوں کا ایسا کردار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ محض ان پر افتراء باندھا گیا ہے۔

مسئلہ امامت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام محمد بن حنفیہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام زین العابدین کا اختلاف

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب زمانہ امام زین العابدین کی

امامت کا آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام زین العابدین کے چچا حضرت محمد بن حنفیہ نے خود اپنی امامت کا دعویٰ کیا اور اپنے بھتیجے کی امامت تسلیم نہ کی اور بھتیجے سے فرمایا کہ بہ نسبت تمہارے میں زیادہ مستحق ہوں تم ابھی کم سن ہو میں تمہارا چچا ہوں مگر امام زین العابدین نے ایک نہ مانی اور اپنے چچا سے کہا کہ دیکھو میری امامت میں نزاع مت کرو ورنہ تمہاری عمر کم ہو جائے گی غرض کہ چچا بھتیجے میں خوب چلی بالآخر امام زین العابدین نے بزور اعجاز حجر اسود سے اپنی امامت کی گواہی دلوا کر چچا صاحب کو شکست دی۔

یہ قصہ بھی شیعوں کی معتبر و مستند کتابوں میں موجود ہے اصول کافی اور احتجاج طبری ص ۱۶۲ میں یہ روایت ہے جس کو ہم احتجاج سے نقل کرتے ہیں۔

روی عن ابی جعفر الباقر علیه السلام قال لما قتل الحسین ابن علی ارسل محمد بن الحنفیه الی علی ابن الحسین فخلا به ثم قال یا ابن اخی قد علمت ان رسول الله کان جعل الوصیه والامامه من بعده لعلی بن ابی طالب ثم الی الحسن ثم الی الحسین وقد قتل ابوک رضی الله عنه وصلی علیه ولم یوص وانا عمک و صنو ابیک و ولادتی من علی فی سنی وقدامتی انا احق بها منک فی حداثتک فلا تنازعنی الوصیه والامامه ولا تخالفنی فقال له علی ابن الحسین علیهما السلام اتق الله ولا تدع مالیس لک بحق انی اعظک ان تکون من الجاهلین○ یاعم ان ابی صلوات الله علیه اوصی ان قبل

www.haqsuch.tk

ان يتروجه الى العراق و عهد الى فى ذلک قبل ان يستشهد بساعه و هذا سلاح رسول الله عندى فلا تعرض لهذا فانى اخاف عليک بنقص العمر و تشتت الحال وان الله تبارک وتعالى آلى ان لا يجعل الوصيه والامامه الا فى عقب الحسين ○

فان اردت ان تعلم فانطلق بنا الى الحجر الاسود حتى نتحاكم اليه ونسئاله عن ذالک قال الباقر عليه السلام وكان الكلام بينهما وهما يومئذ بمكه فانطلقا حتى اتيا الحجر الاسود فقال على بن الحسين لمحمد ابدأ فابتهل الى الله واسئاله ان ينطق لک ثم سله فابتهل محمد فى الدعاء وسئل الله ثم دعا الحجر فلم يجبه فقال على ابن الحسين اما انک يا عم لو كنت وصيا واماما لاجابک فقال له محمد فادع انت ياابن اخى فدعاالله على بن الحسين بما اراد ثم قال اسئالک بالذى جعل فيک ميثاق الانبياء و ميثاق الاوصياء و ميثاق الناس اجمعين لما اخبرتنا بلسان عربى مبين من الوصى الامام بعد الحسين بن على فتحرک الحجر حتى كاد ان يزول عن موضعه ثم انطلقه الله بلسان عربى مبين فقال اللهم ان الوصيه والامامه بعدالحسين بن على بن ابى طالب الى على بن

الحسين بن على بن ابى طالب وابن فاطمه بنت رسول الله فانصرف محمد و هو يتولى على بن الحسين ○

ترجمہ :۔ ابو جعفر یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب حسین بن علی شہید ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے امام زین العابدین کو بلوا بھیجا اور ان سے تنہائی میں ملاقات کی پھر ان سے کہا کہ اے میرے بھائی کے لڑکے تم جانتے ہو کہ رسول خدا نے وصیت و امامت اپنے بعد علی بن ابی طالب کے لئے مقرر کی تھی، پھر علی کے بعد حسن کے لئے پھر حسین کے لئے اور تمہارے والد (حسینؑ) شہید ہو گئے اللہ ان سے راضی ہو اور ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور انہوں نے کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں اور تمہارے باپ کے برابر ہوں اور میری پیدائش علی سے ہے اور میرا سن تم سے زائد ہے میں امامت کا بہ نسبت تمہارے زیادہ حق دار ہوں تم ابھی تو عمر بھی ہو لہٰذا وصیت و امامت کے متعلق مجھ سے نزاع نہ کرو اور میری مخالفت نہ کرو تو ان سے علی بن حسینؑ (زین العابدین) علیہ السلام نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ مت کرو، جس کا تم کو حق نہیں ہے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے مت بنو اے میرے چچا بہ تحقیق میرے باپ نے اللہ کی رحمتیں ان پر ہوں مجھے وصی بنا دیا تھا، قبل اس کے کہ عراق کی طرف جائیں اور شہید ہونے سے کچھ پہلے مجھے احکام بھی دے دیئے تھے، اور یہ ہتھیار ہیں رسول اللہ ﷺ کے میرے پاس لہٰذا (اے چچا) تم اس معاملہ کو نہ چھیڑو ورنہ میں اندیشہ کرتا ہوں کہ تمہاری عمر کم ہو جائے گی، اور تم پریشان حال ہو جاؤ گے، بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ وصیت اور امامت سوا اولاد حسین کے اور کسی کو نہ دے گا۔

پھر اگر تم اس بات کو جاننا چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ حجر اسود کے پاس

www.haqsuch.tk

چلو ہم دونوں اس کو حکم بنائیں اور اس سے اس معاملہ کو پوچھیں۔ امام باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ گفتگو ان دونوں کے درمیان میں جب ہوئی تو وہ دونوں مکہ میں تھے پس وہ دونوں حجر اسود کے پاس گئے تو زین العابدین نے محمد سے کہا کہ تم ابتداء کرو اللہ کے سامنے گڑ گڑاؤ اور یہ درخواست کرو کہ تمہارے لئے حجر اسود کو گویائی عطا فرمائے پھر حجر اسود سے (اس معاملے کو) پوچھو چنانچہ محمد بن حنفیہ نے دعا میں بہت گریہ و زاری کی اور اللہ سے درخواست کی پھر حجر اسود کو پکارا لیکن حجر اسود نے جواب نہ دیا تو امام زین العابدین نے فرمایا کہ اے چچا اگر تم وصی اور امام ہوتے تو حجر اسود ضرور تم کو جواب دیتا پھر محمد بن حنفیہ نے کہا کہ اچھا اے بھتیجے تم تو اللہ سے دعا کرو' چنانچہ امام زین العابدین نے اللہ سے جو ان کی مراد تھی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے حجر اسود تجھ سے پوچھتا ہوں اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تیرے اندر نبیوں کا عہد و پیمان اور وصیوں کا عہد و پیمان اور تمام لوگوں کا عہد و پیمان رکھا ہے کہ تو ہم کو صاف عربی زبان میں بتا دے کہ حسین بن علی کے بعد وصی اور امام کون ہے؟ پس حجر اسود نے جنبش کی یہاں تک کہ قریب تھا کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے' پھر اس کو اللہ نے صاف عربی زبان میں گویائی عطا فرمائی اور اس نے کہا کہ بار خدایا تحقیق وصیت اور امامت حسین ابن علی بن ابیطالب کے بعد علی کے لئے ہے جو بیٹے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے اور بیٹے ہیں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس محمد بن حنفیہ لوٹ گئے' اس حال میں کہ وہ امام زین العابدین سے محبت کرتے تھے۔

سامعین قوم!! اس روایت میں جو چیز حیرت انگیز ہے وہ یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ مسئلہ امامت سے بے خبر نہ تھے' اصول کافی کی روایت اسی خامس کے نمبر اول میں نقل کی جاچکی ہے جس میں یہ اچھوتا مضمون ہے کہ "مسئلہ امامت بطور

راز کے اللہ نے جبرائیل سے بیان کیا اور جبرائیل نے بطور راز کے رسول ﷺ سے بیان کیا اور رسول نے بطور راز کے حضرت علی علیہ السلام سے بیان کیا اور حضرت علی علیہ السلام نے جس سے چاہا یعنی جس کو اہل دیکھا اس سے بطور راز کے بیان کیا' اس روایت زیر بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ بھی حضرت علی علیہ السلام کے نزدیک اہل تھے۔ لہٰذا حضرت علی علیہ السلام نے اس مسئلہ سے ان کو باخبر کردیا تھا' مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ صرف امام حسین تک کے اماموں سے واقف تھے آگے ہونے والے آئمہ کی انکو خبر نہ تھی نیز اس سے بھی ناواقف تھے کہ خدا قسم کھا چکا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد کے سوا کسی کو امامت نہ دے گا' ورنہ وہ نہ اپنے لئے امامت کا دعویٰ ان غلط دلائل کی پیش کرتے کہ میں [illegible] ہوں اور نہ امام زین العابدین کی امامت سے انکار کرتے [illegible] بات [illegible] بن حنفیہ جانتے سب کچھ تھے' مگر جس طرح امام حسن کی اولاد حاسد تھی' اور [illegible] کی وجہ سے امام حسین کی اولاد سے بغض و عناد رکھتی تھی' آئمہ کی امامت کا انکار کرتی تھی۔ اسی طرح محمد بن حنفیہ حسد کی وجہ سے بغاوت پر کمربستہ ہوگئے تھے۔

دوسری حیرت انگیز بات یہ ہے کہ امام زین العابدین نے اپنے والد کی وصیت کی رو سے اپنے کو امام قرار دیا یہ کیوں نہ کہا کہ خدا کی طرف سے بارہ اماموں کا تقرر ہوچکا ہے۔ رسول ﷺ کے سامنے ہی یہ مسئلہ طے ہوچکا تھا بارہ اماموں کے نام سربمہر لفافے خدا کی طرف سے جبرائیل نے لاکر رسول ﷺ کو دیئے تھے اور رسول نے حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کئے تھے ان لفافوں میں میرے نام کا بھی ایک لفافہ ہے۔

بہرحال اس روایت سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ حضرت علی المرتضیٰ

www.haqsuch.tk

علیہ السلام کے لخت جگر محمد بن حنفیہ امام چہارم کی امامت کے منکر تھے اور اپنی امامت کے مدعی تھے اور کتب شیعہ میں یہ بات مسلم طور پر مذکور ہے کہ جو شخص امامت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے خواہ علوی یا فاطمی ہی کیوں نہ ہو لہٰذا محمد بن حنفیہ کا کفر تو قابل انکار نہ رہا اب اس کفر کے بعد ان کا تائب ہونا صراحۃً کہیں منقول نہیں۔ اس روایت کے آخری لفظ سے استنباط کرلینا قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اس پوری روایت کا مطالعہ کرنے والا شخص اس بات کو بہرحال سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہے کہ حضرت زین العابدین نے اپنے چچا کو نہ تو قرآن و حدیث کے ذریعہ قائل کرنے کی کوشش کی اور نہ ہی وہ تختی پڑھائی جس پر آئمہ کے نام تھے اور نہ انہیں کسی ایسی نشانی کا کوئی ٹکڑا دکھایا جو آئمہ کو ایک دوسرے سے وراثتاً ملی [illegible] تاکہ وہ اسے پہچان [illegible] مطمئن ہوتے اور اسے حجر اسود سے فیصلہ ہی نہ [illegible] پڑا۔

مختار ثقفی حضرت محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل تھا، مگر شیعہ کے ہاں نہایت محترم ہے

شیعہ کی اسماء الرجال کی مستند ترین کتاب رجال کشی میں ہے:

المختار هو الذی دعا الناس الی محمد بن علی بن ابی طالب ابن الحنفیه و سمو الکیسانیه و هم المختاریه وکان لقبه کیسان' وکان لا یبلغه عن رجل من اعداء الحسین (ع) انه فی دار اوفی موضع الاقصده فهدم الدار باسرها و قتل کل من فیها من ذی روح' و کل دار

بالکوفه خراب فهی ممتا هدمها۔ (رجال کشی ص ۱۲۷)

ترجمہ:۔ "اور مختار وہ شخص ہے جس نے لوگوں کو محمد بن علی بن ابی طالب ابن الحنفیہ) کی امامت کی دعوت دی' اس کی پارٹی کو "کیسانیہ" اور "مختاریہ" کہا جاتا ہے۔ کیسان خود اسی کا لقب تھا......اور حضرت حسین علیہ السلام کے دشمنوں میں سے کسی شخص کے بارے میں جب اس کو یہ خبر پہنچتی کہ وہ فلاں مکان میں یا فلاں جگہ میں ہے یہ فوراً وہاں پہنچ جاتا' پورے مکان کو منہدم کر دیتا اور اس میں جتنی ذی روح چیزیں موجود ہوتیں سب کو قتل کر دیتا۔ کوفہ میں جتنے مکان ویران ہیں یہ سب اسی کے ڈھائے ہوئے ہیں۔"

مختار کذاب تھا' حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا چنانچہ رجال کشی میں ہے کہ:

۱۹۸۔ محمد بن الحسن وعثمان بن حامد' قالا حدثنا محمد بن یزداد الرازی' عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب' عن عبدالله المزخرف' عن حبیب الخشعمی' عن ابی عبدالله (ع) قال کان المختار یکذب علی علی بن الحسین (علیهما السلام) (رجال کشی..... صفحہ ۱۲۵)

ترجمہ: "امام صادق فرماتے ہیں کہ مختار' حضرت امام زین العابدین کے نام پر جھوٹ بکتا تھا۔"

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن عجائبات میں سے ہے کہ امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما اس کذاب کے حق میں " جزاه الله خیرا" فرماتے تھے' کیونکہ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا انتقام لیا تھا۔" (رجال کشی..... صفحہ ۱۲۷)

www.haqsuch.tk

اور ان کے صاحب زادے امام محمد باقر اس بدبخت کے لئے دعائے رحمت فرماتے تھے۔ (ایضاً... صفحہ ۱۳۶)

نور اللہ شوشتری مجالس المومنین میں لکھتے ہیں: "مختار بن ابی عبید ثقفی رحمہ اللہ، علامی حلی اور از جملہ مقبولاں شمردہ"

(مجالس المومنین مطبوعہ تہران صفحہ ۱۵۱ بحوالہ نصیحت الشیعہ صفحہ ۱۳۲)

ترجمہ:۔ "مختار بن ابی عبید ثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ حلی نے اس کو مقبولان بارگاہ الٰہی میں شمار کیا ہے۔"

سامعین محترم! یہیں سے حضرات امامیہ کی انصاف پسندی و دانشمندی اور اہل بیت اطہار سے ان کی محبت کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ امام معصوم حضرت حسن رضی اللہ عنہ جس شخصیت سے صلح کرتے ہیں اور امامین معصومین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما جس کے ہاتھ [illegible] بیعت کرتے ہیں، یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ تو ان کے نزدیک "[illegible]نتہ اللہ علیہ" ہے۔ چنانچہ [illegible] حسن [illegible] بیعت کا واقعہ رجال کشی میں [illegible] اس طرح نقل [illegible] ہے:

حدثنا محمد بن عبدالحمید العطار الکوفی، عن یونس بن یعقوب، عن فضیل غلام محمد بن راشد، قال سمعت اباعبدالله (ع) یقول ان معاویه کتب الی الحسن بن علی (صلوات الله علیهما) ان اقدم انت والحسین و اصحاب علی! فخرج معهم قیس بن سعد بن عبادة الانصاری و قدموالشام، فاذن لهم معاویه واعدلهم الخطباء، فقال یاحسن قم فبایع فقام فبایع ثم قال

للحسین (ع) قم فبایع فقام فبایع۔ (رجال کشی...... صفحہ ۱۱۰)

ترجمہ:۔ "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ آپ اور آپ کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اصحاب علیؓ تشریف لائیں، چنانچہ دونوں کے ساتھ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری شام گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی اور ان کے لئے خطباء تیار کئے، پھر کہا، اے حسن! اٹھ کر بیعت کیجئے۔ آپ اٹھے اور بیعت کی پھر کہا اے حسینؓ اٹھ کر بیعت کیجئے چنانچہ وہ بھی اٹھے اور بیعت کی۔"

الغرض حضرات امامین ہمامین الحسنؓ والحسینؓ نے جس شخصیت کے ہاتھ پر بیعت کی شیعہ صاحبان اسکو تو "لعنت اللہ علیہ" سے یاد کرتے ہیں اور جس ملعون نے نبوت کا دعویٰ کیا اور وہ ائمہ پر جھوٹ طوفان باندھتا تھا، یعنی مختار کذاب [illegible] وہ ان کے نزدیک "رحمتہ اللہ علیہ" ہے اور اسے مقبولان بارگاہ الٰہی میں [illegible] ار کرتے ہیں۔ [illegible] الیہ ر[illegible]ون

امام باقر کے بھائی زید شہید نے اپنی امامت کا دعویٰ کر دیا اور امام باقر کی امامت سے انکار کر دیا

امام زین العابدین کے بعد جب امام باقر کا عہد امامت شروع ہوا تو ان کے بھائی حضرت زید شہید نے ان کی امامت سے انکار کر کے خود اپنی امامت کا دعویٰ کیا، اور صرف بھائی ہی کی امامت کا انکار نہیں بلکہ اپنے بھتیجے جعفر صادق کی امامت سے بھی ان کو انکار رہا، شیعہ مصنفوں نے حضرت زید شہید کا قصہ خوب رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے،

چنانچہ اصول کافی مطبوعہ نو لکشور پریس لکھنؤ صفحہ ۱۰۰ میں ایک بڑے

www.haqsuch.tk

مخلص شیعہ اور صحابی امام یعنی جناب احول صاحب کی اور زید شہید کی گفتگو اس طرح منقول ہے۔

عن ابان قال اخبرنی الاحول ان زید بن علی بن الحسین بعث الیه و هو مستخف قال فاتیته فقال لی ابا جعفر ما تقول ان طرقک طارق منا اتخرج معه قال فقلت ان کان اباک او اخاک خرجت معه قال فقال لی فانا ارید ان اخرج و اجاهد هولاء القوم فاخرج معی قال قلت لا ما افعل قال لی اترغب بنفسک عنی فقلت له انما هی نفس واحدۃ فان کا[illegible] لله فی الار[illegible] حجته فالمتخلف عنک ناج والخارج معک هالک وان لایکن لله حجه فی الارض فالمتخلف عنک والخارج معک سواء○

"ابان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے احول نے بیان کیا کہ زید فرزند امام زین العابدین نے مجھے بلا بھیجا ایسے وقت میں کہ وہ (بادشاہ وقت کے خوف سے) روپوش تھے' چنانچہ میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے احول تم کیا کہتے ہو اگر کوئی آدمی ہم میں سے تمہارے پاس جائے تو کیا تم اس کے ساتھ (بادشاہ وقت سے) لڑنے کے لئے نکلو گے تو میں نے کہا کہ اگر آپ کے والد یا آپ کے بھائی ہوتے تو میں ان کے ساتھ نکلتا زید نے کہا (اچھا اب میں صاف کہتا ہوں) میں خود خروج کا اور اس قوم سے جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تم میرے ساتھ نکلو۔ احول صاحب فرماتے ہیں میں نے کہا نہیں میں ایسا نہ کروں گا زید نے مجھ سے کہا کہ کیا تم جان کو مجھ سے عزیز رکھتے ہو' میں نے ان سے کہا کہ

میری جان تو ایک جان ہے (اس کا عزیز رکھنا ہی کیا) مگر بات یہ ہے کہ اگر زمین میں اللہ کی کوئی حجت موجود ہے تو پھر جو تمہارے ساتھ نہ جانے والا ہلاک ہو گا اور اگر اللہ کی کوئی حجت زمین میں نہیں تو پھر تمہارے ساتھ جانے والا اور نہ جانے والا دونوں یکساں ہیں۔"

حضرت زید شہید نے میاں احول صاحب کو یہ سمجھ کر بلایا ہو گا کہ یہ میرے والد ماجد کا مخلص فدائی ہے ایسے نازک وقت میں ضرور میرا ساتھ دے گا' مگر احول صاحب کی بے وفائی اور غداری کی تقریر سن کر خدا جانے کیسی دل شکستگی ان کو ہوئی ہو گی خیر یہ تو جو ہونا تھا وہ ہوا مگر احول صاحب کی تقریر دلپذیر سن کر [illegible] کے حیرت کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ ان بیچارے کے کان اس سے بالکل [illegible] آشنا تھے کہ انبیاء [illegible] علیہم السلام کے سوا اور کوئی [illegible] اللہ کی حجت ہے وہ قرآن مجید میں یہ آیت پڑھ چکے ہوں گے۔ لئلا یکون للناس علی الله حجه بعدالرسول حضرت زید رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہو گئی اور انہیں کی ذات کامل الصفات قیامت تک کے لئے حجت ہے اور بس چنانچہ حضرت زید نے اپنی حیرت کا اظہار لفظوں میں فرمایا:۔

قال فقال لی یا ابا جعفرکنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی المضغه السمینه ویبرد لی اللقمه الحارۃ حتی تبرد شفقه علی ولم یشفق علی من حرالنار اذا اخبرک بالدین ولم یخبرنی به○

احول کہتے ہیں پھر مجھ سے زید نے کہا اے احول میں اپنے والد کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتا تھا تو وہ مجھے چکنی ہوئی کھلاتے تھے اور میرے لئے گرم

www.haqsuch.tk

لقمے کو ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے یہ شفقت ان کو مجھ پر تھی' مگر انہوں نے دوزخ کی آگ کا خوف میرے لئے نہ کیا کہ دین سے تجھ کو باخبر کیا اور مجھے خبر نہ دی۔

حضرت زید کے اس کلام کا خلاصہ یہ ہوا کہ اے احول میرے والد مجھ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ گرم لقمہ مجھے ٹھنڈا کر کے کھلاتے تھے' مگر تعجب ہے کہ دنیا کی آگ سے تو انہوں نے مجھے بچالیا لیکن دوزخ کی آگ سے بچانے کی کچھ فکر نہ کی۔ دین سے مجھے بے خبر رکھا یعنی مسئلہ امامت کی تجھے تعلیم دی اور مجھ سے چھپایا۔ یہ ایک لاجواب بات تھی اگر بجائے احول صاحب کے کوئی دوسرا ہوتا تو شرمندگی سے اس کا رنگ فق ہو جاتا اور سر جھکا لیتا مگر مذہب شیعہ کے مصنفین ایسے [illegible] نہ تھے سچ ہے عیب [illegible] کردن را ہنر باید دیکھئے احول صاحب فوراً کیسا چلتا ہوا [illegible] جواب میں فرماتے ہیں۔

فقلت له جعلت فداک من شفقته علیک من حرالنار لم یخبرک خاف علیک الا تقبله تدخل النار واخبرنی فان قبلت نجوت وان لم اقبل لم یبال ان ادخل النار۔

میں نے زید سے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے انہوں نے آپ کو اس مسئلہ کی خبر نہ دی ان کو اندیشہ ہوا کہ اگر آپ قبول نہ کریں گے تو دوزخ میں جائیں گے اور مجھے اس مسئلہ کی خبر دی کہ اگر قبول کر لوں تو نجات پاؤں اور نہ قبول کروں تو میرے دوزخ میں جانے کی ان کو کچھ پرواہ نہ تھی۔

جناب احول صاحب کے اس جواب سے ایک نفیس بات یہ معلوم

ہوئی کہ آئمہ معصومین علیہم السلام جس سے محبت رکھتے تھے اس کو مسئلہ امامت کی تعلیم نہ دیتے تھے کہ کہیں وہ انکار کر کے دوزخی نہ ہو جائے۔

حضرت زید شہید کا امام باقر سے مباحثہ

اصول کافی ص ۲۲۴ میں ایک لمبی روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زید شہید اہل کوفہ کے خطوط لے کر اپنے بھائی امام باقر کے پاس گئے ان خطوط میں لڑائی کی ترغیب دی گئی تھی۔ اور رفاقت کا وعدہ تھا امام باقر نے پوچھا کہ یہ خطوط ان لوگوں نے تمہارے کسی خطوط کے جواب میں بھیجے ہیں یا ابتداء لکھے ہیں' زید شہید نے کہا کہ ابتداء" لکھے ہیں کیونکہ وہ قرابت رسول کے حقوق سے باخبر ہیں اور ہم لوگوں کی اطاعت و محبت کو ضروری سمجھتے ہیں اس پر امام باقر نے فرمایا کہ ان کا [illegible] یہ ہے [illegible] ہم سب [illegible] ضروری ہے [illegible] اطاعت ہم میں سے صرف ایک کی لازم ہے مطلب یہ تھا کہ اطاعت صرف میری واجب ہے' امام باقر نے یہ بھی فرمایا کہ ہم حسین کے بعد سے تا آخرالزمان ہر امام کو حکم ہے کہ صبر کرے اور تقیہ سے کام لے اس کا جو جواب حضرت زید شہید نے دیا وہ اس قدر مدلل تھا کہ پھر اس کا جواب نہ ہو سکا روایت مذکورہ کا آخری حصہ صفحہ مذکور میں یہ ہے۔

فغضب زید عند ذالک ثم قال لیس الامام منا من جلس فی بیته وارخی ستره و ثبط عن الجهاد ولکن الامام من منع حوزته و جاهد حق جهاده و دفع عن رعیته و ذب عن حریمه۔

پھر زید شہید اس وقت غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم سے امام وہ شخص نہیں ہو سکتا جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور پردہ ڈال لے اور جہاد

www.haqsuch.tk

سے کنارہ کشی کرے بلکہ امام وہ ہے جو اپنے حلقے کی حفاظت کرے اور جہاد کرے جیسا کہ حق ہے جہاد کرنے کا اور اپنی رعیت سے دشمن کے شر کو دفع کرے اور اپنے حریم سے (بیگانوں کو) ہانکے۔

سامعین محترم! اس کے بعد حضرت زید شہید نے چالیس ہزار کے لشکر کے ساتھ والی عراق کے خلاف خروج کیا۔ شیعہ سبیہ میں سے تیس ہزار افراد نے عین موقع پر ان سے بے وفائی کی اور حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی سنت پھر تازہ ہوئی' حضرت زید ؓ نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی امامت کے قائلین زیدیہ کہلاتے ہیں اور ان میں سے حضرت زید شہادت کی مہدویت کے قائل ہیں۔

امام جعفر صادق کے مقابلہ میں ان کے چچا اور بھائیوں نے بھی محمد نفس زکیہ کی امامت کو قبول کیا اور ان کا ساتھ امام ابو حنیفہ و امام مالک نے بھی دیا

حضرت امام حسن ؓ کے پوتے اور حضرت امام حسین ؓ کے نواسے حضرت عبداللہ محض جن کی والدہ فاطمہ بنت حسین تھیں اور بڑے متقی اور زاہد اور بڑے عالم دین تھے' اس مسئلہ امامت کی بدولت ان سے اور امام جعفر صادق سے خوب چلی یہ اپنے بیٹے محمد کو جو بوجہ اپنے تقدس کے نفس زکیہ کے لقب سے ملقب تھے' امام بنانا چاہتے تھے' اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خود اپنی امامت قائم کرنا چاہتے تھے۔

حضرت عبداللہ محض نے بار بار امام جعفر صادق سے جا کر کہا کہ تم میرے بیٹے کی بیعت کر لو' مگر امام جعفر صادق نے نہ مانا آخر حضرت عبداللہ کو غصہ آیا اور انہوں نے فرمایا کہ امام حسن نے امامت اپنی اولاد کو نہ دی' بلکہ اپنے

بھائی حسین کو دی تو حسین کو کیا حق تھا کہ وہ امامت کو اپنی اولاد کی طرف منتقل کریں' یہ پورا قصہ اصول کافی مطبوعہ نو لکشور پریس لکھنؤ میں منقول ہے حضرت عبداللہ محض کے ساتھ امام حسن ؓ کی تمام اولاد متفق تھی' اور دوسری طرف امام جعفر صادق اکیلے تھے' حضرت امام حسین ؓ کی اولاد بھی سب ان کے ساتھ نہ تھی حتی کہ ان کے بھائی اور چچا بھی ان کے خلاف تھے۔

سامعین محترم! ایک قابل عبرت بات اس موقع پر یہ بھی بیان کر دینے کی ہے کہ شیعہ محب اہل بیت ہونے کا دعویٰ تو بہت کرتے ہیں لیکن موقع پر جیسی وفاداری ان سے ظہور میں آتی رہی سب جانتے ہیں ابھی احول صاحب کی اور زید شہید کی گفتگو اوپر نقل ہو چکی لیکن اہل سنت والجماعت نے ہمیشہ ایسے مواقع میں وفاداری اور جاں نثاری کا [illegible] پیش کیا ہے [illegible] صفحات تاریخ میں قیامت تک چمکتا رہے گا' چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک یہ دونوں جلیل القدر امام حضرت محمد ملقب بہ نفس زکیہ کے ساتھ تھے اور اس ساتھ دینے پر دونوں جلیل القدر اماموں نے بہت ایذائیں اٹھائیں علامہ خلیل قزوینی صافی شرح کافی کی اسی روایت کی شرح لکھتے ہیں۔

پس ظاہر شد محمد بن عبداللہ و مجمع شدند مردم برائے او اختلاف نہ کردہ بروئے ہیچ یک از قریش کہ مدنی بود نہ ہیچ یک از اہل مدینہ و مثل ابو حنیفہ کہ بہ سبب ایں در زندان منصور دوانیقی مرد و مثل مالک بن انس کہ بسبب ایں عیسی بن موسی او را زد۔

ترجمہ:۔ پھر عبداللہ محض کے بیٹے محمد ظاہر ہوئے اور لوگ ان کے لئے جمع ہوئے اور ان کی امامت میں کسی قریشی نے جو مدینے کا رہنے والا تھا' نیز مدینہ کے کسی رہنے والے نے اختلاف نہیں کیا' اور ابو حنیفہ جیسے شخص انہیں کے

www.haqsuch.tk

سبب منصور دوانیقی (خلیفہ وقت) کے قید خانہ میں مر گئے اور مالک بن انس جیسے محض کو انہیں کے سبب سے (عیسیٰ بن موسیٰ) نے مارا پیٹا۔

اس موقع پر میری زبان میں یہ شعر بے ساختہ جاری ہو رہا ہے۔

مقتل سے اپنی یاری ہے ہر وار پرانا لگتا ہے
صدیوں سے کتنا عادت ہے اب دار پرانا لگتا ہے
تم سنگ اٹھاؤ یا پتھر ہمیں بات جو ہے وہ کہنی ہے
یہ ظلم و تشدد سرکاری سرکار پرانا لگتا ہے

مجھے فخر ہے کہ میں آج اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے زنداں میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ذیل میں شیعان علی کے درمیان ہونے والے اختلافات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

www.haqsuch.tk

پہلا اختلاف: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شیعان علی پانچ گروہوں میں بٹ گئے۔

(۱) پہلا گروہ:۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے سبب سے عقیدہ امامت بھی چھوڑ گیا

(۲) دوسرا گروہ:۔ حضرت محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہو گیا۔ مختار ثقفی اس گروہ میں شامل تھا۔

(۳) تیسرا گروہ:۔ امام زین العابدین کی امامت کا قائل ہوا۔

(۴) چوتھا گروہ:۔ امام حسین رضی اللہ عنہ پر امامت ختم ہونے کا قائل ہوا اور کہا امام صرف تین ہی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت حسن رضی اللہ عنہ' حضرت حسین رضی اللہ عنہ

(۵) پانچواں گروہ:۔ اس بات کا قائل ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ' حضرت

حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے جو بھی امامت کے لئے کھڑا ہو کر دعوت دے وہ امام ہے اور جو گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے وہ اور اس کے پیروکار مشرک ہیں۔

(تلخیص از فرق الشیعہ تالیف علامہ نوبختی)

دوسرا اختلاف: امام زین العابدین کے انتقال کے بعد شیعہ دو حصوں میں بٹ گئے۔

پہلا گروہ:۔ زید بن زین العابدین (المعروف زید شہید) اور ان کے پیروکار ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔

دوسرا گروہ:۔ حضرت امام باقر جن کے پیروکار گنتی کے چند آدمی رہ گئے تھے اور ان میں بقول امام جعفر' زرارہ' ابو بصیر لیث مرادی' محمد بن مسلم' بریدہ بن معاویہ عجلی خاص الخاص تھے۔ انہی سے شیعہ تعلیمات نے فروغ حاصل کیا۔

تیسرا اختلاف: امام باقر کے بعد شیعہ تین حصوں میں تقسیم ہو گئے

پہلا گروہ:۔ امام باقر ہی کو حی لا یموت (یعنی وہ زندہ ہیں مرے نہیں) سمجھتا ہے اور انہیں کو امام مہدی مانتا ہے کہ اب کوئی اور مہدی نہیں۔

دوسرا گروہ:۔ امام باقر کے صاحبزادہ زکریا کو آخری امام مہدی و آخری امام مانتا ہے۔

تیسرا گروہ:۔ امام جعفر کی امامت کا قائل ہوا۔

نوٹ:۔ اس زمانہ میں امام حسن کے پڑپوتے محمد نفس زکیہ بھی امامت کے دعوی دار تھے اور ان کا منصور عباسی کے خلاف خروج معروف و مشہور ہے۔

چوتھا اختلاف: امام جعفر صادق کے بعد شیعہ چھ گروہوں میں بٹ گئے۔

پہلا گروہ:۔ امام جعفر ہی کو امام مہدی اور آخری امام مانتا ہے اور ان کے روپوش ہونے پھر دوبارہ ظاہر ہونے کا قائل ہے۔

دوسرا گروہ:۔ امام جعفر کے صاحبزادے موسیٰ بن جعفر کی امامت کا قائل ہوا۔

تیسرا گروہ:۔ امام جعفر کے بیٹے اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہوا اور وہ انہیں امام مہدی جانتے ہیں۔ یہ اسماعیلیہ تھے۔

چوتھا گروہ:۔ امام جعفر کے پوتے محمد بن اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہے یہ فرقہ مبارکہ ہے جو [illegible] ایک شاخ ہے۔

پانچواں گروہ:۔ امام جعفر کے تیسرے صاحبزادے [illegible] بن [illegible] کی امامت کا قائل ہے جو سمیطیہ کہلاتا ہے۔

چھٹا گروہ:۔ امام جعفر کے چوتھے صاحبزادے عبداللہ بھد الافطح کی امامت کا قائل ہوا۔

پانچواں اختلاف: امام موسیٰ کاظم بن جعفر کے بعد شیعہ سات گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

پہلا گروہ:۔ امام موسیٰ کاظم کے صاحبزادے علی رضا کی امامت کا قائل ہوا۔

دوسرا گروہ:۔ اس کا کہنا ہے کہ امام موسیٰ کاظم مرے نہیں زندہ ہیں وہی مہدی قائم ہے۔

تیسرا گروہ:۔ اس کا کہنا ہے کہ امام موسیٰ کاظم مر کر زندہ ہو گئے پھر روپوش ہو گئے

خاص ان کی زیارت کرتے ہیں وہ دوبارہ ظاہر ہوں گے۔

چوتھا گروہ:۔ اس کا کہنا ہے کہ امام موسیٰ کاظم مر گئے ہیں آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے وہ مہدی آخر الزمان ہوگے۔

پانچواں گروہ:۔ اس کا کہنا ہے کہ امام موسیٰ کاظم کا انتقال ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر انہیں بلوالیا ہے آخری زمانہ میں دوبارہ بھیجے گا۔

چھٹا گروہ:۔ امام موسیٰ کاظم کی موت و حیات میں متردد ہے اور کہتا ہے کہ وہی امام مہدی ہیں۔

ساتواں گروہ:۔ امام موسیٰ کاظم کو زندہ اور روپوش مان کر محمد بن بشیر کو ان کا جانشین مانتا ہے۔

چھٹا [illegible]: [illegible] رضا [illegible] کاظم کے بعد شیعہ پانچ گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

پہلا گروہ:۔ امام علی رضا کے سات سالہ بیٹے محمد علی (امام جواد) کو امام مانتا ہے۔

دوسرا گروہ:۔ امام علی رضا کے بعد ان کے بھائی احمد بن موسیٰ کو امام مانتا ہے کیونکہ امام علی رضا نے اس کے لئے وصیت کی تھی۔

تیسرا گروہ:۔ امام علی رضا کے بعد ان کی بھی امامت کا یہ کہہ کر منکر ہو گیا کہ وہ چھوٹا بیٹا چھوڑ کر کیوں مرے لہٰذا اس کا کہنا ہے کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہو گئی تھی۔

چوتھا گروہ:۔ امام علی رضاء کے بعد عقیدہ امامت ہی سے منحرف ہو گیا اور مرجئہ مذہب اختیار کرلیا۔

پانچواں گروہ:۔ امام علی رضاء کے بعد موسوی سلسلہ سے منحرف ہو کر زیدیہ میں

www.haqsuch.tk

چلا گیا۔

ساتواں اختلاف: امام محمد بن علی رضا کے بعد معمولی سا اختلاف ہوا

امام محمد بن علی (امام جواد) کے بعد ان کے چھ سالہ بیٹے علی ہادی کو امام مانا گیا ایک گروہ نے امام محمد جواد کے بھائی موسیٰ بن محمد کو امام مانا مگر امام علی ہادی کے بالغ ہونے کے بعد پھر ان کو امام بنا لیا۔

آٹھواں اختلاف: امام علی ہادی کی وفات کے بعد شیعہ چار گروہوں میں تقسیم ہو گئے

پہلا گروہ:۔ امام [illegible] ہادی کے پیروکاروں کا ایک [illegible] محمد بن بشیر نمیری کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آیا۔

دوسرا گروہ:۔ امام علی ہادی کے بیٹے محمد بن علی کا پیروکار ہوا جو اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ یہ گروہ انہیں اپنے والد کا وصی اور امام مہدی مانتا تھا۔

تیسرا گروہ:۔ امام علی ہادی کے صاحبزادے امام حسن عسکری کو امام ماننے لگا۔

چوتھا گروہ:۔ امام علی ہادی کے دوسرے بیٹے جعفر بن علی کا پیروکار رہا۔

نواں اختلاف: امام حسن عسکری کے بعد شیعہ گروہوں میں ہولناک اختلاف ہوئے اور بقول امام نوبختی کے چودہ فرقوں میں شیعہ تقسیم ہو گئے

پہلا گروہ:۔ امام حسن عسکری کے بھائی جعفر بن علی ہادی کی امامت کا قائل ہوا۔

دوسرا گروہ:۔ امام حسن عسکری اور امام جعفر سے منحرف ہو کر ان کے باپ پر امامت ختم ہونے کا قائل ہوا۔

تیسرا گروہ:۔ امام حسن عسکری کی روپوشی اور دوبارہ آنے اور انہی کے امام مہدی ہونے کا قائل ہوا۔

چوتھا گروہ:۔ امام حسن عسکری کے بعد از وفات دوبارہ زندہ ہونے اور انہی کے امام مہدی ہونے کا قائل ہے۔

سب سے دلچسپ اور تعجب خیز موجودہ شیعہ اثنا عشری گروہ ہے جس نے امام حسن عسکری کے ایک عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہنے والے اس پانچ سال کے بچے کو امام مانا جو ان حضرات کے بقول قدیم کتب آسمانی، اصلی قرآن، مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا، جفر احمر، جفر ابیض، سترگز کا الجامعہ، عصاء موسیٰ، قمیص آدم اور سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی لے کر سامرہ شہر کی غار میں جا کر چھپ گیا ہے اور اس وقت اس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ویا للعجب!

خلاصہ بحث!۔

سامعین محترم! امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد صرف شیعہ میں جو پچاس کے قریب گروہ وجود میں آئے ہیں انہیں سامنے رکھیں اور پھر حضرت امام جعفر کی طرف منسوب وہ روایت بھی سامنے رکھیں کہ ہمارے شیعہ اثنا عشری کے علاوہ باقی سب کنجریوں کی اولاد ہیں۔ تو آپ خود حساب لگالیں کہ خود کتنے شیعہ گروہ اس کی زد میں آگئے ہیں اور کتنے اماموں کے بھائی بیٹے اس اصول کے تحت ناپاک نسب والے قرار پاتے ہیں اور بات صرف ان تک نہیں رکتی ہے کیونکہ ان کی مائیں شیعہ عقیدہ کے مطابق کسی نہ کسی امام کی بیوی یا والدہ ضرور تھیں۔

www.haqsuch.tk

اب اس اصول کے تحت غور کیجئے اور میں شیعہ کو بھی دعوت فکر دیتا ہوں کہ آخر اب اہل بیت کا کون سا فرد یا شخصیت باقی رہ گئی ہے جس کی والدہ تمہارے اس فتوئی کی زد سے محفوظ ہو رہی ہو۔

سچ ہے کہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس کا پہلا شکار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ○

ولا تلبسوا الحق بالباطل | وتكتموا الحق وانتم تعلمون

عصمت قرآن اور شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

خطاب نمبر 6

جب ذات حق تعالیٰ نے اس قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھا لیا تو وہ اگر چاہتا اس قرآن کریم کو آسمان کی چھت پر تحریر کر دیتا۔ وہ چاہتا تو اسے سمندر کے سینے پر لکھ دیتا' وہ چاہتا تو اسے بلند پہاڑوں پر نقش کر دیتا' وہ چاہتا تو اسے مخصوص درختوں پر قلم قدرت سے تحریر کر دیتا...... لیکن...... اگر ایسا ہوتا تو انسان کو کبھی منہ اٹھا کر آسمانوں یا پہاڑوں کی طرف گھنٹوں کھڑے ہو کر دیکھنا پڑتا یا اسے سمندر اور درختوں کے پاس جانا پڑتا اور اسے اس بات کا خطرہ رہتا کہ کہیں بادل ان کو ڈھانپ نہ لیں' زلزلہ پہاڑوں کو ہلا نہ دے' ہوا درختوں کو اکھاڑ نہ دے' موجیں سمندر کو درہم برہم کر دیں۔ پھر سب سے بڑھ کر اشرف المخلوقات حضرت انسان کو اپنے سے ادنیٰ مخلوق کی طرف چل کر جانا پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر قربان نہ جائیں کہ اس نے انسان کو ادھر ادھر بھٹکنے اور حیرانی و پریشانی کی وادیوں میں سرگرداں رہنے سے سلامت رکھنے کے لئے قرآن کی حفاظت کا یہ بندوبست کیا کہ اسے خود انسان کے سینے ہی میں محفوظ ہو جانے اور اس کی زبان پر پانی کی طرح رواں ہو جانے والا بنا دیا۔ اب اس قرآن کریم کو سات سال عجمی کا عجمی بچہ سینہ میں محفوظ کر کے جب اہل عرب کے سامنے تلاوت کرتا ہے تو وہ عش عش کر اٹھتے ہیں۔ وہ بچہ جسے اپنی مادری زبان میں گفتگو کرنا نہیں آتی جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا تو قراء وقت اور خطیب العصر بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ اس کو قرآن کریم نے یوں ارشاد فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن لذکر فھل من مدکر

www.haqsuch.tk

عصمت قرآن اور شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الایمان وزین صدورنا باالایقان والقرآن ○ والصلوه والسلام علی سید الانبیاء وحبیب الرحمن و علی آله و اصحابه اجمعین ○ اما بعد ○ اعوذ باالله من الشیطن الرجیم ○ بسم الله الرحمن الرحیم ○ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ○ وقال تبارک تعالی ○ لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه و قرآنه ○ ثم ان علینا بیانه ○ قال النبی صلی الله علیه وسلم خیرکم من تعلم القرآن و علمه ○ صدق الله و صدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین

قابل صد تکریم! حضرات علماء کرام' مشائخ عظام' معزز حاضرین' بزرگو' نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو!

آج کی اس نشست میں آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید' برہان رشید کی فضیلت و شرافت کو بیان کرتے ہوئے اس حقیقت سے آپ کو آگاہ کرنا ہے کہ جس طرح تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ کتاب مقدس الحمد کی الف سے لے کر والناس کی سین تک اللہ کا کلام ہے اور اس کا ایک ایک حرف ایک ایک آیت منزل من اللہ اسی طرح تمام مسلمانوں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ یہ کتاب مقدس جس طرح قلب رسول ﷺ پر نازل ہوئی اور زبان نبوت سے اس کی تلاوت ہوتی رہی اسی طرح اصحاب رسول ﷺ نے اسے رسول رب العالمین سے سیکھ کر حفظ کیا اور زندگی بھر تلاوت کرتے رہیں۔ خود آقا نامدار ﷺ ہر رمضان المبارک میں جبرائیل امین سے اس کا دور کرتے رہے

اور آخری رمضان المبارک میں آپ نے جبرئیل امین کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا تو موجود قرآن کریم اول تا آخر وہی کا وہی ہے جسے جبرئیل علیہ السلام سے آپ نے سنا اور اپنے صحابہ کو سکھایا اور اس کی املا کرائی اس میں صرف اتنی بات کی جدت پیدا ہوئی کہ سرکار دو عالم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں اس قرآن کریم کو جو سینکڑوں حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں میں محفوظ اور مختلف اشیاء یعنی پتھر کی سلوں' چمڑوے کے ٹکڑوں' لکڑی کی تختیوں یا کاغذ وغیرہ کی چیزوں پر تحریر تھا اسے یکجا کر کے کتاب کی شکل میں مرتب کر لیا گیا ہے ورنہ اس کتاب کی شکل یعنی دو گتوں کے مابین جو قرآن کریم آج ہمارے پاس ہے اس میں [illegible] اور سینہ نبوت و اصحاب رسول کے قلب کی تختیوں پر جو قرآن کریم نقش [illegible] جو [illegible] پر محفوظ ہے [illegible] ان کی مابین ایک لفظ یا ایک حرف تک کا اختلاف نہیں ہے۔

کتب سابقہ کی تحریف اور عصمت قرآن کا سبب

قرآن کریم سے قبل جتنی آسمانی کتب نازل ہوئیں وہ مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تھیں اور جن انبیاء علیہم السلام پر وہ نازل ہوئیں وہ انبیاء علیہم السلام بھی محدود علاقہ اور وقت کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو یوں وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ آسمانی تعلیمات بھی لوگوں کے ہاتھوں سے اٹھتی ذہنوں سے مٹتی اور عمل سے نکلتی چلی گئیں۔

دوسری وجہ یہ بھی ہوئی کہ ان کتب کی حفاظت کی ذمہ داری ان امتوں ہی پر ڈال دی گئی تھی تو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی کی خواہش' مفادات کے جنون' لالچ و طمع کی بیماری حکام وقت کی خوشنودی کے لئے دین خدا کو قربان کرنے کے ناپاک شوق نے علماء ورھبانین کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ وہ احکام

www.haqsuch.tk

خداوندی اور آیات ربانی میں تبدیلی کر دیں۔ چنانچہ خود قرآن کریم بھی اس کو بیان کرتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی آیات کو ثمن قلیل کے عوض بیچ ڈالا اور یوں وہ کتب سماوی اور صحائف نہ صرف اپنی اصل حالت کھو بیٹھے بلکہ وہ جس زبان میں نازل ہوئے آج اس زبان میں بھی ان کا وجود نہیں ہے بلکہ وہ زبان تک متروک ہو چکی ہے۔

علماء کرام نے ایک اور اہم نقطہ بھی اس موقعہ پر بیان کیا ہے کہ باقی تمام آسمانی کتب "کتاب اللہ" تھیں اس لئے وہ تحریف کا شکار ہو گئیں۔ قرآن کریم صرف کتاب اللہ ہی نہیں ہے بلکہ کلام اللہ بھی ہے للذا نہ اسے زوال ہو گا نہ ہی اس میں انسانی کلام کی آمیزش [illegible] نقطہ نظر [illegible] امام ابن حنبل کے موقف کا مطالعہ کریں [illegible] کی مدافعت [illegible] ہے۔

اس کے برعکس قرآن کریم کے انسانی ہاتھوں کی دست و برد اور سابقہ کتب کی طرح تغیر و تبدل سے سلامت رہنے اور ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ رہنے کی بڑی وجہ بلکہ اصل وجہ ہی یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود رب العالمین نے لے لیا ہے۔ اور وہ ذات حق تعالیٰ جب اس کی حفاظت کے اسباب پیدا کرے تو پھر کسے مجال ہے کہ وہ اس میں تبدیلی پیدا کر سکے۔

حفاظت قرآن کریم کے غیبی اسباب جب ذات حق تعالیٰ نے اس قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اٹھالیا تھا تو وہ اگر چاہتا اس قرآن کریم کو آسمان کی چھت پر تحریر کر دیتا' وہ چاہتا تو اسے سمندر کے سینے پر لکھ دیتا' وہ چاہتا تو اسے بلند پہاڑوں پر نقش کر دیتا' وہ چاہتا تو اسے مخصوص درختوں پر قلم قدرت سے تحریر کر دیتا..... لیکن..... اگر ایسا ہوتا تو انسان کو کبھی منہ اٹھا کر آسمانوں یا پہاڑوں کی طرف گھنٹوں

کھڑے ہو کر دیکھنا پڑتا یا اسے سمندر اور درختوں کے پاس جانا پڑتا اور اسے اس بات کا خطرہ رہتا کہ کہیں بادل آسمان کو ڈھانپ نہ لیں' زلزلہ پہاڑوں کو ہلا نہ دے' ہوا درختوں کو اکھاڑ نہ دے' موجیں سمندر کو درہم برہم کر نہ دیں۔ پھر سب سے بڑھ کر اشرف المخلوقات حضرت انسان کو اپنے سے ادنیٰ مخلوق کی طرف چل کر جانا پڑتا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پہ قربان جائیں کہ اس نے انسان کو ادھر ادھر بھٹکنے اور حیرانی و پریشانی کی وادیوں میں سرگرداں ہونے سے سلامت رکھنے کے لئے قرآن کی حفاظت کا یہ بندوبست کیا کہ اسے خود انسان کے سینے ہی میں محفوظ ہو جانے اور اس کی زبان پر پانی کی طرح رواں ہونے جانے والا بنا دیا۔ اب اس قرآن کریم کو سات [illegible] کا عجمی بچہ سینہ میں محفوظ کر کے جب اہل عرب کے سامنے تلاوت کرتا ہے تو [illegible] عش عش کر [illegible]۔ وہ بچہ [illegible] زبان [illegible] گفتگو کرنا نہیں آتا جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا تو قراء وقت اور خطیب العصر بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ اسی کو قرآن کریم نے یوں ارشاد فرمایا:

ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر

دشمنوں کی طرف سے قرآن بدلنے اور قرآن ختم کرنے کی کوششوں کا ناکام ہونا

قرآن کریم کے معجزانہ انداز انسانی قلوب و اذہان میں انقلاب برپا کرنے والی تعلیمات اور پسماندہ و ذلیل اقوام کو اوج ثریا تک پہنچانے والی روح سے مرعوب ہو کر دشمنان قرآن نے کبھی تو قرآن کریم کو تبدیل کرنے کے لئے اپنے نشریاتی اداروں کو سرگرم کیا تو کبھی قرآن کریم کے نسخے خرید کر انہیں نذر آتش کر کے یا دریا برد کر کے مسلمانوں کا ناتہ اس سے توڑنے کے منصوبوں پر

www.haqsuch.tk

عمل کیا لیکن انہیں اپنی ہر ناپاک کوشش پر شرمندگی ' ندامت اور ناکامی کے سوا کوئی نتیجہ ہاتھ نہ آیا۔ انہوں نے اگر لاکھوں قرآن کریم کے نسخے غلط الفاظ و آیات کی اشاعت کی شکل میں عام کیے تو چند دنوں کے بعد ہی لوگ تبدیل شدہ نسخے ہاتھ میں لے کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے اگر قرآن کریم کے نسخے خرید کر انہیں ختم کرنے کا منصوبہ اپنایا تو دس دس سال آٹھ آٹھ سال کے بچے ان کے سامنے کھڑے ہو کر قرآن سناتے ہوئے یہ کہنے لگے قرآن کریم کے نسخوں کو دریا برد کرنے والو! جو قرآن ہمارے سینوں میں سلامت ہے۔ اسے کیسے ختم کرو گے؟؟؟

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

سامعین محترم! یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ جس [illegible] آن [illegible] غیر مسلم [illegible] ور اسلام [illegible] میں [illegible] نقصان پہنچ سکیں..... اور کوشش [illegible] تبدیل شدہ [illegible] کتاب مقدس کو انگریز جیسا اسلام اور مسلمانوں کا دشمن غائب نہ کر سکا۔ اس قرآن کریم کے بارہ میں شیعہ اسلام کا نعرہ لگا کر چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا ہے کہ لوگو! اللہ کا قرآن بدل گیا ہے۔ مسلمانو! قرآن میں تحریف ہو گئی ہے۔ مومنو! اصل قرآن مجید لوگوں کے نظروں سے غائب ہو گیا ہے۔ سنیو! تمہارا قرآن ناقص ہے۔

عصمت قرآن کریم پر شیعہ کا ایمان نہ ہونے کی پہلی وجہ

سامعین محترم! شیعہ کی طرف سے موجودہ قرآن کریم کو اصلی اور غیر محرف شدہ قرآن تسلیم نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہوئی ہے کہ ..... یہ بات شیعہ اور مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں تک کو تسلیم ہے کہ اس قرآن کریم کو اصحاب رسول نے لسان نبوت سے سنکر املاء کیا ہے اور اپنے سینوں میں محفوظ کیا ہے پھر

حضرات خلفاء راشدین کے دور میں اسے موجودہ کتابی شکل میں لایا گیا ہے تو.....
چونکہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سوائے تین یا چار صحابہ رضی اللہ عنہم کے سب مرتد ہو گئے تھے اور انہوں نے دین کی اقدار کو پامال کر دیا تھا دوسری طرف چند جو لوگ صاحب ایمان بچ گئے تھے وہ اس قدر مجبور تھے کہ وہ تقیہ ہر ناجائز کو جائز کفر کو اسلام اور باطل کو حق کہنے میں مصروف تھے تو ایسی حالت میں جن لوگوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ ان سے کیسے توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ جب اسلام کا باقی چہرہ بقول شیعہ مسخ کر رہے تھے تو قرآن کریم کو اصل حالت پر باقی رکھتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خلفاء راشدین کو مومن ' مسلمان اور پاکباز و راست باز [illegible] قیم [illegible] بغیر شیعہ [illegible] قرآن [illegible] تحریف سے پاک تسلیم نہیں کر سکتا ہے۔

شیعہ کی طرف سے موجودہ قرآن کو محرف قرار دینے کی

دوسری وجہ

بقول شیعہ اصلی قرآن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا جبکہ خود حضرت علی خلفاء ثلاثہ کے دور میں اسے سامنے لانے کی طاقت نہ رکھتے تھے اور اپنے دور خلافت میں بھی انہوں اُس قرآن کو اس خدشہ کے پیش نظر ظاہر نہیں کیا کہ میرے لشکر میں بغاوت نہ پھیل جائے گی۔ نتیجتاً جو قرآن شیعہ کے نزدیک معصوم امام نے قلم بند کیا تھا وہ بھی لوگوں کی نظروں سے غائب ہی رہا اور بالآخر امام غائب اسے اپنے ساتھ ہی لے گیا۔

لہٰذا شیعہ اصل قرآن تو اسی غار والے کو مانتا ہے بس مجبوراً اس قرآن

www.haqsuch.tk

سے تعلق قائم رکھے ہوئے ہے۔

شیعہ کی طرف سے موجودہ قرآن کو غیر محرف تسلیم نہ کرنے کی تیسری وجہ

شیعہ اس قرآن کریم کو محرف و مبدل تسلیم کرنے پر اس لئے بھی مجبور ہے کہ وہ جن آئمہ کرام کو معصوم عن الخطاء والنسیان اور انبیاء سے افضل و اعلیٰ اور منصوص من اللہ تسلیم کرتا ہے ان آئمہ کی دو ہزار روایات شیعہ کی کتب میں موجود ہیں جن میں چلا چلا کر کہا گیا ہے اور آیات کی نشاندہی کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قرآن بدل دیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس ایک بھی روایت ان آئمہ سے ایسی شیعہ کو ڈھونڈے سے نہیں مل سکی جس میں یہ کہا گیا ہو کہ یہ قرآن ہر قسم کی تحریف و تغیر سے محفوظ و سلامت ہے۔ لہذا اب شیعہ کا اس قرآن کریم کو بدلی ہوئی کتاب تسلیم نہ کرنا بالکل ناممکن ہے کیونکہ ایسا کرنا اپنے معصوم آئمہ کی تعلیمات کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔

سامعین گرامی قدر! اگر آپ میرے بیان کردہ ان تین اصولوں کو ذہن میں رکھیں گے تو آپ ان پر جتنا بھی غور کریں گے آپ کو شرح صدر ہوتا چلا جائے گا کہ شیعہ اگرچہ دھوکہ اور تقیہ کا راستہ اختیار کر کے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ قرآن کو بدلی ہوئی کتاب نہیں مانتا ہے مگر اسے بالآخر تھوڑی سی بحث کے بعد تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہاں واقعی یہ قرآن بدل گیا ہے اور پھر اسے منانے کے لئے خود شیعہ کی کتب کے حوالہ جات ہی کافی ہوتے ہیں لیکن اب بھی اگر وہ مصر ہو کہ نہیں میں تو اس قرآن کو غیر محرف مانتا ہوں تو پھر اسے یہ کہا جائے کہ وہ نام لے لے کر اپنے تمام متقدین و متاخرین مجتہدین مثلاً

علی بن ابراہیم قمی، محمد بن یعقوب کلینی، ملاں فتح اللہ کاشانی، ابن المطہر الحلی، ملا خلیل تزدینی، ملاں باقر مجلسی، مولوی مقبول دھلوی، مولوی فرمان علی حتیٰ کہ ایران کے رہنما خمینی تک کو کافر قرار دے۔ میں نے تو یہ چند نام لکھے ہیں ورنہ مولوی نجم الحسن نے اپنی کتاب "روح القرآن" میں ۱۴۲ شیعہ مفسرین کی فہرست شائع کی ہے جنہوں نے تحریف قرآن کا پرچار کرنے کے لئے کئی کئی جلدوں پر مشتمل قرآن کی تفاسیر لکھی ہیں۔

جب کوئی شیعہ خود کو تحریف قرآن کے عقیدہ سے مبرا قرار دے کر ان سب مفسرین و محدثین شیعہ کو کافر کہے تو اب اس سے اگلا سوال یہ ہو گا کہ جناب۔۔۔ اب ذرا یہ بتلائیں کہ آپ کونسے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں؟ جب وہ حیران ہو کر کہے کیا مطلب؟ تو۔۔۔ جواب دیں کہ شیعہ مذہب کی تعلیمات پر مبنی تمام کتب کے مصنفین کو آپ کافر قرار دے چکے ہیں۔ اب ذرا وضاحت فرمائیں کہ آپ ہیں کون؟ کیونکہ اب آپ سب کچھ ہو سکتے ہیں مگر شیعہ نہیں ہو سکتے۔

چوہنگ کے عقوبت خانہ میں پیش آنے والا واقعہ

جب مجھے 6 اپریل 1997ء کو گرفتار کر کے پاکستان کے بدنام زمانہ ٹارچر سیل چوہنگ کے عقوبت خانہ میں لے جایا گیا تو وہاں 108 دن قیام کے دوران جہاں اور بڑے بڑے حیرت انگیز واقعات پیش آئے وہاں یہ عجیب واقعہ بھی رونما ہوا کہ ایک روز میری تفتیش پر مامور افسران سے شیعہ کے عقیدہ تحریف پر بات چیت شروع ہو گئی۔ میں نے جیسے ہی کہا کہ شیعہ اس قرآن کو تبدیل شدہ کتاب مانتے ہیں تو ایک پولیس انسپکٹر چمک کر بولا! مولانا! خدا کا خوف کریں! میں کب سے آپ کی باتیں صبر سے سن رہا ہوں آپ ہیں کہ چپ ہونے کو نہیں آتے ہیں۔ میں نے حیران ہو کر سوال کیا کہ جناب کیا بات

www.haqsuch.tk

ہوئی ہے؟ تو کہنے لگا میں خود شیعہ ہوں ---- آپ میرے سامنے کہہ رہے ہیں کہ شیعہ قرآن کو بدلی ہوئی کتاب مانتا ہے جبکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارے گھر میں یہی قرآن ہے میں روزانہ اسی کی تلاوت کرتا ہوں۔ ہم ہرگز کسی اور قرآن کی بات نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اس قرآن کو بدلا ہوا مانتے ہیں۔ اس شیعہ افسر کی یہ گفتگو سن کر باقی افسران بھی اس سے متاثر ہو گئے اور کہنے لگے ---- لیجئے مولانا! یہ بات تو آپ کی غلط ثابت ہو گئی ہے۔ یہ ہمارے سب انسپکٹر صاحب آپ کے سامنے آپ کے دعویٰ کی تردید کر رہے ہیں۔ میرے لئے یہ صورتحال واقعی تشویشناک تھی لیکن میں نے انہیں کہا آپ اس بات کو دلائل کی نظر سے دیکھیں اور حقائق کی بنیاد پر پرکھیں کہ شیعہ کا قرآن کریم کے غیر محرف ہونے پر ایمان ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ میں نے اس کے لئے وہ تینوں اصول بیان کئے جو میں شروع میں بیان کر چکا ہوں مگر ان کا کہنا تھا کہ آپ ان عقلی دلائل کی بجائے کوئی نقلی ثبوت پیش کریں۔ جبکہ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب تو درکنار معمولی سا کتابچہ تک بھی نہیں تھا۔

چنانچہ اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ اس عقوبت خانہ میں مجھ پر قاتلانہ حملہ کر کے میرے دو گن مینوں کو شہید کرنے والا قاتل شیعہ کا علامہ غلام رضا نقوی بھی ہے تو میں نے افسران سے کہا کہ آپ جا کر نقوی صاحب سے معلوم کریں کہ ان کے پاس ان کی کوئی مذہبی کتاب یا قرآن کی تفسیر ہے۔ چنانچہ ایک ملازم گیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مولوی فرمان علی کے ترجمہ و تفسیر پر مبنی قرآن کریم تھا۔ میری نظر جیسے ہی اس پر پڑی تو میرا دل باغ باغ ہو گیا اور چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کیونکہ یہ ایک غیبی مدد تھی۔ میں نے اس شیعہ افسر سے کہا کیوں جناب! آپ نے اس تفسیر کا نام سنا ہے؟ اور آپ اسے صحیح تسلیم کرتے ہیں تو اس نے کہا کیوں نہیں یہ ہمارے علامہ صاحب نے دی ہے تو صحیح ہی

ہو گی۔ میں نے افسران سے کہا کہ آپ ذرا خود جا کر نقوی صاحب سے اس تفسیر کے مستند ہونے کے بارہ میں دریافت کریں۔ چنانچہ جب انہوں نے نقوی سے رابطہ کیا تو انہوں نے ان کی تعریفیں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اب جب تمام سنی افسران اور شیعہ افسر نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ یہ تفسیر شیعہ مذہب کی حقیقی ترجمان اور نہایت ہی قابل اعتماد ہے۔ تو میں نے بائیسویں پارہ کی سورہ احزاب کی آیت تطہیر کے ضمن میں حاشیہ پر حافظ فرمان علی کی طرف سے تحریر کردہ عبارت کو بلند آواز سے اس طرح پڑھا۔

اس آیت کو درمیان سے نکال دو اور ما قبل و ما بعد ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی ہے بلکہ ربط اور بڑھ جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے۔

اب میں نے تمام افسران کو مخاطب کر کے کہا جناب! آپ فیصلہ کریں کہ اس آخری سطر کے کیا معنی ہیں؟ کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں کی بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے۔

کیا شیعہ مفسر سید زمان علی یہ ثابت نہیں کر رہا ہے کہ اس آیت کو کسی نے یہاں خواہ مخواہ داخل کر دیا ہے ورنہ وہ اس مقام کی نہیں ہے۔ اس پر سب افسران لاحول ولا قوہ۔ استغفر اللہ پڑھنے لگے شیعہ افسر کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ میں نے فوراً بارھویں پارہ کی سورہ ہود کی آیت 37 نکالی جس میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے فرشتوں نے حضرت ابراہیم کی بیوی کو اہلبیت کہہ کر بیٹے کی خوشخبری سنائی تھی۔ اس آیت کے تحت سید فرمان علی شیعہ مفسر نے حاشیہ میں کچھ صرف و نحو کے قوائد بیان کر کے لکھا کہ "اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت

www.haqsuch.tk

یہاں خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے۔"

اس کے بعد میں نے چودھویں پارہ سے سورہ الحجر کی آیت نمبر ۹ کے تحت حاشیہ سے جب یہ عبارت پڑھی کہ "یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے ہیں کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی ہے۔"

تو افسران کے منہ سے یہ بات نکلی بس کریں مولانا! ہمیں یقین آگیا ہے کہ شیعہ واقعہ قرآن کی تحریف کا قائل ہے۔ اب ان تین حوالوں سے بڑھ کر ہم اور کیا ثبوت مانگ سکتے ہیں جبکہ صرف ایک حوالے ہی سے آپ کا موقف ثابت ہو گیا تھا۔ شیعہ افسر کی حالت اس وقت قابل دید تھی اور حالت یہ تھی اسے اگر زمین جگہ دیتی تو وہ زمین میں دفن ہونا قبول کر لیتا۔

محترم سامعین! اب میں آپ کے سامنے شیعہ مذہب کے مایہ ناز مصنفین و مجتہدین کی کتب سے شیعہ کے مزعومہ آئمہ معصومین کے چند اقوال پیش کرتا ہوں جن میں انہوں نے قرآن کریم سے آیتوں اور سورتوں کے نکالے جانے کو بیان کیا ہے۔

قرآن مجید سے آیتوں اور سورتوں کے نکال ڈالنے کی روایات

www.haqsuch.tk

(۱) اصول کافی صفحہ ۶۲۴ میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال نزل جبریل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الایہ ھکذا یا ایھا الذین اوتوا الکتب امنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے محمد

ﷺ پر یہ آیت اس طرح اتاری تھی۔ اے اہل کتاب ایمان لاؤ اس پر جو علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ہم نے روشن نور اتارا ہے۔

یہ آیت اب قرآن شریف میں یوں ہے۔ یاایھا الذین اوتوا الکتب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم مطلب اس کا یہ ہے کہ اے اہل کتاب قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہاری کتب سماوی کی تصدیق کرتا ہے مگر شیعوں کے امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ آیت میں فی علی نورا مبینا کے الفاظ بھی تھے ان الفاظ کے ساتھ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اے اہل کتاب علی کی فضیلت اور امامت پر ایمان لاؤ۔

محمد ﷺ جو جبرائیل لائے تھے وہ سترہ ہزار آیات پر مبنی تھا۔

(۲) اصول کافی صفحہ ۶۷۱ میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء به جبریل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعه عشر الف ایه

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو قرآن جبریل محمد ﷺ کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

اب قرآن مجید میں چھ ہزار چھ سو سولہ آیتیں ہیں۔ شیعوں کے امام جعفر صادق کے ارشاد عالی سے معلوم ہوا کہ دس ہزار تین سو چوراسی آیتیں نکال ڈالی گئیں۔

قرآن کا ایک تہائی نکال دیا گیا۔

(۳) کتاب احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران میں صفحہ ۱۱۹ سے لے کر صفحہ ۱۳۴ تک ایک طویل روایت حضرت علی سے

منقول ہے۔ ایک زندیق نے کچھ اعتراضات قرآن شریف پر کیے تھے ان اعتراضات کا جواب اس روایت میں ہے۔ قریب قریب ہر اعتراض کو حضرت علی نے تسلیم کر کے جواب یہ دیا ہے کہ قرآن میں تحریف ہو گئی۔ اس روایت کے چند مقامات جو کی سے تعلق رکھتے حسب ذیل ہیں۔

واما ظهورک علی تناکر قوله فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ماطاب لکم من النساء ولیس یشبه القسط فی الیتامی نکاح النساء فهو مما قدمت ذکره من اسقاط المنافقین من القرآن و بین القول فی الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن وهذا وما اشبهه مما ظهرت حوادث المنافقین فیه لاهل النظر والتامل ووجد المعطلون واهل الملل المخالفین للسلام مساغا الی القدح فی القرآن۔

اور اے زندیق تجھ کو جو یہ معلوم ہوا کہ الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ماطاب لکم من النساء ربط ہے یتیموں کے حق میں بے انصافی عورتوں سے نکاح کر لینے کے ساتھ کچھ ربط نہیں رکھتی تو جواب یہ ہے کہ یہ مقام بھی انہیں مقامات میں سے ہے جن کا ذکر میں نے پہلے کیا کہ منافقوں نے قرآن سے بہت کچھ نکال ڈالا فی الیتمی اور فانکحوا کے درمیان میں احکام اور قصے تھے ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھے وہ سب یہاں سے نکال دیے گئے۔ لہٰذا مضمون بے ربط ہو گیا اور یہ اور اس قسم کے بہت سے مقامات ہیں کہ صاحبان نظر کو منافقوں کا تصرف محسوس ہو جاتا ہے مگر مخالفین اسلام کو قرآن پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا۔

لطف یہ ہے کہ جناب امیر نے اس روایت میں جابجا قرآن میں تحریف بتائی قرآن کے گھٹانے بڑھانے کا ذکر فرمایا مگر مقامات تحریف کو معین نہ کیا اور کہا کہ تقیہ مجھے اس سے روکتا ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔

ولو شرحت لک کل ما اسقط وحرف و بدل مما یجری هذا المجری لطال وظهر ماتحظر التقیه اظهاره

اور اگر (اے زندیق) میں تجھ سے تمام وہ مضامین جو قرآن سے نکال دیئے گئے اور تحریف و تبدیل کر دیئے گئے اور اسی قسم کے تصرفات کیے گئے بیان کروں تو طول ہو گا اور تقیہ جس چیز سے منع کرتا ہے وہ ظاہر ہو جائے گی۔

محترم سامعین! اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ شیعہ مذہب کی معتبر ترین دو کتابوں سے جن کے حوالہ جات یہاں پیش کیے گئے ہیں انہیں پڑھنے اور سننے کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچا جا سکتا ہے کہ ان کتب کو اپنی مذہبی کتب تسلیم کرنے والا طبقہ قرآن کریم میں کمی ہو جانے کا معتقد نہیں ہے اور پھر ان دو روایات کو جھٹلانے کا آخر شیعہ کے پاس کونسا جواز ہے کہ جس کی بنیاد پر وہ ان روایات کا انکار کرے گا اس بنیاد پر پھر ان سب روایات کا انکار بھی کرنا پڑے گا جو دیگر مسائل سے متعلقہ ان کتب میں ہزاروں کی تعداد میں درج ہیں۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ شیعہ ان روایات یا جو آگے میں بیان کرنے والا ہوں انہیں دیکھ کر اور پڑھ سن کر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ضعیف ہیں مگر ان کی ضعف کی وجہ ثابت کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو گی اور اگر وہ ایسی کوئی تدبیر اختیار کر کے ان سے انکار کرے گا تو باقی روایات سے بھی انکار کرنے پر اسے مجبور ہونا پڑے گا اور ایسا کرنا اپنے مذہب کی عمارت کی بنیادوں کو کھودنے کے مترادف ہو گا۔

www.haqsuch.tk

قرآن کریم سے ولایت علی اور ولایت آئمہ کے الفاظ نکال دیئے گئے

اصول کافی (کتاب الامامہ) کے ایک باب کا عنوان ہے۔ " باب انه لم یجمع القران کله الا الائمته علیهم السلام"

اس باب کی احادیث میں ثابت کیا گیا ہے کہ پورا قرآن آئمہ کے سوا کسی نے جمع نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ آئمہ کا جمع کیا ہوا نہیں لہٰذا اس کا ناقص ہونا ثابت ہے۔

عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد' عن علی بن اسباط' عن علی بن ابی حمزه' عن ابی بصیر' عن ابی عبدالله علیه السلام قال فی قول الله عزوجل ومن یطع الله ورسوله (فی ولایه علی وولایته الائمته من بعده) فقد فاز فوزا عظیما' هکذا انزلت.

ترجمہ: ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ من یطع الله و رسوله فی ولایه علی وولایته الائمه من بعده فقد فاز فوزا عظیما اسی طرح نازل ہوا ہے۔

اب قرآن مجید میں "فی ولایه علی وولایه الائمه من بعده" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان الفاظ کے بغیر آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہو گا مگر ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ کامیابی کا وعدہ صرف ان احکامات سے متعلق ہے جو حضرت علی علیہ السلام اور دیگر آئمہ کی امامت سے تعلق رکھتے ہیں۔

آدم علیہ السلام کو درخت کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا گیا تھا بلکہ آئمہ پر حسد نہ کرنے کا پابند کیا گیا تھا

عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی فاطمه والحسن والحسین والائمه من زربتهم فنسی هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه وسلم (اصول کافی صفحہ ۴۱۶ جلد ۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمه والحسن الحسین والائمته من ذریتهم فنسی اللہ کی قسم اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔

اب قرآن شریف میں "کلمات فی محمد و علی و فاطمه والحسن والحسین والائمه من ذریتهم کے الفاظ نہیں ہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے سے حکم دیا تھا مگر وہ بھول گے اور وہ حکم دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک درخت کے کھانے کی ممانعت کی گئی تھی مگر ان الفاظ کے ساتھ یہ مطلب ہوا کہ آدم علیہ السلام کو محمد و علی و فاطمہ و حسنین و دیگر آئمہ کے متعلق کوئی حکم دیا گیا تھا اور وہ حکم اصول کافی کی دوسری روایات میں نیز اور بہت سی دوسری کتب شیعہ میں موجود ہے کہ حضرت آدم کو آئمہ پر حسد کرنے کی ممانعت کی گئی تھی مگر انہوں نے حسد کیا اور اسی کی سزا میں جنت سے نکال دیئے گئے۔

نوٹ:۔ اس عوان پر اسی کتاب میں "شیعہ اور توہین انبیاء" کے تحت تفصیلات

www.haqsuch.tk

درج ہیں۔

قرآن سے علی کا نام نکال دیا گیا

عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبریل بهذه الایه علی محمد صلی الله علیه وسلم بئسما اشتروابه انفسهم ان یکفروا بماانزلنافی علی بغیا (اصول کافی صفحہ ۴۱۶ جلد ۱)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبریل اس آیت کو محمد ﷺ پر اس طرح لے کر آئے تھے۔ به انفسهم ان یکفروا بما انزل الله (فی علی) بغیا

اب قرآن مجید میں "فی علی" کے الفاظ نہیں ہیں بغیر اس لفظ کے اس آیت میں خدا کی [illegible] نازل کی ہوئی چیز کے انکار کی مذمت [illegible] تھی [illegible] کے ساتھ صرف امامت علی کے انکار کی مذمت ہوئی۔

اسی کتاب کے باب مذکور میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"نزل جبریل علیه السلام بهذه الایه علی محمد هکذا و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتو بسوره من مثله (صفحہ ۴۱۷ جلد ۱)

جبریل اس آیت کو محمد ﷺ پر اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان کنتم فی ریب ممانزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوابسوره من مثله

اب اس آیت میں (فی علی) کا لفظ نہیں ہے۔ اس آیت میں قرآن شریف کا معجزہ ہونا بیان فرمایا ہے کہ اس کے مثل کوئی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتا ہے (فی علی) کے لفظ سے معلوم ہوا کہ پورا قرآن مجید معجزہ نہیں تھا بلکہ اعجاز

صرف ان آیتوں میں تھا جو حضرت علی کے متعلق تھیں مگر افسوس کہ اب وہ آیتیں قرآن مجید میں نہیں ہیں۔

اسی کتاب کے باب مذکور میں امام علیہ السلام سے روایت ہے:

قول الله عزوجل کبر علی المشرکین (بولایه علی) ماتدعوهم الیه (یا محمد من ولایه علی هکذا فی الکتاب مخطوطه (صفحہ ۴۱۸ جلد ۱)

اللہ عزوجل کا قول ہے کبر علی المشرکین (بولایه علی) ماتدعوهم الیه (یا محمد من ولایه علی) اس طرح قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

آئمہ کے قرآن میں اس طرح ہوگا مگر ہمارے قرآن پاک میں تو اب (لایه علی) اور (یا محمد من ولایه علی) [illegible] نہیں۔ آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ مشرکوں کو حضرت ﷺ کی دعوت دین ناگوار ہے۔ مگر ان انوکھے الفاظ کے ملانے سے مطلب یہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت میں جو لوگ شرک کرتے ہیں صرف ان کو آپ کی دعوت دین اور وہ بھی فقط امامت علی کے متعلق ناگوار ہے۔ باقی آپ کی دعوت کسی کو ناگوار نہیں۔ نہ توحید ناگوار ہے نہ رسالت نہ کچھ اور۔ لاحول ولاقوه الاباالله

اسی کتاب کے باب مذکور میں امام جعفر علیہ السلام سے روایت ہے:

قول الله تعالی سال سائل بعذاب واقع للکافرین (بولایه علی لیس له دافع ثم قال هکذا والله نزل بها جبریل علیه السلام علی محمد ﷺ (صفحہ ۴۲۲ جلد ۱)

اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔" سال سائل بعذاب واقع للکافرین (بولایه علی) لیس له دافع" اسی طرح اللہ کی قسم جبریل محمد ﷺ پر لے کر نازل

www.haqsuch.tk

ہوئے تھے۔

"بولایہ علی" کا لفظ اس وقت قرآن کریم کی آیت میں نہیں ہے۔ آیت میں مطلق کافروں کے عذاب کا ذکر ہے کہ اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا مگر اس لفظ کے ملانے سے آیت میں صرف علی کے کفر کرنے والوں کا عذاب بیان ہوا ہے کہ اس کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔

قرآن کریم سے آل محمد حقھم کے الفاظ نکال دیئے گئے ہیں۔

(۸) اسی کتاب کے باب مذکورہ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔

احمد بن مہران عن عبدالعظیم بن عبداللہ عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزہ عن ابی جعفر قال نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الایہ علی محمد ﷺ ھکذا فبدل الذین ظلموا (آل محمد حقھم) قولا غیرالذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا (آل محمد حقھم) رجزا من السما بما کانو یفسقون صفحہ نمبر ۴۳۳ جلد ۱)

حضرت جبرئیل محمد ﷺ پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "فبدل الذین ظلموا (آل محمد حقھم) قولا غیر الذین قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا (آل محمد حقھم) رجزا من السماء بما فانو یفسقون

اب قرآن مجید کی اس آیت میں آل محمد حقھم کا لفظ دونوں جگہوں سے نکلا ہوا ہے۔ بغیر اس لفظ کے اس آیت میں اسرائیل کے واقعہ کا بیان

ہے کہ ان سے خدا نے فرمایا تھا کہ اس بستی میں جاؤ اور بستی میں داخل ہوتے وقت "حطہ" کہنا مگر انہوں نے از راہ شرارت اس لفظ کو بدل دیا۔ جس کی وجہ سے ان پر عذاب آیا۔ مگر اس لفظ کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آیت میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ (نعوذ باللہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال بیان ہوا ہے کہ انہوں نے آل محمد پر ظلم کیا اور اس کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب آیا۔ مگر افسوس کہ واقعات سے اس مطلب کی تائید نہیں ہوتی۔ براہ عنایت کوئی مجتہد صاحب بتا دیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول خدا ﷺ کے سامنے کونسا ظلم آل محمد ﷺ پر کیا تھا اور کونسا عذاب ان پر آسمان سے آیا تھا۔

قرآن کریم میں مومنوں کی بجائے مامونون تھا

بن احمد عن عبدالعظیم عن الحسین بن صباح عمن اخبرہ قال قراء رجل عندابی عبداللہ علیہ السلام و قل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون فقال لیس ھکذا ھی انما ھی والمامونون فنحن المامونون

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی (قل اعملوا) یعنی اے نبی کہہ دو تم لوگ عمل کرو تمہارا عمل اللہ دیکھے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے۔ امام نے فرمایا یہ آیت اس طرح نہیں بلکہ یوں ہے۔ (و المامونون) یعنی مامونون لوگ دیکھیں گے اور مامونون ہم آئمہ اثنا عشر ہیں۔
(اصول کافی کتاب الحجہ)

قرآن شریف میں انسانی کلام بڑھائے جانے کی روایات

شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ ایک زندیق سے جناب امیر نے فرمایا:

www.haqsuch.tk

والذی بدا فی الکتاب من الازراء علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فریہ الملحدین (احتجاج طبرسی ص ۱۲۹)

قرآن میں جو برائی نبی ﷺ کی ہے وہ ملحدوں کی افتراء کی ہوئی ہے۔

نیز اسی روایت میں ہے کہ جناب امیر نے فرمایا:

انھم اثبتوافی الکتب مالم یقلہ اللہ لیلبسواعلی الخلیقہ

جامعین قرآن نے مخلوق کو دھوکا دینے کے لئے وہ باتیں قرآن میں بڑھا دیں جو اللہ نے نہ فرمائی تھیں۔

نیز اسی روایت میں ہے۔

ولیس یسوغ مع عموم التقیہ التصریح باسماء المبدلین ولا الزیادہ فی ایاتہ علی [illegible] اثبتو من [illegible] فی الکتب [illegible] ذلک من تقویہ [illegible] اہل التعطیل [illegible] عن قبلتنا و ابطال ھذا العلم الظاہر الذی قد استکان بہ الموافق المخالف

تقیہ کی ضرورت اس قدر ہے کہ نہ میں ان لوگوں کے نام بتا سکتا ہوں جنہوں نے قرآن میں تحریف کی نہ اس زیادتی کو بتا سکتا ہوں جو انہوں نے قرآن میں اپنی طرف سے بڑھائی جس سے اہل تعطیل و اہل کفر اور مذاہب مخالفین اسلام کی تائید ہوتی ہے اور اس علم ظاہر کا ابطال ہوتا ہے جس کے موافق مخالف سب قائل ہیں۔

نیز اسی روایت میں ہے کہ جناب امیر نے جمع قرآن کا قصہ اس زندیق سے یوں بیان فرمایا:

ثم دفعھم الا ضطراد بورود المسائل عمالا یعلمون تاویلہ الی

جمعہ و تاویلہ و تضمینہ من تلقائھم ما یقیمون بہ دعائم کفرھم فصرخ منادیھم من کان عندہ شئی من القرآن فلیاتنا بہ و وکلوا تالیفہ و نظمہ الی بعض من وافقھم الی معاداہ اولیاء اللہ فالفہ علی اختیارھم

پھر جب ان منافقوں سے وہ مسائل پوچھے گئے جن کو وہ نہ جانتے تھے تو وہ مجبور ہوئے کہ قرآن کی جمع کریں اس کی تفسیر کریں اور اپنی طرف سے وہ باتیں قرآن میں بڑھائیں جن سے ان کے کفر کے ستون قائم ہوں لہذا ان کے منادی نے اعلان دیا کہ جس کے پاس کوئی حصہ قرآن کا ہو وہ ہمارے پاس لے آئے اور ان منافقوں نے قرآن کو جمع و ترتیب کا کام اس شخص کے سپرد کیا جو دوستان خدا کی دشمنی میں [illegible] کا [illegible] خیال [illegible] نے ان کی [illegible] کے موافق قرآن کو جمع کیا۔

پھر اس مضمون کے سلسلہ میں جناب امیر نے فرمایا:

وذادوافیہ ماظھر تناکرہ و تنافرہ

اور بڑھا دیں انہوں نے قرآن میں وہ باتیں جن کا خلاف فصاحت ہونا اور قابل نفرت ہونا ظاہر تھا۔

چور کون؟

محترم قائین کرام! آپ کے سامنے احتجاج طبرسی کی اس روایت سے جہاں قرآن میں زیادتی ہو جانے کے دعویٰ کی تائید حضرت علی کی زبان سے ہوئی ہے۔ وہاں ایک اور بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ تو بتا دیا کہ قرآن کریم میں کفر کے ستون قائم ہو گئے ہیں مگر نہ تو ان اضافوں کی نشاندہی کی اور نہ ہی قرآن میں اضافہ کرنے والوں کے نام بتائے۔ اس کی مثال تو بالکل ایسے ہے جیسے کوئی شخص یہ شور مچائے کہ میرے گھر میں چوری ہو گئی ہے مگر نہ تو میں چوری شدہ مال کی تفصیل بتا سکتا ہوں اور نہ ہی میں چوری کرنے والوں کو جانتے

www.haqsuch.tk

پہنچانے کے باوجود کسی کو بتا سکتا ہوں۔ تو ایسے شخص کو تو آدمی یہی کہے گا کہ جناب اچھر آپ کو دو باتوں میں سے ایک تسلیم کر لینی چاہیے اول یہ کہ آپ بزدل ہیں اور چوروں سے خوف زدہ ہیں یا پھر چور آپ کے گھر کے ہی ایسے افراد ہیں کہ جن کی پردہ داری آپ کو مقصود ہے۔

میرا شیعہ سے سوال یہ ہے کہ وہ بتائیں کیا واقعی حضرت علی رضی اللہ عنہ معاذ اللہ ایسے بزدل ہیں کہ وہ قرآن میں کمی زیادتی کرنے والوں کا نام تک بتانے کو تیار نہ تھے؟

یا پھر کہیں ان کو یہ شبہ تو نہیں تھا کہ قرآن مجید کے ساتھ ایسا گھناؤنا کھیل کھیلنے والے خود اپنے ہی لوگ تھے اس لئے ان کا نام [illegible] بتانا خطرہ سے خالی نہ تھا؟

ویسے ایک بات [illegible] الا تر ہے [illegible] جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ تقیہ [illegible] مصلحت کے باعث قرآن میں [illegible] کفر [illegible] قائم ہونے والے [illegible] کی نشاندہی [illegible] اور ان کفر کے ستونوں کو قائم کرنے والوں کا نام بتانا مصلحت کے خلاف سمجھتے تھے تو انہیں اس پوری داستان کو بیان کرنے کی ہی کیا ضرورت تھی؟؟؟

وہ سائل کو فرما دیتے کہ تیرے سوالات کا جواب میں مصلحت کے باعث نہیں دے سکتا ہوں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ان باتوں ہی سے بلند و بالا ہے۔ ان روایات کا انداز ہی بتلاتا ہے کہ یہ ابن سبا اور اس کی خاص ذریت کی فیکٹری ہی سے تیار کی گئی ہیں۔

قرآن مجید کے الفاظ بدلے جانے کی روایتیں

تفسیر قمی میں ہے۔ جس کے مصنف علی بن ابراہیم قمی امام حسن عسکری کے شاگرد خاص ہیں۔

واما ما كان خلاف ما انزل الله فهو قوله تعالى كنتم خير امه اخرجت للناس الايه قال ابو عبدالله عليه السلام لقارى هذه

الایه خير امه يقتلون امير المومنين والحسين بن علی فقيل له و كيف نزلت فقال انما انزلت ائمه اخرجت للناس۔

اور وہ چیزیں جو قرآن موجودہ میں خلاف ما انزل اللہ ہیں وہ ایک یہ ہے۔ کنتم خیر امه اخرجت للناس امام جعفر صادق علیہ اسلام نے اس آیت کے پڑھنے والے سے فرمایا کہ واہ کیا اچھی امت ہے کہ امیر المومنین کو اور حسین بن علی کو قتل کر دیا پوچھا گیا کہ یہ آیت کس طرح نازل ہوئی تھی امام نے فرمایا کہ خیر آمه اخرجت للناس نازل ہوئی تھی۔

یعنی آیت میں اصل لفظ ائمہ تھا بجائے اس کے آمہ کر دیا گیا۔ آیت قرآنی کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ تم لوگ سب امتوں سے بہتر ہو امام جعفر [illegible] نے اس [illegible] کو غلط قرار دیا۔ جن لوگوں نے علی اور حسین کو قتل کیا وہ کس طرح بہتر ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ آیت میں خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہ کہ قاتلان علی و حسین سے۔

(۳) احتجاج طبرسی کی مذکورہ بالا روایت میں ہے کہ جناب امیر نے فرمایا:

ان الكنايه عن اسما ذوى الجرائم العظيمه من المنافقين ليست من فعله تعالى وانها من فعل المغيرين والمبدلين الذين جعلوا القرآن عضين واعتاضوا الدنيا من الدين

بڑے بڑے جرم والے منافقوں کے ناموں کا کنایات میں ذکر کرنا اللہ تعالی کا فعل نہیں ہے بلکہ یہ ان تحریف کرنے والوں کی کاروائی ہے۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالا۔

سامعین محترم! چونکہ قرآن شریف میں کافروں اور منافقوں کا ذکر نام کے ساتھ نہیں ہے۔ مثلاً" و من الناس من يقول بعض لوگ ایسا کہتے ہیں

www.haqsuch.tk

بالیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا اے کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا تو حضرت جب علی رضی اللہ عنہ اس زندیق نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا گیا' تو بقول شیعہ کے جناب امیر فرماتے ہیں کہ خدا نے تو ان مقامات میں نام ذکر کئے تھے مگر جامعین قرآن نے بجائے نام کے اشارات و کنایات کے الفاظ رکھ دیئے۔ (استغفر اللہ)

کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۴۷ میں ہے۔

عن الرضا علیه السلام فانزل الله سکینته علی رسوله و علی علی وایده بجنود لم تروها تلت هکذا قال هکذا نقراها و هکذا تنزیلها

اما رضا علیہ السلام سے آیت غار اس طرح منقول ہے کہ خدا نے اپنا سکینہ اپنے رسول پر اور علی پر اتارا (اور [illegible]) میں ہے کہا [illegible] آیت اس طرح امام نے کہا ہم اسی طرح پڑھتے ہیں اور اسی طرح نازل ہوئی تھی۔

تفسیر صافی ص ۱۳ میں ہے:

فی الجمع فی قراه اهل البیت جاهد الکفار بالمنافقین و فیه عن الصادق انه قراء جاهد الکفار بالمنافقین قال ان رسول الله صلی علیه وسلم لم یقاتل منافقا قط انما کان یتالفهم۔ والقمی ایضا انما نزلت یاایها النبی جاهد الکفار بالمنافقین

مجمع البیان میں ہے کہ اہل بیت کی قرات میں جاهد الکفار بالمنافقین ہے نیز مجمع البیان میں امام صادق سے منقول ہے کہ انہوں نے جاهد الکفار بالمنافقین پڑھا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی منافق سے قتال نہیں کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں کی تالیف کرتے تھے اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی کہ یاایها النبی جاهد الکفار بالمنافقین

تفسیر صافی صفحہ ۱۲ میں ہے۔

تری علی ابی عبدالله علیه السلام واجعلنا للمتقین اماما فقال ابو عبدالله سالوا الله عظیما ان یجعلهم للمتقین اماما فقیل له یا ابن رسول الله کیف نزلت قال واجعل لنا من المتقین اماما

امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ واجعلنا للمتقین اماما تو امام نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ سے بڑی سخت درخواست کی کہ ان کو متقیوں کا امام بنادے کہا گیا اے فرزند رسول یہ آیت کس طرح نازل ہوئی تھی فرمایا: واجعل لنا من المتقین اماما یعنی متقیوں سے کوئی امام ہمارے لئے بنا دے۔

[illegible] شریعت [illegible] کو درہم برہم کرنے اور ختم نبوت کے انکار کے لئے مسئلہ امامت ایجاد کیا اور کہا کہ امام ہر بات میں مثل نبی کے ہوتا ہے پھر امامت بھی بارہ میں منحصر کر دی تھی۔ قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں ان کو یہ اشکال نظر آیا کہ امام بننے کی دعا اس آیت میں تعلیم دی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص امام بن سکتا ہے لہٰذا انہوں نے یہ روایت تصنیف کر دی کہ اصل آیت یوں تھے۔ وجعل لنا من المتقین امام کیونکہ اگر وہ اس آیت کو نظر انداز کر دیتے تو پوری شیعہ مذہب کی عمارت ہی دھڑام سے گر جاتی۔ مگر شیعہ کی یہ چال کامیاب نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نہ تو اس آیت سے شیعوں کی تعداد کا صرف بارہ میں منحصر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام کے سوا کوئی متقی نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے پارے میں سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے ایمان والوں تم پر روزے اس لئے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ" تو اب جب متقی ہر روزہ دار بن سکتا ہے تو شیعہ نے

www.haqsuch.tk

اس آیت کے بارے میں جو تاویل کی ہے وہ کسی کام کی نہ رہی کیونکہ قیامت تک متقیوں کا سلسلہ بھی جاری رہے گا اور وہ امام بھی بنتے رہیں گے۔

علماء شیعہ کا اقرار کہ موجودہ قرآن کریم میں کمی، زیادتی اور تبدیلی ہو گئی ہے۔

علامہ مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب مطبوعہ ایران کے صفحہ ۲۱۱ میں لکھتے ہیں۔

الاخبار الکثیره المعتبره الصریحه فی وقوع السقط و دخول النقصان فی الموجود من القرآن زیاده علی مامر فی ضمن الادلته السابقه وانه [illegible] من تمام [illegible] انزل اعجازا علی قلب سیدالانس والجن من غیر [illegible] بابواب [illegible] وهی متفرقه فی الکتب المعتبره التی علیها المعول عندالاصحاب جمعت ماعثرت علیهافی هذاالباب

بہت سی معتبر حدیثیں جو صاف بتا رہی ہیں کہ قرآن موجودہ میں کمی ہو گئی اور نکال ڈالا گیا علاوہ اس کے جو دلائل سابقہ کے ضمن میں گذر چکا اور یہ قرآن مقدار نزول سے جو بطور اعجاز آنحضرت ﷺ کے قلب پر نزول ہوا تھا بہت کم ہے کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں اور یہ حدیثیں ان معتبر کتابوں میں ہیں جن پر ہمارے اصحاب کا اعتبار ہے جس قدر حدیثیں مجھے ملیں۔ میں نے اس باب میں جمع کر دی ہیں۔

اس کے بعد بکثرت کتابوں کے نام بتائے ہیں اور روایات تحریف کے انبار لگائے دیئے ہیں۔

قرآن کی تحریف پر شیعہ کا اتفاق

علامہ نعمت اللہ محدث جزائری کا دعویٰ

نیز اس کتاب کے صفحہ ۳۰ میں ہے۔

قال السید المحدث الجزائری فی الانوار مامعنا ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحه الاخبارا المستفیضه بل المتواتره الداله بصربها علی وقوع التحریف فی القرآن کلاما وماده و اعرابا والتصدیق بها (فصل الخطاب ص ۳۰)

سید محدث (نعمت اللہ) جزائری نے کتاب انوار میں لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امامیہ کا اتفاق [illegible] بات پر ہے کہ وہ مستفیضی بلکہ متواتر حدیثیں جو قرآن [illegible] تحریف پر [illegible] دلالت [illegible] صحیح ہیں اور یہ تحریف کلام میں بھی ہے مادہ میں بھی ہے اعراب میں بھی ہے ان احادیث کی تصدیق پر سب متفق ہیں۔

تحریف قرآن ثابت کرنے والی روایات دو ہزار سے زائد ہیں

صاحب فصل الخطاب علامہ نوری طبرسی صفحہ ۲۷۷ پر محدث جزائری کا قول نقل کرتے ہیں۔

وهی کثیره جدا حتی قال السید نعمه الله الجزائری فی بعض مولفاته کما حکی عنه ان الاخبار الداله علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادی استفاضتها جماعه کالمفید والمحقق الداماد و العلامه المجلسی و غیرهم بل الشیخ ایضا صرح فی التبیان بکثرتها بل ادعی تواترها جماعه یاتی ذکرهم

www.haqsuch.tk

ترجمہ:۔ تحریف قرآن کی حدیثیں بہت ہیں یہاں تک کہ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصنیفات میں جیسا کہ ان سے منقول ہے لکھا ہے کہ تحریف کی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان روایات کے مستفیض ہونے کا دعویٰ کیا ہے مثل مفید اور محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہم کے بلکہ شیخ نے تبیان میں ان روایات کے کثیر ہونے کی تصریح کی ہے بلکہ ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان لوگوں کا ذکر آئندہ ہوگا۔

پھر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں:

واعلم ان ذلک الاخبار منقوله من الکتب المعتبره التی علیها معمول اصحابنافی اثبات الاحکام الشرعیه والاثار النبویه

جاننا چاہیے کہ یہ حدیثیں [illegible] کتابوں سے [illegible] ہیں جن [illegible] ہمارے اصحاب کا احکام شریعہ اور [illegible] ثابت کرنے میں [illegible] ہے۔

علامہ مجلسی کا دعویٰ: تحریف قرآن ثابت کرنے والی روایات متواتر ہیں اور مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں

وعندی ان الاخبار فی هذا الباب متواتره معنے وطرح جمیعها یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راسابل ظنی ان الاخبار فی هذا الباب لا یقصرمن اخبار الامامه فکیف یثبتونها بالخبر

میرے نزدیک تحریف قرآن کی حدیثیں متواتر ہیں اور ان سب کو غیر معتبر قرار دینے سے فن حدیث سے اعتبار جاتا رہے گا بلکہ میرا خیال ہے کہ تحریف قرآن کی روایات مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں ہیں اگر یہ روایات قابل اعتبار نہ ہوں تو مسئلہ امامت کو کس طرح روایات سے ثابت کیا جا سکتا ہے؟

علامہ نوری طبرسی کا دعویٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قرآن مخصوص تھا

کان لامیر المومنین علیه السلام ترانا مخصوصا جمعه بنفسه بعد وفات رسول الله صلی الله علیه وسلم ضه علی القوم ناعرضوا عنه فحجبه عن اعینهم و کان ولده علیهم السلام یتوارتوناه امام عن امام کبائر خصائص الامامه و خزائن النبوه و هو عند الحبه (عجل الله فرجه) یظهره للناس بعد ظهوره و یامرهم بقراته و هو مخالف بعد ظهوره و یامرهم بقراء ته و هو مخالف لهذ القرآن الموجوده من حیث التالیف و ترتیب السورو [illegible] الکلمات ایضا [illegible] الزیاده والنقیصه و حیثان الحق مع علی علیه السلام و علی مع الحق القرآن الموجوده تغییر من جهتین و هوالمطلوب (فصل الخطاب ص۹۷)

ترجمہ:۔ امیرالمومنین کا ایک قرآن مخصوص تھا جو خود انہوں نے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کر کے صحابہ کے سامنے پیش کیا تھا مگر انہوں نے اس سے منہ پھیرا لہذا جناب امیر نے اس کو ان کی نظر سے پوشیدہ کر دیا اور وہ ان کے اولاد کے پاس رہا ایک امام سے دوسرے امام کو مثل اور خصائص امامت و خزائن نبوت کے میراث میں ملتا رہا اور اب وہ امام مہدی کے پاس ہے۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تو اس کو نکال لیں گے اور لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیں گے اور وہ قرآن اس موجودہ قرآن سے ترتیب سورت و آیات بلکہ ترتیب الفاظ میں بھی

www.haqsuch.tk

مخالف ہے اور کمی بیشی کے لحاظ سے بھی اور چونکہ حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہیں اس لئے ثابت ہو گیا کہ قرآن موجودہ میں دونوں قسم کی تحریف ہے اور یہی مقصود ہے۔

محمد بن یعقوب کلینی، علی بن ابراہیم قمی شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی تحریف قرآن کے قائل تھے

تفسیر صافی کے دیباچہ میں علامہ محسن کاشی لکھتے ہیں۔

و اما اعتقاد مشایخنا رحمهم الله فی ذلک فالظاهر من ثقه الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی طاب ثراه انه کان یعتقد التحریف والنقصان فی القرآن لانه روی روایات فی هذه المعنی فی کتابه الکافی ولم یتعرض لقدح فیها مع انه ذکر اول الکتاب انه کان یثق بما رواه فیه وکذلک استاذه علی بن ابراهیم القمی فان تفسیره علومنه وله غلو فیه وکذالک الشیخ احمد بن ابی طالب الطبرسی

اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ اس بارہ میں یہ ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی قرآن کی تحریف و نقصان کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے تحریف کی روایتیں اپنی کتاب کافی میں لکھی ہیں اور ان پر جرح نہیں کی حالانکہ انہوں شروع کتاب میں تصریح کی ہے کہ جس قدر روایات اس کتاب میں ہیں سب ان کے نزدیک معتبر ہیں اور اسی طرح ان کے استاذ علی بن ابراہیم قمی کہ ان کی تفسیر روایات تحریف سے لبریز ہے اور ان کو اس میں غلو ہے، اور اس طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی

متاخرین علماء شیعہ کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی کا دعوئ تحریف قرآن

دور آخر کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی صاحب عماد الاسلام میں لکھتے ہیں۔ میں ان کی عبارت استقصاء الافحام سے نقل کرتا ہوں۔

قال ایه الله فی العالمین احله الله دار السلام فی عماد الاسلام بعد ذکر نبذ من احادیث التحریف المأثوره عن سادات الانام علیهم الان التحیه والسلام مقتضی تلک الاخبار ان التحریف فی الجمله فی هذا القرآن الذی بین ایدینا بحسب زیاده بعض الحروف ونقصانه بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواضع قد تدوقع بحیث لا یشک فیه مع تسلیم تلک الاخبار

ایه الله فی العالمین یعنی مولوی دلدار علی نے عماد الاسلام میں چند احادیث تحریف کی جو سرداران خلق یعنی آئمہ اثنا عشر علیہم السلام سے مروی ہیں نقل کر کے فرمایا ہے کہ ان احادیث کا مقتضی یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ تحریف اس قرآن میں جو ہمارے سامنے ہے ضرور ہو گئی ہے بلحاظ ترتیب کے بھی بعض مقامات میں ان احادیث کے تسلیم کر لینے کے بعد اس میں کچھ شک نہیں کیا جا سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصلحت کے طور پر اصلی قرآن چھپا دیا

شیعہ مجتہد اعظم مولوی دلدار علی اپنی کتاب عماد الاسلام میں لکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل عبارت ازالہ الغبن سے نقل کی جاتی ہے۔

www.haqsuch.tk

و منها انه معلوم من حال النبی کمالا یخفی علی المتفحص الذکی ذی الحدیث الصائب انه مع کمال رغبه علی تخلیفه علیا کان فی غایه التقیه من قومه ولهذا عندی دلائل و امارات لا یسع المقام ذکرها فیحتمل عند العقل ان النبی حفظا لبیضه الاسلام الظاهری اودع القرآن النازل المشتمل علی نصوص اسماء الائمه واسما المنافقین مثلا عند محارم اسراره کعلی بامرالله لئلا یرتد القوم باسرهم لما علم من حالهم عدم احتمال ذلک و اظهرهم بقدر ما علم المصلحه فی اظهار ولما کانوا هوالباعثین للنبی علی ذلک کان الاسناد الیهم فی محله

ترجمہ :- منجملہ تحریف کی صورتوں کے ایک [illegible] کہ نبی کا حال معلوم ہے [illegible] سمجھ دار ذہن آدمی جو [illegible] اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آپ باوجودیکہ نہایت رغبت اس بات کی رکھتے تھے کہ علی کو اپنا خلیفہ بنائیں مگر اپنی قوم کی طرف سے بہت تقیہ کرتے تھے اس بات کے لئے میرے پاس دلائل و علامات ہیں پس یہ احتمال قرین عقل کے ہے کہ نبی نے اسلام ظاہری کی حفاظت کے لئے بحکم خدا اصلی قرآن جس میں ائمہ کے نام اور منافقوں کے نام کی آیتیں تھیں اپنے محرم راز مثلاً علی کے پاس ودیعت رکھوا دیا تاکہ تمام لوگ مرتد نہ ہو جائیں کیونکہ آپ کو ان کا حال معلوم تھا کہ وہ ان آیات کو برداشت نہ کر سکیں گے اور آپ نے صرف اسی قدر قرآن ان پر ظاہر کیا جس کا ظاہر کرنا آپ کے نزدیک قرین مصلحت تھا اور چونکہ اصلی قرآن کے چھپا ڈالنے کا سبب صحابہ تھے اس لئے یہ کہنا کہ انہوں نے قرآن میں تحریف کر دی بالکل صحیح ہے۔

ہندوستان کے بارہ مجتہدین کی تصدیقات سے منظر عام پر آنے

والے ترجمہ مولوی مقبول کی ایک جھلک

شیعوں کا یہ ترجمہ ۱۳۲۷ میں لکھا گیا ہے اور جب سے اب تک برابر پاک و ہند میں شائع ہو رہا ہے میرے سامنے افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور پاکستان کا شائع کردہ چھٹا ایڈیشن ہے اور اس پر بارہ اماموں کی تعداد کے برابر مجتہدین اور اکابر شیعہ کی تقریظات اور دستخط موجود ہیں کہ یہ ترجمہ تفسیر اہل بیت کے بالکل مطابق ہے اور مومنین کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ وہ علمائے و مجتہدین شیعہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ آیت اللہ أعلم العصر سید احمد علی نقوی لکھنؤ	متوفی ۱۳۸۸ھ
۲۔ شمس الواعظین سید محمد [illegible] دہلوی	متوفی ۱۳۹۲ھ
۳۔ مجتہد العصر سید [illegible]ب حسین عمدۃ العلماء لکھنؤ	متوفی ۱۳۸۳ھ
۴۔ سرکار شریعت مدار مجتہد العصر سید نجم الحسن لکھنؤ	متوفی ۱۳۵۷ھ
۵۔ استاد الکل مجتہد العصر سید ظہور حسین لکھنؤ	متوفی ۱۳۵۷ھ
۶۔ بحر العلوم مجتہد العصر سید یوسف حسین امروہوی ہند	متوفی ۱۳۵۲ھ
۷۔ قمر الاقمار مجتہد سید سبط نبی نوگانوی	متوفی ۱۳۴۶ھ
۸۔ فقیہ اہل بیت مجتہد سید محمد باقر لکھنؤ	متوفی ۱۳۹۲ھ
۹۔ آقائے سید مجتہد محمد ہادی لکھنؤ	متوفی ۱۳۵۷ھ
۱۰۔ صدر المتقین مجتہد اعظم سید باقر ناصر حسین لکھنؤ	متوفی ۱۳۶۱ھ
۱۱۔ قدوۃ العلماء مجتہد سید آقائے حسن لکھنؤ	متوفی ۱۳۴۸ھ
۱۲۔ ناصر الشیعہ مجتہد پنجاب سید علی الحائری لاہور	متوفی ۱۳۴۰ھ

اس ترجمہ کے حواشی میں درج بالا مجتہدین شیعہ کی تصدیق و توثیق کے ساتھ جگہ جگہ تصریحات کی گئی ہیں کہ قرآن کریم میں تحریف کر دی گئی۔ یہاں بطور نمونہ

www.haqsuch.tk

پانچ تصریحات نقل کرتا ہوں۔

(۱) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۳ ان الله اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی العلمین کے ذیل میں لکھتے ہیں
(تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اس طرح تھی)

ان الله اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران و آل محمد علی العلمین تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمد کو گرا دیا۔ تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لفظ آل محمد اس آیت میں موجود تھا۔ لوگوں نے مٹا دیا ایک اور روایت میں ہے کہ اصل یہ آیت یوں تھی۔ آل ابراہیم و آل محمد بجائے لفظ محمد کے عمران بنا دیا گیا۔
(تفسیر قمی صفحہ ۱۰۵)

شراب خور خلفاء کی خاطر قرآن بدل دیا گیا ([illegible])

نمبر ۴۹ ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون کا ترجمہ کیا ہے کہ "پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا جس سے لوگ سیراب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے۔ (سورہ یوسف ۴۹)

پھر اس پر حاشیہ لکھا ہے کہ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی۔ ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون یعنی یعصرون کو معروف پڑھا۔ جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑیں گے؟ آیا خمر نچوڑیں گے؟ اس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین پھر میں اسے کیونکر پڑھوں؟ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمایا ہے۔ ثم یاتی من بعد

ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون یعنی "یعصرون" کو مجہول بتلایا جس کے معنی میں یہ فرمایا کہ ان کو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائے گا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے۔ وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا (اور ہم نے لوگوں کیلئے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتار) آگے مترجم اور محشی مقبول احمد دہلوی "قول مترجم" کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے۔ "معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر یعصرون کو یعصرون سے بدل کر معنی زیر و زبر کیا گیا ہے۔ یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لئے ان کے کرتوت کی معرفت آسان کر دی۔ ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اسی کے حال پر چھوڑو اور تغیر کرنے والے کا [illegible] جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو [illegible] مجید کو [illegible] اصل حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور ان ہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدائے تعالیٰ پڑھا جائے گا۔ (صفحہ ۴۷۹)

سورۃ احزاب سورہ بقرہ سے طویل تھی

(۳) سورۃ احزاب کی آخری آیت کے آخری کلمات وکان الله غفورا رحیما کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ "ثواب الاعمال" میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ احزاب، سورۃ بقرہ سے بھی زیادہ طویل تھی۔ مگر چونکہ اس میں عرب کے مردوں اور عورتوں کی عموماً اور قریش کی خصوصاً بداعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں اس لئے اسے کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کر دی گئی۔ (صفحہ ۸۵۳)

(۴) سورۃ الرحمٰن کی آیت ۳۹ فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ بشارت الشیعہ میں ہے۔ میسرہ کہتے ہیں

کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں سے دو بھی جہنم میں نہ دکھائی دیں گے نہیں واللہ! بلکہ ایک بھی نہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہ بات کتاب خدا میں بھی کہیں ہے؟ پس حضرت علیہ السلام نے ایک سال تک جواب نہ دیا۔ میسرہ کہتے ہیں کہ سال بھر کے بعد ایک دن میں حضرت علیہ السلام کے ساتھ طواف میں تھا کہ یکایک فرمایا اے میسرہ! مجھے تیرے فلاں سوال کا جواب دینے کی اجازت آج ملی ہے۔ میں نے عرض کیا اچھا حضور! وہ مقام قرآن میں کہاں ہے؟ فرمایا سورۃ رحمان میں ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ منکم انس ولا جان میں نے عرض کی کہ اس جگہ منکم تو نہیں ہے فرمایا پہلی آیت جس میں ابن اروی (عثمان بن عفان) نے تحریف کی یہی ہے۔ (صفحہ ۱۰۴۳)

(۵) سورۃ محمد کی آیت نمبر9 ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم ہے ذیل میں لکھتے ہیں۔

ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ (الخ) تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام نے جناب رسول خدا ﷺ کو یہ آیت یوں تھمائی تھی ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فی علی مگر مرتدین نے "نام" اڑا دیا پس اس کا نتیجہ بھگتیں گے جو آگے بیان فرمایا ہے۔ ما ضبط اعمالھم (صفحہ ۱۰۱۱)

پانچ شیعہ مجتہدین کی تصریحات سے شائع ہونے والے ترجمہ سید

فرمان علی کی ایک جھلک

جناب سید فرمان علی صاحب کا یہ ترجمہ پاک و ہند میں بار بار شائع ہوا ہے

اور اس پر مندرجہ ذیل اکابرین شیعہ کی تصدیقات ہیں۔

۱۔ جناب السید نجم الحسن مجتہد	متوفی ۱۳۵۷ھ
۲۔ جناب السید محمد باقر مجتہد	متوفی ۱۳۴۶ھ
۳۔ جناب السید ظہور حسین مجتہد	متوفی ۱۳۵۷ھ
۴۔ جناب السید کلب حسین مجتہد	متوفی ۱۳۸۳ھ
۵۔ سید ناصر حسین مجتہد	متوفی ۱۳۶۱ھ

میرے سامنے "پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ۔ ۱۳۹ فاران ہاؤسنگ سوسائٹی، علی روڈ کراچی نمبر۵" کا مطبوعہ نسخہ ہے۔ اس میں مندرجہ بالا مجتہدین کی تصدیق کے ساتھ اقرار تحریف کے نمونے ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) آیت تطہیر میں تحریف: سورۃ احزاب کا چوتھا رکوع (آیت نمبر ۲۸ تا ۳۴) پورے کا پورا آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات سے متعلق ہے۔ اسی ذیل میں آیت نمبر ۳۳ کا یہ جملہ بھی ہے جو "آیت تطہیر" کے نام سے موسوم ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (الاحزاب ۳۳)

(ترجمہ) اے پیغمبر ﷺ کے اہل بیت! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک اور پاکیزہ رکھے۔ (ترجمہ فرمان علی)

اس آیت کریم میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو "اہل بیت" سے خطاب کر کے ان کی تطہیر کامل کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم کی اس نص قطعی سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن "اہل بیت" بھی ہیں اور فیصلہ خداوندی کے مطابق پاک و مطہر بھی۔ مترجم اور ان کے ہم عقیدہ

www.haqsuch.tk

لوگوں کو "اہل بیت" سے عداوت اور اللہ تعالیٰ کے اس قطعی فیصلہ سے انحراف ہے۔ وہ اس آیت کی کوئی ایسی تاویل بھی نہیں کر سکتے جس کے ذریعہ آیت تطہیر کا روئے سخن ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے ہٹا کر کسی اور کی طرف پھیرا جا سکے۔ اس لی کہ ما قبل و ما بعد میں خطاب ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے ہی چلا آ رہا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ درمیان کا ٹکڑا کسی اور سے متعلق قرار دے دیا جائے۔ جناب مترجم نے اس مشکل کا حل یہ نکالا ہے کہ یہاں قرآن میں تحریف کر دی گئی ہے۔ آیت کا یہ ٹکڑا کسی اور جگہ کا تھا۔ جسے (نعوذ باللہ) خود غرضی کی وجہ سے یہاں جڑ دیا گیا۔ مترجم کے الفاظ یہ ہیں۔

"اس آیت کو درمیان سے [illegible] اور ما قبل و ما بعد [illegible] ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی [illegible] بلا ربط ہو جاتا ہے جس [illegible] صاف ثابت [illegible] ہے آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کر دی گئی ہے۔"

مترجم کی اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوئیں۔ ایک یہ کہ اگر قرآن کریم صحیح ہے۔ برحق ہے اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہے تو یہ آیت تطہیر لا محالہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے حق میں ہے اور وہ ہی قرآنی خطاب "اہل بیت" کا مصداق ہیں۔ دوم یہ کہ مترجم اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے نزدیک قرآن کریم تحریف شدہ ہے۔ اس میں کسی "خاص غرض" کی وجہ سے تغیر و تبدیل کر دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ' استغفر اللہ

(۲) آیت رحمت و برکات میں تحریف مترجم کی بد قسمتی سے قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی "اہل بیت" کا خطاب "نبی کی بیوی" کے لئے استعمال ہوا ہے۔ سورۃ ہود آیت ۷۳ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ مقدسہ کے ساتھ فرشتوں کا مقالمہ مذکورہ ہے۔ جس میں فرشتوں نے ان کو "اہل بیت" کے لفظ سے خطاب

کیا۔ قالوا تعجبين من امر الله رحمته الله و بركاته عليكم اہل البيت انه حميد مجيد (ترجمہ) وہ فرشتے بولے (ہائیں) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد (ثنا) بزرگ ہے۔ (ترجمہ فرمان علی)

چونکہ اس آیت کریمہ میں "نبی کی بیوی" کو فرشتوں نے "اہل بیت" کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ جس سے ہر قاری قرآن کا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہو گا کہ نبی کی بیوی بھی اس کے "اہل بیت" میں شامل ہے اور یہ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ ان کے اہل بیت میں شامل ہے۔ (جس کی گواہی اللہ تعالیٰ کے [illegible] فرشتے [illegible] رہے ہیں) تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن آپ ﷺ کی اہل بیت میں کیوں شامل نہ ہوں گے؟

آیت شریفہ کا یہ مفہوم اور یہ نتیجہ ایسا کھلا ہوا اور بدیہی ہے کہ کسی معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی اس کے سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آ سکتی اور نہ اس میں کسی ادنیٰ تاویل کی گنجائش رہتی سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ (نعوذ باللہ) قرآن کریم کی یہ آیت ہی غلط ہے چنانچہ مترجم نے اہل بیت نبویؐ کی عداوت سے مجبور ہو کر یہی راستہ اختیار کیا۔ مترجم لکھتے ہیں "اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں (قبل کی آیت میں نہیں بلکہ اس آیت کے پہلے جملہ میں۔ ناقل) جتنا خطاب حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف ہے واحد مونث کے صیغہ ہے میں اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر "حاضر" کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں

www.haqsuch.tk

خواہ مخواہ داخل کی گئی ہے۔ (صفحہ نمبر۴۱۱)

گویا مصنف کو صاف صاف اقرار ہے کہ اگر قرآن کریم صحیح ہے اور ہر قسم کی غلطی اور تحریف سے پاک ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم کے نص قطعی کی رو سے "ازواج نبی" بغیر کسی شک و شبہ کے اہل بیت میں شامل ہیں اور اگر اس عقیدہ کو تسلیم نہ کیا جائے تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ قرآن کریم کو غلط تسلیم کیا جائے۔ (نعوذ باللہ من الکفر والشقاق)

آیت وانا له لحافظون میں تحریف

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حفاظت کا وعدہ فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

بے شک ہم نے ہی تو قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (ترجمہ فرمان علی)

یہ آیت کریمہ مترجم (سید فرمان علی) کے عقیدہ تحریف قرآن کی جڑ کاٹ دیتی ہے مگر چونکہ ان کا قرآن کریم کے بجائے قرآن کی طرف منسوب روایات تحریف پر ایمان ہے اس لئے مترجم نے اس آیت کی ایسی تاویل کرڈالی جس سے ان کے امام کے عقیدہ تحریف پر کوئی آنچ نہ آئے چنانچہ اس آیت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے جس کو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اس کی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کا ضائع و برباد نہ ہونے دیں گے۔ پس اگر دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہو گا کہ وہ محفوظ ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانے تک قرآن مجید

میں کیا کیا تغیرات ہو گئے۔ کم از کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر لفظ محفوظ رکھیں گے۔ کیونکہ اس زمانے میں چھاپہ خانوں کی طرف سے روزانہ سینکڑوں ہزاروں اوراق قرآن پاک کے برباد کیے جاتے ہیں۔ دوسرے ذکر سے مراد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تب مطلب یہ ہو گا کہ کفار کے شر سے خدا آپ کو محفوظ رکھے گا۔ (حاشیہ صفحہ ۴۶۹)

نوٹ:۔ ترجمہ مولوی مقبول اور ترجمہ سید فرمان علی کے بارہ میں تمام تر بیان کردہ تفصیلات میں نے اپنے شیخ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی کتاب شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم سے نقل کی ہیں۔

سامعین گرامی قدر! اب جبکہ آپ کے سامنے میں نے شیعہ کی مستند دینی کتب سے دس حوالہ جات بھی اس سے بڑھ کر نامور شیعہ مجتہدین و متقین کے اقوال پیش کر کے یہ ثابت کر چکا ہوں کہ تحریف قرآن کا عقیدہ شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس سے کسی صورت بھی شیعہ کو راہ فرار نصیب نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی عذر قابل سماعت ہو سکتا ہے۔ ہاں اس کی صرف ایک ہی صورت باقی رہ سکتی ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ ایسا تحریف قرآن کا منکر شیعہ اپنے تمام ان مجتہدین و مصنفین کے کفر کا نعرہ بلند کرے۔ جنہوں نے عقیدہ تحریف قرآن کا شد و مد سے صرف اقرار ہی نہیں کیا بلکہ اسے ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے اور ایسا کرنا کسی بھی صاحب عقل شیعہ کے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ اس سے پھر مذہب شیعہ کی بنیاد ہی کٹ کر رہ جائے گی۔

آخر میں اب میں بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر بجا لاتا ہوں کہ اس پروردگار عالم نے چودہ سو سال سے اہلسنت سے ہی خدمت قرآن کا کام لیا ہے

www.haqsuch.tk

اور انہی کے سینوں کو قرآن کریم کا سفینہ بنا کر اپنی دولت بے پایاں سے فیض یاب کیا ہے۔ اور آج ہم چودہ سو سال کے بعد عالم کفر کے سامنے چیلنج کے طور پر یہ کہنے کی طاقت رکھتے ہیں کہ آؤ!! اس قرآن کریم کی صداقت کو ملاحظہ کرو کہ ایک سات سال کے ہمارے بچے کی زبان پر جس قرآن کی تلاوت ہے۔ اس میں اور استنبول کے عجائب گھر میں موجود حضرت عثمان غنی کی شہادت کے گواہ قرآن کے نسخہ میں ایک لفظ یا حرف تک کا فرق نہیں ہے۔

سامعین محترم! عقیدہ تحریف قرآن کی سب بڑی خرابی یہ ہے کہ اس عقیدہ کے بعد انسان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے رب کریم نے جو قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا ثابت [illegible] اب لوگ [illegible] اللہ [illegible] قرآن کو [illegible] ہے [illegible] خالق کائنات اس وقت [illegible] حفاظت کرنے [illegible] بات یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ اس وقت اسے یہ علم نہ تھا کہ چند ہی سالوں بعد یہ قرآن کریم بدل دیا جائے گا۔

اس طرح تحریف قرآن کا معتقد گروہ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ ' جھوٹا ' عاجز اور جاہل قرار دینے کا عملاً اعلان کرتا ہے حالانکہ ایسی سوچنا بھی ایمان کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے اور اسے ماں کی آغوش سے لے کر قبر کی آغوش تک اپنے سینے سے لگائے رکھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین ثم آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

ولا تلبسوا الحق بالباطل | وتکتموا الحق وانتم تعلمون

شیعیت نے امت کو قرآن کے بدلے کیا دیا؟

خطاب نمبر 7

شیعہ مذہب کے بانیوں نے جب قرآن کو محرف و مبدل قرار دے کر اپنی قوم کو دولت قرآن سے محروم کر دینے کی ناپاک کوشش اپنے خیال میں کامیاب بنا لی اور اس حد تک تو وہ واقعی کامیاب ہو گئے کہ شیعہ کا دامن قرآن کریم جیسی دولت سے بالکل ہی خالی ہو گیا تو اب انہیں یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ ہم اپنے پر [illegible] کو [illegible] قرآن کے [illegible] گیا [illegible] نے اور نایاب گوہر دین تاکہ وہ اس پر فخر کر سکیں لیکن ان کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ قرآن ایسے چمکتے ہوئے آفتاب کے مقابل لائیں تو کیا لائیں اور پھر کہاں سے لائیں؟ لہٰذا انہوں نے اپنی بے وقوف قوم کو مختلف قسم کے افسانے اور جھوٹی روایتیں پیش کر کے اپنی قوم کو چراغ دکھانے کی نازیبا حرکت کی۔

www.haqsuch.tk

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شیعیت نے امت کو قرآن کے بدلے کیا دیا؟

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين وعلى اصحابه اجمعين اما بعد○ اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ○ بسم الله الرحمن الرحيم○ ان الذين اشتروا الكفر بالايمان لن يضروا الله شيئا○ وقال تعالى في مقام آخر اتستبدلون الذي هو ادنى بالذي هو خير○

قال النبى صلى الله عليه وسلم من كذب على متعمدا فقد كفر○ و قال عليه السلام ○ من كذب على متعمدا فليتبوامقعده من النار○

صدق الله العظيم و صدق رسوله النبى الكريم و نحن على ذلك لمن الشاهدين و الشاكرين والحمد لله رب العالمين○

محترم المقام حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو' نوجوان ساتھیو' اور سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو!

میں نے اپنے خطبہ میں جو آیات مبارکہ تلاوت کی ہیں پہلے ان کا مفہوم بیان کرتا ہوں اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں تاکہ جس

عنوان پر آج کی گفتگو ہوگی اس سے آپ آگاہ ہوسکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کرلیا ہے وہ اللہ کا کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتے ہیں" دوسری آیت میں ارشاد ربانی ہے "کیا تم اعلیٰ چیز کا ادنیٰ چیز کے ساتھ تبادلہ کرنے کو محبوب رکھتے ہو" اور حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے "جس شخص نے میری طرف قصداً جھوٹ منسوب کیا اس نے کفر کیا" "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔"

بانیان مذہب شیعہ کی قرآن کے مقابل تصوراتی دنیا میں کتاب لانے کی حیرت انگیز کہانی

سامعین محترم! [illegible] میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آج کا موضوع یہ ہے کہ شیعہ مذہب کے بانیوں اور ابن سبا کے لائق شاگردوں نے جب قرآن کریم کو محرف و مبدل قرار دیکر اپنی قوم کو دولت قرآن سے محروم کردینے کی ناپاک کوشش اپنے خیال میں کامیاب بنالی اور اس حد تک تو وہ واقعی کامیاب ہوگئے کہ شیعہ کا دامن قرآن کریم جیسی دولت سے بالکل ہی خالی ہوگیا تو اب انہیں یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ ہم اپنے پرستاروں کو قرآن کے بدلے کیا کیا علمی خزانے اور نایاب گوہر دیں تاکہ وہ اس پر فخر کرسکیں...... لیکن ان کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ قرآن ایسے چمکتے ہوئے آفتاب کے مقابل لائیں تو کیا لائیں اور پھر کہاں سے لائیں' کیونکہ قرآن کریم کا تو خود چیلنج ہے کہ تم میرے مقابلہ میں صرف ایک سورۃ بھی نہیں بنا سکتے چاہے اس کام کے لئے اپنے ساتھ کائنات کے تمام سابقین و آخرین جن' انسانوں کو بھی ساتھ ملالو تو اب جو لوگ ایک آیت قران کے مقابل نہیں لاسکتے ہیں وہ پورا قرآن یا اس سے بھی اچھی چیز کہاں سے لاسکتے تھے۔

www.haqsuch.tk

اب شیعہ مذہب کے بانیوں نے ایک اور راستہ اختیار کیا کہ قرآن کے بدلہ میں کوئی چیز عملاً" پیش کرنے کی بجائے فرضی اور تصوراتی دنیا میں ایک نقشہ تیار کرلیا جائے اور اس میں مبالغہ آرائی کا جس قدر بھی رنگ بھرا جاسکتا ہو بھرا جائے اور اس فرضی چیز کو حسن و خوبصورتی جس قدر دی جاسکتی ہو دی جائے' پھر اسکا خوب پرچار کیا جائے...... لیکن...... جب دنیا اس کے دیدار کی طلبگار ہو اور شوق و حسرت کے ساتھ اس کی راہیں تکنے لگے اسے پانے کی امنگیں اور خواہشیں انگڑائیاں لینے لگیں اس کے استقبال کے لئے اک جہاں گھروں سے باہر نکل آئے تو ایک قدم اور آگے بڑھ کر لوگوں کو بتایا جائے کہ حضرات! ابھی آپ کچھ دیر اور انتظار کریں یہ تمام [illegible]ستاویزات اور علم [illegible] عرفان سے لبریز خزانے آپ کے سامنے آنے ہی والے [illegible] کہ ہم خود ان [illegible] انوں کو [illegible] آئمہ کے [illegible] دیکھ کر آئے ہیں اور ہماری خوش قسمت نگاہیں انکے دیدار سے شرف یاب ہو چکی ہیں۔ بس آپ...... اس وقت کا انتظار کریں جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو ان کے ہمراہ یہ سب خزانے موجود ہوں گے۔

جب لوگوں نے پوچھا کہ وہ امام مہدی کب آئے گا تو جواب دیا گیا ۷۰ھ میں اس کے آنے کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ دے گئے ہیں لیکن جب ۷۰ھ بھی گزر گیا اور امام مہدی کا ظہور نہ ہوا تو ابن سباء کے چالاک شاگردوں نے فوراً یہ بہانہ تراش لیا کہ ۶۰ھ میں حضرت حسین کی مظلومانہ شہادت کے باعث اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگیا اور اس نے امام مہدی کو بھیجنے کا فیصلہ موخر کردیا ہے۔ اس پر جب اعتراض ہوا کہ کیا خدا کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پہلی خبر نہ تھی تو جواب ملا کہ ۷۰ھ میں امام مہدیؑ کے ظہور کے بارہ میں خدا کو بداء ہوگیا تھا اس کے بعد جب لوگ پھر مایوس ہونے لگے اور قرآن کے بدلے میں شیعہ کے

تصوراتی اور افسانوی طور پر مشہور کردہ علمی خزانہ کے دعویٰ کو جھٹلانے لگے تو کہا گیا کہ کچھ سال اور انتظار کریں کیونکہ اب امام مہدی ۱۴۰ھ میں ضرور ظاہر ہوگا۔ بہت سے لوگ تو اسی انتظار میں راہی ملک عدم ہوئے باقی جو زندہ رہے جب انہوں نے ۱۴۰ھ کے سال کو بھی امام مہدی کی نوید سنانے سے گنگ پایا تو انہوں نے آسمان سر پر اٹھالیا اور چیخ چیخ کر کہنا شروع کردیا کہ امام مہدی کے نام پر ہم سے مسلسل جھوٹ بولا جارہا ہے۔ آخر ہمیں اس بات کی وجہ کیوں نہیں بتائی جاتی کہ امام مہدی کا آنا کس وجہ سے رک گیا ہے؟

تو اب شیعہ کے فنکار راویوں نے اپنے اماموں کی طرف سے اس کا جواب دینا شروع کردیا کہ امام مہدیؑ کا مسئلہ ایک راز اور بھید تھا جو ہم نے ہمیں اپنا [illegible] جا [illegible] خفیہ [illegible] سے تعبیر [illegible] تم نے اس راز کو افشاء کردیا اور اس بھید کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے اس لئے امام مہدی کی آمد مقررہ وقت پر بھی نہیں ہوئی ہے اور آئندہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی وقت معین طور پر ہمیں نہیں بتلایا ہے۔

محترم سامعین! اگرچہ آپ کو میرے لہجہ اور انداز بیان سے یہ احساس ہوگا کہ شاید میں نے اپنے پاس سے محض زیب داستان کے لئے اس طرح بات کی ہے لیکن میں حلفاً" کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں ایک ایک لفظ ان حقائق کی ترجمانی کرنے والا ہے جو سینکڑوں شیعہ کی روایات کی صورت میں ان کی کتب میں بکھرے ہوئے ہیں۔

میں اپنی بات کو طوالت دینے کی بجائے آپ کے سامنے ابتداء "کتاب علی" والی روایت پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو خود معلوم ہوگا کہ اس کی اہمیت شیعہ کے نزدیک کیا ہے؟

www.haqsuch.tk

اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس تعلیمات پر مبنی اونٹ کی ران کے برابر موٹی کتاب علی کا تعارف شیعہ کی زبانی

اصول کافی جلد سوم کتاب المواریث ص ۵۲ میں ہے:

عن زرارة قال سالت ابا جعفر علیه السلام عن الجد فقال ما اجد احدا قال فیه الا برایه الا امیرالمومنین علیه السلام قلت اصلحک الله فما قال فیه امیر المومنین فقال اذا کان غدا فالقنی حتی اقرئکه فی کتاب قلت اصلحک الله حدثنی فان حدیثک احب الی من ان تقرئنیه فی کتاب فقال لی الثانیه اسمع ما اقول لک اذا کان غدا فالقنی حتی اقرئک فی کتاب فاتیته من الغد بعد الظهر و کانت ساعتی التی کنت اخلوبه فیها بین الظهر والعصرو کنت اکره ان اسئاله الا خالیا خشیه ان یفتینی من اجل من یحضره بالتقیه۔

فلما دخلت علیه اقبل علی ابنه جعفر فقال اقرء زرارة صحیفه الفرائض ثم قام لینام فبقیت انا وجعفر فی البیت فقام فاخرج الی صحیفه مثل فخذ البعیر فقال لست اقرئکها حتی تجعل لی الله علیک ان لا تحدث بما تقرء فیها احدا حتی اذن لک ولم یقل حتی یاذن لک ابی۔

www.haqsuch.tk

فقلت اصلحک الله لم تضیق علی ولم یامرک ابوک بذاک فقال ماکنت بناظر فیها الا علی ما قلت لک فقلت فذالک لک و کنت رجلا عالما بالفرائض والوصایا بصیرا بها فلما القی الی طرف الصحیفه اذا کتاب غلیظ یعرف انه من کتب الاولین فنظرت فیها فاذا فیها خلاف ماباید الناس من الصله والامر بالمعروف الذی لیس فیه اختلاف واذا عامته کذالک فقرته حتی اتیت علی اخره بخبث نفس وقلة حفظه واستغفار رای وقلت وانا اقول باطل حتی اتیت علی اخره ثم ادرجتها ورفعتها الیه ثم لقیت ابا جعفر علیه السلام فقال لی اقرات صحیفه الفرائض فقلت نعم فقال کیف رایت ما قرات قال فقلت باطل لیس بشیء هو خلاف مالناس علیه قال فان الذی رایت والله یا زرارة هوالحق الذی رایت املاء رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خط علی علیه السلام بیده فاتانی الشیطان فوسوس فی صدری فقال وما یدری انه املاء رسول الله و خط علی بیده۔

فقال لی قبل ان انطق لا تشک وداشیطان والله انک شککت وکیف لا ادری انه املاء رسول الله و خط علی بیده و قد حدثنی ابی عن جدی امیر المومنین علیه

السلام حدثہ بذالک۔

زرارہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے دادا کی میراث کی بابت پوچھا تو امام نے فرمایا میں سوا امیرالمومنین علیہ السلام کے اور کسی کو نہیں پاتا کہ اس مسئلہ میں اس نے اپنی رائے سے نہ بیان کیا ہو' میں نے کہا اللہ آپ کی اصلاح کرے بتایئے کہ امیرالمومنین نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے امام نے کہا کہ کل مجھ سے ملنا تو تمہیں یہ مسئلہ ایک کتاب میں پڑھا دوں گا۔ میں نے کہا اللہ آپ کی اصلاح کرے مجھ سے آپ زبانی بیان کیجئے آپ کی بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے مجھے آپ کسی کتاب میں یہ مسئلہ پڑھائیں امام نے مجھ سے دوبارہ کہا کہ جو میں تم سے کہتا ہوں اس کو سنو کل تم مجھ سے ملنا تاکہ میں تم کو ایک کتاب پڑھا دوں [illegible] ان کے اس [illegible] سے ان بعد ظہر گیا اور ظہر عصر [illegible] کا وقت [illegible] میں [illegible] تنہائی کی ملاقات کیا کرتا تھا' میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ بغیر تنہائی کے ان سے کچھ پوچھوں اس خوف سے کہ کہیں مجھے وہ تقیہ کے ساتھ فتویٰ نہ دے دیں' بہ سبب ان لوگوں کے جو اس وقت موجود ہوں۔

چنانچہ جب میں امام باقر کے پاس پہنچا تو وہ اپنے بیٹے جعفر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ زرارہ کو علم فرائض کا صحیفہ پڑھا دو اس کے بعد وہ خود سونے کے لئے اٹھ گئے' اب میں اور جعفر گھر میں باقی رہے۔ جعفر اٹھے اور انہوں نے میرے سامنے ایک کتاب نکالی جو اونٹ کی ران کی طرح موٹی تھی اور کہنے لگے یہ کتاب میں تمہیں نہ پڑھاؤں گا' یہاں تک کہ تم اللہ کو ضامن دو کہ جو کچھ اس صحیفہ میں پڑھو گے اس کو کسی سے بیان نہ کرنا تاوقتیکہ میں تم کو اجازت نہ دوں۔ جعفر صادق نے اپنے باپ کی اجازت کی شرط نہ لگائی تو میں نے کہا کہ اللہ

تمہاری اصلاح کرے تم کیوں مجھ پر تنگی کرتے ہو تمہارے باپ نے تو تم کو اس کا حکم نہ دیا تھا تو جعفر نے کہا کہ تم اس کتاب کو نہیں دیکھ سکتے مگر اسی شرط کے ساتھ جو میں نے بیان کی تو میں نے کہا اچھا یہ شرط بھی تمہاری خاطر سے منظور ہے۔ اور میں ایک شخص تھا علم فرائض اور وصایا کا جاننے والا اور ان علوم میں بصیرت رکھنے والا جب جعفر صادق نے اس صحیفہ کا ایک کنارہ میری طرف ڈالا تو دیکھا میں نے کہ ایک موٹی کتاب ہے اور معلوم ہوا کہ اگلوں کی کتابوں میں سے ہے میں نے اسکو دیکھا تو اس میں وہ مسائل ملے جو تمام لوگوں کے خلاف تھے صلہ اور امر معروف جس میں کوئی اختلاف نہیں (اس کتاب میں ان مسائل کے بھی خلاف تھا) وہ پوری کتاب ایسی ہی تھی میں نے شروع سے آخر تک خباثت نفس کے تحت پڑھ [illegible] اور [illegible] کے متعلق بری رائے قائم کی میں اس کو پڑھتا [illegible] اور کہتا [illegible] کتاب باطل ہے' یہاں تک میں نے اس کو ختم کر کے لپیٹ کر جعفر صادق کے حوالہ کر دیا' پھر میں امام باقر علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا فرائض کے صحیفہ کو تم نے پڑھ لیا' میں نے کہا ہاں!! امام نے پوچھا کہ جو کچھ تم نے پڑھا اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے؟۔

میں نے کہا وہ بالکل باطل ہے کچھ نہیں ہے تمام لوگوں کا جن امور میں اتفاق ہے ان کے خلاف ہے امام نے فرمایا (یہ تو سچ ہے) مگر جو کتاب تم نے دیکھی ہے اے زرارہ!! اللہ کی قسم وہ حق ہے جو کتاب تم نے دیکھی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بولی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے' پھر شیطان میرے پاس آیا اور اس نے مجھے وسوسہ دلایا کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کی بولی ہوئی اور علی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

تو امام باقر میری طرف متوجہ ہوئے اور قبل اس کے کہ میں کچھ

www.haqsuch.tk

کہوں فرمایا کہ شیطان کا دوست بن کر شک نہ کر۔ واللہ تو نے شک کیا بھلا مجھے کیسے نہ معلوم ہو گا کہ یہ کتاب رسول اللہ کی بولی ہوئی اور علی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے یہ تحقیق مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ امیر المومنین نے ان سے یہ بات بیان کی تھی۔

سامعین محترم:۔ زرارہ کی یہ روایت آپ سن چکے ہیں اب آپ خود سوچیں کہ اس روایت کا مطلب تو یہ ہوا کہ امام باقر نے اول تو یہ بتایا کہ سوائے حضرت علی ؓ کے سب لوگ دادا کی میراث کے مسئلہ میں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں دین کے مطابق نہیں۔ دوسرے انہوں زرارہ کو خاص وقت پر بلایا تاکہ اس کتاب کا مطالعہ کرائیں جو [illegible]ول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]سلم کی فرمائی ہوئی لفظ بلفظ حضرت علی ؓ نے تحریر کی [illegible] زرارہ کی [illegible] ہے کہ [illegible] سے و[illegible] ان کے پاس جاتا تھا جب عام لوگ نہ ہوتے تھے تاکہ جیسے وہ [illegible] شریعت سے آگاہ کریں عام لوگوں کی طرح مجھے بھی تقیہ کی مار نہ ماریں اب جب زرارہ نے امام جعفر کے مطالبہ کسی سے اس کتاب کا تذکرہ نہ کرنے کے وعدہ پر کتاب دیکھی تو زرارہ جیسا جہاندیدہ شخص بھی حیران رہ گیا کہ اس کتاب کا تو ایک مسئلہ بھی شریعت و اسلام کے مطابق نہ تھا۔

خلاصہ کلام

یہ کہ بقول زرارہ یہ پوری کتاب ہی ایسی تھی کہ جسے خود زرارہ کو خباثت نفس کے ساتھ پڑھنا پڑا۔ تو ثابت یہ ہوا کہ (معاذ اللہ) اہل بیت رسول یعنی شیعہ کے بارہ اماموں کے پاس جو دین کا ذخیرہ تھا جو اسلام کی تعلیمات تھیں وہ سید الانبیاء والمرسلین کے فرامین پر مبنی احادیث کے ذخیرہ اور دین اسلام کے

برعکس تھیں۔

اب دو باتوں میں سے ایک بات تو ماننا پڑے گی کہ اگر وہ تعلیمات دین ہیں جو زرارہ جیسے لوگوں نے اماموں کے پاس دیکھی ہیں اور خفیہ ملاقاتوں میں سنی ہیں اور حاصل کی ہیں تو پھر موجودہ قرآن و سنت پر مبنی تعلیمات کفر ہیں اور اگر یہ اصل دین ہے تو پھر شیعہ کے آئمہ خالص کفر پر مبنی کس مذہب کے پیروکار ثابت ہوتے ہیں۔ (استغفر اللہ معاذ اللہ)

کچھ جناب زرارہ کا تعارف

زرارہ صاحب مذہب شیعہ کے بڑے بزرگوں میں سے ہیں شیعوں کے شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین مطبوعہ ایران کے ص ۱۴۷ میں [illegible]رارہ صا[illegible] کے [illegible] عظیم الشان [illegible] فضائل بیان [illegible] ہوئے لکھتے ہیں کہ "ان کو تین اماموں کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا' امام باقر' امام جعفر' امام موسیٰ کاظم اور لکھتے ہیں کہ اصدق اہل زمان خود و افضل ایشان بود و حضرت امام جعفر صادق درباره او فرمود لولا زرارة لقلت ان احادیث ابی سیذھب (ترجمہ) اگر زرارہ نہ ہوتے تو میں کہتا کہ میرے باپ (امام باقر) کی حدیثیں جاتی رہیں گی' نیز قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے ان کو آیت السابقون السابقون اولئک المقربون کا مصداق قرار دیا یہ زرارہ صاحب سبائیہ کمیٹی کے نامور ممبر بلکہ پریذیڈنٹ تھے اگر شیعہ ان کی روایات کو خارج کر دیں تو ان کا مذہب آدھے سے زیادہ فنا ہو جائے۔ زرارہ صاحب کو جو اخلاص آئمہ کے ساتھ تھا' اس کا پتہ بھی کتب شیعہ سے ملتا ہے اسی روایت سے جس کو ہم نے فروع کافی سے نقل کیا بہت کچھ سراغ مل رہا ہے' مگر اس سے بڑھ

www.haqsuch.tk

بڑھ کر باتیں دوسری کتب و روایات میں ہیں۔ بطور نمونہ دو تین نقول حسب ذیل ہیں اصول کافی ص ۵۵۶ میں ہے کہ ایک مرتبہ زرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے بحث کی اور بحث کے بعد جو اعتقاد زرارہ کو ان کی طرف سے تھا اس کے الفاظ صفحہ مذکور میں یہ ہیں۔ من زرارۃ قال قلت شیخ لا علم له بالخصومه۔ زرارہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ بڈھا ہے اس کو مناظرہ کا علم نہیں کافی کی اس روایت کا ترجمہ علامہ قزوینی صافی شرح کافی میں بالفاظ ذیل کرتے ہیں۔ "ایں پیرے بید ماغ شدہ نمیداند روش گفتگو باخصم" یعنی یہ بے عقل بوڑھا مخالف سے گفتگو کا ڈھنگ نہیں جانتا ہے۔ رجال کشی میں روایت ہے کہ زرارہ صاحب نے امام جعفر صادق پر لعنت کی الفاظ روایت یہ ہیں۔

عن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن عبدالرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارۃ یقول رحم الله ابا جعفر واما جعفر ففی قلبی علیه لعنت قلت له وما حمل زرارۃ علی هذا قال حمله علی هذا ان ابا عبدالله اخرج مخازیه۔

"محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے وہ یونس بن عبدالرحمٰن سے وہ ابن مسکان سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے زرارہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ ابو جعفر یعنی امام باقر پر رحم کرے مگر جعفر پر تو میرے دل میں لعنت بھری ہوئی ہے میں نے پوچھا کہ کیا سبب؟ جو زرارہ نے ایسا لفظ کہا تو راوی نے جواب دیا اس کا سبب یہ ہے کہ امام جعفر صادق نے اس کے معائب سب پر ظاہر کر دیے۔"

اسی رجال کشی میں امام جعفر صادق کا زرارہ پر لعنت کرنا بھی منقول

ہے امام موصوف کے الفاظ روایت میں یہ ہیں:۔

کذب علی کذب والله علی لعن الله زرارۃ۔

"زرارہ میرے اوپر افترا کرتا ہے اللہ کی قسم اس نے میرے اوپر افترا کیا ہے اللہ لعنت کرے زرارہ پر۔"

ایسے ہی بزرگ منش اماموں کے لاعن و ملعون لوگوں کی روایات پر مذہب شیعہ کی بنا ہے۔ استغفر اللہ !! استغفر اللہ

قرآن کے مقابلہ میں علم و عرفان کے نایاب گوھروں پر مشتمل شیعہ کا تصوراتی خزانہ صحیفہ 'جفر' ستر گز کے جامعہ اور مصحف

[illegible]

اصول کافی ص ۱۴۶ مطبوعہ لکھنؤ کی روایت ہے کہ:

عن ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبدالله علیه السلام فقلت جعلت فداک انی اسئالک عن مسئاله اهہنا احد یسمع کلامی قال فرفع ابو عبدالله سترا بینه و بین بیت اخر فاطلع فیه ثم قال یا ابا محمد سل عما بدالک قال قلت جعلت فداک ان شیعتک یتحدثون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم علم علیا بابا یفتح له منه الف باب قال فقال یاابا محمد علم رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علیا علیه السلام الف باب یفتح من کل باب الف باب قال قلت هذا والله العلم قال فنکت ساعه

www.haqsuch.tk

فی الارض ثم قال انه لعلم و ما هو بذاک قال ثم قال و ان عندنا الجامعه وما یدریهم ما الجامعه قال قلت جعلت فداک وما الجامعه قال صحیفه طولها سبعون ذرعا بذراع رسول الله صلی الله علیه وسلم واملائه من فلق فیه و خط علی بیمینه فیها کل حلال و حرام و کل شی ء یحتاج الیه الناس حتی الارش فی الخدش و ضرب بیده فقال لی تاذن یااباا محمد قال قلت جعلت فداک انما انا لک فاصنع ماشئت قال فغمزنی بیده وقال حتی ارش هذاکانه مغضب قال قلت هذا والله لعلم قال انه لعلم و لیس بذاک۔

ثم سکت ساعه ثم قال و عندنا الجفر و ما یدریهم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فیه علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل قال قلت ان هذا هو العلم قال انه لعلم و لیس بذاک ثم سکت ساعه ثم قال و ان عندنا لمصحف فاطمه علیها السلام وما یدریهم ما مصحف فاطمه قال مصحف فیه مثل قرآنکم هذا ثلث مرات والله مافیه من قرآنکم حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وما هوبذاک ثم سکت ساعته ثم قال ان عندنا علم ماکان و

علم ما هو کائن الی ان تقوم الساعه قال قلت جعلت فداک هذا و الله هو العلم قال انه لعلم وما هو بذاک قال قلت جعلت فداک فای شی ء العلم قال مایحدث بالليل والنهار الامر بعد الامر والشی ء بعد الشی ء الی یوم القیامه۔

ابو بصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا تو میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں ایک مسئلہ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں یہاں کوئی ایسا شخص تو نہیں ہے جو میری بات سن رہا ہو تو امام جعفر صادق نے پردہ جو ان کے اور دوسرے مکان کے درمیان میں تھا' اٹھایا اور اس میں جھانک کر دیکھا پھر کہا اے ابو محمد کوئی نہیں ہے) جو جی چاہی پوچھو ابو بصیر کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ کے شیعہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت علی کو ایک دروازہ علم کا ایسا بتلایا تھا جس سے ہزار دروازے کھل جاتے ہیں' امام جعفر صادق نے کہا کہ اے ابو محمد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے علی کو فقط ایک دروازہ علم کا ایسا بتلایا تھا جس سے ہزار دروازے ان کے لئے کھل جاتے ہیں؟' پھر فرمایا کہ اے ابو محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے علی علیہ السلام کو ہزار دروازے علم کے بتلائے تھے جن کے ہر دروازہ سے ہزار ہزار دروازے کھلتے ہیں۔

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے کہا یہ خدا کی قسم بڑا علم ہے تو امام نے کچھ دیر زمین کو کریدا (غور و فکر کی حالت میں انسان ایسا کرتا ہے) پھر فرمایا ہاں یہ علم تو ہے مگر بڑا علم تو نہیں ہے پھر امام نے کہا کہ بہ تحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے امام حسن کی اولاد کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا چیز ہے میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں جامعہ کیا

www.haqsuch.tk

چیز ہے امام نے فرمایا ایک کتاب ہے' جس کی لمبائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گز سے ستر گز ہے' رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے منہ کی بولی ہوئی اور علی کے داہنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس کتاب میں تمام حلال و حرام کی باتیں ہیں اور تمام وہ چیزیں ہیں جن کی لوگوں کو حاجت رہتی ہے یہاں تک کہ کسی کا بدن کسی سے چھل جائے اس کی دیت بھی اس میں ہے اور امام نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا اے ابو محمد تم مجھے اجازت دیتے ہو (کہ میں تمہارے بدن میں کچھ کروں) میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں میں تو آپ ہی کا ہوں آپ جو جی چاہے کیجئے امام نے غصہ کے ساتھ اپنے ہاتھ سے میرے جسم کو دبایا اور فرمایا کہ اس کی دیت بھی اس کتاب میں ہے میں نے کہا واللہ یہ علم ہے امام نے فرمایا ہاں علم تو ہے مگر کوئی بڑا علم نہیں ہے۔ پھر امام جعفر صادق تھوڑی [illegible] چپ رہے [illegible] فرمایا اور ہمارے پاس جفر ہے' مگر اولاد [illegible] کو کیا خبر کہ جفر کیا [illegible] میں نے پوچھا [illegible] کیا چیز ہے' امام نے فرمایا چمڑے کا ایک ظرف ہے جس میں نبیوں کا اور وصیوں اور بنی اسرائیل کے تمام علمائے سابقین کا علم بھرا ہوا ہے' ابو بصیر کہتا ہے میں نے کہا البتہ یہ علم ہے امام نے فرمایا ہاں علم تو ہے مگر کوئی بڑا علم نہیں ہے۔

پھر تھوڑی دیر امام چپ رہے اس کے بعد کہا کہ ہمارے پاس فاطمہ علیہا السلام کا مصحف ہے اور اولاد حسن کو کیا خبر کہ مصحف فاطمہ کیا چیز ہے' پھر امام نے کہا کہ وہ ایک مصحف ہے تمہارے اس قرآن سے تگنا ہے اللہ کی قسم تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ابو بصیر کہتے ہیں میں نے کہا واللہ یہ علم ہے امام نے کہا ہاں علم تو ہے مگر کوئی بڑا علم نہیں ہے' پھر تھوڑی دیر چپ رہے اس کے بعد فرمایا بہ تحقیق ہمارے پاس ان چیزوں کا علم ہے جو قیامت تک ہوں گی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ یہ البتہ علم ہے امام نے فرمایا علم تو

ہے مگر کوئی بڑا علم نہیں ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں' پھر بڑا علم کیا چیز ہے امام نے فرمایا وہ علم جو رات اور دن میں نیا پیدا ہوتا ہے' حکم کے بعد حکم اور شے کے بعد شئے قیامت تک۔

ابو بصیر کے کمالات و حالات

کیوں جناب؟ ابو بصیر نے کیا کمال کر دکھایا ہے؟ زرارہ نے تو صرف ایک کتاب علی کا کھوج لگایا تھا ابو بصیر صاحب نے تو بیک وقت چار کتابوں کو پردہ غیب میں سے عالم شہود میں لانے کے لئے کس قدر محنت کی ہے۔ شیعہ قوم کو تو ایسے لوگوں کا احسان مند ہونا چاہئے جو آئمہ کے پاس جا کر پہلے انہیں دست بستہ عرض کرتے [illegible] "بکنا سرکار" [illegible] سید [illegible] بھی باتیں کرنا اور پھر ماشاء اللہ آئمہ بھی [illegible] پر ایسے مہربان [illegible] علم و [illegible] وہ خزانے جو پڑے پڑے زنگ آلود ہو رہے ہوتے تھے ان پر کھول دیتے۔ ویسے آئمہ تو آئمہ ان پر جانور بھی اپنے مخصوص خزانہ کا منہ کھول دیتے تھے۔ چنانچہ اب اس ابو بصیر کا مختصر تعارف اور ان پر کتے کی طرف سے خزانہ لٹانے کا واقعہ بھی سن لیں۔

مولانا عبد الشکور لکھنوی اپنی کتاب گیارہ ستارے میں تحریر فرماتے ہیں ...... سبائیہ کمیٹی جو کوفہ میں قائم تھی' چند چلتے پرزے اس کمیٹی کے روح رواں تھے ان ہی کی روایات پر مذہب شیعہ کا دارومدار ہے۔ ان میں ابو بصیر صاحب ایک بڑے بھاری بزرگ ہیں یہ صاحب بزرگان اہل بیت پر افترا پردازی میں بڑے مشاق تھے' فروع کافی جلد دوم ص ۱۸۱ میں ہے کہ یہ صاحب شراب میں پانی ملا کر نوش فرماتے تھے' اور کہتے تھے آل محمد نے ہمیں اجازت دی ہے۔ تنقیح رجال کشی مطبوعہ ایران ص ۱۶۷ میں ہے کہ ایک مرتبہ یہ صاحب جناب امام جعفر

www.haqsuch.tk

صادق سے ملنے گئے انہوں نے جب اندر آنے کی اجازت نہ دی تو ابو بصیر نے فرمایا کہ میرے ساتھ کھجوروں کا بھرا طبق ہوتا تو یقیناً۔ اجازت مل جاتی اس پر ایک کتا آیا اور ابو بصیر کے منہ میں پیشاب فکر گیا' پھر امام جعفر صادق کے بعد امام موسیٰ کاظم کے ایک فتویٰ کو غلط بتایا اور کہا کہ ابھی ان کا علم کامل نہیں ہوا۔

شب قدر کو ہر سال نئے احکام کے ساتھ اترنے والی کتاب کا تعارف

اصول کافی ص ۱۴۷ میں ایک مستقل باب شب قدر کے بیان میں ہے اس باب میں نہایت لطیف اور نفیس روایات ہیں جن سے شیعوں کی حسن عقیدت خاندان نبوت کے ساتھ [illegible] ہر ہوتی ہے۔

اسی باب میں [illegible] امام باقر علیہ السلام سے ایک [illegible] روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:۔

انہ لینزل فی لیلہ القدر الی ولی الامر نفسہ بکذا وکذا وفی امر الناس بکذا وکذا۔

"بہ تحقیق شب قدر میں امام زمان پر تمام امور کی تفصیل سن وار نازل ہوتی ہے اماموں کو اس شب میں حکم دیا جاتا ہے کہ تم خود فلاں فلاں کام کرو' لوگوں کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان سے فلاں فلاں کام کو کہو۔

اور علامہ خلیل قزوینی صافی شرح کافی کتاب الوحید مطبوعہ نول کشور ص ۲۲۷ میں لکھتے ہیں:۔

برای ہر سال کتابے علیحدہ است۔ مراد کتابے ست کہ دراں تفسیر احکام حوادث کہ محتاج الیہ امام ست تا سال دیگر نازل شوند باں کتاب ملائکہ

وروح در شب قدر برامام زمان اللہ تعالیٰ باطل میکند باں کتاب آنچہ راکہ می خواہد از اعتقادات امام خلائق واثبات میکند در آنچہ میخواہد از اعتقادات۔

"ہر سال کے لئے کتاب علیحدہ ہے مراد اس سے وہ کتاب ہے جس میں ان احکام حوادث کی تفصیل ہوتی ہے جن کی حاجت امام کو سال آئندہ تک ہوتی ہے اس کتاب کو لیکر فرشتے اور روح شب قدر میں امام وقت پر نازل ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس کتاب میں امام کے جن عقائد کو چاہتا ہے باطل کر دیتا ہے' اور جن عقائد کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔"

لیجئے جناب! اب تو شیعہ کی ساری مصیبتیں ہی حل ہو گئی ہیں کیونکہ انہیں ہر سال نئے احکام امام کی معرفت نصیب ہو جاتے ہیں اور سابقہ احکام پر عمل کرنے سے [illegible] کسی مخالف کو یہ الزام ویسے کا [illegible] موقع نہیں رہے گا کہ جناب گزشتہ ماہ یا پچھلے سال آپ نے یوں کیا تھا اور یا مسئلہ یوں بتایا تھا اب آپ اس کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہیں کیونکہ شیعہ کی طرف سے فوراً جواب مل جائے گا کہ جناب! نئے سال کی آمد اور نئے مہینے کے آغاز ہی سے سابقہ احکام تبدیل ہو گئے ہیں گویا "رات گئی بات گئی۔"

پچھلی باتیں چھوڑیں اب ترقی کا دور ہے زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا ہے۔

ویسے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جناب! اگر حقیقت حال ایسے ہی ہے تو پھر تکمیل دین کا دعویٰ کیسا؟ اور قرآن کے آخری کتاب اللہ ہونے کا عقیدہ کیا ہوا؟ تو یقیناً۔ ایسے سوال پر شیعہ صاحبان ایک بلند قہقہ لگا کر کہیں گے جناب! "آپ بھی کیا سادہ ہیں دین کی تکمیل اور قرآن کے آخری ضابطہ حیات ہونے کی دلیل ان کے سامنے پیش کرتے ہیں جو اس قرآن کو اصل قرآن مانتے ہی نہیں

ہیں اور جن کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ قانون اسلام میں رد و بدل کا مکمل اختیار اماموں کے پاس ہے۔

پیارے سامعین! ان حوالہ جات کو پیش کرنے کا مقصد بھی صرف آپ حضرات کو حقائق سے آگاہ کرنا ہے اور شیعہ کے دجل و فریب سے روشناس کرانا ہے' تاکہ آپ خود بھی اس بات کو جان لیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ شیعہ کا دھرم اور مذہب اپنی جگہ پر سب کچھ ہے مگر اسلام نہیں ہے۔

خانوادہ نبوت یا جوتشی گھرانہ؟

محترم سامعین! میرے اس عنوان سے یقیناً ذرا سی بھی ایمانی رمق رکھنے والا شخص لرز جائے گا لیکن ... یہ عنوان قائم ہی اس لیے کیا ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ کس طرح شیعہ مذہب کے بانیوں نے خاندان نبوت کی عزت و حرمت کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے۔ بھلا جس گھرانہ کے پاس علوم نبوت دولت قرآن و سنت موجود ہو اسے ان خرافات زمانہ کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی تھی وہ پاکیزہ ہستیاں ان نجوم و جوتش کے ناپاک علوم کی کیونکر خوگر ہو سکتی تھیں۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ شیعہ نے کس طرح حب اہل بیت کے پردے میں اہل بیت عظام کے مقدس افراد کے دامن تقدس کو داغدار کر دیا ہے ان کی طرف ایسی ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں کہ جن سے ان کی شان میں اضافہ تو کیا ہوتا الٹا ایسا نقص لازم آتا ہے کہ جس کی ہزار تاویلات سے بھی تلافی نہیں ہو سکتی ہے۔

لیجئے اب ذرا اصول کافی جلد سوم کتاب الروضہ سے یہ روایت ملاحظہ فرمایئے:

عن معلی بن خنیس قال سالت ابا عبدالله علیه السلام عن النجوم احق هی قال نعم ان الله عز وجل بعث المشتری الی الارض فی صورة رجل فاخذ رجلا من العجم فعلمه النجوم حتی ظن انه قد بلغ ثم قال له انظر این المشتری فقال ما اراه فی الفلک وما ادری این هو قال فنحاه واخذ بید رجل من الهند فعلمه حتی ظن انه قد بلغ فقال انظر الی المشتری این هو فقال ان حسابی لیدل علی انک انت المشتری قال فشهق شهقه فمات وورث علمه اهله فالعلم هناک۔

"معلی بن خنیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم نجوم کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ حق ہے؟ امام نے فرمایا ہاں یہ تحقیق اللہ عزوجل نے مشتری ستارے کو زمین پر بھیجا ایک آدمی کی شکل میں مشکل کرکے تو اس نے ایک عجمی شخص کو پکڑ کر اس کو علم نجوم سکھلایا جب اس کو خیال ہوا کہ یہ شخص کامل ہو گیا تو مشتری نے اس سے پوچھا اپنے علم کی رو سے تو یہ بتلا کہ مشتری کہاں اس عجمی نے کہا' آسمان میں تو نہیں ہے مگر یہ میں نہیں جانتا کہ کہاں ہے' امام فرماتے ہیں یہ سن کر مشتری نے اس شخص کو علیحدہ کر دیا ایک ہندی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس کو علم نجوم سکھلایا یہاں تک کہ اس کو خیال ہوا کہ یہ شخص کامل ہو گیا ہے تو اس سے کہا کہ دیکھ تو مشتری اس وقت کہاں ہے' اس ہندی نے کہا کہ میرا حساب یہ بتلاتا ہے کہ مشتری تو ہے تو مشتری چیخ مار کر مر گیا' پھر علم نجوم اس ہندی کے قرابت والوں میں آیا یہ علم اب ہند میں ہے۔"

www.haqsuch.tk

اس کے بعد ایک روایت اسی باب کی حسب ذیل ہے:۔

عن ابی عبدالله علیه السلام قال سئل عن النجوم و قال لا یعلمها الا اهل بیت من العرب واهل بیت من الهند۔

"امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان سے علم نجوم کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس علم کو کوئی نہیں جانتا مگر ایک خاندان عرب کا جانتا ہے اور ایک خاندان ہندوستان کا۔"

محترم سامعین! ان ہر دو روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاندان عرب جسے علم نجوم و جوتش حاصل ہے خود خاندان اہل بیت ہی ہے تاہم ایک بات پہلی روایت سے ثابت ہوتی ہے کہ حضرت [illegible] کا علم عربی محض [illegible] زیادہ ہے تو کیا پھر [illegible] اصول کا [illegible] اور شیعہ مذہب کے [illegible] ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا جوتشی پنڈتوں کا خاندان آئمہ سے بھی اپنے اس علم میں بڑھ گیا ہے۔ عجیب بات ہے جو قوم آئمہ کی عقیدت میں اس حد تک غلو کر چکی ہے کہ انہیں الوہیت کی صفات سے متصف کرنے سے بھی گریزاں نہ ہوئی اب اس میدان میں آکر اس نے خاندان نبوت کو ہندوستان کے پنڈتوں سے ایک قدم پیچھے ہی کھڑا کر دیا۔

سوچنے کی بات ہے کہ آخر شیعہ مذہب کے بانیوں کو اس مقام پر پہنچ کر کیوں یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم اماموں کو ثانوی درجہ دے رہے ہیں۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ ابن سبا یہودی النسل کے دل و دماغ میں جہاں اپنی یہودیت کی محبت سمائی ہوئی تھی وہیں اسے ہندوستان کے جوتشی پنڈت خاندان کا بھی بہت احترام ملحوظ تھا کیونکہ یہودی اگر "بچھڑے" کے پرستار ہیں تو ہندو "گائے" کو

www.haqsuch.tk

پوجنے والے ہیں اور اس باہمی قدر مشترک کا کچھ احساس تو رکھنا ہی چاہیے تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کی دولت کو سینے سے لگائے رکھنے اور دین اسلام پر تادم آخر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

وما علینا الا البلاغ المبین ○

خطاب نمبر 8

شیعہ کا عقیدہ رجعت اور بارھویں امام کا تعارف

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

ہم سب مسلمان تو قطعاً یقیناً رجعت کے عقیدہ سے انکاری ہیں اور ہمارے آباؤ و اجداد نے تو شاید اس عقیدہ کا زندگی بھر نام بھی نہ سنا ہوگا اب شیعہ کے فتوی کی زد میں وہ بھی آ گئے اور ہم بھی تو شیعہ نے ہم پر اور ہمارے اکابر و اسلاف پر برملا کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ شیعہ اپنے من گھڑت عقائد کو تسلیم نہ کرنے پر ہمیں اور ہمارے بڑوں کو کافر قرار دیتا چلا آتا ہے اور اسے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے اور جب ہم ان کے کفریہ عقائد کو دنیا کے سامنے رکھتے ہیں اور رد کی طور اپنے اکابر و اسلاف کی عزت و حرمت کا تحفظ کرتے ہیں تو شیعیت چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہے کہ ہمیں کافر کہا جا رہا ہے ہمارے اوپر کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں اور ادھر پاکستان کے حکمران اس قدر شیعہ کے ہمدرد اور بہی خواہ بنے ہوئے ہیں شیعہ کی بدزبانی اور تبرابازی و کفریہ عقائد کے پرچار کی مہم کو روکنے کی بجائے الٹا ہمیں ہی جیلوں اور عقوبت خانوں کا مہمان بنا رہے ہیں۔

شیعہ کا عقیدہ رجعت

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ باالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان سيدنا ومولنا محمدا عبده ورسوله ○ اما بعد ○ اعوذ باالله من الشيطن الرجيم ○ بسم الله الرحمن الرحيم ○ كل نفس ذائقه الموت وانما توفون اجوركم يوم القيامه فمن زحزح عن النار وادخل الجنه فقد فاز وما الحياه الدنيا الا متاع الغرور ○ قال النبى صلى الله عليه وسلم انكم تحشرون كما تموتون وتبعثون كما تحشرون او كمال قال صلى الله عليه وسلم ○ صدق رسوله النبى الكريم ونحن على ذالک لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العالمين ○

محترم المقام! حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! قرآن وسنت کی تعلیمات سے ادنیٰ سا تعلق رکھنے والا مسلمان اس بات کو بخوبی جانتا ہے اور ہر ہر مسلمان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ جب ہم اس جہان کو موت کی صورت میں چھوڑ دیں گے تو پھر عالم برزخ میں ہمیں قیامت تک رہنا ہے۔ قیامت کے دن ہر ایک نے اپنی قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں اللہ کے ہاں جمع ہونا ہے تاکہ دنیا کی زندگی میں کیے ہوئے کاموں کا حساب وکتاب دے۔

موت اور قیامت کے دوران صرف عالم برزخ ہی ہے اور اس کے

www.haqsuch.tk

علاوہ کوئی دوسرا عالم نہیں ہے اور پھر خاص طور پر موت کے بعد کسی شخص کا قیامت سے قبل دوبارہ زندہ ہو کر اسی جہان میں پلٹنا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینا مخالفین کے لشکروں سے برسرپیکار ہونا اور پھر دوبارہ فوت ہو کر عالم برزخ کی طرف لوٹ جانا ہرگز ممکن نہیں ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث میں ایسی کوئی بات ہے۔ قرآن کریم نے جگہ جگہ موت کے بعد قیامت کا تذکرہ کیا ہے۔ اگر موت کے بعد دوبارہ قیامت سے قبل بھی کوئی زندگی ہوتی تو ضرور اس کا ذکر قرآن میں اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں ہوتا۔

شیعہ کے عقیدہ رجعت کا تعارف

سامعین محترم! شیعہ کا یہ عقیدہ بھی ان کے باقی کفریہ اور خلاف اسلام عقائد کی طرح تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ کہ قیامت سے قبل اسی دنیا میں حضور سرور کائنات ﷺ حضرت علی حضرت فاطمہ، حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور باقی ائمہ تشریف لائیں گے اور پھر وہ دشمنان اہل بیت خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، باقی جید صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بڑے بڑے ساتھیوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کریں گے اور پھر ان سے تمام مظالم کا بدلہ لیں [illegible] اور ان حضرات کو [illegible] میں معاذاللہ ہزار ہزار بار [illegible] چڑھا کر انتقام کی آگ [illegible] ٹھنڈا کر [illegible]۔

اب آپ کے سامنے رجعت کی تفصیلات بیان کرنے سے قبل شیعہ کے عقائد کی معتبر کتاب احسن الفوائد فی شرح العقائد سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

یعنی آیات متکاثرہ اخبار متواترہ اور بہت سے شیعہ علماء متقدمین و متاخرین کے کلام سے تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اصل رجعت برحق ہے اس میں ہرگز کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور اس کا منکر زمرہ اسلام میں سے خارج ہے کیونکہ یہ

عقیدہ ضروریات مذہب امامیہ میں سے ہے۔ صراط و میزان وغیرہ امور اخرویہ جن پر ایمان رکھنا واجب ہے، کے متعلق جو روایات وارد ہیں وہ ان روایات سے جو عقیدہ رجعت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں نہ سند کے لحاظ سے زیادہ معتبر ہیں، نہ عدد کے لحاظ سے زیادہ ہیں اور نہ دلالت کے لحاظ سے واضح ہیں۔ رجعت کی بعض خصوصیات کا اختلاف اصل رجعت کی حقانیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا جس طرح کہ صراط و میزان وغیرہ امور کی خصوصیات میں اختلاف موجود ہے۔ لہٰذا اصل رجعت پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ اس میں بعض مخلص مومن اور بعض خالص کافر دوبارہ زندہ ہوں گے اور اس کی باقی تفصیلات کو ائمہ اطہار کے سپرد کرو (احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ ابو جعفر بن علی بن حسین صفحہ ۳۲۲)

اور اردو زبان کی شیعہ کی قدیم کتاب تحفۃ العوام میں ہے:

"اور ایمان لانا رجعت پر بھی واجب ہے یعنی جب امام مہدی ظہور و خروج فرمائیں گے۔ اس وقت مومن خالص اور کافر و منافق مخصوص زندہ ہوں گے اور ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہنچے گا اور ظالم سزا و تعزیر پائے گا۔" (تحفۃ العوام ص ۵)

سامعین محترم! شیعہ کی معتبر کتب [illegible] ان دو سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی [illegible] لوگ [illegible] عقیدہ رجعت کے منکر ہیں وہ زمرہ اسلام سے خارج ہیں اب تحریر کرنے کی بات یہ ہے کہ ہم سب مسلمان تو قطعاً قطعاً رجعت کے عقیدہ سے انکاری ہیں اور ہمارے آباؤ اجداد نے تو شاید اس عقیدہ کا زندگی بھر نام بھی نہ سنا ہو گا۔ اب شیعہ کے فتویٰ کی زد میں وہ بھی آ گئے اور ہم بھی۔ تو شیعہ نے ہم پر اور ہمارے اکابر و اسلاف پر برملا کفر کا فتویٰ صادر ہے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے؟ کہ شیعہ اپنے من گھڑت عقائد کو تسلیم نہ کرنے پر ہمیں اور ہمارے بڑوں کو کافر قرار دیتا چلا آتا ہے اور اسے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے اور

www.haqsuch.tk

جب ہم اس کے کفریہ عقائد کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اور دفاعی طور پر اپنے اکابرو اسلاف کی عزت و حرمت کا تحفظ کرتے ہیں تو شیعت چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھالیتی ہے کہ ہمیں کافر کہا جا رہا ہے۔ ہمارے اوپر کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں ادھر پاکستان کے حکمران اس قدر شیعہ کے ہمدرد و بہی خواہ بنے ہوئے ہیں کہ شیعہ کی بدزبانی اور تبرابازی و کفریہ عقائد کے پرچار کو روکنے کی بجائے الٹا ہمیں ہی جیلوں اور عقوبت خانوں کا مہمان بنا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر مجھے شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کا وہ شعر بہت یاد آ رہا ہے۔ جو انہیں نے ڈاکوؤں سے لٹنے کے بعد برفباری کے موسم میں کتوں کا سامنا کرنے والوں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہے ہیں۔

چہ [illegible] زادہ [illegible] مرد [illegible] اند
سنگہارا [illegible] بستند و [illegible] سگاں [illegible] اکشادہ اند

کہ کیسے حرام زادے یہ لوگ ہیں کہ پتھروں کو باندھ رکھا ہے اور کتوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے

زمانہ رجعت کا آغاز ظہور امام مہدی سے ہوگا

شیعہ کی تمام معتبر کتب میں جہاں عقیدہ رجعت کا بیان ہے وہاں اس بات کی تشریح ہے کہ رجعت کا آغاز ظہور امام مہدی سے ہوگا۔ اس امام مہدی سے وہ افسانوی شخصیت مراد ہے جس کا انتظار گذشتہ ساڑھے گیارہ سو سال سے شیعت کو ہے اور وہ ۲۶۰ھ کو صرف چار پانچ سال کی عمر میں غائب ہو گئے تھے اور شیعہ عقیدہ کے مطابق اسی شہر سر من رائی کی غار میں موجود ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کے امام مہدی کا کچھ تعارف کراؤں۔

شیعہ کے بارہویں امام سے متعلق امام اہلسنت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک مختصر مگر مدلل اچھوتی تحریر ملاحظہ ہو۔

بارہویں امام غائب کی پیدائش و غیبت کا عجیب قصہ خاندان والوں کو ان کی پیدائش ہی سے انکار

اثنا عشریہ کے نزدیک جو بارہ امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہیں اور جن پر ایمان لانا ضروری اور شرط نجات ہے ان میں گیارہویں امام حسن عسکری بن علی ہیں جو اصول کافی کے بیان کے مطابق رمضان ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۰ھ میں صرف اٹھائیس سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ان کے حقیقی بھائی جعفر بن علی اور خاندان کے دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حسن [illegible] لاولد فوت ہوئے [illegible] حکومت کے ذمہ داروں کو بھی تحقیق و تفتیش سے [illegible] ثابت [illegible] بناء پر [illegible] شرعی قانون کے مطابق ان کے بھائی اور دوسرے موجود وارثوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یہ بھی اصول کافی ہی کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ (اصول کافی ص ۲۰۶)

اثنا عشریہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ تیسرے امام حسین علیہ السلام کے بعد امام کا بیٹا ہی امام ہوتا' اصول کافی میں ایک مستقل باب ہے: باب اثبات الامامه فی الاعقاب (ص ۱۷۵) اس میں ائمہ معصومین کی متعدد روایات ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ امام کا بیٹا ہی امام ہوتا ہے کوئی دوسرا عزیز تر قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ انہی روایات پر اس عقیدہ کی بنیاد ہے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے عوام اثنا عشریہ کو یہ مشکل پیش آئی کہ گیارہویں امام حسن عسکری کے بعد "امامت" کا سلسلہ کیسے چلے اور بارہواں اور آخری امام کس کو قرار دیا جائے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا گیا اور مشہور کیا گیا کہ امام حسن عسکری کی وفات

www.haqsuch.tk

پھر غیبت و روپوشی سے متعلق روایات اصول کافی کے متعدد ابواب میں درج کی گئی ہیں۔ باب الاشارہ الی صاحب الدار علیہ السلام اور باب تسمہ من (ص ۲۰۲ تا ۳۴۲) ہمارا خیال ہے کہ ان روایات کے مطالعہ ہی سے ہر اس شخص کا تاثر جس کو اللہ تعالٰی نے بصیرت و فراست کی نعمت کا کچھ بھی حصہ عطا فرمایا ہے یہی ہوگا کہ مقدمہ بنایا گیا ہے لیکن اچھا نہیں بنایا جاسکا اور بظاہر امام حسن عسکری کے بھائی جعفر بن علی اور دوسرے اہل خاندان ہی کا بیان صحیح اور قرین عقل و قیاس ہے کہ حسن عسکری لاولد فوت ہوئے۔ واللہ اعلم

بہرحال اس وقت ہم کو اس سے کوئی بحث نہیں کہ دونوں باتوں میں سے کون سی بات صحیح اور قرین عقل و قیاس ہے۔ ہم کو تو یہاں بارہویں امام (امام غائب) کے بارے میں شیعہ اثناعشریہ کا عقیدہ ہی بیان کرنا ہے جو بجائے خود عجیب و غریب اور [illegible] تبصرہ [illegible] ہے۔ پہلے ان کی والدہ محترمہ کا قصہ ملاحظہ فرمالیا جائے جو کتب شیعہ میں بیان کیا گیا ہے ان کا نام ملیکہ اور ان کو شاہ روم کی پوتی بتایا گیا ہے۔ دوسرا نام ان کا نرگس بھی روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔

امام غائب کی والدہ محترمہ کی حیرت انگیز داستان یا افسانہ

علامہ مجلسی نے "جلاء العیون" اور "حق الیقین" میں بارہویں امام (امام غائب) کی والدہ محترمہ کی انتہائی حیرت انگیز داستان (جو عشق و محبت کی بھی بے مثال کہانی ہے) ابن بابویہ اور شیخ طوسی کی روایات کے حوالہ سے بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ ان دونوں حضرات نے (جو مذہب شیعہ کے اساطین میں سے ہیں) معتبر سندوں سے بشر بن سلیمان سے یہ واقعہ روایت کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں واقعہ کی جو روایت نقل کی گئی ہے وہ بہت طولانی ہے

سے چار یا پانچ سال پہلے (ایک روایت کے مطابق ۲۵۵ھ میں اور دوسری روایت کے مطابق ۲۵۶ھ میں) ان کے ایک صاحبزادے ان کی ایک کنیز کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جن کو عام نظروں سے چھپا کے رکھا جاتا تھا اس لئے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ اپنے والد امام حسن عسکری کی وفات سے صرف دس دن پہلے غائب ہو گئے اور وہ تمام چیزوں اور سارے سامان جو حضرت علی سے منتقل ہو کر ہر امام کے پاس رہتے تھے اور آخر میں امام حسن عسکری کے پاس تھے۔ (مثلاً" حضرت علی کا جمع کیا اور لکھا ہوا اصلی اور کامل قرآن اور اس کے علاوہ قدیم آسمانی کتابیں، تورات، انجیل، زبور اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے صحیفے اپنی اصل شکل میں اور مصحف فاطمہ اور الجفر اور الجامعہ والابورا اور انبیاء سابقین کے معجزات، عصائے موسیٰ قمیص آدم اور سلیمان علیہ السلام کی انگشتری وغیرہ کے متعلق تفصیلی روایات (اصول کافی میں ہیں) الغرض شیعی روایات اور عقیدہ کے مطابق چار یا پانچ سال کی عمر والے یہ صاحبزادے یہ سارے سامان تن تنہا اپنی ساتھ لے کر غائب اور اپنے شہر سرمن رائی ہی کے ایک غار میں روپوش ہو گئے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے شیعہ صاحبان کا عقیدہ ہے کہ امام حسن عسکری کے یہی صاحبزادے امام آخرالزماں ہیں ان پر امامت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور چونکہ یہ ضروری ہے کہ جب تک یہ دنیا رہے ایک امام معصوم بھی دنیا میں موجود ہے ورنہ دنیا قائم نہیں رہے گی اس لئے یہ امام آخرالزمان قیامت تک زندہ رہیں گے اور اسی طرح غائب و روپوش رہیں گے اور جب وہ وقت آئے گا جو ان کے ظہور کے لئے مناسب ہوگا اس وقت وہ غار سے برآمد اور ظاہر ہوں گے اور پھر ساری دنیا میں انہی کی حکومت ہو گی اور بارہویں امام کی پیدائش اور

www.haqsuch.tk

یہاں اس کو اختصار اور تلخیص کے ساتھ نذر ناظرین کیا جا رہا ہے۔ (پوری روایت "حق الیقین" طبع ایران اور "جلاء العیون" باب چہار دہم میں دیکھی جا سکتی ہے)

روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ گیارہویں امام حسن عسکری کے شہر "سر من رائی" میں ان کے پڑوس ہی میں ایک شخص بشر بن سلیمان رہتا تھا وہ ان کے اور ان کے والد ماجد امام علی نقی نے بھی شیعان خاص (یعنی مخلص اور معتمد مریدوں) میں سے تھا وہ بردہ فروشی (یعنی غلاموں باندیوں کی خرید و فروخت) کا کاروبار کرتا تھا' اس نے بیان کیا کہ امام علی نقی کے ایک دفعہ فرنگی (انگریزی) زبان اور اسی کے رسم الخط میں ایک خط لکھ کر مجھ کو دیا اور اس کے ساتھ دو سو بیس اشرفی بھی دیں اور فرمایا کہ یہ لے [illegible] بغداد چلے جاؤ [illegible] وہاں دریا کے ساحل پر تم کو [illegible] کشتی نظر آئے گی جس میں فروخت [illegible] تم دیکھو گے کہ ان میں ایک کنیز ہے جو پردہ میں ہے اور اس کو اس سے انکار ہے کہ کوئی اس کو دیکھے۔ ایک عرب جوان اس کو خریدنا چاہے گا اور تین سو اشرفی قیمت لگا دے گا لیکن وہ کنیز اس کے ساتھ جانے پر کسی طرح راضی نہ ہو گی اس وقت تم کنیز کے مالک سے کہنا کہ تم میرا یہ خط اس کنیز تک پہنچا دو۔ (بشر کا بیان ہے کہ) میں امام علی نقی کے حکم کی تعمیل میں بغداد روانہ ہو گیا اور وہ سارے واقعات پیش آئے جتنے امام نے پہلے ہی بیان فرما دیئے تھے۔ آخر امام ممدوح کا وہ خط اس کنیز تک پہنچ گیا' جیسے ہی اس نے خط دیکھا بار بار اس کو چوما اور مالک سے کہا کہ مجھے تم اس خط والے کے ہاتھ فروخت کر دو ورنہ میں خودکشی کر لوں گی مالک دو سو اشرفی لے کر اسے میرے حوالہ کر دینے پر راضی ہو گیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے آیا اس کنیز نے مجھے بتایا کہ میں بادشاہ روم کی پوتی ہوں اور میرا

نام ملیکہ ہے اور میری والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی شمعون کی اولاد میں سے ہیں۔ میرا قصہ یہ ہے کہ جب میں تیرا سال کی تھی میرے دادا نے اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ میری شادی طے کر دی اور مقررہ دن پر شادی کی تقریب میں ایک عظیم الشان جشن منعقد ہوا۔ تخت پر صلیب رکھی گئی' دولھا کو اس تخت پر بٹھایا گیا' پادری صاحبان ہاتھوں میں انجیل لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے طریقہ کے مطابق میرے عقد کی کاروائی شروع کر دی کہ اچانک ایسا ہوا کہ صلیب سرنگوں ہو کر گر پڑی اور تخت ٹوٹ گیا اور میرا چچا زاد بھائی جس کے ساتھ میرا عقد ہو رہا تھا۔ وہ تخت کے اوپر سے نیچے آ گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس نامبارک حادثہ کے بعد میرے دادا نے اپنے ایک دوسرے بھتیجے کے ساتھ میرا عقد کرنے کا ارادہ کیا اور مقررہ دن پر [illegible] طرح جشن منعقد ہوا لیکن عین عقد کے وقت پھر اسی طرح کا واقعہ ہوا جیسا کہ پہلے ہوا تھا۔ میرے دادا کو بہت ہی رنج ہوا۔ اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت مسیح اور ان کے وصی شمعون اور ان کے علاوہ حوارین کی ایک جماعت یہ سب حضرات میرے دادا کے اسی شاہی محل میں آئے اور نور کا ایک منبر رکھا گیا' اس کے بعد حضرت محمد ﷺ اپنے وصی علی اور دوسرے اماموں کے ساتھ تشریف لائے اور نور کے اس منبر پر رونق افروز ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت مسیح سے فرمایا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ کو جو تمہارے وصی شمعون کی بیٹی (یعنی ان کی اولاد میں سے) ہے اپنے اس فرزند کے لئے تم سے مانگوں اور آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے امام حسن عسکری کی طرف اشارہ فرمایا جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے اور سامنے موجود تھے۔ (ملیکہ نے بشر بن سلیمان کو یہ سارا قصہ سنا کر ان سے کہا کہ یہی امام حسن عسکری ہیں جن کے والد کا خط تم نے مجھے دیا ہے۔ آگے ملیکہ نے اپنے خواب کا باقی حصہ سناتے

www.haqsuch.tk

ہوئے بشر بن سلیمان سے کہا کہ حضرت مسیح اور ان کے وصی شمعون نے خوشی سے اس کو قبول کیا اس کے بعد حضرت محمد ﷺ نے خطبہ کا نکاح پڑھا اور حضرت مسیح نے مجھے امام حسن عسکری کے نکاح میں دے دیا۔ ملیکہ نے اپنی خواب کا یہ قصہ سنانے کے بعد بشر بن سلیمان سے کہا کہ میں نے اپنے اس خواب کا کسی سے ذکر نہیں کیا لیکن اسی وقت سے اس "خورشید فلک امامت" امام حسن عسکری کے عشق کی آگ میری سینہ اور دل میں بھڑکنے لگی اور چین و سکون رخصت اور کھانا پینا بھی ختم ہو گیا اور اس آتش عشق کے آثار باہر بھی ظاہر ہونے لگے۔ اس کے بعد میں نے ایک دن خواب دیکھا کہ حضرت مریم تشریف لائیں اور ان کے ساتھ حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں [illegible] ہزار ہا حوران بہشتی۔ حضرت مریم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ خاتون سیدہ النساء فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا [illegible] تمہارے [illegible] ہر کی یہ ماں ہیں۔ [illegible] نے یہ سنتے ہی ان کا دامن پکڑ لیا اور میں بہت روئی اور میں نے عرض کیا کہ آپ کے فرزند حسن عسکری کبھی مجھے دیکھنے اور اپنی صورت دکھانے بھی نہیں آتے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ کیسے آسکتے ہیں تم عیسائی ہو اور تمہارا عقیدہ مشرکانہ ہے۔ حضرت فاطمہ الزہرہ کی یہ بات سن کر میں نے اسی وقت خواب میں کلمہ شہادت پڑھا اور اسلام قبول کر لیا جب خواب سے بیدار ہوئی تو میری زبان پر کلمہ شہادت جاری تھا۔ (اس کے بعد ملیکہ نے بیان کیا کہ) اس کے بعد سے کوئی رات ایسی نہیں گزری کہ میرے وہ شوہر امام حسن عسکری خواب میں میرے پاس نہ آئے ہوں اور مجھے شربت وصال سے شاد کام و مسرور نہ فرمایا ہو۔ اب انہی کے فرمانے کے مطابق میں نے ایسا کیا کہ ہمارے ملک کا ایک لشکر جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے جا رہا تھا۔ میں کسی طرح اس لشکر کے ساتھ لگ گئی۔ جب مسلمانوں کے لشکر نے رومی لشکر کو شکست دے دی تو دوسری بہت

سی خواتین کے ساتھ میں بھی گرفتار کر لی گئی اور اس طرح میں تمہارے پاس پہنچ گئی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ (ملخصاً از "جلاء العیون" و "حق الیقین" از علامہ باقر مجلسی)

علامہ مجلسی نے ان دونوں کتابوں میں جس طرح یہ قصہ ذکر کیا ہے وہی یہاں اختصار اور تلخیص کے ساتھ نذر ناظرین کر دیا گیا ہے۔ اس سے ہم کو بحث نہیں کہ کیا اس میں کچھ بھی واقعیت ہے یا یہ از اول تا آخر صرف تراشیدہ افسانہ ہے۔

بہر حال علامہ مجلسی کی اس روایت کے مطابق شاہ روم کی پوتی ملیکہ (نرگس) اس طرح ایک خرید کردہ کنیز کی حیثیت سے شیعہ حضرات کے گیارہویں امام معصوم [illegible] حسن عسکری کے حرم [illegible] ہوئیں۔ شیعہ روایات کے مطابق ۲۵۵ھ یا ۲۵۲ھ میں انہی کے بطن سے یہ بارہویں امام پیدا ہوئے۔ ان کی ولادت کو بھی مخفی اور ان نومولود فرزند کو نظروں سے چھپا کر رکھا گیا اور پھر جیسا کہ ذکر کیا گیا امام حسن عسکری کی وفات سے دس دن پہلے ۴ یا ۵ سال کی عمر میں یہ صاحبزادے معجزانہ طور پر غائب ہو گئے۔ شیعہ حضرات کی خاص مذہبی زبان میں ان کو "الحجہ" "القائم" "المنتظر" اور "صاحب الزماں" کہا جاتا ہے اور جیسا کہ عرض کیا گیا ان کے بارہ میں عقیدہ یہ ہے کہ جب وہ ظاہر ہوں گے تو دنیا بھر میں انہی کی حکومت ہو گی اور وہ ہو گا جو دنیا میں کبھی نہیں ہوا۔

راسخ العقیدہ شیعہ حضرات جو ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں ان کے ظہور کا انتظار کرتے رہے ہیں اور بولنے اور لکھنے میں ان کے ذکر کے ساتھ عجل اللہ فرجہ لازمی طور پر کہتے اور لکھتے ہیں۔ (جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ جلدی ان کو باہر لے آئے)

www.haqsuch.tk

امام آخر الزماں کی غیبت صغریٰ اور کبریٰ

بارہویں امام صاحب الزماں (امام غائب کی) اس غیبت کے بعد بعض "باکمال" شیعہ صاحبان نے اپنے عوام کو بتلایا اور باور کرایا کہ "صاحب الزماں" کے پاس رازدارانہ طور پر ان کی آمدورفت ہے اور وہ گویا ان کے سفیر اور خصوصی ایجنٹ ہیں۔ (یکے بعد دیگرے چار حضرات نے یہ دعویٰ کیا۔ ان میں آخری علی بن محمد سمیری تھے جن کا انتقال ۳۲۹ھ میں ہوا۔ سادہ دل شیعہ صاحبان' صاحب الزماں (امام غائب) تک پہنچانے کے لئے ان حضرات کو خطوط اور درخواستیں اور طرح طرح کے قیمتی ہدیئے تحفے دیتے تھے اور یہ امام صاحب الزماں کی طرف سے ان کے جوابات لاکر دیتے تھے جن پر امام صاحب کی مہر ہوتی تھی۔ یہ سارا کاروبار انتہائی رازداری سے ہوتا تھا۔

رہا یہ سوال [illegible] اور [illegible] خیال ہے کہ شیعہ جس کو اللہ [illegible] اور بصیرت کا [illegible] عطا فرمایا ہے یہی سمجھے گا کہ ان ہوشیار اور چالاک لوگوں کا کاروبار تھا جو اپنے کو امام غائب کا سفیر بتلاتے تھے لیکن شیعہ صاحبان اور ان کے حضرات علماء و مجتہدین کے نزدیک بھی وہ خطوط و مراسلات جو ان سفیروں نے صاحب الزماں (امام غائب) کے بنا کر لوگوں کو دیئے وہ امام معصوم کے ارشادات اور دینی حجت ہیں اور ان کی کتب حدیث و روایات میں اسی حیثیت سے جمع کیے گئے ہیں۔ ان کا اچھا خاصا ذخیرہ "احتجاج طبرسی" کے آخری صفحات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جناب خمینی صاحب نے بھی اپنی کتاب "الحکومتہ الاسلامیہ" میں دینی مرجعت ہی کی حیثیت سے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنے خاص نظریے "ولایہ فقیہ" پر ان سے استدلال بھی کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو' حکومتہ الاسلامیہ ص ۷۶' ۷۷) شیعہ حضرات کی روایات میں اس زمانے کو جب (ان کے عقیدہ کے مطابق) سفارت کا یہ سلسلہ چل رہا تھا۔ "غیبت صغریٰ" کا

زمانہ کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سفارتی کاروبار جو انتہائی رازداری کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس وقت ختم ہوا جب حکام وقت کو اس کی اطلاع ہوئی اور ان کی طرف سے اس کی تحقیق و تفتیش شروع ہوئی کہ یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح کا فریب دے کر رعایا کے سادہ لوح عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد سے یہ سلسلہ بند ہو گیا اور مشہور کر دیا گیا کہ اب "غیبت صغریٰ" کا دور ختم ہو کر "غیبت کبریٰ" کا دور شروع ہو گیا اور صاحب الزماں کے ظہور تک کسی کا ان سے رابطہ قائم نہ ہو سکے گا اور کسی کی رسائی نہ ہو سکے گی۔ اب بس ان کے ظہور کا انتظار کیا جائے۔

جب تین سو تیرہ مخلص شیعہ جمع ہوں گے
تب امام مہدی ظاہر ہوں گے

"احتجاج طبرسی" جو شیعہ حضرات کی معتبر ترین کتابوں میں ہے' اس میں شیعہ کے نویں امام معصوم محمد بن علی بن موسیٰ کا ایک ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے "القائم" (امام آخر الزماں" کے بارے میں فرمایا:

هوالذی یخفی علی الناس ولادته و یغیب عنهم شخصه یجتمع الیه من اصحابه عده اهل بدر ثلاثه ماه و ثلاثه عشر رجلا من اقاصی الارضی۔۔۔۔ فاذا اجتمعت له هذه العده من اہل الاخلاص اظهر الله امره (احتجاج طبرسی طبع ایران ص ۲۳۰)

ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کی ولادت خفیہ ہو گی لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہو گا اور ان کی شخصیت لوگوں کی نگاہوں سے غائب رہے گی۔ دنیا کے کناروں سے اہل بدر کے عدد کے مطابق تین سو تیرہ (۳۱۳) ان کے اصحاب ان کے پاس

www.haqsuch.tk

جمع ہو جائیں گے۔۔۔ جب تین سو تیرہ اہل اخلاص ان کے لئے جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملہ کو ظاہر فرما دے گا۔ (یعنی وہ غار سے باہر آ کر اپنا کام شروع فرما دیں گے۔

ایک لمحہ فکریہ کہ امام آخرالزماں کا اب تک ظاہر ہونا اثنا عشری حضرات کے ان امام معصوم محمد بن موسیٰ کے اس ارشاد کے مطابق اس کی دلیل ہے کہ ۲۶۰ھ سے اب تک کے قریباً ساڑھے گیارہ سو سال کے عرصہ میں امام آخرالزماں کا ساتھ دینے والے ۳۱۳ مخلص شیعہ کبھی بھی نہیں ہوئے اور آج بھی نہیں ہیں۔ ورنہ ان کا ظہور ہو گیا ہوتا۔ معلوم نہیں جناب خمینی صاحب جیسے شیعہ علماء و مجتہدین اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، کیا ان حضرات کے نزدیک بھی واقعہ ایسا ہی ہے؟

رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

علامہ باقر مجلسی نے اپنے کتاب "حق الیقین" میں امام باقر سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بملائکہ و اول کسے کہ با او بیعت کند محمد باشد بعد از اں علی (حق الیقین مطبع ایران ص ۱۳۹

جب قائم آل محمد ﷺ (یعنی مہدی) ظاہر ہوں گے تو خدا فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور آپ کے بعد دوسرے نمبر پر علی ان سے بیعت کریں گے۔

سامعین محترم! یہاں تک آپ شیعہ کے امام مہدی کی والدہ کے نکاح

ان کی ولادت اور ظہور کے وقت ان کے ہاتھ پر خود پیغمبر اسلام ﷺ اور حضرت علی کی طرف سے بیعت کرنے پر مبنی تفصیلات سن چکے ہیں قبل اس کے کہ اب ظہور مہدی کے بعد عقیدہ رجعت کی تفصیلات آپ کے سامنے آئیں آپ خود اندازہ لگائیں کہ شیعہ نے کس طرح امام مہدی کا وجود ثابت کرکے اسے ہمارے نبی ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی افضل قرار دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ (معاذ اللہ) امام مہدی کے مریدوں میں پہلے حضرات خود حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (استغفر اللہ)

امام مہدی سے کئی نشانیاں طلب کرنے کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ لشکر سمیت امام مہدی کی بیعت کریں گے

امام حسین علیہ السلام کے بعض اصحاب جا کر مہدی علیہ السلام کے لشکر سے دریافت کریں گے خدا آپ کو آباد رکھے تم کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟ تمہارا صاحب کون ہے؟ اور آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے؟ مہدی علیہ السلام کے اصحاب کہیں گے کہ یہ آل محمد علیہ السلام کے مہدی ہیں۔ ہم آپ کے مددگار ہیں۔ جن میں انسان، جنات اور فرشتے شامل ہیں۔ امام حسین علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھے ان سے علیحدہ ملنے دو مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ دونوں حضرات دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو جائیں گے۔ امام حسین علیہ السلام فرمائیں گے اگر تم مہدی آل محمد علیہم السلام ہو تو بتاؤ تمہارے پاس میرے جد کا عصا، انگوٹھی، زرہ، فاصل عمامہ سحاب، گھوڑا، ناقہ غضبا، دراز گوش معفور، نجیب براق، تاج اور وہ قرآن مجید کہاں ہے۔ بغیر تغیر و تبدیلی کے جس کو امیر المومنین علیہم السلام نے جمع کیا تھا۔ قائم آل محمد علیہم

www.haqsuch.tk

السلام کی خدمت میں وہ صندوق پیش کیا جائے گا۔ جس میں تمام چیزیں موجود ہوں گے اور تمام انبیاء کے ترکے موجود ہوں گے۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کا عصا' ہود اور صالح علیہ السلام کا ترکہ' ابراہیم علیہ السلام کا مجموعہ' یوسف علیہ السلام کا پیالہ' شعیب علیہ السلام کا کیل اور میزان موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور وہ تابوت جس کو آل موسیٰ اور آل ہارون علیہم السلام چھوڑ گئی اور فرشتے اس کو اٹھاتے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی زرہ اور انگوٹھی' سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور تاج عیسیٰ علیہ السلام کا رحل' انبیاء اور رسولوں کی میراث اس صندوق میں موجود ہوں گی۔ پھر حسین علیہ السلام فرمائیں گے اے رسول اللہ ﷺ کے فرزند جو حالات آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں اس کا فیصلہ کیجئے۔

رسول اللہ ﷺ کے عصا [illegible] تخت [illegible] رہیے اور اللہ تعالیٰ سے [illegible] کہ اس کو سرسبز [illegible] حضرت کا [illegible] آپ کے اصحاب [illegible] مہدی علیہ السلام کے مرتبے کا پتہ چل سکے تاکہ آپ کی اطاعت اور بیعت کریں مہدی علیہ السلام عصا کو سخت پتھر پر گاڑھ دیں گے وہ ہرا بھرا ہو کر بلند ہو گا کہ اس کے سائے کے نیچے امام حسین علیہ السلام کا لشکر بیٹھ جائے گا۔

حسین علیہ السلام اللہ اکبر کی آواز بلند کریں گے اور فرمائیں گے۔ فرزند رسول ہاتھ بڑھایئے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام حسین علیہ السلام اور آپ کا تمام لشکر آپ کی یعنی قائم آل محمد ﷺ کی بیعت کرے گا۔ (بصائر الدرجات ص۸۹)

امام مہدی بیعت نہ کرنے والے لشکر سے جنگ کریں گے اور ان کے گلے میں ڈالے ہوئے قرآن کریم کو بھی خاک و خون میں غلطان کردیں گے

امام حسین اور ان کے لشکر کی طرف سے امام مہدی کی بیعت کے موقع پر چار ہزار آدمی آپ کی بیعت نہیں کریں گے جن کے گلوں میں قرآن حمائل ہوں گے جن کے بال صفاچٹ ہوں گے۔ زیدیہ کے نام سے مشہور ہوں گے کہیں گے کہ یہ تو بڑا جادوگر ہے۔ دونوں لشکر آپس میں مل جائیں گے اور مہدی علیہ السلام ان کو وعظ و نصیحت کریں گے اور تین دفعہ کی مہلت دیں گے حضرت کی [illegible] کا کوئی اثر نہ ہو گا [illegible] ان کی [illegible] اور کفر [illegible] ہو گا آپ ان کے قتل [illegible] دیں گے [illegible] رہا ہوں [illegible] کے تمام [illegible] اپنے قرآن پر ذبح کیے جا چکے ہیں وہ اپنے اپنے خون میں لت پت ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید بھی خون آلود ہو چکے ہیں۔ مہدی علیہ السلام کے بعض اصحاب قرآن کو اٹھائیں گے آپ فرمائیں گے ان کو وہیں چھوڑ دو تاکہ یہ قرآن ان کی حسرت اور ندامت کا باعث بنیں کیونکہ انہوں نے قرآن کو بدل دیا تھا اور اس میں تحریف کردی تھی جس طرح خداوند نے عمل کرنے کا حکم دیا تھا ویسا عمل نہیں کیا تھا۔ بصائر الدرجات تالیف الفاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد الشاہ رسولوی الباکستان (ترجمہ' صفحہ ۸۰ تا ۸۹)

www.haqsuch.tk

جب بارہویں امام ظاہر ہوں گے تو کافروں سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے

علامہ مجلسی کی تصنیف "حق الیقین" کے صفحہ ۵۵۶ پر یہ روایت بھی ہے۔

وقتیکہ قائم علیہ السلام ظاہری شود پیش از کفار ابتداء بہ سنیاں خواہد کرد با علماء ایشاں وایشاں را خواہد کشت۔

جس وقت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے پہلے سنیوں اور خاص کر ان کے عالموں سے کاروائی شروع کریں گے اور ان سب کو قتل کر کے نیست و نابود کریں گے۔

اب تو آپ کو [illegible] آ گیا ہو گا کہ شیعہ [illegible] امام غائب [illegible] آمد [illegible] کام ہوں گے اور خصوصاً اہلسنت کے ساتھ کیا حشر کریں گے۔ عجیب بات ہے کہ جو امام ہمیں قتل کرنے کے لئے آ رہا ہے اگر ہم اس کے خلاف ایک بات ہی ایسی کر دیں تو پھر شیعت کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کر کے سزا دیں گے

"حق الیقین" میں علامہ باقر مجلسی نے ابن بابویہ کی "علل الشرائع" کے حوالہ سے امام باقر ہی سے روایت کی ہے کہ

چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا برا و حد بزند و انتقام فاطمہ ما ازو بکشد "حق الیقین ص ۱۳۹ و بحار الانوار ص ۵۷۶ جلد دہم)

جب ہمارے قائم (یعنی مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ (معاذ اللہ) عائشہ کو زندہ کر کے

ان کو سزا دیں گے اور فاطمہ کا انتقام ان سے لیں گے۔

شیعہ کے امام مہدی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو قبروں سے نکال کر سوکھے درخت پر لٹکائیں گے اس کے بعد انہیں زندہ کر کے ان کے مظالم شمار کریں گے اور انہیں جلا دیں گے

امام مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول اللہ ﷺ کی قبر پر تشریف لائیں گے لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر میرے نانا رسول اللہ ﷺ کی ہے؟ لوگ کہیں گے اے مہدی علیہ السلام آل محمد ﷺ ایسا ہی ہے۔ وہ پوچھیں گے یہاں کون دفن ہیں؟ لوگ کہیں گے آنحضرت اور ان کے ساتھی ہیں آپ اس بات کو جانتے ہو۔ [illegible] فرمائیں گے اور تمام مخلوق [illegible] ہو گی تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے یہ میرے نانا کی قبر میں کیسے دفن ہو گئے؟ دفن ہونے والے یہ نہیں ہوں گے اور ہوں گے؟ لوگ جواب دیں گے مہدی علیہ السلام آل محمد یہاں کوئی اور دفن نہیں ہے۔ وہی ہیں کیونکہ دونوں آپ ﷺ کے خلیفہ اور آپ ﷺ کی بیویوں کے باپ تھے۔ یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد امام مہدی لوگوں سے کہیں گے ان کو قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے تو ان کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی رنگ و روپ بالکل درست ہو گا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہے؟ لوگ کہیں گے ہم جانتے ہیں۔ آپ کے نانا کی قبر میں ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ امام مہدی فرمائیں گے کوئی ایسا شخص ہے جو کہے کہ یہ وہ دونوں نہیں ہیں کوئی اور لوگ کہیں گے ایسا نہیں۔ قبروں کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی۔ نقباء سے فرمائیں گے کھودو اور نکالو اپنے ہاتھوں سے وہ دیواریں کھودیں گے اور مسجد تک پہنچ جائیں گے۔ تر و تازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں ہوں گے کفن اتار

www.haqsuch.tk

دیئے جائیں گے بہت بڑے بوسیدہ درخت پر لٹکا دینے کا حکم فرمائیں گے لٹکانے کے بعد درخت بڑا ہو جائے گا اور پھل دے گا شاخیں بلند ہو جائیں گی۔ ان کے ماننے والے کہیں گے خدا کی قسم یہ شرف حق ہے ہم ان کی محبت اور ولایت میں کامیاب ہو گئے۔ دانے کے برابر بھی جس کے دل میں ان کی محبت ہو گی وہ آ کر ان کی زیارت کریں گے۔ مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہو گا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دوست رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے مخلوق دو حصوں میں بٹ جائے گی ایک ماننے والے دوسرے نہ ماننے والے مہدی علیہ السلام ان کے دوستوں سے کہیں گے ان سے بیزاری کرو وہ کہیں گے ہم بیزاری نہیں کرتے ہم ان کے حق میں کچھ نہیں کہتے۔ وہ اللہ کے پیارے ہیں آپ ﷺ کے نزدیک ان کی یہ [illegible] ان کی [illegible] ظاہر ہو چکی ہے۔ [illegible] آپ ان سے بیزاری کریں جبکہ [illegible] کو [illegible] ان کی لاشوں کے مس ہونے سے دوبارہ سرسبز ہو گیا ہے۔ ہم آپ سے آپ پر ایمان لانے والے سے اور ان سے جو ان پر ایمان نہیں لاتا جس نے ان کو لٹکایا قبروں سے نکالا جو سلوک کیا سو کیا' اس سے بیزاری کرتے ہیں۔ مہدی علیہ السلام سیاہ ہوا کو حکم دیں گے وہ ان پر چلے گی اور ان کو کھجوروں کے سوکھے تنے کی مانند بنا دے گی۔ پھر ان کو اتارنے کا حکم دیں گے اتارے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائیں گے۔ مخلوق کو جمع ہونے کا حکم دیں گے ان سے ہر زمانے میں ان کے افعال کے بارے میں آگاہ کریں گے۔ ہابیل بن آدم علیہ السلام کا قتل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ جمع کرنا' یوسف کا کنویں میں ڈالا جانا' مچھلی کے شکم میں یونس علیہ السلام کا قید ہونا' یحییٰ علیہ السلام کا قتل ہونا' عیسیٰ علیہ السلام کا سولی دیا جانا' واقعہ جرجیس اور دانیال علیہ السلام کا عذاب دیا جانا۔ سلیمان

فارسی کو مارنا' امیر المومنین' فاطمہ علیہا السلام' حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے دروازے پر آگ لگانا آگ کے ذریعے ان حضرات کو جلانا کبریٰ فاطمہ کو کوڑے مارنا شکم اقدس کا شگاف ہونا' حضرت محسن کا اسقاط ہونا' حسن کا زہر قتل' حسین آپ کے اطفال آپ کے چچا کی اولاد اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہونا' رسول اللہ ﷺ کی اولاد کا قیدی ہونا' آل محمد ﷺ کا خون بہانا اور ہر خون کا بہانا ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا' ہر زنا' خباثت' گناہ' ظلم و جور کا آدم علیہ السلام سے لے کر قائم آل محمد ﷺ کا سب ان سے ذکر فرمائیں گے۔ حاضرین کی موجودگی میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل کر ان کو اور درخت جلا دے گی پھر ہوا کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک د[illegible] منتخب [illegible] جات ص ۸[illegible]

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ہر دن رات میں ہزار ہزار بار قتل کیا جائے گا

مفضل نے کہا مولا! یہ ان کے لئے آخری عذاب ہو گا؟ امام نے جواب دیا اے مفضل! جب سید اکبر محمد الرسول اللہ ﷺ فاطمہ' حسن و حسین' ائمہ علیہم السلام پکے مومن پہلے درجے کے کافر دوبارہ دنیا میں آئیں گے ان سے ان کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا۔ ہر رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے یہ سلوک ہو گا۔ (منقول عبارت از بصائرت الدرجات ص ۸۰' ۸۱' ۸۲' و "حق والیقین" دربیان رجعت ص ۱۴۵)

سامعین محترم دل پر پتھر رکھ کر عقیدہ رجعت کی تفصیلات اور شیعہ کے عقیدہ کے مطابق بارہویں امام کے کارنامے آپ کے سامنے شیعہ کتب سے بیان

www.haqsuch.tk

کیے ہیں تاکہ آپ کو علم ہو سکے کہ شیعہ نے عقیدہ رجعت کس وجہ سے گھڑ رکھا ہے۔ اس عقیدہ کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ شیعت اپنے دل میں چھپے اس بغض و کینہ کا اظہار کرنا چاہتی تھی جو اسے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔ شیعہ نے عقیدہ رجعت کی آڑ میں حضرات شیخین، ام المومنین حضرت عائشہ اور پھر اہلسنت کے بارہ میں جن ناپاک عزائم کا اظہار کیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر توہین آمیز بات یہ ہے کہ شیعہ نے امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی روایت بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ امام مہدی کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ خود آقا نامدار ﷺ بھی اس کے مریدوں میں شامل ہوں گے۔ بخدا یہ بہت بڑی گستاخی اور صریحاً کفر کا ارتکاب ہے جو شان رسالت مآب میں کیا گیا ہے

سامعین محترم! مجھ پر تو شیعہ کا اعتراض ہی یہی ہے کہ میں نے اپنی تقاریر میں ایسے شخص کو جو رسول کا امام بننے کا دعویٰ دار ہو اور حضرات شیخین و ام المومنین کے بارے میں یہ ناپاک عزائم لے کر آیا ہوں۔ نہ صرف امام مہدی ماننے سے انکار کیا ہے بلکہ اسے شیطان قرار دے کر اس سے لڑنے کا اعلان کیا تھا اور آج بھی میں اس اعلان پر قائم ہوں کہ ایسے شخص سے لڑنا اس کے گریبان میں ہاتھ ڈالنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ناموس رسالت و عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے میدان میں نکلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

خطاب نمبر 9

ولا تلبسوا الحق بالباطل — وتکتموا الحق وانتم تعلمون

شیعہ کا عقیدہ متعہ

آخر شیعہ نے متعہ کو اس قدر کیوں اہمیت دی کہ دنیا بھر کے نیک کاموں سے زیادہ بڑی نیکی اسے قرار دیا اور کوشش کرتے رہتے ہیں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ متعہ کریں۔ اس کی ایک وجہ تو وہی ہے کہ متعہ کے ذریعہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو بے دریغ طریقہ سے پورا کرنے کے لئے آزاد ہو جاتے ہیں شریعت کی تمام قید اور پابندیوں کے طوق گلے سے اتارنے کا انہیں سنہری موقع مل جاتا ہے۔ دوسرے اس سنہری جال کے ذریعے وہ مسلمانوں کا شکار اس خوبصورتی کے ساتھ کرتے جس طرح یہودی کرتے [illegible] عورتوں [illegible] متعہ [illegible] انجام دہی کی خاطر مسلمانوں میں میل جول قائم کرنے میں [illegible] رکھتے ہیں اور پھر اس ہتھیار کے استعمال سے وجود اسلام پر وہ زخم لگاتے ہیں جو صدیوں تک مندمل نہیں ہوتے۔ تیسری وجہ متعہ کو فروغ دینے کی شیعہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نفرت ہر اس طبقہ کو حد سے بڑھ کر ہے جس طبقہ کے آباؤ و اجداد کے پاؤں سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تخت اقتدار کھینچ لیا تھا اور سروں سے تاج اتار لیا تھا۔ ایران کے مجوسی حکمرانوں کی نسل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فتوحات ایران پر مبنی کردار کو کسی طور پر بھی فراموش نہیں کر سکتی ہے۔ چنانچہ یہودیت و مجوسیت کا ملغوبہ اور چربہ شیعہ مذہب ایسی کسی بھی بات نہ صرف قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا ہے جو حضرت فاروق اعظم کی وساطت سے دنیا میں موجود ہو بلکہ وہ ایسے ہر کام کی زبردست طریقہ سے مخالفت کو اپنا مذہبی فریضہ قرار دے لیتا ہے۔

www.haqsuch.tk

شیعہ کا عقیدہ متعہ

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ باالله من شرور انفسنا و من سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له و نشهد ان سيدنا و مولنا محمد عبده و رسوله ○ اما بعد ○ اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ○ بسم الله الرحمن الرحيم ○ والذين هم لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ماملكت ايمانهم فانهم غير ملومين ○ قال تبارک و تعالى ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشه فى الذين امنو لهم عذاب اليم فى [illegible] الآخرة [illegible] صلى الله [illegible] وسلم الحياء [illegible] من الايمان و قال عليه السلام [illegible] يضمن لى ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنه اوكما قال عليه السلام ○ صدق الله و صدق رسوله النبى كريم و نحن على ذالک لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العالمين ○

محترم القام! حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمانوں کے گھر پیدا کیا اور ہمیں دین حق کی ایسی ابدی تعلیمات سے سرفراز فرمایا کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہماری دنیاوی مشکلات بھی دور ہو سکتی ہیں اور اخروی کامیابیاں بھی ہمارا مقدر بن سکتی ہیں۔

نسل انسانی پر اسلام کا سب سے بڑا احسان اسلام کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں اور کائنات انسانی خواہ وہ کفر و شرک الحاد و زندیقیت کی وادیوں میں کیوں نہ بھٹک رہی ہو اسلام کے زیر بار احسان ہے مثلاً "یہ اسلام ہی کا احسان ہے کہ آج دنیا سے غلامی کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اس طرح سچائی' دیانت' شرافت باہمی معاملات اور تجارت کے جو اصول اسلام نے سکھائے ہیں آج غیر مسلم قومیں انہی سنہرے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ترقی و خوشحالی کے زینوں پر چڑھ رہی ہیں اور امن و استحکام کی دولت سے مالا مال ہیں۔ تاہم میں جس احسان کی بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام نے انسانوں کی خاندانی اور نسلی بنیادوں کو تحفظ فراہم کیا اور اسے معاشرہ سے جڑ کر رہنے کا درس دیا ہے تاکہ وہ اپنی غمی' خوشی' تنگدستی و خوشحالی' بیماری و صحت یابی' زندگی اور موت کے مواقع پر ایک [illegible] سرے کے کام آسکے۔ میری اس بات [illegible] ہے کہ [illegible] نے انسان [illegible] باپ' بھائی' بیٹے' چچا' ماموں' ننھیال' سسرال' ددھیال کے ایسے رشتے عطا کیے ہیں جو دیگر مذاہب میں آج اگر ہیں تو اسلام کی بدولت ہی ہیں ورنہ تو اکثر یورپ کے ممالک برطانیہ' امریکہ' اور روس میں یہ انسانی رشتے دم توڑ چکے ہیں۔

آج ان ممالک میں پچاس فیصد لوگ ایسے ہیں جنہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کا باپ کون تھا۔ یہ بات پوری دنیا جانتی ہے کہ اس وقت امریکہ کا جو صدر بل کلنٹن ہے وہ خود اپنے والد کے نام سے آشنا نہیں ہے اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ جس معاشرہ میں عورت اور مرد کے باہم ملاپ کے لئے کوئی مذہبی شرط اور پابندی نہ ہو بلکہ جو جہاں جس سے چاہے ملے جلے اور جب جی میں آئے خواہشات نفسانی کا استعمال کر گزرے۔ تو ایسی صورت میں جو نسل پیدا ہوگی اس کا حال درخت سے گرے اس پتے کی طرح ہوگا جسے کچھ پتہ نہیں کہ اس

کی اصل کیا ہے۔

اسلام انسانوں کو ایک درخت کی مضبوط شاخوں کی طرح جڑ کے ساتھ پیوستہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا نسب و حسب اسقدر سلامت ہے کہ وہ چودہ سو سال تک اپنا خاندانی سلسلہ بھی جانتے ہیں اور اپنے روحانی و دینی رشتہ سے بھی آگاہ ہیں۔

تو نتیجہ اس ساری بات کا یہ نکلا کہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیروکار حلالی بیٹے ہوں اور خاندانی ہوں' حرامی اور لاوارث نہ ہوں اور یہ تبھی ممکن ہے جب باضابطہ نکاح کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جسے اسلام نے بتایا ہے تاکہ ایک پیدا ہونے والے بچے کے حلالی ہونے پر اتنے لوگ گواہ ہوں جنہیں جھٹلایا نہ جا سکے۔ اس لئے فرمایا گیا کہ نکاح کو خوب تشہیر کے ساتھ انجام دو یعنی کافی لوگوں کی موجودگی میں نکاح کی تقریب [illegible] نی چاہیے۔

www.haqsuch.tk

متعہ کیا ہے؟ اور اس کی حرمت کی وجہ کیا ہے؟

سامعین کرام! اسلام میں نکاح کی اہمیت و ضرورت پر جو میں نے گفتگو کی ہے اس سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ اسلام نے زنا' بدکاری کا راستہ کس وجہ سے روکا ہے اور اس پر سخت ترین سزاؤں کا اعلان کس حکمت کے تحت کیا ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام نے انسانوں کا نسب سلامت رکھنے کے لئے زنا و بدکاری پر سختی کے ساتھ قدغن لگادی ہے۔

اب ذرا شیعہ کے "متعہ" کا جائزہ لیجئے کہ وہ کیا ہے۔ متعہ کی تعریف یہ ہے کہ کوئی بھی مرد کسی ایسی عورت سے جو بغیر شوہر کے ہو بغیر کسی گواہ کے خاموشی کے ساتھ ایک سال' ایک مہینہ' ایک دن حتیٰ کہ صرف دس منٹ تک

کے لئے نکاح متعہ کر سکتا ہے اور اس پر مہر ادا کرنے کا پابند ہے چاہے وہ مہر ایک پانی کا گلاس ہی کیوں نہ ہو اور جونہی وہ وقت ختم ہو گا تو مرد و عورت پھر آپس میں غیر محرم ہوں گے۔ اب عورت اگر کوئی بچہ جنے گی تو وہ اس مرد کا وارث ہو گا نہ اس بچے کے مال سے اس کا یہ باپ وارث بنے گا۔ اس بچہ کی حالت بالکل وہی ہو گی جو آج کل امریکہ کے صدر یا یورپ کے حرامی بچوں کی ہے۔ اس طرح اگر متعہ کی مدت کے دوران خود عورت یا مرد میں سے کوئی مر گیا تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

اس وضاحت سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ متعہ کی اسلام کے پاکیزہ نظام اور دینی ماحول و معاشرہ میں کیا حیثیت ہے۔ صرف ایک نام بدلا گیا ہے ورنہ جس طرح زنا میں مرد و عورت باہم راضی ہوتے ہیں یا پیشہ ور بازاری عورتیں پیـ[illegible] لے کر اپ[illegible] کو کسی م[illegible] کے حوا[illegible] کر [illegible] وہی حالت اس متعہ کی ہے اور اسلام بھلا کیسے اس کی اجازت دے سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسلام نے بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح پر پابندی عائد کی ہے جبکہ متعہ والی عورتیں بیک وقت ہزاروں بھی رکھی جا سکتی ہیں جیسا کہ ابھی میں شیعہ کی روایات سے وضاحت کروں گا۔ تو اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ متعہ کوئی نکاح نہیں ہے بلکہ زنا و بدکاری کا ہی ایک خوبصورت نام ہے۔

متعہ کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے سامعین محترم! یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں جیسے شراب' جواء' سود' خنزیر' مردار' خون وغیرہ جائز سمجھے جاتے تھے اس طرح متعہ بھی جائز سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے جس طرح باقی چیزوں کی حرمت کا اعلان کر کے ان کا خاتمہ کر دیا اسی طرح متعہ کی یہ آیت والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او

ماملکت ایمانھم فانہم غیر ملومین یعنی وہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی منکوحہ بیویوں اور مملوکہ باندیوں کے کسی دوسری طرف نہیں دیکھتے ہیں۔ تو اس آیت میں صرف دو صورتیں ایسی ہیں جہاں انسان کو اجازت ہے۔ (۱) منکوحہ بیوی (۲) مملوکہ باندی۔ یہاں تیسری صورت متعہ والی نہیں ہے تو اس آیت سے متعہ سمیت جاہلیت کے وہ تمام طریقے جو دوسری عورتوں سے فائدہ اٹھانے کے مروج تھے، ختم ہو چکے ہیں۔

اسی طرح بہت سی روایات سے بھی یہ ثابت ہی کہ قرآن کریم کی وراثت کی آیات اور طلاق کی آیات سے متعہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ متعہ والی عورت اگر حقیقی معنی میں زوجہ ہوتی تو اسے وراثت ضرور ملتی اور اسے طلاق بھی دی جاسکتی جبکہ [illegible] وراثت اور طلاق کی ضرورت بھی نہیں [illegible]

اب رہی یہ [illegible] بعض روایات میں متعہ کا ذکر [illegible] کہ حضور ﷺ کے زمانہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں متعہ ہوتا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ متعہ کی حرمت کا اعلان پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان سے فتح مکہ کے بعد متعدد مقامات پر ہوا تھا۔ چند گنتی کے جو لوگ بے خبر تھے ان سے یہ فعل سرزد ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی اہتمام اور تاکید کے ساتھ پوری مملکت اسلامیہ میں اس بات کی تشہیر کرا دی کہ متعہ حرام ہے۔ ہر چھوٹے بڑے نو مسلم و قدیم الا اسلام کو جان لینا چاہیے کہ اب اگر کسی نے متعہ پر عمل کیا تو اسے وہی سزاء دی جائے گی جو زانی کو دی جاتی ہے۔ حضرت عمر کے اس اعلان سے کسی بھی ایک شخص نے اختلاف نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ حضرت! آپ ایک جائز اور ثواب والی چیز کو، کیونکہ حرام کرتے ہیں جبکہ وہ تو حضور علیہ السلام کے دور میں جائز تھی اور اب تک جائز و حلال رہی ہے۔ بلکہ سب صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے اس اعلان کی تائید و تصدیق کی کہ واقعی متعہ حرام ہو چکا تھا اس حرمت کی تشہیر پر مبنی اعلان ہی اب دوبارہ کیا جا رہا ہے اور تو اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما جیسی شخصیات کو بھی اس اعلان کی تشہیر پر کسی قسم کا اعتراض نہ ہوا اور نہ ہی انہوں کبھی یہ کہا کہ ایک حلال چیز کو بلاوجہ حرام قرار دے کر اسلام کو کیوں مسخ کیا جا رہا ہے۔

شیعہ کے نزدیک متعہ کی اتنی اہمیت کیوں؟: سامعین محترم! قبل اس کے کہ میں وہ روایات شیعہ آپ کے سامنے پیش کروں اس بات کا جائزہ لینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آخر شیعہ نے متعہ کو اس قدر کیوں اہمیت دی کہ دنیا بھر کے نیک کاموں سے زیادہ بڑی نیکی اسے قرار دیا اور کوشش کرتے رہتے ہیں کہ لوگ زیادہ [illegible] زیادہ متعہ کریں [illegible] کہ متعہ کے ذریعہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو بے دریغ طریقے سے پورا کرنے کے لئے آزاد ہو جاتے ہیں شریعت کی تمام قید اور پابندیوں کے طوق گلے سے اتارنے کا انہیں سنہری موقع مل جاتا ہے۔ دوسرے اس سنہری جال کے ذریعے وہ مسلمانوں کا شکار اس خوبصورتی کے ساتھ کرتے جس طرح یہودی کرتے ہیں کہ عورتوں کو ایک عظیم عبادت کی انجام دہی کی خاطر مسلمانوں میں میل جول قائم کرانے میں سرگرم رکھتے ہیں اور پھر اس ہتھیار کے استعمال سے وجود اسلام پر وہ زخم لگاتے ہیں جو صدیوں تک مندمل نہیں ہوتے۔ تیسری وجہ متعہ کو فروغ دینے کی شیعہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نفرت ہر اس طبقہ کو حد سے بڑھ کر ہے جس طبقہ کے آباؤ واجداد کے پاؤں سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تخت اقتدار کھینچ لیا تھا اور سروں سے تاج اتار لیا تھا۔ ایران کے مجوسی حکمرانوں کی نسل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فتوحات ایران پر مبنی کردار کو کسی طور پر بھی فراموش نہیں کر سکتی ہے۔ چنانچہ

www.haqsuch.tk

یہودیت و مجوسیت کا ملغوبہ اور چربہ شیعہ مذہب ایسی کسی بھی بات نہ صرف قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا ہے جو حضرت فاروق اعظم کی وساطت سے دنیا میں موجود ہو بلکہ وہ ایسے ہر کام کی زبردست طریقہ سے مخالفت کو اپنا مذہبی فریضہ قرار دے لیتا ہے۔

چونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے متعہ کی حرمت کا نہایت شدومد سے اعلان کرایا تھا۔ اس لئے اب شیعہ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ متعہ کو اتنا رواج دے‘ اس قدر عام کرے کہ کسی طرح پورا عالم اسلام دور جاہلیت کی طرح پھر اس بدکاری کی راہ پر چلا آئے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ متعہ کی فضیلت و شرافت اور اہمیت و ضرورت پر شیعہ مصنفین نے دل کھول کر لکھا ہے اور اس کے فوائد و فضائل بیان کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا ہے۔

ایک وقت [illegible] نکاح متعہ ہزار عورتوں [illegible] ہو سکتا ہے

امام جعفر صادق کا فتویٰ

عن عبید بن زراہ عن ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ذکر لہ المتعہ اھی من الاربع قال تزوج منھن الفا فانھا مستاجرات

(شیعہ کی سب سے معتبر کتاب "تہذیب الاحکام ص ۲۵۹)

عبید بن زراہ اپنے باپ سے اور وہ امام جعفر سے روایت کرتا ہے کہ امام جعفر کے سامنے متعہ کے بارہ میں ذکر کیا گیا کہ کیا وہ صرف ایک وقت میں چار عورتوں سے ہو سکتا ہے۔ امام نے فرمایا تو ہزار عورتوں سے بیک وقت کر سکتا ہے وہ تو کرایہ پر چلنے والی ہیں۔

(یعنی پیسہ پھینک تماشہ دیکھ)

فضیلت اور ثواب متعہ

ملاں باقر مجلسی کی مشہور کتاب العجالہ حسنہ سے اقتباس ملاحظہ ہو۔

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

”حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ‘ مقداد ابن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نہیں نکلتے ہیں وہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کا [illegible] ان کی [illegible] سے ان کے گناہ چھٹتے ہیں۔ [illegible] جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت و شہوت کے ساتھ ان کے نامہ اعمال میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہی کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے ہیں اور دس دس گناہ

www.haqsuch.tk

معاف کر دیئے جاتے اور ان کے مراتب دس دس درجہ بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ راویان حدیث جناب سلیمان رضی اللہ عنہما وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام اٹھے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں آپ کی تصدیق کرنے والا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کا ثواب بھی متعہ کرنے والوں کے ثواب کے مانند ہے۔ پھر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے عرض کیا متعہ کرنے والوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثواب تا قیامت دونوں کو پہنچتا ہے۔ یہ سن کر جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔ (کتاب عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ مصنف ملا محمد باقر مجلسی صفحہ نمبر ۱۴، ۱۵)

سامعین محترم! صرف ایک اقتباس سے آپ اندازہ لگائیں کہ متعہ کی شیعہ کے ہاں کس قدر فضیلت و عظمت ہے اور کیا کوئی معمولی سے معمولی شیعہ بھی اس ثواب سے محروم رہنے کو تیار ہو گا بلکہ اس اقتباس میں تو حضرت علی علیہ السلام نے صاف صاف اعلان بھی فرما دیا ہے جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھ کر اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے بھی نہیں اور میں اس سے بیزار ہوں۔ اب تو شیعان علی کے رجسٹر میں نام لکھوانے کا حل صرف اور صرف متعہ سے ہو سکتا ہے۔

متعہ زندگی بھر میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور کیا جائے۔

در ہدایت الامت قال علیہ السلام انی لا حب للمومن ان لا یخرج من الدنیا حتی

یتمتع (برھان المتعہ ص ۴۶)

ترجمہ کتاب ہدایت الامہ میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ مومن دنیا سے متعہ کیے بغیر نہ جائے خواہ ایک ہی مرتبہ متعہ کیوں نہ کرے مگر ضرور کرے۔

متعہ کے لئے عورت سے اس کے شوہر کے بارہ میں تفتیش کی ضرورت نہیں

شیعہ کی معتبر کتاب تہذیب الاحکام میں ہے۔

عن علی بن یقطین قال قلت لابی الحسن علیه السلام: نساء اهل المدینة قال فواسق قلت فاتزوج منهن قال نعم ومتی اراد الرجل تزویج المتعه فلیس علیه التفتیش عنها بل یصدقها فی قولها

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن سے کہا مدینہ کی عورتیں کیسی ہیں؟ تو انہوں نے کہا فاسق ہیں۔ میں نے کہا کیا میں ان سے نکاح متعہ کر لوں تو امام صاحب نے کہا ہاں جب کوئی آدمی نکاح متعہ کرے اس پر تفتیش لازم نہیں (کہ اس کا خاوند ہے یا نہیں) بس عورت جیسے کہے اسے مان لینا چاہیے۔ (تہذیب الاحکام ص ۲۵۳)

متعہ کے وقت اگر دل میں بار بار وسوسہ بھی پیدا ہو کہ یہ شوہر والی عورت ہے تو پھر بھی تفتیش نہ کرو

روی محمد بن یحیی عن علی بن السدی عن عثمان بن

www.haqsuch.tk

عیسی عن اسحاق بن عمار عن فضل مولی محمد عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال! قلت انی تزوجت امراہ متعہ فوقع فی نفسی ان لھا زوجا ففتشت عن ذلک فوجدت لھا زوجا قال و لم فتشت (تہذیب الاحکام تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی صفحہ ۲۵۳)

امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شوہر والی ہے۔ میں نے تفتیش کی تو اس کا واقعی شوہر تھا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ تفتیش مت کرو۔

لیجئے جناب! اب تو وہ پابندی بھی ختم ہو گئی جو پہلے تھی کہ متعہ والی عورت شوہر والی نہ ہو کنواری بیوہ یا مطلقہ ہو لیکن ان روایات سے معلوم ہوا کہ اول تو [illegible] ضرورت نہیں پھر اگر تفتیش کے [illegible] شوہر ثابت ہو بھی جائے تو حرج کی کوئی بات نہیں ہے۔ بس رجحان رکھے آئندہ تفتیش بھی نہ کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر کی بہن سے متعہ کیا

ایک شرمناک عبارت وحکی فی سبب تحریمہ النساء ان قد طلب امیرالمومنین من منزلہ لیلہ فلما مضی ھنا اللیل جانب طلب من ان ینام عندہ فنام فلما اصبح خرج عمر من داخل بیتہ معترضا علی امیر المومنین بانک قلت انہ لا ینبغی لمسلم ان یبیت لیلہ غزبا اذا کان فی البلد وھا انت بت ھذہ الیلہ غزبا فقال امیرالمومنین ما یدریک بابی بت غربا و ان ھذا الیلہ قد تمعت

باختک فلانہ فاسرھا فی قلب حتی تمکن من الحتریم فحرمھا ((شواہد الصادقین ص۲۹' انوار النعمانیہ ص ۲۳)

عمر کی طرف سے متعہ النساء کو حرام کرنے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ ایک رات عمر نے امیرالمومنین علی کو اپنے گھر بلایا جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو عمر نے علی مرتضٰی کو وہیں سو رہنے کے لئے کہا۔ پس علی مرتضٰی نے وہیں آرام فرمایا پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا تو بطور تعریض علی مرتضٰی کو کہنے لگا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ مومن کو مناسب نہیں ہے کہ اپنے شہر میں بغیر عورت کے مجرد شب بسر کرے۔ پس علی مرتضٰی نے فرمایا میرے مجرد رہنے کا تمہیں کہاں سے علم ہوا۔ تحقیق میں نے آج رات کو تمہاری فلاں ہمشیرہ سے متعہ کیا۔ پس عمر کو اس واقعہ سے [illegible] قلق [illegible] حاصل ہوئی [illegible] وقت کہ ان کو متعہ کی حرمت کی قدر [illegible] حاصل ہوئی۔ پس [illegible] کو عمر نے حرام کر دیا۔

عمر نے متعہ بند کر کے حرام کاری کے اڈے کھول دیئے

اور عمر کی جان کو ہم کیا روئیں تم خود روتے ہو کہ اسلامی دنیا میں جگہ جگہ چکلے آباد ہیں۔ ان چکلوں کا ایک ایک ذرہ رو رہا ہے کہ اگر متعہ پر پابندی عائد نہ ہوتی تو کوئی زنا نہ کرتا سوائے شقی کے۔

بس ہمارا رونا یہی ہے اور ہمارا مطلب اس سے صرف اتنا ہے کہ یہ تمہارے گروہ ہیں جس نے حرام کاری کی راہ کھول کر چکلے آباد کئے ہیں۔
(ہم متعہ کیوں کرتے ہیں؟ ص ۳۳' مصنف عبدالکریم مشتاق)

www.haqsuch.tk

مسلمان بیوی کی موجودگی بھی غیر مسلم عورتوں سے متعہ جائز ہے

عن زراره قال سمعت عن ابی عبدالله یقول لاباس بان یتزوج الیهودیه والنصرانیه عنده امراه مسلمه (تہذیب الاحکام صفحہ ۲۵۶ جلد ۷)

زرارہ امام جعفر سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص یہودیہ' نصرانیہ سے متعہ کرے جبکہ اس کی مومنہ بیوی بھی ہو۔

اگر عمر میں ایک مرتبہ متعہ بھی کیا تو جنتی ہو گیا

منقول ہے کہ فرمایا ہے کہ شوہر توجہ ہو زن سے پڑھا لے گویا کہ راہ خدا میں اس نے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے۔ جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہوتا ہے۔

فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت میں سے ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت جو متعہ کرے مگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر متعین کرے۔ (تحفۃ العوام از مفتی سید احمد علی' مفتی سید محمد عباس صفحہ نمبر ۳۰۴)

تین مرتبہ متعہ کرنے والا حضرت علیؓ اور ۴ مرتبہ متعہ کرنے والا حضور ﷺ کا درجہ پالیتا ہے (معاذ اللہ)

الغیا بر دو روایت کروند قال النبی ﷺ من تمتع مره درجته

کدرجه الحسین و من تمتع مرتین درجته کدرجه الحسن و من تمتع ثلث مرات درجته کدرجه علی و من تمتع اربعه مرات درجته قدرجتی

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک مرتبہ متعہ کیا اس نے درجہ حسین کا پایا جس نے دو مرتبہ متعہ کیا اس نے درجہ حسن کا پایا جس نے تین نے مرتبہ متعہ کیا اس نے درجہ علی کا پایا۔ جس نے چار مرتبہ متعہ کیا اس کا درجہ میری مثل ہوا۔ (برہان المتعہ و تفسیر منہاج الصادقین)

ایرانی صدر رفسنجانی کی طرف سے متعہ کی اپیل

رپورٹ ہفت روزہ تکبیر کراچی

متعہ دوسرے شیعی عقائد اور طریقوں کی طرح ایک ایسا موضوع ہے جس پر عموماً اہل تشیع خود بھی عام گفتگو سے احتراز کرتے رہے ہیں لیکن ایران کی موجودی انقلابی حکومت کی طرف سے صنفی تعلق کے اس طریقے کو عام کرنے کے لئے گذشتہ کئی برس سے پر زور مہم جاری ہے۔ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپنے ملک کے گیارہ برس سے زائد تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لئے عارضی ازدواجی تعلق کا یہ طریقہ اختیار کریں جو گھنٹوں سے لے کر برسوں کی مدت تک کے لئے کسی بھی مدت کے لئے ہو سکتا ہے اور جس کے لئے عارضی میاں بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے اور جو شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہی نہیں بلکہ دینی لحاظ سے درجات کی بلندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا نہایت اعلیٰ و ارفع ذریعہ ہے۔ (متعہ اور صلاح الدین از علی اکبر

www.haqsuch.tk

شاہ)

واضح رہے کہ ہفت روزہ تکبیر کی مسلسل کئی اقساط میں ایران کی ایک خاتون شہلا حائری کا مفصل مضمون بھی شائع ہوا تھا جس میں اس خاتون نے بہت سی عورتوں کے انٹرویو کرنے کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ جو کچھ یورپ و غیر مسلم ممالک میں آزادی کے نام پر کیا جا رہا ہے وہی عمل ایران میں اسلام کے نام پر مقدس مزارات کے احاطوں میں ہو رہا ہے۔

سامعین محترم! متعہ کے عنوان پر اس قدر روایات اور عجیب و غریب لطائف و واقعات ہیں کہ جن سے شیعہ کتب بھری پڑی ہیں مگر چونکہ اس عنوان پر زیادہ لکھنا محض فحاشی کو فروغ [illegible] اور گندگی [illegible] کچھ بتانے کے مترادف ہے اس لئے جس قدر رو[illegible] لکھی ہیں۔ [illegible] خیال [illegible] واضح کرنے کے لئے کافی ہیں تاہم اس بحث کو ختم کرنے سے قبل شیعہ کے موجودہ صدی کے اہم ترین رہنما خمینی کا فتویٰ سامنے لانا ضروری سمجھتا ہوں۔

پیشہ ور زانیہ عورت سے متعہ کرنا جائز ہے (خمینی کا فتویٰ)

يجوز التمتع باالزانيه على كراهه خصوصا لوكانت من العواهر المشهورات باالزنا و ان فعل علیمنعها من الفجور (تحریر الوسیلہ ص ۱۹۲ جلد دوم)

زنا کار عورت سے متعہ کرنا جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ خصوصاً جبکہ وہ مشہور پیشہ ور زانیہ میں سے ہو اور اگر اس سے متعہ کرے تو چاہیے کہ اس کو بدکاری کے پیشہ سے منع کرے۔

صرف دو گھنٹے کے لئے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے خمینی کا فتویٰ

تحریر الوسیلہ جلد دوم کے ص ۱۹۰ پر خمینی نے تحریر کیا ہے۔ متعہ کم سے کم مدت کے لئے کیا جا سکتا ہے مثلاً "صرف ایک رات یا ایک دن اور اس سے کم وقت یعنی گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے۔ (تحریر الوسیلہ جلد دوم ص ۱۹۰)

سامعین محترم! آپ خود اندازہ لگائیں کہ جس مذہب میں بدکاری کو متعہ کا نام دے کہ اس قدر اہمیت دی گئی ہے اب اس سے کون سا پاکباز انسان بچ سکتا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ صحابہ دشمنی خصوصاً حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے دشمنی کی نحوست بھی اس گروہ کو طہارت و پاکیزگی سے دور لے گئی ہے اور اب وہ زہر تریاق سمجھ [illegible] جام [illegible] اب [illegible] کو نوش کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں بدکاری و فحاشی سی بھی سلامت رکھا اور ہمارے نسب کو بھی محفوظ فرما دیا۔ ہمیں نکاح کے ذریعہ پاکیزہ زندگی گذارنے پر فخر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرمائے جن کے بارہ میں سورۃ مومنون کی شروع کی آیات میں فرمایا کہ وہ کامیاب ہیں---- جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی منکوحہ بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے کسی اور طرف نہیں دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ظاہری اور باطنی نجاستوں سے محفوظ فرمائے اور نور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

وآخر دعونا الحمد للہ رب العالمین

www.haqsuch.tk

ولا تلبسوا الحق بالباطل | وتكتموا الحق وانتم تعلمون

اسلام اور تقیہ و کتمان

خطاب نمبر 10

اگر اسلام میں "کتمان" یعنی اپنے مذہب کو چھپانے جیسی کسی چیز کی اہمیت اور "تقیہ" یعنی اپنے عقیدہ کے خلاف عمل کرنے یا بات کہنے کا جواز ہوتا تو پھر انبیاء علیہ السلام اور خود ہمارے پیغمبر اسلام ﷺ ان تمام تر مصائب و آلام کا سامنا نہ کرتے بلکہ اسوقت ان پر لازم ہوتا کہ وہ حالات سے سمجھوتا کر کے اپنا دین چھپاتے اور اپنے نظریہ کے برخلاف کفار کی ہاں میں ہاں ملا کر کفار سے اپنے مطالبات منوا لیتے اور "یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام" کے اصولوں پر عمل پیرا ہوتے لیکن انبیاء علیہم السلام نے [illegible] تبلیغ اور قربانیوں [illegible] دیا ہے [illegible] دین اسلام [illegible] انبیاء سابقین کا دین ہو یا اس آخری شریعت کی صورت میں ہو یہاں تک ہے مرف ہرگز ہرگز کتمان اور تقیہ کا وجود نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور تقیہ و کتمان

الحمد الله وکفی والصلوه والسلام علی عباده الذین اصطفی وعلی آله واصحابه الاتقیاء ○ اما بعد! اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم○

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والهدی من بعد ما بینه للناس فی الکتاب اولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللعنون○ قال النبی صلی الله علیه وسلم افضل الجهاد کلمه حق عند سلطان جائرا صدق الله و صدق رسوله النبی الکریم و نحن علی ذالک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین○

واجب التکریم حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! بزرگو! نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! آج میری تقریر کا عنوان ہے اسلام اور تقیہ!

اسلام غالب ہونے کو آیا ہے مغلوب ہونے کو نہیں!

اسلام اللہ کا وہ آخری دین ہے کہ جسے کائنات انسانی کی ہدایت و فلاح کے لئے اتارا گیا ہے بلکہ اس سے قبل بھی انبیاء علیہم السلام جو شرائع لے

www.haqsuch.tk

کر دنیا میں آئے ان کا مقصد بھی مخلوق کا رشتہ اللہ سے جوڑنا اور انسانوں کو اس زمین پر اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی کے تمام شعبوں میں عمل کرنے کا درس دینا تھا۔

اسلام کے بارہ میں تو سورہ فتح میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت و دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں" جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام بڑھنے پھیلنے اور غالب ہونے کو آیا ہے سکڑنے سمٹنے اور چھپنے کے لئے نہیں ہے۔

اسی لئے اسلام کی تعلیمات کی تبلیغ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ بلغو عنی ولو آیتہ کا تقاضہ [illegible] ہے کہ "جو بات آپ کو دین کی ملی ہے اسے آگے پہنچائیں" جب یہ دین [illegible] کائنات کے لئے [illegible] ہے تو [illegible] افراد یا [illegible] طبقہ تک محدود کرنا خود اس دین کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے۔

www.haqsuch.tk

اگر اسلام کو چھپانا عبادت ہوتا تو انبیاء و رسول اور اصحاب رسول و اسلاف آزمائش کی راہوں سے نہ گذرتے!

سامعین گرامی قدر! کائنات انسانی میں جتنے بھی نبی اور رسول مبعوث ہوئے ہیں سب کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جیسے ہی انہوں نے گمراہی و ضلالت، کفر و شرک کی تاریکیوں میں مبتلا نافرمان قوموں کے سامنے دعوت حق کا آغاز کیا اور کلمہ حق کو بلند کیا تو کفار و مشرکین نے ان ہادیان حق کے خلاف ظلم و جبر تشدد و بربریت کا انداز اختیار کر کے اس بات کی حتی الامکان کوشش کی کہ وہ دعوت حق سے باز آجائیں لیکن جب کسی بھی نبی اور رسول نے ظلم و جبر اور قوم کی دھمکیوں سے ڈر کر اپنا راستہ ترک نہ کیا تو پھر نافرمان قوموں نے کہیں انہیں

پتھروں سے مار مار کر زخمی کر دیا کہیں آگ میں پھینک دیا کہیں تیل کے کڑاھوں میں ڈالا تو کہیں ان معصوم شخصیات کے سروں پر آرے چلائے گئے خود قرآن گواہی دیتا ہے "ویقتلون النبیین بغیر حق" کہ ظالموں نے معصوم انبیاء علیہم السلام کے خون سے زمین کو رنگین کر دیا حالانکہ ان کا مقصود اس کے سوا اور کوئی نہ تھا کہ وہ لوگوں کو "لا الہ الا اللہ" کی طرف بلاتے تھے۔

سب سے زیادہ تکالیف و مصائب کا سامنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین سے کرنا پڑا آپ نے مکہ و طائف کی گلیوں میں لہولہان ہونا، شعب ابی طالب میں گرفتار ہونا...... حتی کہ مکہ جیسا وطن چھوڑنا...... احد کے میدان میں دانت شہید کروانا...... اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انگاروں پر لیٹنا...... جانثاروں کا [illegible] پر لٹکایا جانا...... [illegible] برداشت کر لیا مگر کلمہ حق کی تبلیغ و اعلان کو ترک کرنا برداشت نہ کیا۔

آپ کو مشرکین مکہ نے دولت، عورت اور حکومت کا لالچ دے کر خاموش کرانا چاہا تو آپ نے اس موقعہ پر فرمایا...... اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج...دوسرے ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دو...... میں تب بھی اپنا موقف ترک نہیں کروں گا اور جھوٹے خداؤں کی تکذیب کرنے سے باز نہ آؤں گا۔

کیا اسلام کتمان اور تقیہ کی اجازت دیتا ہے؟

برادران اسلام اگر اسلام! میں "کتمان" یعنی اپنے مذہب کو چھپانے جیسی کسی چیز کی اہمیت ہوتی "تقیہ" یعنی اپنے عقیدہ کے خلاف عمل کرنے یا بات کہنے کا جواز ہوتا تو آپ غور کریں کہ پھر انبیاء علیہم السلام اور خود ہمارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام تر مصائب و آلام کا سامنا نہ کرتے بلکہ اس

وقت ان پر لازم ہوتا کہ وہ حالات سے سمجھوتا کر کے اپنا دین چھپاتے اور اپنے نظریہ کے برخلاف کفار کی ہاں میں ہاں ملا کر کفار سے اپنے مطالبات منوا لیتے۔ اور با مسلمان اللہ اللہ..... یا برہمن رام رام کے اصول پر عمل پیرا ہوتے لیکن انبیاء علیہم السلام کے طرز تبلیغ اور قربانیوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ دین اسلام میں (خواہ وہ انبیاء سابقین کا دین ہو یا اس آخری شریعت کی صورت میں ہو) ہرگز ہرگز کتمان اور تقیہ کا وجود نہیں ہے یہ تقیہ اور کتمان کی اصطلاحیں سراسر کفر ونفاق کی دنیا سے آئی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔

عقیدہ شیعہ: تقیہ اماموں اور ان کے آباء و اجداد کا دین ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ مومن ہی نہیں!

اب ذرا شیعہ کی معتبر ترین کتاب اصول کافی کی [illegible] روایت [illegible] اور [illegible] میں ڈوب جائیں کہ شیعہ کے بقول ان کے اماموں کا دین کیا ہے؟

عن معمر بن خلاد قال سالت ابا الحسن علیه السلام عن القیام للولاة فقال قال ابو جعفر علیه السلام التقیه من دینی و من دین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیه له۔

(اصول کافی ص ۴۸۴)

معمر بن خلاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ حکام وقت کی اطاعت کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے تقیہ میرا اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جو شخص تقیہ نہ کرے اس کا ایمان ہی نہیں ہے۔

لیجئے جناب! امام باقر کے فتویٰ نے تو اب اس بات کی گنجائش ہی نہیں

چھوڑی ہے کہ وقت کے ان حکام کے سامنے کلمۂ حق کہا جائے جو گمراہ ہیں بلکہ ان کا حکم تو صرف اور صرف تقیہ کرنے کا ہے بلکہ جو کلمۂ حق بلند کرنے کی صورت میں تقیہ کی راہ چھوڑے گا وہ ایمان سے فارغ ہو جائے گا۔

برادران اسلام! غور کرنے کا مقام ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام تو جابر اور ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے کو جہاد اکبر ارشاد فرماتے ہیں اور امام ابو الحسن اپنے دادا کے فتویٰ کے تحت تقیہ کا حکم دیتے ہیں۔ ان دونوں باتوں میں حق کیا ہے؟ اس کا فیصلہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں۔

دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے!

اصول کافی کی روایت ملاحظہ کیجئے۔

عن ابی عمیر الاعجمی قال قال لی ابو عبدالله علیه السلام یا ابا عمیر ان تسعه اعشار الدین فی التقیه ولا دین لمن لا تقیه له والتقیه فی کل شیئی الا فی النبیذ والمسح علی الخفین ○ (اصول کافی ص ۴۲۲)

ابی عمیر سے روایت ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو عمیر دین کے نو حصے من جملہ دس کے تقیہ میں ہیں اور جو شخص تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں ہے۔ اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ پینے اور موزوں پر مسح کرنے کے۔

یہاں امام جعفر نے بھی واضح کر دیا کہ اگر دین کو دس حصوں پر مشتمل ایک صورت تصور کر لیا جائے تو اس کے نو حصے تو تقیہ ہو گیا بس ایک حصہ بغیر تقیہ کے ہے۔ گویا تقیہ کرنا نوے فی صد دین پر عمل کرنے کے مترادف ہے اور ہر چیز

www.haqsuch.tk

کے بارے میں تقیہ کرنا جائز ہے سوائے دو باتوں کے نبیذ پینے اور موزوں پر مسح کرنے کے وجہ اس کی یہ ہے کہ اہل سنت کا شعار ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان "لوگو اگر تمہیں مجھے گالی دینے کا کہا جائے تو بے دھڑک ہو کر گالی دے لینا!

اصول کافی ہی کی ایک اور روایت سن لیجئے۔

عن مصعده بن صدقه قال قيل لابی عبدالله عليه السلام ان الناس يرون ان عليا عليه السلام قال على منبر الكوفه ايها الناس! انكم ستدعون الى سبی فسبونی ثم تدعون الى البراة منی فلا تبرؤ منی فقال اكثر ما يكذب الناس على علی عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبی فسبونی ثم تدعون الى البراء ة منی وانی لعلی دين محمد صلى الله عليه وسلم ولم يقل ولا تبرئوا منی۔

(اصول کافی ص ۴۸۴)

مصعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے لینا پھر فرمایا تم سے کہا جائے گا کہ مجھ سے تبرا کرو تو تبرا نہ کرنا۔ امام جعفر نے فرمایا لوگ حضرت علی علیہ السلام پر بہت جھوٹ جوڑتے ہیں انہوں نے تو یہ فرمایا تھا کہ لوگ تم سے کہیں گے کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے دینا پھر تم سے کہیں گے کہ مجھ سے تبرا کرو حالانکہ میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں حضرت علی نے یہ نہیں

فرمایا تھا کہ مجھ پر تبرا نہ کرو۔

لیجئے جناب! اس روایت نے ساری مشکلات ہی شیعہ کے لئے آسان کر دی ہیں کہ وہ تقیہ کر کے حضرت علی کو گالی بھی دے سکتے ہیں اور ان سے تبرا بھی کر سکتے ہیں غور کیجئے جو قوم اپنے اماموں کو انبیاء علیہم السلام سے افضل بھی مانتی ہو پھر ان پر تبرا کرنے اور انہیں گالی دینے کو بھی دین سمجھتی ہو بلکہ ضروری جانتی ہو تو اس کا اسلام کی تعلیمات سے کیا واسطہ ہے؟

تارک تقیہ تارک نماز کی طرح ہے!

شیعہ کی معتبر ترین کتاب صحاح اربعہ میں سے ایک اہم کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" کا حوالہ بھی پڑھ لیجئے اور تقیہ کو ترک کرنے کا گناہ بھی دیکھ لیجئے۔

قال الصادق عليه السلام لو قلت ان تارک التقيه كتارک الصلوة كنت صادقا وقال عليه السلام لا دين لمن لا تقيه له۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر میں یہ کہوں کہ تارک تقیہ مثل تارک صلوۃ کے ہے تو میں اس قول میں سچا ہوں گا۔ نیز امام نے فرمایا جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے۔

جس نے تقیہ کر کے مخالفین کی پہلی صف میں نماز پڑھی گویا اس نے رسول خدا کے پیچھے نماز ادا کی!

امام جعفر صادق نے فرمایا جو شخص مخالفین کے ساتھ ان کی پہلی صف میں (ہاتھ باندھ کر تقیتہ) نماز پڑھے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے جناب رسول

www.haqsuch.tk

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی ہو۔ (احسن الفوائد فی شرح العقائد ص ۶۳۰)

عقیدہ تقیہ دراصل اہل بیت رسول کے کردار و افکار پر پردہ ڈالنے اور انہیں بدنام کرنے کا ایک حربہ ہے!

سامعین محترم! شیعہ کو عقیدہ تقیہ ایجاد کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جب وہ کوشش بسیار کے باوجود خلفاء راشدین اور خاندان نبوت حضرت علی، حضرت حسن، و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین کوئی اختلاف و جنگ و جدل کی کیفیت [illegible] نہ دیکھ سکے بلکہ قدم [illegible] م پر انہیں ان شخصیات کا کردار و عمل خلفاء راشدین کی [illegible] و نصرت [illegible] ہی نظر آیا تو [illegible] سارے کردار کو [illegible] کی کوشش شروع کردی کہ [illegible] اہل بیت نے اگر اپنے دور میں ظالموں، مرتدوں، کافروں اور غیر شرعی حکمرانوں کی تائید و حمایت کی تھی تو وہ محض تقیۃ تھی یعنی اوپر اوپر سے تھی ورنہ وہ دل سے ان حضرات کو دین کے دشمن اور اسلام کے مخالف سمجھتے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تمہیں اس بات کی خبر کیسے ہوئی؟ تو فوراً بولے کہ ہمیں آئمہ حضرات خفیہ طور پر حقائق سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ گویا کہ آئمہ کے چوبیس گھنٹوں میں سے تئیس گھنٹے بلکہ کئی کئی ہفتے تو تقیہ کے طور پر غلط بیانی میں گذرتے تھے۔ جھوٹ کفر ارتداد کی حمایت میں فتوے دیتے اور عمل کرتے گذرتے تھے۔ بس وہ وقت ایک ایسا ہوتا تھا جب کوئی مخلص ترین شیعہ راوی ان سے تنہائی میں ملتا تھا تو وہ اس سے سچائی اور مبنی بر حقائق گفتگو کرتے تھے۔ استغفر اللہ!

حضرت علیؓ کے خط میں خلفاء راشدین کی تعریف شیعہ کی طرف سے تقیہ قرار دے کر جھٹلانے کی کوشش!

شیعہ کی معتبر ترین کتاب نہج البلاغہ قسم دوم ص ۷ میں ایک خط حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بنام حضرت معاویہ ﷛ حسب ذیل ہے:۔

انه بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی مابایعوهم علیه فلم یکن للشاهد ان یختار ولا للغائب ان یرد و انما الشوری للمهاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموه اماما کان ذلک رضی فان خرج من امرهم خارج بطعن او بدعة ردوه الی ما خرج منه فان ابی قاتلوه علی اتباعه غیر سبیل المومنین و ولاه الله ما تولی ولعمری یا معاویه لئن نظرت بعقلک دون هواک لتجدنی ابرء الناس من دم عثمان و لتعلمن انی کنت فی عزله منه۔

بہ تحقیق مجھ سے بیعت کی ہے ان لوگوں نے جنہوں نے بیعت کی تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان سے انہیں شرائط پر جن شرائط پر ان سے بیعت کی تھی۔ لہٰذا اب نہ حاضر کو اختیار ہے کہ وہ کسی اور کو پسند کرے اور نہ غائب کو اختیار ہے کہ وہ (میری بیعت کو) رد کرے مشورہ خلافت کا حق صرف مہاجرین اور انصار کو ہے وہ اگر کسی شخص پر اتفاق کرلیں اور اس کو امام کہہ دیں تو وہ پسندیدہ امام ہے، پھر اگر مہاجرین و انصار کے کئے ہوئے کام سے کوئی شخص علیحدہ ہو جائے

کچھ اعتراض کر کے یا کوئی نئی بات نکال کر تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ شخص جس راہ سے ہٹ گیا ہے اسی کی طرف اسے واپس لائیں پھر اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال کریں اس بناء پر کہ اس نے ایمان والوں کی راہ کے خلاف کی پیروی کی اور اللہ اس کو اسی کی طرف پھیرے گا جس طرف وہ پھرا' اور قسم ہے مجھے اپنے جان کے مالک کی اے معاویہ اگر تم اپنی عقل سے غور کرو ہوائے نفسانی کو دخل نہ دو تو یقیناً مجھے سب سے زیادہ خون عثمان سے بے تعلق پاؤ گے اور ضرور تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میں اس خون سے بالکل علیحدہ ہوں۔

ف: اس خط میں حضرت علی نے چھ باتیں قابل توجہ اور مذہب شیعہ کے خلاف بیان فرمائیں' اپنی [illegible]فت بر بنائے نص [illegible] فرمائی بلکہ بر بنائے بیعت مہاجرین و انصار فرمائی۔ مہاجرین و انصار کی [illegible] فضیلت میں چھ باتیں بیان [illegible] انتخاب خلیفہ کا [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہے اور یہ کہ مہاجرین و انصار کا نامزد کیا ہوا خلیفہ پسندیدہ یعنی خلیفہ راشد ہوتا ہے' اور یہ کہ مہاجرین و انصار جس راہ پر چلیں وہ ایمان والوں کی راہ ہے' مہاجرین و انصار کے منتخب کیے ہوئے خلیفہ کو جو نہ مانے وہ ایمان والوں کی راہ کا مخالف اور واجب القتل والقتال ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کا خلیفہ برحق ہونا ظاہر فرمادیا۔

علمائے شیعہ نے حضرت ممدوح کے ان اقوال کو تقیہ پر محمول کیا ہے' شیعوں کے سلطان العلماء مولوی سید محمد صاحب مجتہد اپنی کتاب بوارق کے ص ۱۱۰ میں لکھتے ہیں:۔

اگر آنحضرت در نامہ تصریح ببطلان خلافت مشائخ ثلاثہ میکرد لامحالہ آتش عداوت در کانوں سینہ پر کینہ آنہا مشتعل مے شد بلکہ اکثر اصحاب آنحضرت

زمانہ خلافت میں بھی امن نہ تھا اور وہ اپنا اصلی عقیدہ اور اصلی مذہب بالاعلان نہ بیان کر سکتے تھے' قاضی صاحب کی طویل عبارت کا آخری فقرہ یہ ہے۔

والحاصل ان امر الخلافه ما وصل اليه بالاسم دون المعنى وكان معارضا منازعا مبغضا فى ايام ولايته و كيف يامن فى ولايه الخلاف على المتقدمين عليه وكل من بايعه وجمهورهم شيعه اعدائه ومن يرى انهم مضوا على اعدل الامور و افضلها وان غايه امر من بعدهم ان يتبع اثارهم و يقتفى طرائقهم○

اور [illegible] اصل یہ ہے کہ [illegible] خلافت کا کام جناب امیر علیہ السلام تک صرف برائے [illegible] [illegible] تھا' نہ [illegible] [illegible] اور [illegible] سے آپ کی حکومت کے زمانہ میں بھی جھگڑے کیے جاتے تھے اور بغض رکھا جاتا تھا اور آنجناب اپنی حکومت میں اگلوں سے مخالفت کر کے کیوں کر بے خوف رہ سکتے تھے۔ اس حال میں کہ جن لوگوں نے ان سے بیعت کی تھی وہ کل ان کے دشمنوں کے شیعوں سے تھے اور ایسے لوگ تھے جو سمجھتے تھے کہ انکے دشمن نہایت عمدہ حالت اور افضل صفت میں تھے۔ اور ان کے بعد والوں کی انتہائی معراج ہے کہ ان کے نشان قدم پر چلیں۔ اور ان کے راستہ کی پیروی کریں۔

قاضی نور اللہ شوستری یا کسی اور کے کہنے کی ضرورت کیا۔ خود حضرت علی کا اقرار موجود ہے کہ ان کا تمام زمانہ خلافت تقیہ میں گزرا اور اپنی خلافت میں بھی وہ دین کا کوئی کام نہ کر سکے' روضہ کافی ص ۲۹ میں ہے' کہ حضرت علی نے ایک روز اپنی خلوت خاص میں جہاں سوا ان کے اہل بیت اور چند مخصوص شیعوں کے کوئی نہ تھا فرمایا کہ۔

www.haqsuch.tk

قد عملت الولاۃ قبلی اعمالا خالفوا فیھا رسول الله متعمدین لخلافه ناقضین لعھده مغیرین لسنته ولو احملت الناس علی ترکھا و حو لتھا الی مواضعھا و الی ماکانت فی عھد رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم لتفرق عنی جندی۔

مجھ سے پہلے حکام نے کچھ ایسے کام کئے ہیں جن میں رسول خدا ﷺ کی مخالفت کی ہے اور عمداً مخالفت کی ہے اور ان کی سنت کو بدلا ہے اور اگر میں لوگوں کو ان کاموں کے ترک کر دینے کا حکم دوں اور ان کو ان کے اصلی حالت کی طرف واپس کر دوں' اور اسی حالت کی طرف جو رسول ﷺ کے عہد میں تھی تو مجھ سے میرا لشکر جدا ہو جائے۔

پھر اس کے بعد ان خلاف شریعت کاموں کی کچھ تفصیل بھی ارشاد فرمائی کہ:

لو رددت فدک الی ورثه فاطمه علیھا السلام واقطعت قطائع اقتطعھا رسول الله صلی الله علیه وسلم لا قوام لم نمض لھم و الم تنفذ ورددت قضایا من الجور قضی بھا ونزعت نساء تحت رجال بغیر حق فرددتھن الی ازواجھن وحملت الناس علی حکم القران و محوت دواوین العطایا واعطیت کما کان رسول الله یعطی بالسویه وحرمت المسح علی الخفین اذالتفرقوا عنی والله لقد امرت الناس الا یجتمعوا فی شھر رمضان الا

فی فریضه واعلمتھم ان اجتماعھم فی النوافل بدعه فتنادی بعض اھل عسکری ممن یقاتل معی یا اھل الاسلام غیرت سنه عمر ینھانا عن الصلوه فی شھر رمضان تطوعا٥

اگر میں فدک وارثان فاطمہ علیہما السلام کے حوالہ کر دوں' اور جو معافیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دی تھیں' اور وہ ان کو نہیں ملیں' نہ ان کا نفاذ ہوا ان کو دے دوں اور جو فیصلے ظلم کے کیے گئے ہیں' ان کو رد کر دوں اور کچھ عورتیں جو بعض مردوں کے تصرف میں ناجائز طور پر ہیں ان کو نکال کر ان کے شوہروں کے حوالے کر دوں اور لوگوں کو احکام قرآنی پر عمل کرنے کا حکم دوں' اور وظیفوں کا رجسٹر منسوخ کر دوں اور جس طرح رسول اللہ لوگوں کو برابر برابر دیتے تھے' اسی طرح دوں اور موزوں پر مسح کرنے کو حرام کر دوں تو یقیناً لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں اللہ کی قسم میں نے لوگوں کو حکم دیا کہ ماہ رمضان میں سوا فرض کے اور کسی نماز میں جماعت نہ کریں' اور ان کو آگاہ کیا کہ نوافل میں جماعت کرنا (یعنی تراویح) بدعت ہے تو میرے ہی لشکر کے بعض لوگ جو میرے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں پکارنے لگے کہ اے اہل اسلام عمر کی سنت بدل دی گئی' یہ شخص ہم کو ماہ رمضان میں نوافل پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت علی ؑ کے دور میں بڑے بڑے ناجائز کام ہو رہے تھے یہاں تک کہ مسلمان اور شوہر والی عورتوں سے جبراً حرام کاری کی جار رہی تھی حقوق العباد بھی تلف ہو رہے تھے۔ فدک بھی اسی مغصوب حالت میں تھا' ایسے گناہ کبیرہ اعلان کے ساتھ کئے جا رہے تھے کہ ان کے تصور سے ایمان دار کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے' مگر حضرت علی مارے تقیہ کے خاموش تھے' اور ان

www.haqsuch.tk

ملحق بہ معاویہ شد و آنجناب را مخذول و منکوب می نمودند۔

اگر آنحضرت خط میں تینوں خلفاء کی خلافت کے باطل ہونے کی تصریح کر دیتے تو لامحالہ عداوت کی آگ ان کے سینوں میں بھڑک اٹھتی بلکہ اکثر اصحاب آنحضرت کے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر آنجناب کو ذلیل اور سرنگوں کر دیتے۔

دیکھئے یہ کیسا پر لطف تقیہ ہے جب دشمن کا خوف نہ دکھا سکے تو کہدیا کہ خود اپنے اصحاب کے خوف سے حضرت علی نے تقیہ کیا۔ معلوم ہوا کہ حضرت علی کے اصحاب بڑے دغاباز و منافق تھے حضرت علی ان سے اس قدر ڈرتے تھے کہ اپنا اصلی مذہب نہ ظاہر کر سکتے تھے' اور جب ابو الائمہ کے اصحاب کا یہ حال تھا تو باقی ائمہ کے اصحاب کا کیا حال ہو گا۔ حضرت علی نے اپنے زمانہ [illegible] میں بھی نہ متعہ جیسی عظیم الشان عبادت کے حلال ہونے کا اعلان دیا نہ نماز تراویح جیسے گناہ کبیرہ کو روکا اصلی قرآن کی ترویج کی نہ حقوق العباد دلوائے اور سب سے بڑا غضب یہ کہ حضرت فاطمہ کا حق غصب کرنے میں بھی تینوں خلفاء کے قدم بہ قدم رہے علمائے شیعہ حضرت علی کے ان تمام کارناموں کو تقیہ پر محمول کرتے ہیں۔

اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ حرام کیا تھا تو حضرت علی نے اپنے دور میں کیوں اس کے حلال ہونے کا اعلان کیوں نہ کیا؟

قاضی نور اللہ شوستری نے اپنی کتاب احقاق الحق میں جہاں علامہ ابن روزبہان رحمتہ اللہ علیہ کے اس بے پناہ اعتراض کا جواب دیا ہے کہ متعہ اگر حضرت عمر نے اپنی طرف سے حرام کیا تھا' تو حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کے حلال ہونے کا اعلان کیوں نہ کیا' لکھا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو اپنے

تمام مظالم و معاصی کو اسی طرح برقرار رکھے ہوئے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے زمانہ خلافت میں کیا خوف تھا؟ کیا ضرورت تقیہ کی تھی؟ خصوصاً جب کہ وہ علاوہ خلافت کے دوسری بڑی طاقتوں اور بڑے بڑے معرکوں کے مالک بنے ہوئے تھے' یہ ایک معمہ ہے جس کے حل کرنے کے لئے ابن سبا اور زرارہ و ابو بصیر کی عقل بھی کچھ کام نہ دے سکی۔ روایات میں جو کچھ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی کو اپنا اصلی مذہب ظاہر کرنے اور ان مظالم و معاصی کو موقوف کر دینے میں اپنے لشکر کے جدا ہو جانے یعنی خلافت کے چھن جانے کا اندیشہ تھا' چنانچہ ابھی جو روایت ہم نے روضہ کافی سے نقل کی اس میں یہی عذر تقیہ کا منقول ہے۔ مگر اہل عقل خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یہ عذر کس حد [illegible] معقول کہا [illegible] ہے۔ بھلا خیال تو کر[illegible] ہے کس لئے؟ خلافت کا مقصد یہی ہے کہ نیابت پیغمبر میں دین الٰہی کو قائم رکھا جائے۔ جب یہ مقصد ہی حاصل نہ ہو تو ایسی خلافت مسلمان کے لئے جائز ہی نہیں ہو سکتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چاہئے تھا کہ خود ہی ایسی خلافت پر لات مار دیتے ان کو ایسا شوق خلافت کا تھا کہ اس کے چھن جانے کے خوف سے ایسے کبیرہ گناہوں کا وبال اپنے ذمہ لے رہے تھے۔ (ماخوذ از یازدہ نجوم تالیف مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمہ اللہ)

امام باقر (والد) تقیہ کے طور پر ایک چیز کو حلال قرار دیتے ہیں۔ امام جعفر (بیٹے) اسے حرام قرار دیتے ہیں

فروع کافی مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم ص ۸۰ میں ہے۔

عن ابان بن تغلب قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول كان ابى عليه السلام يفتى فى زمن بنى اميه

www.haqsuch.tk

ان ماقتل البازی والصقر فھو حلال و کان ینقیھم وانا لا اتقیھم وھو حرام ماقتل

امام بن تغلب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر علیہ السلام کو سناوہ فرماتے تھے کہ میرے والد (امام باقر) علیہ السلام بنی امیہ کے زمانہ میں فتوے دیتے تھے۔ کہ باز اور شکرا جس چڑیا کو قتل کریں وہ حلال ہے میرے والد بنی امیہ سے تقیہ کرتے تھے مگر میں ان سے تقیہ نہیں کرتا اور فتوے دیتا ہوں کہ وہ چڑیا جس کو باز اور شکرا قتل کرے حرام ہے۔

دیکھئے امام باقر علیہ السلام نے تقیہ میں حرام کے حلال ہونے کا فتویٰ دے دیا اور یہ تقیہ [illegible] خوف میں نہ تھا' کیونکہ یہ مسئلہ ایک اجتہادی مسئلہ تھا ایسے مسائل [illegible] خود فقہائے اہل سنت [illegible] اور [illegible] کسی پر گرفت نہ کرتا تھا' آخر امام جعفر صادق نے اس مسئلہ میں تقیہ نہ کیا تو [illegible] پر کس نے گرفت کی اور بالفرض خوف کی حالت بھی ہوتی تو کیا امام مفترض الطاعۃ کی یہی شان ہے کہ اسی طرح جھوٹے مسائل بیان کرے ایسے امام کے فتووں پر کیوں کر اعتبار ہو سکتا ہے۔

پل بھر میں مسئلہ تبدیل: امام جعفر صادق کا عجیب انداز!

عن سلمه بن محرز قال قلت لابی عبدالله علیه السلام ان رجلا ارمانیامات واوصی الی بترکته فقال لی وما الارمانی قلت نبطی من انباط الجبال مات و اوصی الی بترکته وترک ابنه قال فقال لی اعطها النصف قال فاخبرت بذلک زراره فقال لی اتقاک انما المال لها قال

قال ابوجعفر علیه السلام ولایه الله اسرها الی جبریل واسرها جبریل الی محمد صلی الله علیه وآله وسلم واسرها محمد الی علی علیه السلام واسرها علی الی من شاء ثم انتم تذیعون ذلک

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی ولایت (یعنی مسئلہ امامت) کو اللہ نے جبریل سے بطور راز کے بیان کیا' اور جبریل نے پوشیدہ طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد ﷺ نے علی علیہ السلام سے پوشیدہ طور پر بیان کیا' اور علی نے پوشیدہ طور پر جن سے چاہا بیان کیا مگر اب تم اس کو مشہور کیے دیتے ہو۔

دیکھئے اس حدیث میں امام باقر نے شیعوں ہی کو فرمایا کہ تم مسئلہ امامت کو مشہور کرتے پھرتے ہو [illegible] ہے کہ مسئلہ امامت کو شیعوں ہی نے ان ائمہ کی طرف منسوب کیا۔

یہ لطیفہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسئلہ امامت ایک ایسا راز ہے کہ خدا نے سوا جبریل کے اور کسی فرشتے کو نہ بتایا نتیجہ یہ کہ سوا جبریل کے اور کوئی فرشتہ حضرت علی اور دوسرے ائمہ کا خلیفہ بلافصل یا امام ہونا در کنار سرے سے شیعوں کی مطلق امامت ہی سے واقف نہیں ہے اور جبریل نے بھی سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر سے بھی یہ مسئلہ بیان نہ کیا خدا کے تمام پیغمبر عقیدہ امامت سے بے خبر رہے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سوا علی کے کسی کو اس راز سے باخبر نہ کیا حتیٰ کہ اپنی بیٹی فاطمہ اور اپنے نواسوں کو بھی اس سے بے خبر رکھا غالباً۔ اسی بے خبری کے سبب سے حضرت فاطمہ حضرت علی کی ہر بات پر سر تسلیم خم نہ کرتی تھیں' بعض اوقات سخت گفتگو کی بھی نوبت آ جاتی تھی کما فی حق الیقین۔

فدخلت علیه بعد فقلت اصلحک الله ان اصحابنا زعموا انک اتقیتنی فقال والله ما اتقیتک ولکنی اتقیت علیک ان تضمن فهل علم بذلک احد قلت لا قال فاعطها ما بقی۝

(فروع کافی کتاب المواریث ص ۴۸)

سلمہ بن محرز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک ارمانی شخص مرگیا اور اس نے مجھے اپنے ترکہ کا وصی بنایا امام نے مجھ سی پوچھا کہ ارمانی کس کو کہتے ہیں میں نے کہا ایک پہاڑی قوم کو کہتے ہیں' (اور آپ کو اس سے کیا مطلب مسئلہ تو صرف اتنا ہے کہ وہ مرگیا' اور اس نے مجھے اپنے ترکہ کا وصی بنایا اور ایک بیٹی اس نے چھوڑی امام نے مجھ سے فرمایا کہ لڑکی کو نصف دے دو سلمہ راوی کہتے ہیں میں نے یہ فتویٰ زرارہ سے بیان کیا تو زرارہ نے مجھ سے کہا کہ امام نے تجھ سے تقیہ کیا ہے' (نصف کیسا) کل مال اسی لڑکی کو ملے گا' سلمہ کہتے ہیں کہ پھر میں اس کے بعد امام کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ اللہ آپ کی حالت درست کرے ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے تقیہ کیا امام نے کہا اللہ کی قسم میں نے تم سے تقیہ نہیں کیا' بلکہ تمہارے لئے تقیہ کیا کہ کہیں تم کو تاوان نہ پڑ جائے کسی کو اس فتویٰ کا علم تو نہیں ہوا؟ میں نے کہا نہیں تو امام نے فرمایا کہ اچھا باقی مال بھی لڑکی کو دے دو۔

امامت تو راز تھا جو جبرئیل نے محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ نے علی کو بیان کیا مگر شیعو تم اسے مشہور کرتے ہو!

اصول کافی صفحہ نمبر ۴۸۷ میں ہے:۔

کیا اچھا دین ہے جس سی فرشتے اور پیغمبر بھی ناواقف ہیں' مگر اب شیعہ اس کو اس درجہ شہرت دے رہے ہیں کہ اذان میں ولایت کے اعلان اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون!

امام جعفر صادق علانیہ طور پر اپنی امامت کا انکار کرتے تھے!

اصول کافی ص ۱۴۲ میں ہے:۔

عن سعید السمان قال کنت عندابی عبدالله علیه اذ دخل علیه رجلان من الزیدیه فقالا له افیکم امام مفترض الطاعه قال فقال لا قال فقالا له قد اخبرنا عنک الثقات انک تفتی وتقر وتقول به ونسمیهم لک فلان و فلان وهم اصحاب ورع و تشمیر وهم ممن لا یکذب فغضب ابو عبدالله وقال ما امرتهم بهذا فلما رایا الغضب فی وجهه خرجا۝

سعید سمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ دو شخص فرقہ زیدیہ کے ان کے پاس آئے ان دونوں نے امام سے کہا کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی امام مفترض الطاعۃ ہے امام نے فرمایا کہ نہیں ان دونوں نے کہا کہ ہم سے معتبر لوگوں نے آپ سے نقل کرکے بیان کیا کہ آپ اس کا فتویٰ دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں' اور قائل ہیں اور ہم ان لوگوں کا نام بھی آپ کو بتائے دیتے ہیں' فلاں اور فلاں یہ لوگ پرہیزگار اور پاکدامن لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں کہ جھوٹ نہیں بولتے امام جعفر صادق کو اس پر غصہ آگیا اور فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو اس کا حکم نہیں دیا جب ان دونوں نے آپ کے چہرہ

www.haqsuch.tk

میں غصہ کے آثار دیکھے تو چلے گئے۔

نماز توڑنے والی چیزیں اگر "تقیہ" کی جائیں تو نماز نہیں ٹوٹتی!

خمینی کا فتویٰ

خمینی صاحب اپنی کتاب تحریر الوسیلہ کی جلد اول کتاب الصلوۃ میں نماز توڑنے والی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ثانیها التکفیرا وهو وضع احد الیدین علی الاخری نحوما یصنعه غیرنا ولا باس حال التقیه O (ص۱۸۶)

دوسرا عمل جو نماز کو باطل کر دیتا ہے وہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا ہے جس طرح ہم شیعوں کے علاوہ دوسرے لوگ کرتے ہیں ہاں! تقیہ کی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

تاسعها تعمد قول آمین بعد اتمام الفاتحه الا مع التقیه فلا باس (ص ۱۹۰)

نویں چیز جس سے نماز باطل ہوتی ہے سورہ فاتحہ کے بعد قصداً" آمین کہنا ہے لیکن تقیہ کے طور پر جائز ہے۔

مخالفین سے ظاہراً" رواداری کا معاملہ کرو.... مگر... اندرونی طور پر مخالف رہو! (امام جعفر کی ہدایت

وقال الصادق علیه السلام! خالطوا الناس بالبرانیه و خالفوهم بالجرانیه مادامت الامره حسانیه

(احسن الفوائد فی شرح العقائد ص ۶۲۹)

امام جعفر صادق نے فرمایا۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے مخالفین سے ظاہر میں رواداری کرو اور ان سے میل ملاپ رکھو.... مگر.... اندرونی طور پر ان کے مخالف رہو۔

اگر تقیہ نہ ہوتا تو ارتقاء مذہب کی منزلیں طے نہ ہوتیں!

بے شک تقیہ شعار شیعہ ہے بوجہ قلیل تعداد ہونے کے۔ شیعوں کو قدیم زمانے میں تقیہ کا لباس پہننا پڑا! اگر تقیہ لباس شیعہ نہ ہوتا تو نہ ارتقاء مذہب کی منزلیں طے ہوتیں اور نہ قوم کثیر تعداد میں مختلف ممالک میں پھیلتی۔ (تاریخ [illegible] تصنیف مولانا محمد حسین جعفری ص ۲۳۰)

[illegible] محترم! آپ کے سامنے تقیہ کے بارے میں اہم اہم چند حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کرنے میں مجھے کس حد تک کامیابی ہوئی ہے کہ واقعی شیعہ مذہب تقیہ کا لباس پہن کر اپنی ناپاک سازشوں کو پروان چڑھانے میں کامیاب ہوتا رہا ہے اس کا فیصلہ میں آپ کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں مجھے تو صرف ایک بات کہنا ہے کہ اگر تقیہ مومن کا شعار ہے اور مسلمانوں کا ہتھیار ہے تو پھر نفاق کس چیز کا نام ہے؟ پھر میدان کارزار میں اتر کر جرات و بہادری کے جوہر دکھانے کی ضرورت ہی کیا ہے پھر جہاد کی راہ کو کامیابی کی راہ قرار دینا اور جنت تلواروں کے سائے میں یقین کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

بخدا! یہ اس تقیہ ہی کی نحوست اور غلاظت کا کرشمہ ہے کہ جس کے باعث امت اسلام کئی حصوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ خاندان نبوت کے عظیم حضرات کا کردار مشکوک بنا دیا گیا ہے ان کی سچی تعلیمات کو تقیہ کا نام دے کر محض

www.haqsuch.tk

ڈرامے اور افسانے کی حیثیت دے دی گئی ہے ورنہ کہاں حضرت علی علیہ السلام جیسی عظیم شخصیت اور ان کا بے مثال کردار، کہاں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما جیسے آسمان علم و فضل کے چمکتے ستاروں کی بلندی و عظمت اور ان کا بے نظیر کردار اور کہاں تقیہ کے نام پر ان کے مقامات عالیہ اور روشن کارناموں کو مسخ کرنے بلکہ قابل شرم بنانے کی ناپاک جسارت؟

اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین O

www.haqsuch.tk

شیعہ کے آئمہ اکثر دینی مسائل میں تقیہ کرتے تھے

شیعوں کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آئمہ معصومین اس قدر تقیہ کرتے تھے کہ کوئی مسئلہ مسائل دینیہ میں ایسا نہیں ہے جس میں آئمہ نے مختلف فتوے نہ دیئے ہوں ان مختلف فتووں میں علمائے شیعہ جس فتوے کو چاہتے ہیں امام کا اصلی مذہب کہہ دیتے ہیں اور جس فتویٰ کو چاہتے ہیں تقیہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں۔

علماء شیعہ کو اس موضوع پر مستقل تصانیف کرنی پڑی ہیں جن میں کتاب استبصار شیعوں کے اصول اربعہ میں داخل ہے النجم کے مناظرہ حصہ چہارم میں اس کتاب استبصار سے بہت سے واقعات آئمہ کے تقیہ کے نقل کیے جا چکے ہیں اس وقت پھر اس [illegible] بحث مناسب [illegible] ہے۔
سب سے پہلا باب اس کتاب کا ابواب المیاہ ہے اس باب کی ایک حدیث یہ ہے۔

ما رواه محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن عبدالله بن المغیره عن بعض اصحابه عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا کان الماء قدر قلتین لم ینجسه شی والقلتان جرتان فاول ما فی هذا الخبر انه مرسل و یحتمل ان یکون وردمورد التقیه لانه مذہب کثیر من العامه

ترجمہ:۔ جو حدیث محمد بن علی بن محبوب نے عباس، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب پانی بقدر دو قلہ کے ہو تو اس کو کوئی چیز

نجس نہیں کر سکتی قلہ مٹکے کو کہتے ہیں پس خرابی اس روایت میں یہ ہے کہ مرسل ہے اور احتمال ہے کہ یہ حدیث بطور تقیہ کے ہو کیونکہ یہ مذہب بہت سے سنیوں کا ہے۔

(ف) مطلب یہ ہے کہ چونکہ یہ مذہب بہت سے سنیوں کا ہے لہذا امام نے انہیں سنیوں کے خوف سے ان کے موافق بیان کر دیا اصلی مذہب امام ممدوح کا یہ نہ تھا اس مقام پر دیکھنے کے قابل ایک بات یہ بھی ہے کہ مسائل عرفیہ فقیہ میں خود علمائے اہل سنت میں اختلاف رہا ہے اور برابر ایک دوسرے کے مخالف فتوے دیتے تھے کوئی [illegible] خوف [illegible] پس امام کو ایک مسئلہ میں اختلاف رہا ہے اور برابر [illegible] دوسرے کے مخالف فتوے [illegible] کوئی کسی سے خوف نہ کرتا پس امام کو ایک مسئلہ میں اختلاف کرتے ہوئے کیا خوف لاحق تھا' جو انہوں نے تقیہ کیا خاص اس مسئلہ ہیں امام ابو حنیفہ اور اہل کوفہ قلتین کے مخالف ہیں ان کو کچھ خوف نہ ہوا اور امام نے ڈر کر اپنے اصلی مذہب کے خلاف فتویٰ دے دیا۔

(۴) کنوؤں کے باب میں ایک حدیث یہ ہے:

ماروٰاہ احمد بن محمد عن ابن محبوب عن الحسن بن صالح الثوری عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذاکان المافی الرکی کرالم ینجسہ شئی قلت و کم الکر قال ثلاثہ اشبار و نصف طولھا فی ثلثہ اشبار و نصف عمقھا فی ثلثہ اشبار و نصف عرضھا فیحتمل ھذا الخبر و جھین احدھما ان یکون المراد بالرکی المضع الذی لا یکون لہ مادہ بالنجع دون الاباد التی لھا مادہ بہ فان ذلک ھوالذی یراعی فیہ الاعتبار بالکر علی ما بیناہ

والثانی ان یکون ذلک قدور مورد التقیہ لان الفقہاء من یسوی بین الابار و الغدران فی قلتھا و کثرتھا

ترجمہ:۔ جو حدیث احمد بن محمد نے ابن محبوب سے انہوں نے حسن بن صالح ثوری سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب پانی کنوئیں میں ایک کر ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی میں پوچھا کہ کر کس قدر ہوتا ہے امام نے فرمایا ساڑھے تین بالشت طول ساڑھے تین بالشت عمق ساڑھے تین بالشت عرض پس اس حدیث میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ کنوئیں سے [illegible] مراد ہو جس میں سوت [illegible] بے سوت کے کنوئیں میں کر کا اعتبار ہوتا ہے جیسا کہ [illegible] کر چکے [illegible] دوسرا احتمال [illegible] یہ حدیث بطور تقیہ کے ہو کیونکہ بعض فقہا کنوؤں اور حوضوں کو قلت اور کثرت میں برابر سمجھتے ہیں۔

(ف) اس مقام پر بھی یہ لطیفہ قابل غور ہے کہ جب بعض فقہا کا یہ مذہب اور بعض کا اس کے خلاف ہے تو ایک فریق سے کیوں امام ڈرے دوسرے سے کیوں نہ ڈرے اور پھر وہ فقہا باہم اختلاف کرتے ہوئے کیوں نہ ڈرتے تھے۔ سارا خوف امام ہی کو کیوں تھا تقیہ تو اس مسئلہ میں ہونا چاہیے جو مخصوصات شیعہ سے ہو کہ اصل مسئلہ بتا دینے سے لوگ شیعہ سمجھ لیں گے اور مسئلہ مخصوصات شیعہ سے نہ ہو اس میں تقیہ کیسا مگر اصل تو یہ ہے کہ تقیہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ تقربا الی اللہ اس کی جس قدر کثرت ہو بہتر ہے۔

اس کتاب کے باب الاستنجاء میں ہے:

ماروٰاہ احمد بن محمد بن عن البرقی عن وھب بن وھب عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان نقش خاتم ابی العزہ للہ جمیعا و کان فی یسارہ یستنجی بھا و کان نقش خاتم

www.haqsuch.tk

امیرالمومنین علیہ السلام الملک للہ و کان فی یدہ الیسری یستنجی بھافھذاالخبرمحمول علی التقیہ

ترجمہ:۔ جو حدیث احمد بن محمد نے برقی سے انہوں نے وہب بن وہب سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے والد کی انگوٹھی میں یہ عبارت کندہ تھی العزہ للہ جمیعا یہ انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں رہتی تھی اور وہ اسی سے آبدست لیتے تھے اور امیرالمومنین علیہ السلام کی انگوٹھی میں یہ عبارت کندہ تھی الملک للہ وہ انگوٹھی ان کے ہاتھ میں رہتی تھی اور اسی سے وہ آبدست لیتے تھے پس یہ حدیث تقیہ پر محمول ہے۔

(ف) یہ نہیں [illegible] ہوتا کہ تق[illegible] کر[illegible]نے کیا آیا امام جعفر نے تقیہ کیا [illegible] جھوٹی خبریا ان کی [illegible] اتبع امام باقر [illegible] حضرت علی [illegible] حضرت امام باقر اور حضرت علی نے تقیہ کیا کہ ایسی ناملائم کاروائی کے مرتکب ہوئے۔ پھر نہیں معلوم ہوتا کہ یہ تقیہ کیوں کیا اگر انگوٹھی اتار کر رکھ جاتے اور خدا کے نام کی بے ادبی نہ کرتے تو کون ان کو مار ڈالتا اور یہ فعل شنیع کس مذہب میں جائز ہے جس کے خوف سے تقیہ عمل میں آیا۔

شیعوں کے یہاں مسئلہ ہے کہ وضو میں سر کے مسح کے لئے جدید پانی نہ لینا چاہیے اس کے خلاف جو حدیثیں آئمہ سے مروی ہیں ان کا جواب شیخ صاحب موصوف نے اس طرح دیا ہے۔

وما رواہ الحسین بن سعید بن حماد عن شعیب عن ابی بصیر قال سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن مسح الراس قلت امسح بما فی یدی من الندی راسی فقال لابل تضع یدک فی الماء ثم تمسح فالوجہ فی ھذا بن الخبر بن ان نحملھا علی

ضرب من التقیہ لانھماموافقان لمذھب کثیرمن العامہ

ترجمہ:۔ اور جو حدیث حسین بن سعید نے حماد بن شعیب سے انہوں نے بصیر سے روایت کی ہے کہا انہوں نے کہا میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے سر کے مسح کی بابت پوچھا میں نے کہا کہ جو کچھ تری میرے ہاتھ میں باقی ہے اسی سے میں اپنے سر کا مسح کر لوں امام نے فرمایا نہیں بلکہ پانی میں ہاتھ ڈالو، پھر سر کا مسح کرو پس مطلب ان دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ ہم دونوں حدیثوں کو تقیہ پر محمول کرتے ہیں کیونکہ یہ دونوں حدیثیں بہت سے سنیوں کے موافق ہیں۔

نیز اسی کتاب میں باب مسح رجلین میں بہت سی مختلف حدیثیں روایت کی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔

مارواہ ا[illegible] بن [illegible] بن [illegible] عن بکر بن صالح علی الحسن بن محمد بن عمران عن زرعہ عن سماعہ بن مھران عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا توضات فامسح قدمیک ظاہر ھماد باطنھما ثم قال ھکذا فوضع یدہ علی الکعب و ضرب الاخری علی باطن قدسیہ ثم مسحھا الی الاصابع فالوجہ فی ھذاالخبر ماذکرنا فی الباب الذی قبل ھذا من حملہ علی التقیہ لا نہ موافق لمذہب بعض العامہ فمن یری المسح علی الرجلین ویقول باستعیاب الرجل

ترجمہ:۔ اور جو حدیث احمد بن عیسیٰ نے بکر بن صالح سے انہوں نے حسن بن محمد عمران سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے سماعہ بن مہران سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنے پیروں کا مسح کرو نیچے بھی اور اوپر بھی انگلیوں تک بعد اس کے آپ نے اپنا

www.haqsuch.tk

ایک ہاتھ ٹخنے پر رکھا اور دوسرا ہاتھ تلوے پر رکھا اور دونوں کو انگلیوں تک لے گئے اور فرمایا کہ اس طرح مسح کیا کرو پس مطلب اس حدیث کا وہی ہے جو ہم اس سے قبل کے باب میں بیان کر چکے ہیں یعنی یہ حدیث تقیہ پر محمول ہے کیونکہ بعض سنیوں کے مذہب کے موافق ہے کیونکہ سنیوں میں بعض لوگ ایسے ہیں جو مسح رجلین کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ پورے پیر کا مسح ہونا چاہیے۔

(ف) اس مقام پر عجیب ہی لطیفہ ہے اہل سنت میں کوئی شخص بھی مسح رجلین کا قائل نہیں ہے اور اگر بالفرض کوئی غیر معروف شخص قائل رہا بھی ہو تو اس سے کیا خوف ہو سکتا ہے اور مزید لطف یہ ہے کہ مسح رجلین کا مسئلہ بتاتے ہوئے امام کو خوف نہ آیا [illegible] مسح کی تحدید کرتے [illegible] خوف آ گیا یہ بھی عجب حیرت انگیز بات ہے [illegible] قول ہے کہ ایک شخص کسی بے گناہ [illegible] کر ڈالا تھا اور فخریہ لوگوں سے کہتا پھرتا تھا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا لیکن جب یہ پوچھا جاتا کہ تم نے اس کو کس آلہ سے قتل کیا تو کہتا تھا کہ یہ نہ بتاؤں گا اس میں مجھے خوف ہے کہ گرفتار ہو جاؤں گا۔

نیز اسی کتاب میں باب وجوب مسح رجلین میں ہے:

ماروواہ محمد بن احمد بن یحیی عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید المداینی عن مصدق بن صدقتہ عن عماربن موسی عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الرجل یتوضاالوضوکلہ الارجلیہ ثم یخوض الماء بھما خوضا قال اجزاہ ذلک فھذاالخبرمحمول علی حال التقیتہ فامامع الاختیار بجوزالاالمسح علیھما علی مابیناہ

ترجمہ:۔ جو حدیث محمد بن احمد بن یحیی نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے

انہوں نے عمرو بن سعید المدائنی سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسیٰ سے انہوں نے امام جعفر سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص پورا وضو کرے پیروں پر مسح نہ کرے پھر پیروں کو پانی میں غوطہ دے امام نے فرمایا اس کو یہی کافی ہے پس یہ حدیث حالت تقیہ پر محمول ہے مگر یہ بغیر تقیہ صرف مسح کرنا چاہیے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور سنئے اسی باب کی ایک حدیث یہ بھی ہے:

ماروواہ احمد بن الحسن الصفار عن عبداللہ بن المنبہ عن الحسین بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن ابائہ عن علی علیہ السلام قال جلست اتوضہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و[illegible] ابتدأت فی الوضوع فقال لی تمضمض واستنشق واستن ثم غسلت وجھی ثلاثا فقال ندیجزیک من ذلک المرتان فقال فملت ذراعی و مسحت براسی مرتین فقال قدیجزیک من ذالک المرہ و غسلت قدمی فقال یا علی خلل بین الاصابع لاتخلل بالنار فھذا خبر موافق للعامتہ و قد ورد مورد التقیہ لان المعلوم الذین لا یتخلج فیہ الشک من مذاہب ائمتنا علیھم السلام القول بالمسح علی الرجلین وذلک اشھرمن ان یدخل فیہ شک اوارتیاب

جو حدیث محمد بن حسن صفار نے عبد اللہ بن منبہ سے انہوں نے حسین بن علوان سے انہوں نے عمرو بن خالد سے انہوں نے زیدہ بن علی سے انہوں نے اپنے باپ دادا سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وضو کرنے بیٹھا اتنے میں رسول خدا ﷺ تشریف لے آئے آپ نے مجھ سے

www.haqsuch.tk

فرمایا کہ کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو اور مسواک کرو پھر میں نے تین مرتبہ اپنا منہ دھویا تو آپ نے فرمایا کہ دو ہی مرتبہ دھونا کافی تھا پھر میں نے اپنی کہنیاں دھوئیں اور دو مرتبہ سر کا مسح کیا آپ نے فرمایا کہ ایک ہی مرتبہ مسح کرنا کافی تھا پھر میں نے اپنے پیر دھوئے تو آپ نے فرمایا کہ انگلیوں کا خلال کرو تا کہ آگ میں نہ ڈالی جائیں، پس یہ حدیث سینوں کے موافق ہے اور بطور تقیہ کے ہے کیونکہ ہم کو جو آپنے آئمہ کا مذہب یقینی طور معلوم ہے وہ یہی ہے کہ وہ مسح رجلین کے قائل تھے یہ بات بہت مشہور ہے اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔

(ف) اس حدیث میں معلوم نہیں تقیہ کس نے کیا آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقیہ کیا اور ایک غلط مسئلہ حضرت علی کو تعلیم کیا یا حضرت علی نے تقیہ کر کے (معاذ اللہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جھوٹی حدیث بیان کر دی یا بعد والے کسی راوی نے تقیہ کر کے حضرت علی پر افترا کیا۔

دوسری بات شیخ صاحب کے کلام سے یہ معلوم ہوئی کہ جو بات یقینی طور سے ثابت ہو جائے اس کے خلاف کوئی روایت مقبول نہیں ہوتی یہ بات اگرچہ فی نفسہ عمدہ اور قابل قبول ہے مگر افسوس کہ حضرات شیعہ اپنی کسی بات کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات آئمہ کی ہم کو قطعی طور سے معلوم ہے کیونکہ ان کے علم کا ذریعہ یہی روایتیں ہیں ان کے سوا کچھ نہیں ہے اور روایتیں سب برابر کوئی بھی ان میں سے قطعی نہیں ہے جیسا کہ اصولین کا اس پر اتفاق ہے ہاں اہلسنت ایسا کہہ سکتے ہیں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال و اقوال کے معلوم کرنے کا ذریعہ علاوہ کتابی روایتوں کے ایک دوسرا اور بھی ہے وہ کیا ہے عمل آئمہ اور مجتہدین کا یہاں تقیہ تو ہے نہیں کہ ڈر کے مارے کھل کر اعمال مذہبی ادا نہ کر سکتے ہوں بخلاف اپنے علم و اعتقاد کے عمل کریں خیر اس بحث کو ہم آئندہ

بھی لکھیں گے۔

اسی کتاب میں وجوب موالات کے متعلق یہ حدیث ہے:

جو حدیث محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انہوں نے حریز سے وضور کے متعلق روایت کی ہے کہ اگر کچھ اعضاء خشک ہو جائیں قبل اس کے کہ باقی اعضاء دھوئے جائیں تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جو اعضاء باقی رہ گئے ہیں ان کو دھو لو، راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ غسل جنابت کا یہی حال ہے امام نے فرمایا کہ ہاں اور غسل میں پہلے سر پر پانی ڈالو پھر جسم پر، میں نے پوچھا کہ اگر اعضاء کے دھونے میں بقدر بعض حصہ دن کے فصل واقع ہو جاوے تب بھی خشک شدہ اعضاء کے دھونے کی ضرورت نہیں، امام نے فرمایا ہاں، پس مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ متوضی اپنا وضو قطع نہ کرے بلکہ ہوا کے اثر سے یا گرمی کے سبب سے اعضاء خشک ہو جائیں تو اعادہ وضو کی ضرورت نہیں اعادہ اس وقت واجب ہے کہ باوجود اعتدال وقت و ہوا کے وضو کرنے میں تفریق کر دی (مثلاً منہ دھونے کے بعد کچھ اور کام کرنے لگے اس کے بعد ہاتھ دھوئے اور اس درمیان میں منہ خشک ہو چکا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ حدیث بطور تقیہ کے ہو کیونکہ موالات کا واجب نہ ہونا اکثر سینوں کا مذہب ہے۔

(ف) شیخ صاحب نے دو تاویلیں اس حدیث کی کیں اول یہ کہ امام نے جو یہ حکم دیا کہ باوجود خشک ہو جانے اعضاء کے صرف باقی اعضاء کا دھو لینا کافی ہے۔ وضو کے اعادہ کی ضرورت نہیں یہ حکم صرف اس صورت کے لئے ہے جبکہ ہوا وغیرہ کی وجہ سے اعضاء خشک ہو جائیں نہ تفریق کی وجہ سے دوم یہ کہ امام نے یہ حکم بطور تقیہ کے دے دیا ہو، تاویل اول کی حقیقت یہ ہے کہ خود اسی حدیث

www.haqsuch.tk

میں موجود ہے کہ راوی نے کہا وان کان بعض یوم جس سے صاف ظاہر ہے کہ تفریق کی وجہ سے جو خشکی اعضاء میں آجائے وہ بھی قابل لحاظ نہیں باوجود اس صاف و صریح لفظ کے پھر یہ تاویل کرنا حضرات شیعہ کے سوا کس سے ہو سکتا ہے؟ اگر کہا جائے کہ وان کان بعض یوم کا تعلق صرف غسل جنابت سے ہے تو اولاً غسل جنابت اور وضو میں مابہ الفرق کیا ہے، ثانیاً غسل کا ذکر تو بطور جملہ معترضہ کے ہے اصل استفسار سائل کا وضو کے متعلق ہے غایت مافی الباب یہ ہے کہ یہ جملہ وضو و غسل جنابت دونوں سے متعلق ہو۔

تاویل دوم کی حالت یہ ہے کہ خود اہل سنت اس بارہ میں مختلف ہیں۔ امام مالک جو خاص مدنی ہیں یعنی امام جعفر صادق کے ہم وطن ہیں وجوب موالات کے قائل ہیں پس [illegible] ہے امام مالک [illegible] موالات کا مسئلہ بیان [illegible] ہوئے کچھ خوف نہ [illegible] امام جعفر صادق [illegible] مسئلہ بیان [illegible] ڈر گئے معلوم نہیں اس میں کیا خوف تھا۔

نیز اسی کتاب میں نواقض وضو کی بحث میں ہے:

وما رواه محمد بن علی بن محبوب عن محمد ابن عبدالجبار عن الحسن بن علی بن فضال عن صفوان عن منصور عن ابی عبیده الحذاء عن ابی عبدالله علیه السلام قال الرعاف والقی والتخلیل بسیل الدم اذا استکرهت شیا ینقض الوضوو ان لم تستکرهه لم ینقض الوضو وهذا ان الخبران یحتملان وجهین احدهما ان یکون اورد امود التقیه لان ذلک مذهب بعض العامه

اور جو حدیث محمد بن علی بن محبوب نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے حسن بن

فضال سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو عبیدہ حذا سے انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ امام نے فرمایا کہ نکسیر اور قے سے اور خلال کرنے سے اگر خون نکل آئے تو اگر تمہیں کراہیت پیدا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں پس یہ دونوں حدیثیں دو مطلب کا احتمال رکھتی ہیں اول یہ کہ بطور تقیہ کے ہوں کہ یہ بعض سنیوں کا مذہب ہے۔

(ف) اس حدیث میں تقیہ کا عجیب لطیفہ ہے اگر امام کا اصلی مذہب یہ تھا کہ قے سے اور خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو اس کے بیان کرنے میں امام کو کیا خوف تھا خود اہل سنت میں بھی بعض آئمہ کا یہی مذہب ہے امام شافعی رحمتہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں امام مالک بھی اسی طرف ہیں اور یہ تو اہلسنت میں کسی کا [illegible] مذہب نہیں کہ کراہت پیدا ہو تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں۔

نیز اسی [illegible] کے ابواب [illegible] نجاست میں ہے

ما رواه احمد بن یحیی عن محمد ابن عیسی عن فارس قال کتب الیه رجل یساله عن زرق الدجاج یجوز الصلوه فیه فکتب لافالوجه فی هذه الروایه انه لا یجوز الصلوه فیه اذا کان الدجاج جلا لا ویجوز ایضا ان یکون محمولا علی ضرب من الاستحباب او محمولا علی التقیه لان ذلک مذهب کثیر من العامه

جو حدیث احمد بن یحییٰ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے فارس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام باقر علیہ السلام کو لکھا کہ مرغی کی بیٹ میں نماز جائز ہے امام نے جواب لکھا کہ نہیں پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ نماز اس وقت جائز نہیں جبکہ مرغی کھلی ہوئی پھرتی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک قسم کا استحباب مراد

www.haqsuch.tk

لیا جائے یہ حدیث تقیہ پر محمول کی جائے کیونکہ یہ بہت سے سنیوں کا مذہب ہے۔

(ف) حضرات شیعہ کے یہاں مرغی کے بیٹ کپڑے میں بدن میں لگی ہو کچھ حرج نہیں دھونے کی حاجت نہیں ہے یہ حدیث اس کے خلاف تھی لہٰذا تقیہ پر رکھ کر اڑا دی گئی۔

نیز اسی کتاب کے ابواب مذکورہ میں ہے:

ماروواه الحسین بن سعید عن عثمان بن عیسی عن سماعه قال سالته عن بول السنور و الکلب والحمار والفرس فقال کابوال الانسان فالوجه فی هذا لخبر ان نحمل قوله کابوال الانسان علی علی انه راجع الی بول السنور والکلب لانهما مالا یوکل لحمهما ویجوز ان یکون الوجه فی هذه الاحادیث ایضا الحمل من التقیه لانها موافقه نسمه لذاہب بعض العامه

جو حدیث حسین بن سعدی نے عثمان بن عیسٰی سے انہوں نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے امام جعفر یا باقر سے بلی کتے اور گدھے اور گھوڑے کے پیشاب کا مسئلہ پوچھا امام نے فرمایا انسان کے پیشاب کے مثل ہیں۔ پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ صرف بلی اور کتے کا پیشاب مراد لیا جائے کیونکہ یہی دونوں ایسے ہیں کہ ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور ممکن ہے کہ ان احادیث میں بھی کچھ تقیہ ہو کیونکہ یہ حدیثیں بعض سنیوں کے مذہب کے موافق ہیں۔

(ف) سبحان اللہ کیسی نفیس تاویلات ہیں حدیث میں تو چار چیزوں کا ذکر ہے۔ بلی کتا گدھا اور گھوڑا۔ چاروں کے پیشاب کو انسان کے پیشاب کے مانند نجس کہا گیا مگر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم صرف دو ہی چیزیں مراد لیں گے، مراد لینے کی ایک ہی رہی، زمین سے آسمان مراد لے لیجئے آپ کو اختیار ہے۔ بقول

ایک نافہم نکتہ چین کے شیعوں کو اختیار ہے اپنے امام کے کلام میں جس لفظ سے جو چاہیں مراد لے لیں۔

نیز اسی کتاب کے اسی باب میں ہے:

ماروواه احمد بن محمد بن یحیی عن غیاث عن جعفر عن ابیه علیهم السلام قال لاباس برم البراغیث والبق والبول الخشاشیف فالوجه فی هذه الروایته ان نحملها علی ضرب من التقیه لانها مخالفه لاصول المذاہب

جو حدیث احمد بن محمد بن یحیٰی نے غیاث سے انہوں نے جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا پسو اور مچھر اور چمگادڑ کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں پس تاویل اس کی یہ ہے کہ ہم اس روایت کو تقیہ میں محمول کریں کیونکہ یہ روایت تمام مذہب کے اصول کے خلاف ہے۔

(ف) سبحان اللہ یہ نیا تقیہ ہے، ابھی تک تو معلوم تھا کہ مذہب مخالف سے ڈر کر اس کے موافق بات کہہ دینے میں تقیہ ہوتا تھا لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقیہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تمام مذاہب کے خلاف ایک بات کہہ دی جائے معلوم نہیں اس تقیہ میں کیا مصلحت ہے اور یہ تقیہ کس کے خوف سے تھا۔

نیز اسی کتاب کی بحث صلوۃ میں ہے:

ماروواه احمد بن محمد بن عیسی بن علی بن الحکم عن علی بن ابی حمزه ابی بصیره قال قلت لابی عبدالله متی اصلی رکعتی الفجر قال لی بعد طلوع الفجر قلت له عن ابا جعفر علیه السلام امرنی ان اصلیهما قبل طلوع الفجر فقال یا ابا

www.haqsuch.tk

محمد ان الشیعه اتوا ابی مسترشدین فافتاهم بمر الحق واتونی شکاکا فافتیتہم بالتقیه

جو حدیث احمد بن محمد بن عیسیٰ بن حکم سے انہوں نے علی بن حمزہ سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ سنت فجر کس وقت پڑھوں امام نے مجھ سے فرمایا کہ بعد طلوع فجر کے میں نے ان سے کہا کہ امام باقر علیہ السلام نے تو مجھے یہ حکم دیا تھا کہ قبل طلوع فجر کے وقت پڑھا کرو تو امام صادق نے فرمایا کہ اے ابو محمد میرے والد کے پاس شیعہ ہدایت حاصل کرنے کے لئے آئے تھے لہٰذا میرے والد نے انہیں صحیح صحیح مسئلہ بتا دیا اور میرے پاس شک کرتے ہوئے آئے تو میں نے ان کو تقیہ سے فتویٰ دیا۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آئمہ اپنے شیعہ مخلصین سے بھی تقیہ کیا کرتے تھے اب [illegible] زمانے شیعوں [illegible] فن حدیث کی کیا حالت ہو گئی شیعہ کہتے ہیں کہ آئمہ [illegible] سے تقیہ کیا کرتے تھے [illegible] خود شیعوں [illegible] اربعہ کی یہ حدیث بتا رہی ہے کہ خود شیعوں سے بھی تقیہ ہوتا تھا اور شیعوں کے کون شیخ ابو بصیر جس کی روایت پر تقریباً ایک ربع فن حدیث کا دارومدار ہے جب ایسے رکن رکین سے بھی آئمہ نے تقیہ کیا تو اوروں کی حالت کیا سمجھی جائے یہ بھی عجب لطیفہ ہے کہ امام صادق [illegible] فرماتے ہیں کہ میرے پاس شیعہ شک کرتے ہوئے آئے اس وجہ سے میں نے ان کو صحیح مسئلہ نہ بتایا تقیہ کر لیا اے صاحب جو کوئی شک کرتا ہوا آئے اس کو تو اور بھی صاف صاف صحیح مسئلہ بتانا چاہیے تاکہ اس کا شک دفع ہو جائے۔ شیخ جی ابو بصیر کی عجب حالت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے جب ان کو یہ مسئلہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم ہو چکا تھا تو ان کو کیا ضرورت تھی کہ پھر امام صادق سے اسی مسئلہ کو انہوں نے پوچھا شاید امام کا

امتحان لینا مقصود ہو، انہیں بے ادب شیعوں نے آئمہ کرام پر افترا کئے اور تو وہ طومار حدیثیں گھڑ کر ان کی طرف منسوب کر دیں۔

امام زین العابدین اپنے گھر میں اذان دیتے وقت الصلوۃ خیر من النوم کہتے تھے

نیز اس کتاب کی بحث اذان میں ہے۔

الحسین بن سعدی عن فضاله عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام قال کان ابی ینادی فی بیته بالصلوه خیر من النوم والوردت ذلک لم یکن به باب وما اشبه هذین الخبرین مما بتضمن ذکر هذه الالفاظ فانهما محموله علی التقیه

حسین بن [illegible] فضالہ [illegible] انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد امام زین العابدین اپنے گھر میں اذان صبح کی اندر الصلوہ خیر من النوم کہتے تھے اور اگر میں اس کو نہ کہوں تب بھی کچھ ہرج نہیں، اس قسم کی جس قدر حدیثیں ہیں جن میں الصلوہ خیر من النوم کا ذکر ہے سب تقیہ پر محمول ہیں۔

(ف) کون صاحب گھر کے اندر تقیہ کیسا امام کو کس نے مجبور کیا تھا کہ اپنے گھر میں اذان دیجئے اور ان الفاظ کو کہے پھر معلوم نہیں یہ تقیہ کس کا ہے امام باقر کا کہ انہوں نے اپنے والد پر غلط افترا کیا یا امام زین العابدین کا انہوں نے ایک خلاف حق عمل کا ارتکاب فرمایا۔

(۲۰) نیز اس کتاب کی بحث مذکور میں ہے:

www.haqsuch.tk

ماروواه محمد بن علی بن محبوب عن علی بن السندی عن حماد عن حریز عن محمد بن مسلم قال سالت ابا عبدالله علیه السلام عن الرجل یکون اماما یستفتح بالحمد ولا یقول بسم الله الرحمن الرحیم قال لا یضره ولا باس بذلک فالوجه فیه لن نحمله علی حال التقیه

جو حدیث محمد بن علی بن محبوب نے علی بن سندی سے انہوں نے حماد سے انہوں نے حریز سے انہوں نے محمد بن مسلم سے روایات کی ہے انہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص امام ہو وہ الحمد سے نماز شروع کرے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے تو کیسا ہے امام نے فرمایا کہ مضائقہ نہیں اس میں کچھ حرج نہیں پس تاویل اس کی یہ ہے کہ ہم اس کو تقیہ پر محمول کرتے ہیں۔

(ف) حضرات شیعہ کے یہاں نماز میں بسم اللہ باآواز بلند کہنا چاہیے اس حدیث میں جو اس کے خلاف مروی ہوا تو تقیہ کہہ کر اڑا دیا گیا۔ مگر حیرت ہے کہ یہ تقیہ کیسا خود اہل سنت میں بعض آئمہ بسم اللہ باآواز بلند کہنے کے قائل ہیں پھر کیا خوف تھا جس کی وجہ سے تقیہ کیا گیا۔

اسی کتاب میں اسی باب میں ہے:

ما رواه احمد بن محمد عن احمد بن اسحاق عن یاسر الخادم قال مربی ابوالحسن علیه السلام و انا اصلی علی الطبری و قد القیت علیه شیا اسجد علیه فقال لی مالک لا تسجد علیه الیس هو من نبات الارض فالوجه فی هذا الخبر ان نحمله علی حال التقیه

جو حدیث احمد بن محمد نے احمد بن اسحاق سے انہوں نے یاسر خادم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ امام ابوالحسن علیہ السلام کا گذر میری طرف سے ہوا میں طبری (ایک قسم کی چٹائی) پر نماز پڑھ رہا تھا اور اس پر میں نے کوئی چیز سجدہ کرنے کے لئے رکھ لی تھی تو امام نے فرمایا کہ تم طبری پر سجدہ کیوں نہیں کرتے کیا وہ زمین کی نبات نہیں ہے پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ہم اس کو تقیہ کی حالت پر محمول کرتے ہیں۔

الحسین بن سعید عن صفوان عن عبدالله بن بکیر عن ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبدالله فی یوم الجمعه و قد صلیت الجمعه والعصر فوجدته قد باه یعنی من الباه ای جامع فخرج الی فی ملحفة ثم دعی جاریته فامرها ان تضع ماء تصبه فقلت اصلحک الله ما اغتسلت فقال ما اغتسلت ولا صلیت بعد فقلت له قد صلیت الظهر والعصر جمیعا قال لا باس

حسین بن سعید نے صفوان سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز عصر پڑھنے کے بعد گیا تو میں نے ان کو اس حالت میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے باہر نکل آئے بعد اس کے اپنی لونڈی سے کہا کہ نہانے کے لئے پانی رکھ دے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حالت درست کرے کیا آپ نے ابھی تک غسل نہیں کیا امام نے فرمایا کہ میں نے نہ تو ابھی تک غسل کیا نہ نماز پڑھی' میں نے کہا کہ میں تو ظہر عصر دونوں کی نماز پڑھ آیا۔ امام نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

www.haqsuch.tk

عجیب لطیفہ کی بات ہے کہ نماز غائب ہو گئی اور امام صاحب فرماتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں۔ شیخ صاحب نے اس حدیث میں تاویل کی ہے کہ شاید امام کو کوئی ضرورت رہی ہو گی مگر کیا وہ ضرورت صرف نماز کو مانع تھی خلوت خاص کو مانع نہ تھی' کیا یہی امام مفترض الطاعۃ تھے جن کو فریضہ نماز کے فوت ہو جانے کا بھی کچھ خیال نہ تھا' لو فرمنا کسی شدید ضرورت سے نماز قضاء بھی ہو گئی تھی تو اس پر بجائے افسوس کے فرماتے ہیں کہ کچھ مضائق نہیں۔ سبحان اللہ۔

دوسری حدیث اسی کتاب کی بغیر وضو نماز پڑھانے کے بیان میں ہے۔

علی بن الحکم عن ابن عبدالرحمن العرزمی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال صلی علی علیہ السلام بالناس علی غیر طہر و کانت الظہر فخرج منادیہ ان امیر المومنین علیہ السلام صلی علی غیر طہر فاعیدوا ولیبلغ الشاہد الغائب

علی بن حکم نے ابن عبدالرحمن عرزمی سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام نے ایک مرتبہ بے وضو نماز پڑھادی اور وہ ظہر کا وقت تھا پس ان کا منادی یہ اعلان کرتا ہوا نکلا کہ امیر المومنین نے اس وقت بغیر وضو نماز پڑھادی' پس تم لوگوں کو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کو لو اور حاضر کو چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہنچادے۔

اب ذرا ملاحظہ کیجئے کہ کہاں وہ عصمت کا افسانہ کہ ائمہ مثل انبیاء کے معصوم ہوتے ہیں خطا اور سہو و نسیان سے پاک ہوتے ہیں اور کہاں یہ بے وضو نماز پڑھانا اور پھر طرہ یہ کہ مسئلہ بھی شیعہ مذہب کے خلاف شیعہ مذہب میں ایسی صورت میں مقتدیوں پر اعادہ نماز ضروری نہیں افسوس ہے کہ شیخ صاحب نے اس مقام پر تقیہ کی تاویل نہیں کی' حالانکہ خوب موقعہ تھا بلکہ اس مقام پر آپ نے

www.haqsuch.tk

ایک دوسری تاویل فرمائی ہے کہ یہ حدیث چونکہ عصمت کے منافی ہے لہذا قابل قبول نہیں۔ اب ذرا حضرات شیعہ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور اہل سنت کے سامنے ان احادیث سے استدلال نہ کریں جن سے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی صحت' خلافت یا فضیلت میں قدح ہوتی ہے۔

نیز اسی کتاب کے ابواب الجمعہ میں ہے۔

عنہ عن العلاء عن محمد ابن مسلم قال سالتہ عن صلوہ الجمعہ فی السفر فقال یصنعون کما یصنعون فی الظہر ولا یجہر الامام فیہما بالقراءۃ وانما یجہر اذا کانت خطبتہ فالوجہ فی ہذین الخبرین ان نحملہما علی حال التقیہ والخوف

حسین بن سعید نے علاء سے انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق سے سفر میں نماز جمعہ پڑھنے کی بابت پوچھا امام نے فرمایا جیسا ظہر میں کرتے ہیں ویسا ہی کریں امام بلند آواز سے قرات نہ کرے صرف خطبہ بلند آواز سے پڑھ دے پس ان دونوں حدیثوں کو ہم حالت تقیہ اور خوف پر محمول کرتے ہیں۔

(ف) یہاں تقیہ کا عجیب ہی رنگ ہے' معلوم نہیں امام نے کس کے خوف سے اس مسئلہ میں تقیہ کیا' کون سنی ان کا قائل ہے کہ سفر میں نماز جمعہ آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے۔

نیز اسی کتاب کے انہیں ابواب میں ہے:

ماروواہ احمد بن محمد عن محمد بن یحیی عن طلحہ بن زیدہ عن جعفر عن ابیہ عن علی علیہ السلام قال لا جمعتہ الا فی مصر یقام فیہ الحدود فالوجہ فی ہذا الخبرا التقیہ لانہ

موافق- لمذاہب اکثر العامہ

جو حدیث احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے طلحہ بن زید سے انہوں نے جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز جمعہ صرف اسی شہر میں جائز ہے جس میں حدود قائم کیے جاتے ہوں پس تاویل اس حدیث کی تقیہ ہے کیونکہ یہ بہت سے سینوں کا مذہب ہے۔

(ف) اے جناب شیخ صاحب اگر یہ مذہب سینوں کا ہے کہ مصر کے سوا اور کسی مقام پر نماز جمعہ جائز نہیں تو یہ بھی سینوں کا مذہب ہے کہ مصرو قریہ ہر جگہ نماز جمعہ جائز ہے' پھر امام [illegible] کو خوف تھا کہ انہوں نے اپنا اصلی مذہب چھپا کر غلط مسئلہ بتا دیا کہ سوا مصر کے نماز جمعہ نہیں جائز ہیں بندگان خدا کی نماز جمعہ فوت کرانے کا کس قدر وبال ہوگا اور یہ وبال کس پر پڑا۔

نیز اسی کتاب کے ابواب العیدین میں ہے:

جو حدیث حسین بن سعید نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ عبدالملک ابن اعین نے امام باقر علیہ السلام سے نماز عیدین کی ترکیب پوچھی امام نے فرمایا دونوں کی نماز یکساں ہے' امام تکبیریں پوری کہے جیسی فرض نمازوں میں کہتا ہے پھر پہلی رکعت میں تین تکبیریں اور دوسری میں تین تکبیریں کہے' علاوہ تکبیر نماز و رکوع و سجود کے اور اگر چاہے تین اور پانچ کہے اور اگر چاہے پانچ اور سات کہے مگر طاق رہے۔ پس یہ دونوں روایتیں تقیہ پر محمول ہیں کیونکہ اکثر سینوں کے مذہب کے موافق ہے۔

(ف) نیز اسی کتاب کے ابواب الجنائز میں ہے:

ماروا‌ه محمد بن احمد بن یحیی عن جعفر بن محمد بن

عبدالله القمی عن عبدالله بن میمون القداح عن جعفر عن ابیه ان علیا علیه السلام کان اذا صلی علی میت یقراء بفاتحه الکتاب و یصلی علی النبی واله تمام الحدیث فالوجه فی هذین الخبرین التقیه لانهما موافقتان لمذاہب بعض العامه

جو حدیث محمد بن احمد ابن یحییٰ نے جعفر بن محمد بن عبداللہ قمی سے انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے انہوں جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور نبی اور ان کی آل پر درود پڑھتے تھے پس یہ دونوں حدیثیں تقیہ پر محمول ہیں کیونکہ یہ بعض سینوں کے مذہب کے موافق ہیں۔

(ف) [illegible] وہی [illegible] چنانچہ [illegible] صاحب کو بھی اقرار ہے کہ یہ بعض سینوں کا مذہب ہے اور بعض کا اس کے خلاف ہے پس کیا وجہ ہے کہ امام صاحب بعض سینوں سے ڈر گئے اور بعض سے نہ ڈرے۔ پھر یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ یہ تقیہ کس کا ہے حضرت علی کا کہ وہ تقیہ میں ایسا فعل کرتے تھے یا امام باقر وغیرہ کا تقیہ ہے کہ انہوں نے ایک غلط روایت حضرت علی سے نقل کر دی۔

نیز اسی کتاب کے انہیں ابواب میں ہے:

سعد بن ابی جعفر عن ابیه عن عبدالله بن المغیره عن غیاث بن ابراہیم عن ابی عبدالله عن ابیه عن علی علیهم السلام انه کان لا یرفع یدیه فی الجنازه الامره یعنی فی تکبیر فالوجه فی هاتین الروایتین ضرب من الجواز ورفع الوجوب و ان کان الا فضل ما تضمنته الروایات الادلته و یمکن ان یکونا وردا مورد التقیه لان ذلک مذہب کثیر من العامه

www.haqsuch.tk

سعد نے ابو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے امام جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ نماز جنازہ صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پس ان دونوں حدیثوں میں یا تو ایک قسم کا جواز مراد ہے کہ ہاتھ اٹھانا واجب نہیں اگرچہ افضل وہی ہے جو پہلی روایتوں میں بیان ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بطور تقیہ کے ہوں کیونکہ یہ بہت سے سنیوں کا مذہب ہے۔

(ف) تقیہ بھی عجیب چیز ہے اے جناب شیخ صاحب بہت سے سنیوں کا وہ بھی مذہب ہے جو امام کا اصلی مذہب تھا اور جس کا امام نے مارے ڈر کے چھپا کر یہ غلط مسئلہ بتایا غلط فعل کیا۔

نیز اسی کتاب کے انہیں ابواب میں ہے:

احمد بن محمد عن الحسن بن علی ابن يقطين عن اخيه الحسين عن ابيه علی بن يقطين قال سالت ابا الحسين عليه السلام لكم يصلى على الصبى اذا بلغ من السنين والشهور قال تصلى عليه على كل حال الا ان يقسط لغير تمام فالوجه فى هذين الخبرين ما قلناه فى خبر عبد الله بن سنان من الحمل على التقيه

احمد بن محمد نے حسن بن علی بن یقطین سے انہوں نے اپنے بھائی حسین سے انہوں نے اپنے والد علی بن یقطین سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ لڑکا کتنے سال اور کتنے مہینے کا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، امام نے فرمایا ہر حال میں اس پر نماز پڑھے سوا اس صورت کہ کم دنوں کا

حمل ساقط ہو جائے پس ان دونوں حدیثوں کی تاویل وہی ہے جو ہم عبداللہ ابن سنان کی حدیث میں بیان کر چکے ہیں کہ تقیہ کرتے ہیں۔

نیز اسی کتاب کے انہیں ابواب میں ہے:

احمد بن ابی عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حفص بن بختری سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو عورت مر جائے اس کے ساتھ اس کا بھائی اور اس کا شوہر ہو تو نماز جنازہ کون پڑھے امام نے فرمایا اس کا بھائی نماز پڑھنے کا زیادہ مستحق ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تقیہ ہے کیونکہ یہ دونوں سنیوں کے مذہب کے موافق ہیں۔

(ف) تقیہ بھی عجیب چیز ہے بھلا فروعی مسائل میں جو محض اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں اور جن میں خود اہل سنت کے ہاں مختلف اقوال ہیں تقیہ کی کیا ضرورت اور کیا حاجت ہے اس کتاب استبصار میں کچھ حدیثیں ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ اپنے اصلی مذہب کے اظہار میں کم از کم فروعی مسائل میں بے باک تھے چنانچہ کتاب الزکوۃ کی ایک یہ حدیث ملاحظہ ہو۔

علی بن الحسن عن محمد و احمد بن الحسن عن علی بن يعقوب الهاشمی عن هارون ابن مسلم عن ابی البختری قال سالت ابا عبدالله عليه السلام عن الحلی عليه زكوة قال انه ليس فيه زكوة و ان بلغ مائة الف كان ابى يخالف الناس فی هذا

علی بن حسن نے محمد اور احمد پسران حسن سے انہوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے ابوالبختری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیور کی بابت پوچھا کہ اس پر

www.haqsuch.tk

زکوٰۃ ہے امام نے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ ایک لاکھ روپے کا ہو میرے والد (امام باقرؑ) اس بارہ میں سب سے مخالفت کرتے تھے۔

دیکھیے یہ شان البتہ امام کی معلوم ہوتی ہے کہ جو مسئلہ حق تھا اس کے ظاہر کرنے میں انہیں باک نہ تھا اور کسی کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے تھے اور دوسری حدیث اسی باب کی یہ ہے۔

سعيد بن عبدالله عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن عمربن اذنيه عن زراره قال كنت قاعدا عند ابى جعفر عليه السلام و ليس عنده غيرانبه جعفر فقال يا زراره ان اباذر و عثمان تنازعا على عهد رسول الله صلى لاله عليه واله وسلم فقال عثمان كل مال من ذهب وفضة يدار و يعمل به ويتجر ففيه الزكوه اذا حال عليه الحول فقال ابوذر اماما اتجربه او دبر و عمل به فليس فيه زكوه انما الزوكوه اذاكان ركازا كنزا موضوعا فاذا حال عليه الحول فعليه الزكوه فاختصمانى ذلك الى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فقال القول ما قال ابوذر فقال ابوعبد الله عليه السلام لابيه ما تريد الا ان تخرج مثل هذا فيكف الناس ان يعطوا فقراء هم و مساكينهم فقال له ابوه اليك عنى لا اجد منها بدا

سعید بن عبد اللہ نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمر بن اذینہ سے انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امام باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس سوا ان کے بیٹے جعفر صادق علیہ السلام کے کوئی نہ تھا تو امام باقر نے مجھ سے فرمایا کہ اے

زرارہ ابوذر اور عثمان کے درمیان رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں نزاع ہوئی عثمان کہتے تھے کہ جو مال سونے چاندی کی قسم سے ہو اور دست بدست لیا جاتا ہو اور اس سے کام کیا جاتا ہو اور تجارت کی جاتی ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے' ابوذر کہتے تھے کہ جس مال میں تجارت کی جائے یا اس کی کوئی چیز بنالی جائے اس میں زکوٰۃ نہیں زکوٰۃ صرف اسی مال میں ہے جو مدفون ہو یعنی خزانہ بنا کر رکھا گیا ہو جب اس پر سال گذر جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گئی' پس دونوں رسول خدا ﷺ کے پاس گئے آپ نے فرمایا بات وہی ہے جو ابوذر کہتے ہیں' اس کو سن کر جعفر صادق نے اپنے والد سے کہا کہ اس قصہ کے بیان کرنے سے آپ کا مقصود کیا ہے سوا اس کے کہ یہ بات مشہور ہو اور لوگ فقیروں اور مسکینوں کو دینا چھوڑ دیں' امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان سے مجھے اس کے بیان کرنے سے کوئی مضر نہیں ہے' ان دونوں حدیثوں سے خبر یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ امام نے جو بات ان کے نزدیک حق تھی ظاہر کر دی مگر اس کے ساتھ ایک تعجب بھی ہوتا ہے وہ یہ کہ زیور کی زکوٰۃ کی بابت جو امام جعفر صادق نے بیان کیا کہ میرے والد اس مسئلہ میں تمام لوگوں سے مخالفت کرتے تھے۔ عجب بات ہے کیونکہ بعض ائمہ اہلسنت بھی زیور میں عدم وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں دوسری حدیث میں تعجب کی یہ بات ہے کہ دو اماموں میں اختلاف پایا جاتا ہے' جعفر صادق کہتے ہیں کہ اس قصہ کے بیان کرنے سے نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ فقرا اور مساکین کو دینا چھوڑ دیں گے اور یہ صحیح بات ہے) امام باقر فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے بیان کرنے میں مضر نہیں مضر نہ ہونے کی معلوم نہیں کیا وجہ تھی۔ سینکڑوں مسائل غلط بیان کر دیئے' ہزاروں فتوے غلط دیدئے زکوٰۃ کا یہ مسئلہ معلوم نہیں کیوں اس درجہ اہم تھا کہ اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہو گیا شاید مضر نہ ہونے کی وجہ ہو کہ زرارہ صاحب نے

www.haqsuch.tk

خواہش کی ہو کہ کسی طرح زکوۃ کو اڑا دیجئے امام نے اس کے خوف سے زکوۃ کے اڑانے کے لئے یہ کہانی تراشی ہو، جعفر صادق چونکہ اس وقت بچہ تھے وہ اس رمز کو نہ سمجھے اور جھٹ اعتراض کر بیٹھے۔ واللہ اعلم بالصواب

خیر اس قسم کے لطیفہ تو بہت ہیں دو چار حدیثیں تقیہ کی اور سن لیں۔

الحسين بن سعيد عن محمد بن ابى عمير هشام بن سالم و ابى ايوب عن محمد بن مسلم عن ابى جعفر عليه السلام فى الرجل بصوم اليوم الذى شك فيه من رمضان قال عليه قضاء ه و ان كان كذلك فالوجه فى هذا الخبر احدشين احدهما ان نحمله على ضرب من التقيه لانه موافق لمذهب بعض العامه

حسین بن سعید نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم اور ابو ایوب سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص اس دن روزہ رکھے جس کے رمضان ہونے میں شک ہے تو اس پر اس کی قضا ضروری ہوگی اگرچہ وہ دن فی الحقیقت رمضان کا ہو پس تاویل اس حدیث کی دو ہیں اول یہ کہ ہم اس کو تقیہ پر محمول کریں کیونکہ یہ بعض سنیوں کے موافق ہے۔

نیز اسی کتاب میں انہیں ابواب میں ہے:

سعد بن عبدالله عن ابى جعفر عن سعد بن اسماعيل بن عيسى عن ابيه قال سالت اباالحسن الرضاء عليه السلام عن رجل اصابته جنابته فى شهر رمضان فنام متعمدا حت اصحبه اى شئى عليه قال لايضره هذا ولا يفطر ولا يبالى فان ابى عليه

السلام قال قالت عائشه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبح جنبا من جماع غير احتلام لانه يحتمل شئى احدهما ان يكون خرج مخرج التقيه

سعد بن عبداللہ نے ابو جعفر سے انہوں نے سعد بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی شخص کو ماہ رمضان میں جنابت ہو جائے اور وہ عمداً سو رہے، یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس پر کیا ہوگا امام نے فرمایا کچھ نقصان نہیں وہ روزہ رکھے اور کچھ پرواہ نہ کرے میرے والد علیہ السلام فرماتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول خدا ﷺ ایک مرتبہ صبح کو اس حالت میں اٹھے کہ آپ جنبی تھے جماع کے سبب سے [illegible] احتلام کی [illegible] اس حدیث میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ تقیہ پر محمول ہو۔

(ف) اب حضرات شیعہ خود ہی انصاف کریں کہ تقیہ کا اثر کہاں سے کہاں تک پہنچا رسول خدا ﷺ پر بھی افترا ہونے لگا۔ ایک مومن کے تن بدن پر یہ سن کر لرزہ پڑ جائے کہ رسول خدا ﷺ پر جھوٹ طوفان باندھا گیا، اس حدیث میں جس تقیہ کا ذکر کیا ہے وہ کس کا تقیہ ہے، رسول خدا ﷺ کا تقیہ ہے کہ انہوں نے تقیہ میں ایسا فعل کیا یا امام کا تقیہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ پر افترا کیا۔ اگر شیعہ صاحبان فرمائیں کہ یہ افترا رسول اللہ ﷺ پر (معاذ اللہ) ام المومنین نے کیا تھا امام نے تو انہی کے ذریعہ سے اس حدیث کو نقل کیا تو جواب یہ ہے کہ امام ضرور جانتے ہوں گے کہ یہ حدیث جھوٹی ہے پھر انہوں نے کیوں جھوٹی حدیث نقل کی امام پر کسی نے یہ زور ڈالا تھا کہ اس مضمون کی حدیث بھی سناؤ، معاذ اللہ ----- معاذ اللہ -----

www.haqsuch.tk

نیز اسی کتاب کے ابواب الحج میں ہے۔

جو حدیث احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حسن بن علی نے انہوں نے عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امام جعفر صادق کے دروازہ پر گیا مفصل گھر کے اندر سے نکل رہے تھے' میں ان سے ملا انہوں نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو میں نے کہا کہ میرا ارادہ ایک کام کرنے کا تھا مگر میں نے نہیں کیا نہ کروں گا' جب تک کہ ابو عبداللہ (جعفر صادق) مجھے اجازت نہ دیں۔ میرا اراہ یہ تھا کہ (کہ نکاح کروں) تاکہ اللہ حالت احرام میں میری شرمگاہ کو اور میری آنکھ کو (حرام سے) محفوظ رکھے مفصل نے کہا اچھا تم یہیں ٹھہرو اور وہ اندر گئے اور انہوں نے امام سے کہا کہ یہ کلبی دروازہ پر کھڑے ہیں انہوں نے احرام کا بھی ارادہ کیا ہے اور یہ بھی چاہتے ہیں۔ نکاح کریں تاکہ اللہ اس کے ذریعہ سے ان کی آنکھ کو (نظر حرام سے) محفوظ رکھے اگر آپ [illegible] تو وہ نکاح کریں [illegible] امام نے فرمایا کرلے مگر پوشیدہ رکھے پس تاویل اس حدیث کی دو ہیں یہ کہ امام نے احرام باندھنے سے پہلے نکاح کرنے کا حکم دیا ہو کیونکہ بعد احرام باندھنے کے نکاح کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور دوسری تاویل یہ ہے کہ یہ حدیث تقیہ پر محمول ہو کیونکہ یہ بعض سنیوں کا مذہب ہے۔

(ف) شیخ صاحب نے اس حدیث کی دو تاویلیں کی ہیں اور خدا کے فضل سے دونوں بے نظیر بھلا اگر احرام باندھنے سے پہلے نکاح کرنے کا حکم دیا ہوتا تو اول تو سائل کو اس میں پوچھنے کی کیا بات تھی کیا وہ خیال کرتا تھا کہ احرام باندھنے سے پہلے بھی نکاح شاید ناجائز ہے دوسرے امام کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ نکاح کرلے مگر پوشیدہ رکھنے کی تاکید خود بتا رہے ہیں کہ امام نے کوئی ایسی بات بتائی ہے جس کے اور مسلمان قائل نہیں ہیں اور احرام کے پہلے عدم جواز کا کوئی

قائل نہیں۔ رہی دوسری تاویل تقیہ والی وہ تو سب سے زیادہ لطیف ہے خود اہل سنت میں بعض ائمہ بکالتا احرام نکاح کو جائز کہتے ہیں۔ بعض ناجائز پھر اس میں تقیہ چہ معنی قطع نظر اس سے پوشیدہ رکھنے کی تاکید یہ بھی بتا رہی ہے کہ یہ تقیہ نہیں ہے ورنہ چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔ تقیہ کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ ایسی بات بتائی گئی ہے جس کے ظاہر ہونے میں کوئی خوف نہیں ہے۔

نیز اسی کتاب کے انہیں ابواب میں ہے۔

ماروٰہ محمد بن یعقوب عن عده من اصحابنا عن سهیل بن زیاد عن احمد بن حمد بن علی بن ابی حمزه قال سالت ابا الحسن عن الرجل یطوف یقرن بین اسبوعین فقال ان شئت رویت لک عن اهل المدینه قال فقلت لا والله مالی فی ذلک [illegible] حاجه [illegible] فداک [illegible] دین الله عزوجل به

محمد بن یعقوب نے ہمارے کئی اصحاب سے انہوں نے سہیل بن زیاد سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام۔ سے پوچھا کہ کوئی شخص طواف کرے اور دو اسبوع کو ایک ساتھ ملا دے تو کیسا امام نے فرمایا اگر تم میں اہل مدینہ کا قول تم سے روایت کردوں میں نے کہا نہیں خدا کی قسم مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے وہ روایت بیان فرمایئے جس پر میں اللہ کے لئے عمل کروں۔

اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ ائمہ کرام کی عادت شریف یہ بھی تھی کہ سائل کو اناپ شناپ باتیں بھی بتا دیا کرتے تھے اپنا اصلی مذہب اس کو نہ بتاتے تھے گو وہ شیعہ مخلص ہو' دوسری روایت میں صاف صاف مذکور ہے کہ ائمہ ہر شخص

www.haqsuch.tk

کی آواز سن کر پہچان لیتے تھے کہ ناجی ہے یا ناری اور ہر شخص سے اسی کے موافق بات کرتے تھے یعنی مومن کو ایمان سکھاتے تھے اور کافر کو کفر۔

کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے ابواب الصوم میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا من کان فی بلد فیہ سلطان فالصوم معہ والفطر معہ یعنی جو شخص ایسے شہروں میں ہو جہاں کوئی بادشاہ ہو تو اس کو بادشاہ کے ساتھ روزہ رکھنا اور اسی کے ساتھ افطار کرنا چاہیے یعنی جس دن سے بادشاہ روزہ رکھے اسی دن سے اس کو روزہ رکھنا چاہیے اور جس دن سے وہ موقوف کردے' اسی دن سے موقوف کردینا چاہیے نیز [illegible] دوسری حدیث [illegible] اسی باب کی ہے۔

فدروی عن [illegible] ابی منصور انہ قال کنت [illegible] ابی عبداللہ علیہ السلام فی الیوم الذی یسک فیہ فقال یا غلام اذھب فانظر ھل صام الامیر ام لا فذھب ثم عاد فقال لا فدعا بالغداء فتغدینا معہ

عیسیٰ بن ابی منصور سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں یوم شک میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا انہوں نے ایک لڑکے سے فرمایا کہ جا دیکھ امیر نے روزہ رکھا یا نہیں وہ لڑکا گیا اور اس نے لوٹ کر کہا نہیں پس امام نے کھانا منگایا اور ہم سب نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔

دیکھئے! تقیہ میں فرائض اسلام بھی چٹ کیے جاتے تھے' روزہ ایک ایسی چیز ہے کہ آدمی مخفی طور پر بھی رکھ سکتا ہے کون شخص معلوم کر سکتا ہے کہ فلاں شخص نے روزہ رکھا ہے جب تقیہ میں وہ بھی چٹ ہو گیا تو فرائض کو کیا کہا جائے۔

یہ ایک ہلکا سا نمونہ شیعوں کے آئمہ معصومین کے تقیہ کا تھا جس سے کچھ اندازہ تقیہ کے مواقعہ کا ہو سکتا ہے اور یہ بات اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ

تقیہ کے لئے نہ ہرگز کسی قسم کے خوف کی شرط ہے نہ کسی اور ضرورت کی بلکہ ائمہ شیعہ نے ہر موقعہ پر تقیہ کیا ہے موافقین سے بھی مخالفین سے بھی دنیاوی امور میں بھی اور دینی مسائل میں فتویٰ دینے میں بھی عائقد کے متعلق بھی اور اعمال کے متعلق بھی کچھ شیعہ خاص کر کافی استبصار تہذیب کے دیکھنے سے بڑے بڑے عہد لطائف تقیہ کے متعلق معلوم ہوتے ہیں۔

آئمہ شیعہ کی ان اختلاف بیانیوں یا تقیہ پردازیوں کے سبب سے ان کے اصحاب میں مذہبی اختلاف بکثرت پیدا ہوئے اور اصحاب کے بعد علماء اور آئمہ مجتہدین میں وہی اختلاف رونما ہوئے اور یہ اختلاف صرف اعمال میں نہیں معتقدات [illegible] عقائد میں [illegible] مذہب [illegible] میں سب سے زیدہ مہتم بالشان ہے جس کو ان کے عقائد کا [illegible] کہنا چاہیے یعنی مسئلہ امامت اس میں اختلاف ہوا۔ ائمہ کے بعض اصحاب ائمہ کو معصوم کہتے تھے اور بعض لوگ مثل اہل سنت کے ان کے معصوم ہونے کا انکار کرتے تھے اور ان کے علمائے نیکو کار جانتے تھے علامہ باقر مجلسی کتاب حق الیقین کے صفحہ ۶۹۶ پر لکھتے ہیں:

از احادیث ظاہری شود کہ جمعے از راویان کہ در اعصار آئمہ علیہم السلام بودہ انداز شیعیان اعتقاد بہ عصمت ایشان نداشتہ اند بلکہ ایشان را علمائے نیکو کار میدانستہ اند چنانکہ از رجال کشی ظاہر میشود و مع ذلک آئمہ علیہم السلام حکم بایمان بلکہ عدالت ایشاں می کردند

احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ راویوں کی ایک جماعت جو آئمہ علیہم السلام کی ہم عصر تھی آئمہ کے معصوم ہونے کا اعتقاد نہ رکھتی تھی بلکہ آئمہ کو نیکو کار عالم جانتی تھی چنانچہ رجال کشی سے معلوم ہوتا ہے اور باوجود اس کے آئمہ علیہم السلام نے ان کے مومن اور بلکہ عادل ہونے کا حکم لگایا ہے۔

www.haqsuch.tk

اس اختلاف کا سبب یہی ہے کہ آئمہ نے اپنی امامت اور عصمت کا انکار بھی کیا ہے' اب چاہے یہ انکار واقعی ہو یا از راہ تقیہ۔

اصحاب آئمہ کا اختلاف اعمال میں اس حد کو پہنچا کہ علمائے شیعہ کو بادل ناخواستہ اقرار کرنا پڑا کہ ان کا اختلاف اہل سنت کے آئمہ اہل سنت کے آئمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ' امام مالک رحمتہ اللہ علیہ' امام حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے باہمی اختلافات سے بھی زیادہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ

ولا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون

خطاب نمبر 11

قاتلان حسینؓ کا تعارف

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کے مقابلے پر آنے والے لشکر نہ صرف کوفی شیعوں کے تھے بلکہ آٹھ ہزار تماش بین بھی شیعہ ہی تھے۔ ان تماش بینوں کو بھی اتنی غیرت نہ آئی کہ وہ کوفہ کے شیعوں کو شرم دلاتے اور انہیں اس گھناؤنے فعل سے باز رکھتے بلکہ یہ بھی بڑھ بڑھ کر قاتلان حسین کو داد دیتے رہے پھر ضرورت تو اس بات کی [illegible] کہ حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اور ان کے اہل بیت کے ساتھ ہونے والے مظالم پر احتجاج کرتے ہوئے شیعان کوفہ کی مذمت کی جاتی اور ان کی خباثتوں سے نفرت کا اظہار کیا جاتا مگر اس حقیقت سے یکسر منہ موڑ کر قاتلان حسین کی ذریت کس قدر بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) اور خلفاء راشدین کو طعن و تشنیع اور تبرا بازی کا نشانہ بنانے کے لئے محرم کے ایام میں گھروں سے باہر نکل آتی ہے۔

www.haqsuch.tk

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کون؟

الحمد لله نحمده و نستعینه و نستغفره و نومن به و نتوکل علیه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا من یهده الله فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و نشهد ان سیدنا و مولانا محمدا عبده و رسوله O اما بعد O اعوذ بالله من الشیطان الرجیم O بسم الله الرحمن الرحیم O ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون O وقال تبارک و تعالی فی مقام آخر ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون O فرحین بما اتهم الله من فضله و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم ان لا خوف علیهم ولا هم یحزنون O قال النبی صلی الله علیه وسلم O والله لوددت ان اقتل فی سبیل الله ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل O وقال علیه الصلوه والسلام فی موضع آخر الجنت تحت ظلال السیوف او کما قال علیه

الصلوه والسلام O صدق الله و صدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین O

محترم المقام حضرات علماء کرام مشائخ عظام بزرگو! نوجوان ساتھیو! اور سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! آپ کے سامنے جو آیات مبارکہ اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب سے تلاوت کی ہیں اور حضور انور ﷺ کی احادیث میں سے چند فرامین پڑھے ہیں ان کی شہادت کی اہمیت و فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

شہادت کیا ہے

اپنی جان جیسی قیمتی اور عزیز ترین چیز کو اللہ تعالیٰ کی رضاء خوشنودی کے لئے [illegible] کی پاسداری، [illegible] دعوت و تبلیغ، اور اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں کی جارحیت کے سدباب کے لئے قربان کر دینے کا نام شہادت ہے۔

شہادت بظاہر بھیانک اور خوفناک قسم کی موت سے دوچار ہونا ہے یعنی ایک شخص آرام سے اپنے گھر میں تمام عزیزوں رشتہ داروں کی موجودگی میں آہستہ آہستہ دم توڑتا ہے اور اس جان کو خیرآباد کہتا ہے تو اس کے برعکس دوسرا شخص میدان جہاد میں خاک و خون میں تڑپتا ہے۔ تلواروں کی کاٹ نیزوں کی چبھن، تیروں کی چبھن، گولیوں کی جلن بم دھماکوں کی شدت سے اڑنے والے پرخچوں کی شکل میں اس جہان سے کوچ کرتا ہے لیکن موت کی ان دونوں قسموں میں زمین و آسمان، رات و دن، سے بھی زیادہ فرق ہے۔ چارپائی کی موت ایسی ہے کہ جس پر طاری ہو اسے مردہ کہا جاتا ہے۔ میدان جہاد کی موت ایسی ہے کہ جس پر طاری ہو اسے زندہ کہا جاتا ہے۔ گھر کی موت ایسی ہے کہ جب آئے گی تو

www.haqsuch.tk

پھر قیامت تک کے لئے اسے عالم برزخ میں دوسرے مردوں کے ساتھ ملائے رکھے گی مگر شہادت کی موت ایسی ہے کہ جس پر طاری ہو اسے الٰہی دسترخوان پر بٹھانے کا باعث بنی۔

اسلام کی نظر میں شہادت نعمت ہے

جب شہادت اور عام موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے آیا شہادت نعمت ہے یا مصیبت؟

اس سوال کا جواب قرآن و سنت کی روشنی میں تو صاف طور پر نظر آتا ہے کہ شہادت ہی وہ مقام ہے جو اس زندگی کے اختتام پر ایک نئی زندگی اور اس زندگی سے ہزار گنا بہتر زندگی کی صورت میں نصیب ہوتا ہے اور انسان شہادت کے سبب اس دنیا کے دسترخوان سے اٹھ کر خلاق عالم کے دسترخوان پر جا بیٹھتا ہے۔ جسے قرآن کریم بل احیاء عند ربھم یرزقون سے تعبیر کیا ہے اور صرف اس پر بس نہیں قرآن کریم ان شہداء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے جو بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر خوشی اور مسرت' شادمانی اور فرحت کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے ورثاء اور دنیا کے ساتھیوں کے نام اس انداز میں پیغام دیتے ہیں و یستبشرون بالذین لم یلحقو بھم من خلفھم ان لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کہ وہ بشارت دے رہے ہیں انہیں جو ابھی تک ان سے ملے نہیں ہیں کہ نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غم زدہ ہیں۔ اور پھر حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ واللہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم احی ثم اقتل اللہ کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں مجھے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے پھر زندہ کیا جائے

پھر قتل کر دیا جائے' پھر زندہ کیا جائے' پھر قتل کر دیا جائے' اب جس چیز کی تمنا خود حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ بھلا اسے مصیبت کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ یقینی طور پر وہ ایسی نعمت ہے کہ جسے آپ خود بھی طلب فرما رہے ہیں اور امت کو بھی اس کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ ادھر قرآن کریم نے بھی پانچویں پارہ میں شہداء کا ذکر ان چار قسموں کے لوگوں میں فرمایا ہے جو منعھم علیھم ہیں یعنی جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہوا اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں وہ لوگ چار قسم کے ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے صدیقین' تیسرے شہداء اور چوتھے صالحین۔ قرآن کریم کے گیارہویں پارہ میں ارشاد ربانی ہے کہ مومنوں سے رب العالمین نے ان کی جان و مال کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ وہ اس طرح کہ مومن اسلام کی راہ میں کفار کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو جاتے ہیں تو یہاں راہ خدا میں قتل ہو جانے کو جنت کے حقدار ہونے کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کے اس مفہوم اور حضور علیہ السلام کی خود شہادت کی آرزو اور طلب سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ شہادت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کو شاعر نے کہا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

شیعہ کے نزدیک شہادت ایک مصیبت ہے

اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک جس طرح شہادت ایک نعمت ہے۔

www.haqsuch.tk

شیعہ کے نزدیک اس کے بالکل برعکس شہادت ایک مصیبت ہے۔ مسلمان شہادت پر ناز اور فخر کرتے ہیں۔ شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کے لواحقین کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جبکہ شہادت پر ہائے' وائے' ماتم' سینہ کوبی' جزع فزع' ماتمی مجلسوں کے انعقاد اور ماتمی جلوسوں کے اہتمام کے ذریعہ یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ شہادت ایک ایسی مصیبت ہے کہ جس پر چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی جس قدر ہائے' ہائے کیا جائے اور رونے دھونے کا انداز اپنا کر ٹسوے بہائے جائیں اس قدر بہتر ہے [illegible] شہیدوں کو [illegible] گناہوں کی تلافی اور خطاؤں کی مغفرت کا باعث ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے ان کا حسن کرشمہ ساز کرے

بقول شیعہ ولادت حسین رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی:۔

سامعین محترم! شیعہ نے اپنے موقف کو درست اور صحیح ثابت کرنے کے لئے کہ شہادت ایک مصیبت ہے۔ جناب امام الانبیاء علیہ السلام کی ذات اقدس اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس قدر عظیم بہتان اور الزام لگایا ہے کہ جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

شیعہ مذہب کی سب سے پہلی مستند ترین اور اہم کتاب اصول کافی طبع لکھنؤ کے ص ۳۴۳ پر یہ روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت حسین اور ساتھ ساتھ شہادت کی خبر دی تو حضور علیہ السلام نے دو مرتبہ خدا تعالیٰ کی اس بشارت کو رد

کر دیا۔ بالآخر تیسری دفعہ خاص طور پر جبرئیل علیہ السلام جب یہ بشارت بھی ساتھ لائے کہ حسین کی اولاد سے امامت کا سلسلہ چلے گا۔ تب حضور علیہ السلام نے اس بشارت کو قبول فرمایا ایسے ہی حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ کو جب حسین کی ولادت و شہادت کی بشارت دی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسے نامنظور کیا جب دوسری مرتبہ امامت کی بشارت بھی دی گئی تب اسے قبول کیا۔

کیوں جناب؟ اس روایت کا کیا معنی ہے؟ یعنی حضور علیہ السلام کو [illegible] کی ولادت کے ساتھ جب معلوم ہوا کہ شہید بھی ہوگا تو اپنی طرف [illegible] اسی طرح [illegible] پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا کہ اس بشارت ہی کو نامنظور فرما دیا یعنی یہ کہا کہ ہمیں ایسے بیٹے کی ہی ضرورت نہیں ہے جو شہید ہوگا۔ (استغفر اللہ' استغفر اللہ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ناگوار تھی اور حسین رضی اللہ عنہ نے بھی غیرت کے باعث اپنی والدہ کا دودھ نہ پیا:۔

محمد بن یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی کے ص ۲۹۵ ایک اور روایت نقل کرتا ہے۔ امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ایسی ماں نہیں دیکھی گئی جس کو اس کے مولود کی ولادت ناپسند ہو۔ سوائے فاطمہ کے حسین کی ولادت کے موقع پر کیونکہ انہیں یہ ولادت اس لئے ناپسند تھی کہ وہ مولود شہید ہو جائے گا عبارت عربی یہ ہے:

فلما حملت فاطمه باالحسين كرهت حمله و حسين و ضعت كرهت حمله (ص ۲۹۵)

www.haqsuch.tk

جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسین رضی اللہ عنہ کا حمل ہوا تو وہ حسین رضی اللہ عنہ کا حمل ناپسند کرتی تھیں اور حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کی ولادت بھی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار تھی۔

اب اگلی روایت سنئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی پیدا ہونے کے بعد اپنی والدہ کا دودھ نہ پیا' حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اس ادا کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ایک شیعہ شاعر کہتا ہے ؎

ہائے اے شبیرا مظلومی تیری
رو ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ
پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
تم کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا
دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

سامعین محترم! ان روایات سے بخوبی یہ بات سمجھ گئے ہوں گے کہ شیعہ کے نزدیک شہادت کس قدر ناپسندیدہ چیز ہے اور قابل نفرت مقام ہے کہ اگر کسی بچہ کے بارے میں اس کے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نانا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی والدہ کو بھی علم ہو گیا کہ وہ اپنی عمر کے بچپن سال مکمل کر کے شہادت پائے گا تو اس پر وہ اس قدر پریشان ہو گئیں کہ ایسے بچہ کی ولادت ہی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اب قبل اس کے کہ میں شیعہ کی باقی بے صبری ماتم' ماتم' گریہ اور نوحہ کی فضیلت کو بیان کرنے والی روایات کا تذکرہ کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے یہ حقائق لاؤں کہ آخر وہ کون لوگ تھے جن کے ناپاک ہاتھ

خون حسین رضی اللہ عنہ سے رنگین ہوئے اور کن بدبختوں کی تلواروں اور نیزوں و تیروں نے نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم چھلنی کر کے لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا۔ پھر آج تک وہ اس لعنت کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

شیعہ کی طرف سے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے موقع پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کی پیش کش:۔

جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو بیس سال تک اس بیعت کو اس طرح قائم رکھا کہ کسی لمحہ پر بھی اس سے انحراف نہ فرمایا۔ اہلبیت رسول اور خاندان بنو امیہ کے باہمی تعلقات اور رشتہ داریاں اس قدر مضبوط ہوتی گئیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اختلاف و جنگ کی شکل میں جو باہمی دوریوں کا ایک خلا پیدا ہو گیا تھا وہ بالکل پر ہو گیا تھا حتیٰ کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی ہی میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ کے شیعوں کے ہاتھوں زخمی ہو کر اور طرح طرح کی اذیتیں برداشت کرتے ہوئے کوفہ چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو ان ظالم کوفیوں نے سازش سے زہر کھانے میں ملا کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو شہید کرا دیا۔ آپ کی شہادت کے بعد یہ لوگ ایک مرتبہ پھر متحرک ہوئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ورغلانے کی کوشش کی۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی شیعہ کا عظیم مجتہد لکھتا ہے۔

چوں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بروضہ جنت ارتحال نمود شیعان در عراق بحرکت آمدند عریضہ بخدمت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نوشتند کہ معاویہ رضی اللہ عنہ را از خلافت خلع کردہ باشما بیعت می کنیم۔ حضرت دراں وقت صلاح

www.haqsuch.tk

دریں امر دانستہ ایشاں را جواب گردانید و امر بصبر فرمود (جلاء العیون ص ۲۷۰)

جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو عراق کے شیعہ حرکت میں آئے اور حضرت امام حسین کے پاس یہ عریضہ لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کر کے آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ امام حسین نے اس وقت مصلحت نہ دیکھی اور شیعوں کو جواب دے دیا اور صبر کرنے کا حکم فرمایا۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ عراق کے شیعہ کی تو خواہش ہر وقت یہ رہی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف میدان میں [illegible] ان ہر دو حضرات نے شیعوں کی اس خواہش کو پورا نہ کیا بلکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے وفا کی اور بیعت کے تقاضوں کو [illegible] فیصد پورا فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ نواسہ رسول جسے حق اور عادل خلیفہ سمجھتے ہیں اس کی بیعت تو کر سکتے ہیں مخالفت نہیں کر سکتے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارہ میں یزید کو وصیت:۔

اب جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وقت آخر قریب آیا تو انہوں نے امت کو افتراق و انتشار سے بچانے کے لئے یزید کو ولی عہد نامزد کر کے تمام مملکت اسلامیہ سے اس کے لئے بیعت لے لی جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یزید کی بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ بوقت رحلت آخری وصیت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو یہ کی۔ جسے شیعہ کے عظیم مجتہد ملاں باقر مجلسی نے ص ۴۲۱ جلاء العیون میں اس طرح لکھا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ پس نسبت و قرابت او آنحضرت رسالت میدانی و او پارہ تن آنحضرت است و از گوشت و خون آنحضرت پرورده است و من میدانم کہ اہل عراق او را بسوئے خود خواہند برد و یاری او نخواہند کرد و او را تنہا خواہند گذاشت اگر برو ظفر یابی حقوق حرمت او را بشناس و منزلت و قرابت او را با حضرت رسالت بیاد دار و او را بکرده ہائے او مواخذه مکن۔ و رابطے کہ من دریں مدت با او محکم کرده ام قطع مکن و زنہار کہ باو آسیبے و مکروہے مرساں۔

ترجمہ:۔ "ولیکن امام حسین رضی اللہ عنہ پس ان کی نسبت و قرابت جناب رسالت مآب علیہ السلام سے تجھے معلوم ہے کہ حضرت کے بدن کے ٹکڑے ہیں اور آپ کے گوشت و خون سے [illegible] علم ہے کہ عراق والے ان کو اپنی طرف بلائیں گے اور ان کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں تنہا چھوڑ دیں گے اگر تو ان پر قابو پائے تو ان کے حقوق عزت کو پہچاننا اور ان کا مرتبہ اور قرابت جو رسول سے ہے اس کو یاد رکھنا" ان کے افعال کا ان سے مواخذہ نہ کرنا اور اس مدت میں جو روابط میں نے ان سے مضبوط کئے ہیں ان کو نہ توڑنا اور خبردار ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔"

اس نصیحت کے علاوہ شیعہ کی ایک دوسری کتاب ناسخ التواریخ میں حضرت معاویہ کی وصیت ان الفاظ میں تحریر ہے۔

اے پسرا ہو با آزار مکن و خویشتن را نیک راہ نمائے کہ چوں در حضرت حق حاضر شوی خون حسین رضی اللہ عنہ بن علی در گردن نداشتہ باش کہ ہیچگاہ روئے آسائش دیدار نہ کنی و موبد و مخلد فرمائش عقاب و عذاب بینی۔

ترجمہ:۔ اے بیٹا ہوس نہ کرنا اور نیک کردار رہنا کہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو تو تیری گردن پر حسینؓ بن علیؓ کا خون نہ ہو ورنہ کبھی آسائش نہ دیکھے گا

www.haqsuch.tk

اور ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنائی۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے پروردگار! اس شخص سے برکت لے لے، جو میرے حسین کی حرمت میں کمی کرے۔ یہ حدیث سنائی اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی۔ (ناسخ التواریخ ص ۱۱ ج ۶)

سامعین محترم! ان دونوں شیعہ کتب کی پیش کردہ روایتوں پر بار بار غور کریں تو آپ کو خود اس بات کا احساس ہوگا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں کس قدر تاکیداً یزید کو وصیت کی کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ہرگز سختی کا معاملہ نہ کرے۔ [illegible] بات یہ ہے کہ شیعہ کتب میں ایسی روایات بھی موجود ہیں اور پھر وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی آڑ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا بازی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں۔ دراصل یزید اور شامیوں، ابن سعد ابن زیاد وغیرہ پر تبرا بازی کرتے کرتے، حضرت امیر معاویہ اور پھر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک تبرا کرنے کا راستہ اس لئے ہموار کرتے ہیں تاکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون ناحق سے ہاتھ رنگنے والے اپنے ان آباؤ واجداد کے بھیانک کردار پر پردہ ڈال سکیں۔ جنہوں نے حضرت حسین کو مدینہ سے بلوایا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی کے عین مطابق پھر ان کا نہ صرف ساتھ چھوڑ دیا بلکہ ان کے مقابل کھڑے ہوگئے اور ان کا پانی بند کرکے ان پر تیروں کی بارش برسائی------ اب میں------ اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ہوں۔ آپ حضرات دل کے کان کھول کر ان حقائق کو سنیں اور ان پر غور کریں اور دنیا کو بتلائیں کہ آج کس طرح "چور مچائے شور" کے مقولہ پر شیعت عمل پیرا ہے اور

اپنے منہ کی سیاہی اتار کر اپنے سیاہ کرتوتوں کو چھپا کر بے گناہ خلفاء راشدین پر الزام تراشی میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ العزیز ان حقائق کو جھٹلانے کی سکت نہ آج کسی شیعہ میں ہوگی نہ قیامت تک کوئی اس حقیقت سے انکار کرسکے گا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام شیعوں کے بارہ ہزار خطوط:۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب کوفہ پہنچی تو کوفہ کے ایک مشہور شیعہ سلیمان بن صرد کے گھر شیعوں کا عظیم اجتماع ہوا جس میں سلیمان بن صرد نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کی خبر سن کر یزید کی بیعت سے انکار کرکے مدینہ سے مکہ روانہ ہوگئے ہیں۔ چونکہ [illegible] سب لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ [illegible] والد کے شیعہ ہیں اس لئے میرا مشورہ ہے کہ ہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اپنے پاس بلوائیں اگر تم لوگ ان سے وفا کرو گے اور فریب نہیں دو گے بلکہ عقیدت کے ساتھ ان کی مدد کرو گے تو ہم ان کو بلائیں۔ اس پر سب نے کہا ہم بدل و جان حاضر ہیں اور بہت ہی بلند و بانگ دعوے کئے اور یہ خط حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا۔

"ایں نامہ ایست بسوئے حسین بن علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ علیہ از جانب سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد و حبیب بن مظاہر و سائر شیعان و از مومنان و مسلمانان اہل کوفہ سلام خدا بر تو باد بدانکہ در ایں وقت امامے و پیشوائے نداریم بسوئے ما توجہ نمائی و بسر ما قدم رنجہ فرمائی کہ با ہمگی مطیع تو ایم شاید کہ حق تعالی برکت تو بر دست ظاہر گرداند و نعمان بن بشیر حاکم کوفہ در قصر امارت نشستہ است در نہایت مزلت جمعہ او حاضر نمی شویم و در عید با او نمی رویم و چو خبر رسد کہ شما متوجہ ایں سمت گردیدہ اید او را از کوفہ بیروں کنیم تا بہ اہل شام

ملحق گردد

ترجمہ:۔ یہ خط حسین بن علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ علیہ کے نام ہے۔ سلیمان بن صرد خزاعی' مسیب بن نجبہ' شداد حبیب بن مظاہر اور کوفہ کے تمام شیعوں' مومنوں' مسلمانوں کی طرف سے آپ پر خدا کا سلام ہو۔

آپ کو معلوم ہو کہ اس وقت ہم لوگوں کا کوئی امام' پیشوا نہیں ہے آپ ہماری طرف توجہ کیجئے اور ہمارے سر پر قدم رنجہ فرمائیے ہم آپ کے فرمانبردار ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کی برکت ہمارے اوپر ظاہر فرمائے۔ نعمان بن بشیر کوفہ کا حاکم قصر امارت میں نہایت ذلت [illegible] حالت میں بیٹھا ہوا ہے لوگ نہ اس کے جمعے میں شریک [illegible] اور نہ [illegible] ہمراہ [illegible] باہر [illegible] جاتے [illegible] اس وقت ہمیں معلوم [illegible] کہ آپ یہاں [illegible] تشریف لائے ہیں تو [illegible] اسے کوفہ سے باہر کر دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا کر مل جائے۔ پھر اس خط کو عبداللہ بن سمیع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کو دے کر اور تاکید کر کے کہ یہ خط دے کر روانہ کیا کہ جلد امام حسین کی خدمت میں یہ خط پہنچا دے۔

وبعض اہل کوفہ بعد از دو روز از فرستادن قاصدان قیس بن مطہر' و عبداللہ بن شداد' و عمار بن عبداللہ را فرستادن تا صد پنجاہ نامہ کہ اہل کوفہ و عظمائے کوفہ نوشتہ بودن و یک یک کس' و دو دو کس و چہار و چہار کس و زیادہ کنار نامہ ہا نوشتہ بودند۔

ترجمہ:۔ پھر اہل کوفہ نے ان قاصدوں کو بھیجنے کے دو روز بعد قیس بن مطہر' عبداللہ بن شداد' و عمار بن عبداللہ کو ایک سو پچاس خط دے کر روانہ کیا جو اہل کوفہ نے لکھے تھے۔ اور ہر خط کے حاشیے پر ایک ایک دو دو چار چار اور اس سے زیادہ لوگوں نے دستخط کیے تھے۔ تاکہ ان خطوط کو یہ قاصد امام تک پہنچا دیں۔

"بعد از دو روز ہانی بن ہانی سبعی و سعید بن علی عبداللہ را بخدمت آنحضرت رواں کردند و نوشتند بسم اللہ الرحمان الرحیم ایں عریضہ است بخدمت حسین بن علی از شیعان و فدویان و مخلصانہ آنحضرت' امابعد بہ زودی خود را بدوستان و ہوا خواہاں خود برساں کہ ہمہ مردم ایں ولایت منتظر قدوم لزوم تواند و بغیر رغبت نمی نمائند البتہ خود را بہ تعجیل تمام بایں مشتاقان استہام برسان والسلام

ترجمہ:۔ پھر دو روز کے بعد ہانی بن ہانی سبعی سعید بن عبداللہ کو اہل کوفہ نے حضرت امام حسین بن علی کی خدمت میں روانہ کیا۔ اور یہ لکھا:

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ خط ہے۔ حسین بن علی کی خدمت میں [illegible] کے شیعوں' [illegible] مخلصوں کی جانب سے اما بعد آپ جلد اپنے [illegible] اور ہوا خواہوں [illegible] کیونکہ اس ولایت کے تمام لوگ آپ کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہیں اور ذوق و شوق کے سوا کچھ نہیں ظاہر کرتے۔ ضرور ضرور آپ بہت جلد اپنے کو ان مشتاقوں تک پہنچائیے۔

پس شیث بن ربعی و حجار بن حجر بن حارث و عروہ بن قیس و عمر بن حجاج و محمد بن عمر عریضہ ہائے دیگر نوشتند بایں مضمون امابعد صحراہا سبز شدہ و میوہ ہا رسیدہ اگر بایں صوب تشریف آری لشکر ہائے تومہیا و حاضر اند و شب و روز انتظار تشریف تو میبرند ایضا"

ترجمہ:۔ اس کے بعد شیث بن ربعی' حجار بن حجر' یزید بن حارث عروہ بن قیس' عمر بن حجاج محمد بن عمر نے اس مضمون سے خط لکھا کہ آج کل جنگل سرسبز شاداب ہیں۔ میوے تیار ہیں اگر آپ اس وقت اس طرف تشریف لائیں تو لشکر یہ میں وہ سب حضور کی خدمت میں مہیا اور حاضر ہیں ہم لوگ شب و روز آپ کے منتظر ہیں۔

www.haqsuch.tk

حضرت مسلم بن عقیل کی کوفہ روانگی اور اسی ہزار شیعہ کی ان کے ہاتھ پر بیعت:۔

جب بقول مصنف ناسخ التواریخ بارہ ہزار خط حضرت حسین کو شیعوں کے پہنچے تو انہوں نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو اپنا نمائندہ و سفیر بنا کر کوفہ روانہ کیا تاکہ وہ وہاں کے حالات خود ملاحظہ فرمائیں اور تمام تر صورت حال سے آگاہ کریں اور ساتھ ساتھ کوفہ کے شیعوں کو تسلی دی کہ امام حسین بھی کوفہ پہنچنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام جب کوفہ پہنچے تو اہل کوفہ نے انکا شاندار استقبال کیا اور اسی ہزار کوفیوں نے ان کے ہاتھ پر حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے بیعت کی اور بڑھ چڑھ کر اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔ حضرت مسلم بن عقیل نے جب یہ منظر دیکھا تو حضرت حسین علیہ السلام کو وہ خط تحریر فرمایا جسے شیعہ مصنف منتہی الآمال ص ۵۵ پر لکھتا ہے۔

چوں مسلم بن عقیل در کوفہ رفت ابتدائی امر اجتماع مردم را مشاہد نمود عریضہ بخدمت آنحضرت نوشت و اہل کوفہ نیز عریضہ بو رند کہ صد ہزار شمشیر از برائے تصرف مہیا است

ترجمہ:۔ جب مسلم بن عقیل کوفہ گئے اور شروع میں بیعت کے لئے لوگوں کا ہجوم دیکھا تو امام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا اور اہل کوفہ نے بھی ایک خط لکھا کہ آپ کی مدد کے لئے یہاں ایک لاکھ تلواریں تیار ہیں۔

ابن زیاد کی کوفہ آمد-- اور مسلم بن عقیل سے شیعوں کی بے وفائی:۔

ادھر حضرت حسین کا خط چلا اور ادھر شام سے یزید نے عبداللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر بنا کر روانہ کیا وہ اکیلا کوفہ میں داخل ہوا اور سیدھا مسجد میں چلا آیا شیعہ جو حضرت حسین علیہ السلام کی انتظار میں تھے اس نقاب پوش سوار کو حضرت حسین سمجھ کر اسکے ہمراہ بھاگے ہوئے مسجد میں آئے۔ اب ابن زیاد نے اپنا نقاب منہ سے اتارا اور شیعہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تم لوگ شرارت اور بغاوت سے اگر باز نہ آئے تو میں تمہارے ساتھ عبرتناک سلوک اختیار کروں گا۔ بس ایک محض ابن زیاد کا اتنا دھمکانا ہی تھا کہ بقول شیعہ مورخ صاحب ناسخ التواریخ (بیعت حسین را ستالعت یزید پیوستند) کہ سب نے بیعت توڑ دی اور یزید کی بیعت بھی قبول کرلی۔ حضرت مسلم بن عقیل جب ظہر کی نماز کے وقت مسجد میں گئے تو وہاں اسی ہزار بیعت کرنے والوں میں سے ایک بھی حاضر نہ تھا۔ آپ نے خود ہی اذان دے کر تنہا نماز ادا کر کے اپنے غلام سے حیرت سے پوچھا ما فعل اهل هذا المصر یعنی اس شہر کے لوگوں نے کیا کیا؟ غلام نے جواب دیا۔

مردم این شہر بیعت حسین زا بزیر پانہادند و بیعت یزید دا دند (ناسخ التواریخ)

اس شہر کے لوگوں نے بیعت حسین کو پاؤں تلے روند ڈالا ہے اور یزید کی تابعداری قبول کرلی ہے۔

اب حضرت مسلم بن عقیل نے مختار کا گھر چھوڑ کر ہانی کے مکان میں پناہ لی پھر جب ہانی بھی گرفتار ہو گیا تو حضرت مسلم بن عقیل نے ایک جان توڑ کوشش کی کہ کس طرح اہل کوفہ کو سمجھائیں۔ چنانچہ آپ نے قبائل کندہ مذحج' تمیم' اسد' مضر' ہمدانی کو پکارا بمشکل چار ہزار شیعہ آپ کی پکار پر جمع ہوئے لیکن جونہی ابن زیاد نے ان کو دھمکایا تو سب بھاگ گئے صرف تیس (۳۰) آدمی باقی رہ

www.haqsuch.tk

گئے جب حضرت مسلم ؓ نے نماز مغرب ادا کی اور سلام پھیرا تو دس آدمی باقی رہ گئے اور آپ مسجد کے دروازے پر پہنچے تو وہ دس بھی غائب ہو چکے تھے اس طرح کوفیوں نے حضرت مسلم بن عقیل کو تنہا چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ گرفتار کر لئے گئے۔

شہادت سے قبل حضرت مسلم بن عقیل کا حضرت حسین کے نام خط:۔

جب حضرت مسلم بن عقیل گرفتار ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب انہیں قتل کر دیا جائے گا تو انہوں نے ابن [illegible] سے کہا۔ میرا یہ پیغام جلد از جلد امام حسین کو بھجوا [illegible] وہ کوفہ [illegible] ارادہ [illegible] کر دیں۔ چنانچہ [illegible]خ التواریخ جلد ۶ ص ۱۳۹ پر حضرت مسلم بن عقیل کے خط کی عبارت اس طرح درج ہے۔

هو يقول لك ارجع فداک ابی و امی بینک ولا يغررک اهل الكوفه فانهم اصحاب ابيك الذى يتمنى فراقهم باالموت اوالقتل ان اهل الكوفه قد كذبوک وليس لكذوب راى (ناسخ التواریخ)

ترجمہ۔ مسلم عرض کرتا ہے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مع اہل و عیال واپس ہو جائیں اور اہل کوفہ کے فریب نہ آئیں کیونکہ یہ لوگ آپ کے والد کے وہی دوست ہیں جن سے وہ ہر وقت جدائی کی تمنا کیا کرتے تھے چاہے وہ جدائی موت یا قتل سے ہی کیوں نہ ہو۔ کوفیوں نے آپ سے دروغ گوئی کی ہے اور جھوٹوں پر بھروسہ نہیں ہے۔

ہمارے شیعوں نے ہمیں چھوڑ دیا حضرت حسینؓ کا اعلان:۔

چنانچہ جب یہ پیغام اور حضرت مسلم بن عقیل عبداللہ بن تقیطر کی شہادت کی خبر حضرت حسین کو زبالہ کے مقام پر پہنچی تو آپ نہایت ہی افسردہ ہوئے اور آپ نے فرمایا قد خذلنا شیعتنا (خلاصہ المصائب) ہمیں ہمارے شیعوں نے ذلیل کر دیا۔

شیعان ما دست ازیاری ما برداشتند۔ (جلاء العیون)

"ہمارے شیعوں نے ہماری مدد و نصرت کا ہاتھ اٹھا لیا ہے۔"

اور [illegible]خ التواریخ ص ۱۹۳ جلد ۶ میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ ہمارے شیع[illegible] نے مجھے [illegible]وڑ دیا ہے۔

سامعین محترم! ان تینوں حوالوں میں حضرت حسن ؓ کی زبانی صاف صاف یہ الفاظ صادر ہو رہے ہیں کہ ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل و خوار کرایا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کوفہ کے لوگ کس قسم کے لوگ تھے اور کس کردار کے مالک تھے ان ظالموں نے اس پر بس نہیں کی بلکہ آگے چل کر خود حضرت حسین ؓ کے ساتھ جو کچھ کیا اس کی تفصیلات میں آگے بیان کرتا ہوں۔

مختلف لوگوں کی طرف سے حضرت حسین ؓ کو شیعوں کی حقیقت سے آگاہ کرنا:۔

(ا) حضرت حسین کے بھائی حضرت محمد بن علی (ابن حنفیہ) نے مکہ ہی میں آپ

www.haqsuch.tk

سے کہا کہ اے برادر مکرم جو کچھ غدر و مکر اہل کوفہ نے آپ کے والد محترم اور بھائی کے ساتھ کیا آپ بخوبی جانتے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ سے بھی اسی طرح کا سلوک نہ کریں۔ (جلاء العیون)

(۲) فرزدق (جو بقول شیعہ عظیم شاعر تھا) سے حضرت حسین مکہ ہی میں دریافت فرمایا کہ کوفہ کے لوگوں کا کیا حال ہے تو اس نے کہا:

ہمہ مردم کوفہ از دل ترا دوست دارند و آرزوئے دیدار ترا دارند لیکن روز گیرودار شمشیر در روئے تو بکشند و قضا از آسمان فرود آید (فاتح التواریخ)

ترجمہ:۔ کوفہ کے تمام آدمی دل سے آپ کی دوست ہیں اور آپ کے دیدار کے آرزو رکھتے ہیں لیکن روز جنگ اپنی تلوار آپ پر چلائیں گے اور قضاء آسمان سے آئے گی۔ (فاتح التواریخ)

(۳) شیر بن غالب جو کوفہ سے آرہا تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو مقام تنعیم پر ملا تو آپ کے پوچھنے پر اس کے کوفیوں کے بارہ میں کہا دلہا باتشت و شمشیرہا با بنی امیہ (منیح الحزان)

ترجمہ:۔ ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں تلواریں بنو امیہ کے ساتھ ہیں۔

(۴) جب حضرت حسین مقام حاجز سے آگے ایک چشمہ پر پہنچے تو وہاں مقیم عبداللہ بن مطیع سے کوفہ کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ (جلاء العیون)

(۵) منزل ثعلبہ پر عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن شمعل نے آپ کو امام مسلم کی شہادت کی خبر دی اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اہل کوفہ آپ سے نہ بھی لڑتے تو وہ آپ کے ناصر و مددگار بھی نہیں ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ (ناسخ التواریخ و جلاء العیون)

محترم قارئین! نہایت اختصار کے ساتھ یہ پانچ شہادتیں شیعہ کتب سے آپ کے سامنے بیان کی ہیں ورنہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عقیل اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین کے اقوال کتب تاریخ میں کثرت سے موجود ہیں جنہوں نے بار بار حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفیوں کی فطرت اور نام نہاد شیعوں کی خصلتوں سے آگاہ کرتے بتلا دیا تھا کہ وہ بالکل وفادار نہیں ہیں بلکہ غداری اور دھوکہ بازی ان کی نس نس میں سرایت کیے ہوئے ہے۔

کوفیوں کے شیعہ ہونے پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں:۔

علامہ قاضی نور اللہ شوستری مجتہد اپنی کتاب مجالس المومنین کے صفحہ ۲۵ مجلس اول میں لکھتے ہیں۔

تشیع اہل کوفہ حاجت باقامت دلیل ندارد و سنی بودن کوفی الاصل خلاف اصل و محتاج بدلیل است گرچہ ابوحنیفہ کوفی باشد (مجالس المومنین)

اہل کوفہ کے شیعہ ہونے پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا سنی ہونا خلاف اصل اور دلیل کا محتاج ہے اگرچہ ابوحنیفہ کوفی ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابل آنے والے لشکر میں ایک بھی حجازی یا شامی نہ تھا بلکہ سب کوفی شیعہ تھے:۔

شیعہ کی نہایت معتبر کتب میں تفصیل کے ساتھ اس حقیقت کا

www.haqsuch.tk

اعتراف موجود ہے کہ کربلا کے میدان میں حضرت حسین اور آپ ساتھیوں کو گھیر کر کوفہ جانے سے روکنے اور فرات کا پانی ان پر بند کرنے والے نہ شام سے آئے ہوئے یعنی یزید کے بھیجے ہوئے فوجی تھے نہ حجاز سے یعنی مکہ و مدینہ (جو اہلسنت کے مراکز تھے) والوں میں سے تھے بلکہ یہ تمام لوگ کوفہ کے شیعہ تھے اور ان میں اکثر وہ تھے جنہوں نے خود خطوط لکھ کر حضرت حسین کو کوفہ آنے کی دعوت دی تھی مگر اب وہ ابن زیادہ کے ساتھ مل کر خاندان نبوت کا چراغ گل کرنے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ خلاصۃ المصائب کے ص ۲۰۱ کے یہ عبارت سنئے!

لیس فیھم شامی ولا حجازی بل جمیعھم من اھل الکوفہ (خلاصۃ المصائب)

ترجمہ:۔ امام کے مقابل فوج میں کوئی شامی اور حجازی بلکہ سب کوفی تھے۔

ناسخ التواریخ جلد ۶ ص ۲۰۲ کی یہ عبارت بھی ہے۔

وابی مخنف لشکر ابن زیاد را ہشتاد ہزار سوار نگاشتہ و گوید کہ ھگاہ کوفی بودند و حجازی و شامی ایشان نہ بود (ناسخ التواریخ)

ترجمہ:۔ اور ابی مخنف ابن زیادہ کے لشکر کی تعداد اسی ہزار لکھی ہے اور کہا ہی کہ وہ سب کوفی تھے اور ان میں کوئی بھی حجازی اور شامی نہ تھا۔

خلاصۃ المصائب کے مصنف نے کوفی فوج کی کل تعداد جو زیادہ سے زیادہ لکھی ہے وہ چھ لاکھ ہے۔

اب یہ بھی سنئے کہ مرقع کربلا نامی کتاب کے صفحہ ۱۵ پر مقتل حسین کے مصنف ابو مخف کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ حضرت حسین اہلبیت کی تباہی و بربادی کا نظارہ کرنے کے لئے تماش بین کی حیثیت سے جو کوفہ کے شیعہ کربلا میں پہنچے تھے صرف ان کی تعداد بھی آٹھ ہزار تھی بلکہ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ "جو لوگ امام

حسین کے مقابل آنے والے لشکر میں شریک نہ ہو سکے وہ معرکہ کربلا کے بعد ابن زیاد کی مدد کو آئے۔ (ص ۲۱)

علامہ مسعودی مروج الذھب میں لکھتے ہیں: حسین نے کربلا کا عزم کیا۔ لڑائی ہوتی رہی یہاں تک کہ وہ قتل ہوئے اور ان کوفیوں نے قتل کیا۔ شامی ان میں نہ تھے۔۔۔۔۔ جو کچھ اہل بیت کے ساتھ ہوا وہ کوفیوں نے کیا۔

سامعین محترم! اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کس طرح روز روشن کی طرح یہ حقیقت عیاں ہو چکی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ پر آنے والے لشکر نہ صرف کوفی شیعوں کے تھے بلکہ آٹھ ہزار تماش بین بھی شیعہ ہی تھے۔ ان تماش بینوں کو بھی اتنی غیرت نہ آئی کہ وہ کوفہ کے شیعوں کو شرم دلاتے اور انہیں ا[illegible] بلکہ بڑھ بڑھ کر قاتلان حسین کو داد دیتے رہے۔ ان روایات کے مطالعہ کے بعد اب ضرورت تو اس بات کی تھی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کے ساتھ ہونے والے مظالم پر احتجاج کرتے ہوئے شیعان کوفہ کی مذمت کی جاتی اور ان کی خباثتوں سے نفرت کا اظہار کیا جاتا۔۔۔۔ مگر اس حقیقت سے یکسر منہ موڑ کر الٹا قاتلان حسین کی ذریت کس قدر بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور خلفاء راشدین کو طعن و تشنیع اور تبرا بازی کا نشانہ بنانے کے لئے محرم کے ایام میں گھروں سے باہر نکل آتی ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شیعان کوفہ کو شرم دلاتے ہوئے بار بار خطاب اور ان کے لئے بددعائیں

آپ نے مختلف موقعوں پر ظاہر فرمایا ہے کہ ہم کو ہمارے کوفی شیعوں

www.haqsuch.tk

نے بلا کر دغا و فریب دیا۔ مصیبت پہنچائی۔ لڑے اور قتل کیا حتی کہ خود شیعوں کو نام بنام مخاطب کر کے اعلان فرمایا (۱) یعنی بے شک میری شیعوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور میری نصرت و مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ (ناسخ التواریخ صفحہ ۱۶۳)

(۲) کربلا میں خیمہ سے باہر آ کر آپ کرسی پر بیٹھے خطوط دیکھ رہے تھے ایک ایرانی مکہ جا رہا تھا اس نے دیکھ کر اس بے بسی و بے کسی کی وجہ پوچھی امام نے جواب دیا کہ ”کوفہ کے آدمیوں نے مجھے بلایا یہ ان کے خطوط ہیں۔ حالانکہ یہی میرے قاتل ہیں لیکن جب اس فعل کے مرتکب ہوئے اور میری حرمت کا خیال نہ کیا تو خدا ان پر کسی ایسے شخص کو مسلط کرے کہ انکو قتل کرے اور قوم بلقیس سے بھی زیادہ خوار و ذلیل بنائے۔

جب آپ کربلا پہنچے ا[illegible] دوستوں نے آپ [illegible] کا تو ظہر کے وقت امام حسین علیہ السلام نے ان کو مخاطب کر[illegible] کے فرمایا:

”میں تمہاری [illegible] نہیں آیا [illegible] تمہارے [illegible] خطوط [illegible] اور تمہارے قاصد پے در پے میرے پاس پہنچے۔ اگر تم اپنے عہد و گفتار پر قائم ہو تو مجھے سے تازہ بیان کر کے میرا دل مطمئن کرو اور اگر اپنے قول سے پھر گئے ہو اور وعدہ کو توڑ دیا ہے اور میرے آنے سے ناراض ہو تو میں اپنے وطن واپس جاتا ہوں“

ان مکاروں، غداروں اور بے وفاؤں نے کچھ جواب نہ دیا۔ بعد نماز ظہر آپ نے پھر فرمایا اگر جہالت و ضلالت میں تم راسخ ہو اور سابق وعدے سے جو مجھے لکھا تھا پھر گئے ہو تو میں واپس جاتا ہوں۔ اس پر تمام نے خطوط سے لاعلمی ظاہری کی تو آپ علیہ السلام نے عقبہ بن سمعان سے کوفیوں کے خطوط سے بھری ہوئی دو تھیلیاں منگا کر سامنے ڈال دیں۔ (جلاء العیون)

(۴) آپ نے کوفیوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

اگر شما رائے دگرگوں کنند و عہد بشکنند و حمل بیعت از گردن فرو نہند قسم بجان من راز شما شگفت نہ مائد چہ با پدرام علی و برادر من حسنؑ و پسر عم مسلم خبر این نہ آید فریفتہ کسی است کہ بعہد و پیمان شما مغرور شود و آنکس کہ نکوہیدہ کار کند آں نکوہش برائے باز گردد زود باشد کہ خداوند مرا از شما بے نیاز گرداند (ناسخ التواریخ صفحہ ۱۷۰)

”اگر تم لوگ ارادے بدل دو اور اقرار اور میری بیعت کو توڑ دو تو مجھے اپنی جان کی قسم کہ تم سے یہ بعید نہیں کیونکہ میرے باپ علی، بھائی حسن اور چچا کے لڑکے مسلم سے بھی تم نے یہی سلوک کیا۔ بیوقوف ہے جو تمہارے قول پر دھوکہ کھائے [illegible]ور جو برائی کرتا ہے اس کی برائی اس پر پلٹتی ہے۔ خدا مجھ کو تم سے [illegible] بے نیاز [illegible]

[illegible] کوفہ [illegible] نے کی وجہ دریافت کرائی تو امام نے جواب کہلایا کہ ”تمہارے شہر کے لوگوں نے مجھے بے شمار نامے لکھے اور بڑے ہی اصرار اور مبالغے کے ساتھ بلایا اگر میرا آنا نامنظور ہے تو مجھے واپس جانے دو (ناسخ التواریخ صفحہ ۵۵)

(۶) ذبح عظیم صفحہ ۳۳۵ سے بحوالہ ناسخ التواریخ پہلے حوالہ نقل کیا جا چکا ہے کہ امام نے مخالف فوج کی طرف رخ کر کے کربلا میں فرمایا:

ویلکم یا اهل الکوفه انسیتم کیتکم و عهود کم التی اعطیتموها واشهد تم الله علیها ویلکم ادعوتم ذریته اهل بیت بینکم وزعمتم انکم تقتلون انفسکم دونهم حتی اذا اتو کم سئلتموهم الی ابن زیاد و مصتموهم عن ماء

www.haqsuch.tk

الفرات بئس ماخلفتم بینکم فی ذریته مالکم لاسقاکم الله یوم القیامه۔ (ذبح عظیم صفحہ ۳۳۵ بحوالہ ناسخ التواریخ)

"خرابی تم پر اے اہل کوفہ کیا تم اپنے خطوں اور وعدوں کو بھول گئے جس پر خدا کو درمیان دیکر لکھا تھا کہ اہل بیت آئیں ہم ان کی نصرت و متابعت میں اپنی جانیں نثار کردیں گے تم پر افسوس ہے کہ جب وہ (ہم اہل بیت) آئے تو تم ان کو ابن زیاد کے حوالے کئے دیتے ہو اور ان پر دریائے فرات کا پانی بند کرتے ہو۔ واقعی تم لوگ رسول ﷺ کے بدترین اخلاف ہو کہ ان [illegible] ذریت طاہرہ کے ساتھ [illegible] سلوک کرتے [illegible] خدا قیامت تک تمہیں سیراب نہ کرے۔"

(۷) امام نے اہل کوفہ کو میدان کربلا میں مخاطب کرکے فرمایا:

"تم نے آتش شر و فساد کو بھڑکایا' عدل و انصاف کو چھوڑ کر دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے دوستوں سے مکر و کینہ کرنے پر متفق ہوگئے۔ مردار دنیا کی طمع میں آگئے' حالانکہ ہم نے نہ کوئی نالائق فعل کیا نہ مشورہ غلط دیا تم نے ہم سے نفرت کرلی اور ہماری نصرت کرنے سے دست کش ہوگئے۔ ہمارے مقابلہ میں فوج لاکر کھڑی کردی حالانکہ ہنوز تلواریں نیام میں تھیں اور قلوب امن و راحت سے تھے۔ تم نے عجلت کی جمع ہوگئے اور آتش فساد کو مشتعل کردیا "چہ شت مردم کہ شما بودہ اید" یعنی تم کیسے برے لوگ ہو۔ رب العالمین اس جماعت سے ابر رحمت دور کر' ان کو قحط سالیوں میں مبتلا کر جس طرح اہل مصر کو حضرت یوسف علیہ السلام

کے زمانہ میں کیا تھا۔ اولاد ثقیف کو ان پر مسلط کرکے انہیں جام موت پلا دے۔ (ناسخ التواریخ صفحہ ۱۹۴)

(۸) امام نے نہایت کبیدہ خاطر ہو کر کوفی شیعوں کو اس طرح خطاب پر عتاب فرمایا کہ:

"اے بے وفایان جفا کار غدارو! تم پر وائے ہو تم نے بحالت اضطراری اپنی مدد کو ہمیں بلایا جب تمہاری درخواست قبول کرکے میں تمہاری مدد کے لئے آیا تو تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی۔ اپنے اعداء کی تم نے مدد [illegible] دوستوں سے [illegible] بدخواہوں سے مل گئے۔ اے [illegible] امت' ترک کنندگان کتاب' محرفان اقراب' پیروان شیطان' ترک کنندگان سنت ہائے پیغمبران' کشندگان و ہلاک کنندگان' اولاد عترت واصیائے پیغمبران' الحاق کنندگان اولاد زنا بغیر پدران ایذا رسانندہ مومنان و یاری کنندہ ظالمان تم پر وائے ہو' نفرین ہو کہ فرزند حرب کی مدد کرتے ہو اور فرزندان پیغمبر ﷺ کو انکی خاطر سے قتل کرتے ہو۔ تم میں بے وفائی و ترک نصرت ائمہ و پیشوایان دین خدا شائع ہوگی۔ ان ظالموں پر لعنت خدا ہو جو اپنے عہد و پیمان کو موکدبہ قسم کرکے اب فسخ کرتے ہیں باوجودیکہ اپنے قول پر خدا کو گواہ کرچکے ہیں (پھر آسمان کی طرف رخ کرکے بددعا دی کہ) خداوند ان سے باران رحمت کو روک لے اس لئے کہ انہوں نے مجھے فریب دیا جھوٹ بولے اور میرے دشمنوں کا ساتھ دیا اور انکی مدد کی۔ (جلاء العیون)

www.haqsuch.tk

(۹) جب آپ نے شیعوں سے لڑنے کے لئے اپنے فرزند علی اکبر کو بھیجا تو فرمایا خداوند ان اشقیاء کی جمعیت کو پراگندہ کر اور برکات زمین ان سے باز رکھ۔

فانهم دعونا لبنصر و ناثم عدونا علينا يقاتلونا۔ (خلاصہ المصائب نمبر۱۱۵)

کیونکہ انہوں نے مجھ کو بلایا کہ ہم مدد کریں گے پھر (جب میں آیا تو) انہون نے مجھ سے عداوت کی اور مجھے قتل کرتے ہیں۔

(۱۰) خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے عین معرکہ کربلا میں دستخطی خط لکھ کربلانے والے شیعوں کو نام بنام اس طرح مخاطب فرمایا کہ "اے شیث بن ربعی، اے حجاج بن الجبر، اے قیس ابن اشعث اے زید بن الحارث!

لم تكتبوا الى ان فدانبعث الشمارو احضرت الجنات فاقدم علينا لك جند على لجند۔ (خلاصہ المصائب صفحہ نمبر۱۴۸)

"کہ تم لوگوں نے مجھے یہ نہیں لکھا تھا کہ درخت بار آور اور باغ سرسبز ہیں۔ پس آپ ہمارے یہاں آیئے کہ آپ کی مدد کے لئے لشکر پہ لشکر موجود ہے۔

کن کن اہم شیعوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلوا کر بھی پھر انکے شہید کرنے میں حصہ لیا؟

اب تک تو میں یہ بتا چکا ہوں کربلا کے میدان میں حضرت حسین

رضی اللہ عنہ کے مقابل لاکھوں ہزاروں کی تعداد میں آنے والے اور آپکا محاصرہ کرنے والے وہی شیعہ تھے جنھوں نے آپ کو خط لکھ کر بلوایا تھا۔ ان میں ایک بھی شام سے بھیجا ہوا نہ یزید کا کوئی لشکر شامل تھا۔ نہ ہی کوئی مکہ اور مدینہ کا آدمی شریک تھا۔ اب اس لشکر کوفہ کے چند ان اہم افراد کا بھی الگ الگ کردار نقل کردینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ کس ظالم نے کونسا انداز اپنایا۔

لاؤ تو قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی

کتب شیعہ کے مطالعہ سے اس لشکر میں ہمیں جو لوگ نظر آتے ہیں ان میں پہلا شخص سلیمان بن صرد خزاعی ہے جس کے گھر پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلوانے کا مشورہ ہوا تھا اور آپ کو خطوط بھیجے گئے تھے۔ اس کے ساتھ مسیب بن نجبہ بھی تھا۔ یہ عمر بن سعد کے ہمراہ کربلا گئے (مجالس المومنین)

رفاعہ بن شداد، مجاز بن حجر، نزیر بن حرث عروہ بن قیس بھی ابن سعد کے لشکر میں شریک تھے۔ ابن سعد نے عروہ بن قیس کو حضرت حسینؓ کے پاس قاصد بنا کر بھیجنا چاہا تو یہ اس لئے تیار نہ ہوا کہ بقول ملاں باقر مجلسی یہ بھی ان بدنصیبوں میں سے تھا جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط لکھے تھے۔ (جلاء العیون)

شیث بن ربعی تو چار ہزار کے لشکر کی قیادت میں کربلا آیا اور اس وقت تک داد شجاعت رہتا رہا جب تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء خاک و خون میں نہ تڑپ گئے۔ (جلاء العیون)

www.haqsuch.tk

حبیب بن مظاہر اگرچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لشکر کے میسرہ کا فرد تھا مگر نہ صرف جان بچا گیا بلکہ قتل حسین کے روز ہنسا کرتا تھا خوشی مناتا تھا اور یہ کہتا تھا۔ کہ یوم عاشورہ سے زیادہ خوشی کا دن کوئی نہیں ہے۔ (جلا العیون)

عمر بن حجاج، محمد بن عمر، قیس بن اشعث تو وہ بد بخت تھے جنہوں نے خطوط لکھ کر امام بلوایا مگر کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے جسم سے چادر کھینچ کر لے بھاگے۔ (خلاصۃ المصائب ص 194 ج 6)

عظیم شیعہ مجتہد قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مجالس المؤمنین میں لکھتے ہیں کہ سلیمان بن صرد خزاعی۔ مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد، عبداللہ بن مسمع اور عبداللہ بن [illegible]۔ یہ پانچ [illegible] حضرت امیر المومنین علی [illegible] کے مشہور اصحاب [illegible] تھے اور شیعہ کے سر [illegible] (مجالس المؤمنین)

شیث بن ربعی تو وہ ہے کہ جو حضرت عباس علمدار سے کہتا تھا کہ جا کر حسین سے کہدو اگر تمام روئے زمین بھی پانی ہو جائے تو بھی ہم تمہیں پانی کی ایک بوند تک نہ دیں گے، جب تک تم یزید کی بیعت نہیں کرتے۔

(خلاصۃ المصائب ص 27)

عمر بن حجاج واقعہ کربلا کے بعد شمر کے ساتھ مل کر ایک ہزار سوار لیکر اسیران اہل بیت کو کوفہ سے شام لے کر گیا تھا۔ (خلاصۃ المصائب ص 281)

مجاز بن بجر اور یزید بن حارث بھی امام حسین کی مخالف فوج میں تھے، اور انکا نام لیکر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے عین جنگ کے موقع پر انہیں پکارا اور جو خط انہوں نے لکھا تھا اسے یاد دلایا۔ (خلاصۃ المعۃ ص 148)

اہل [illegible] کے خیموں کو آگ لگانے والے اور لوٹنے والے ایک محب علی کا عجیب لطیفہ

ابو مخنف نے اپنی کتاب مقتل حسین میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے۔ کہ حضرت ام کلثوم فرماتی ہیں جب ہمارے خیموں کو لوٹا جا رہا تھا اور خواتین کے زیور تک اتروائے جا رہے تھے۔ تو ایک شخص آگے بڑھا جس نے حضرت سکینہ کے کان سے بالیاں اتارنا شروع کیں اور وہ اس ناپاک و نشائستہ حرکت کے ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا۔ اس سے سوال کیا گیا کہ تم ایک طرف ہمیں لوٹتے ہو اور دوسری طرف روتے ہو اسکی کیا وجہ ہے؟

تو ...... وہ بولا ...... [illegible] تو میں [illegible]ت پر ہوں کہ اہل بیت کے ساتھ حد سے بڑھ کر [illegible]لم ہو رہا ہے۔ اور میں شیعان [illegible] میں سے ہوں۔ لوٹتا میں اس لئے ہوں کہ اگر میں نے نہ لوٹا تو پھر کوئی اور لوٹ لیگا۔ (خلاصہ از مقتل حسین)

سامعین محترم! اس واقعہ پر مجھے تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے آپ خود ہی اس کردار کو دیکھ لیں اور موجودہ شیعوں کے کردار کو دیکھ لیں۔ کوئی زیادہ فرق آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

قاتلان حسین شیعہ ہیں اور کربلا کے میدان میں کوفی ہی تھے۔ چشم دید گواہوں کے بیان

امام زین العابدین کا بیان:۔ (1) بعد شہادت حسین رضی اللہ عنہ جب پہلی مرتبہ بحالت اسیری اہل بیت کا قافلہ داخل کوفہ ہوا تو اہل کوفہ! بہ ہائے ہائے

www.haqsuch.tk

گریستند و بسیار کس از لشکریان از کرده پشیمان گزشته سرشک از دیده ے بارید ند فقال علی بن الحسین بصوف ضعیف اتنوحون و تبکون لاجلنا فمن قتلنا۔ (ناسخ التواریخ صفحہ ۲۴۳)

ہائے ہائے کر کے رونے لگے اور لشکر میں بہت سے اپنے کئے پر نادم ہو کر آنسو بہاتے تھے۔ پس عابد بیمار نے ضعیف آواز میں تعجب سے فرمایا "جب یہ ہم پر روتے اور نوحہ کرتے ہیں تو پھر ہمکو (اور) کس نے قتل کیا۔"

شاید اسی واقعہ کو شہید اعظم جلد دوئم صفحہ ۲۲۲ میں بایں الفاظ نقل کیا گیا ہے کہ امام زین العابدین نے کہا:

"اے اہل کوفہ جب تم ہی ہم پر روتے ہو تو پھر تمہارے سوا ہمارا قاتل کون ہے۔"

(۲) بقول مجلسی امام زین العابدین نے اہل کوفہ سے یہ کہا کہ "میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ میرے پدر بزرگوار کو تم نے خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا اور ان سے عہد و پیمان کیا اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی دشمن کو ان پر مسلط کیا پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی اور راہ بد پسند کی ---------- یہ سنکر صدائے گریہ بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے ہم لوگ ہلاک ہوئے' جب صدائے فغان کم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا خدا اس پر رحمت کرے جو میری نصیحت قبول کرے سب نے فریاد کی اور کہا یا ابن رسول اللہ ہم نے آپ کا کلام سنا ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔ اگر حکم دیں تو آپ کے ستم کاروں سے آپ کا خون طلب کریں۔ حضرت نے فرمایا ہیہات ہیہات اے غدارو' اے مکارو' اب میں دوبارہ تمہارے فریب میں نہیں آؤں گا اور تمہارے جھوٹ کو باور نہیں کروں گا۔ تم

چاہتے ہو کہ مجھ سے بھی وہی سلوک کرو جو میرے بزرگوں سے کیا۔ میرے پدر اور ان کے اہل بیت کل کے روز تمہارے مکر سے قتل ہوئے۔ (جلاء العیون)

حضرت مسلم کا بیان:۔ (۱) آپ نے آخری وقت میں ابن سعد سے تیسری وصیت یہ کی "امام کو میری طرف سے لکھ دو کہ کوفیوں نے مجھ سے بے وفائی کی اور آپ کے پسر عم کی نصرت و یاری نہ کی۔ ان کے وعدوں پر اعتماد نہیں آپ اس طرف نہ آئیں۔ (جلاء العیون) ہمارے پاس کوفہ نہ آئیں۔ واپس ہو جائیں ورنہ جو مصیبت مجھ کو بھگتنی پڑی ہے ان کو بھی اٹھانا پڑے گی۔ (انکو لکھو کہ) مسلم کہتا ہے میرے والدین آپ پر نثار ہوں مع اہل بیت واپس ہو جایئے۔ اہل کوفہ کے دھوکہ میں نہ آیئے وا[illegible] آپ کے والد [illegible] کے وہی اصحاب (شیعہ) ہیں جن سے بذریعہ قتل یا موت جناب امیر [illegible] تھے کوفیوں نے آپ کی تکذیب کی ہے یہ جھوٹے ناقابل اعتماد ہیں۔ (ناسخ التواریخ)

(۲) ابن اشعث نے فرمایا میری طرف سے امام کے پاس کسی کو جلد روانہ کرکے کہلا بھیجئے کہ وہ اس طرف مکر و غدر کوفیان بیوفا سے آتے ہیں۔ میرے والدین آپ پر فدا ہوں آپ مکہ واپس جائیں میں یہاں قید اور قریب قتل ہوں۔ یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جن کے نفاق سے آپ کے والد پریشان ہو کر موت کے آرزو مند تھے۔ (جلاء العیون)

حر شہید کا بیان:۔ یہ بھی کوفیوں کی طرف تھے مگر شیعوں کا ظلم دیکھ کر دل بھر آیا پھر امام کی طرف ہو کر شیعوں سے لڑے اور پکار کر کہا۔

یا اهل الکوفه نکلتکم امهاتکم دعوتم هذا العبد الصالح اذا اتکم ثم عدتم علیه لتقتلوه واقدتم بکظمه

www.haqsuch.tk

واحطتم بدون کل جانب لتمنعوه التوجه الی بلاد الله مفار کالا سہرو فعستموه واهله' عن جاء الفرات اجاری تشربه الیهود والنصاری والمجوس وتمرغ منه فنازیر السوا بنسما خلفتم محمد ﷺ فی ذریته لاسقاکم الله یوم الظماء۔ (خلاصہ المصائب صفحہ نمبر ۶۰)

اے کوفیو! تمہاری مائیں تمہارے غم میں بیٹھیں اس نیک بندے کو تم نے بلایا جب وہ آئے تو تم اس سے دشمنی کرتے اور ان کے قتل کے درپے ہو۔ ان پر چارہ کا راستہ بند کیا اور ان کو ہر طرف سے گھیر لیا کہ کسی طرف نہ جا سکیں۔ پس وہ مثل قیدی [illegible] کے ہو گئے۔ ان [illegible] اور ان نے اہل [illegible] پر [illegible] ریا [illegible] فرات کا پانی تم نے بند کر دیا جس [illegible] یہود و نصاریٰ و مجوس پانی پیتے اور اس میں خنزیر لوٹتے ہیں تم محمد ﷺ کے بہت برے ناخلف ہو کہ انکی ذریت کے ساتھ یہ بدسلوکی کرتے ہو خدا قیامت میں تمہیں بھی سیراب نہ کرے۔ (جلاء العیون)

<u>بریر بن صغیر کا بیان:۔</u> امام کے اس جانثار نے لشکر اعداء کو یوں مخاطب کیا:

"تم پر وائے ہو اے اہل کوفہ کہ تم اپنے موکد بہ قسم کے وعدوں اور خطوں کو جو تم نے لکھے تھے بھول گئے۔ اے بے شرمو! تم نے اہل بیت کو لکھا تھا کہ یہاں آیئے ہم اپنی جانیں آپ پر قربان کریں گے جب وہ آئے تو ان پر پانی بند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ ابن زیاد کو ان پر مسلط کر دو۔ تم نہایت برے لوگ ہو۔ قیامت کے دن خدا تمہیں بھی سیراب نہ کرے۔" (جلاء العیون)

یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ شہادت کے بعد جب اہل بیت اسیر ہو کر پہلی مرتبہ کوفہ آئے تو اہل کوفہ دیکھ کر رونے لگے جس پر امام زین العابدین نے انہیں

بڑی لعنت ملامت کی اس طرح کیے بعد دیگرے مستورات نے بھی کیا۔

<u>حضرت زینب کا بیان:۔</u> اے اہل کوفہ' اے اہل غدر و مکر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو اور خود تم نے ہم کو قتل کیا۔ تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو' حالانکہ خود تم نے ہم کو قتل کیا۔ واللہ لازم ہے کہ تم بہت گریہ کرو اور کم ہنسو۔ تم نے عیب و عار و بدی کو خود خریدا۔ اس عار کا دھبہ کسی پانی سے تمہارے جامہ سے زائل نہ ہوگا۔ جگر گوشہ خاتم پیغمبران و سید جوانان بہشت کو قتل کرنے کا کس چیز سے تدارک کر سکتے ہو۔ اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو' تم نے کن جگر گوشہ ہائے رسول کو قتل کیا اور [illegible] پردہ دار اہل بیت کو بے پردہ کیا۔ کسی قدر تم نے فرزندان رسول کی تم نے [illegible] خون ریزی کی [illegible] ایسے برے [illegible] کام کیے [illegible] کی تار [illegible] سے زمین و آسمان گھر گیا۔ تم کو عجب ہے کہ آسمان سے خون برسا۔ تم پر جو کچھ آخرت میں ظاہر ہوگا۔ وہ ان آثار سے کہیں زیادہ بدتر ہوگا اور مدد نہ کیے جاؤ گے۔ (جلاء العیون)

<u>حضرت فاطمہ کا بیان:۔</u> اے اہل کوفہ' اہل غدر و مکر و تکبر و حیلہ تم نے ہماری تکذیب کی اور کافر سمجھا اور ہم پر قتال کرنا حلال جانا۔ ہمارے مال کو غارت کیا۔ ہم کو مانند اولاد ترک و کابل اسیر کیا۔ ہلاک ہو تم اے اہل کوفہ کن کن خونوں کا حضرت رسالت مآب ﷺ تم سے قصاص کریں گے۔ اس مکر و غدر کا جو کہ میرے جد علی بن ابی طالب اور فرزندان رسول ﷺ سے تم نے کیا اور انہیں قتل کیا اور تمہیں میں سے فخر کنندہ نے فخر کیا کہ میں نے فرزندان علی کو شمشیر ہائے ہندی سے قتل کیا۔ (جلاء العیون)

<u>حضرت ام کلثوم کا بیان:۔</u> اے اہل کوفہ تمہارا حال بد ہو۔ تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسین کو بلایا اور انکی مدد نہ کی اور انہیں قتل

www.haqsuch.tk

کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے؟ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار لگایا اور کیسے خون ہائے محترم کو بہایا اور دختران رسول مکرم کو نالاں کیا ہے۔ (جلاء العیون)

اے اہل کوفہ تمہارے مردوں نے ہم کو قتل کیا اور اب تمہاری عورتیں روتی ہیں۔ خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے۔ (جلاء العیون و ناسخ التواریخ)

واقعہ کربلا کے بعد شیعان علی کی ندامت

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

شیعہ کے عظیم مجتہد [illegible] اللہ شوستری [illegible] ہیں کہ:

سلیمان بن صرد خزاعی کوفہ کے باشندہ ہیں بی امیر پر انہوں نے اس لئے خروج کیا کہ جب کوفیوں نے اس بیعت کو جو حضرت امام حسین ﷺ کے لئے حضرت عقیل ﷺ کے ہاتھ پر کی، توڑ کر حضرت امام حسین ﷺ کی شہادت تک نوبت پہنچائی تو!

"سلیمان نے چند ماہ بعد حسرت سے دانتوں تلے انگلی دبا کر اپنے اوپر نفرین کی کہ ہم کو دنیا و آخرت میں نقصان ملا اس کے بعد کہ ہم نے امیر المومنین حسین ﷺ کو بلایا اور ان کے منہ پر تلوار کھینچی، حتیٰ کہ ہماری بیوفائی سے ان پر مصیبت گزری جو کچھ گزری۔"

اس جماعت کے رئیس پانچ آدمی تھے۔

(۱) سلیمان بن صرد خزاعی (۲) مسیب بن نجبہ (۳) عبد اللہ بن سعد (۴) عبد اللہ بن داد (۵) رفاعہ بن شداد

اور یہ پانچوں شخص حضرت کے مشہور اصحاب میں سے تھے۔ جب خون امام حسین ﷺ کا بدلہ لینے پر ان لوگوں کا پختہ ارادہ ہوگیا تو ایک بڑی جماعت سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئی اور مسیب بن نجبہ بھی تھے جو عمر سعد کے ساتھ کربلا گئے تھے تو سب نے بات یوں شروع کی کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اتنی لمبی عمر دی کہ طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا اور ناشائستہ باتوں کے ساتھ متہم ہوئے۔ اب ہم اپنے برے کاموں پر شرمندہ ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ توبہ کریں شاید اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرکے ہمارے اوپر رحم کرے۔

اس جماعت سے جتنے لوگ کربلا یزید کی طرف سے حضرت حسین ﷺ کو قتل کرنے گئے تھے سب اس طرح معذرت کرنے لگے 'سلیمان بن صرد نے کہا میرے خیال میں [illegible] ہم لوگ اپنے کو تیغ ابن زیاد سے میں لائیں جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں نے باہم ایک دوسرے کو تلوار پر رکھ دیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آج یہ کہہ کر سب شیعہ استغفار کے لئے زانو کے بل گر پڑے۔

صد ہا ارمانوں سے جس نے مجھے ذبح کیا
قتل کے بعد کوئی دیکھے ندامت اس کی

شیعو! دیکھو سلیمان مسیب، عبد اللہ بن سعد، عبد اللہ بن دال، رفاعہ یہ وہی سربر آوردہ شیعہ تو ہیں جنہوں نے امام کے پاس اپنا نام لکھ کر بھیجا بلایا اور امام نے بھی عنوان جواب میں جن کا نام بہ نام ذکر فرمایا تھا اب وہی شیعہ کو حضرت حسین ﷺ کو بلانے کے لئے، ان کے لئے دست مسلم پر بیعت کرنے، پھر بیعت کو توڑنے، ابن سعد کے ساتھ کربلا جانے، امام مظلوم پر تلوار کھینچنے، ان کو شہید کرنے کا کیسا صاف اقرار کرکے اپنے اوپر نفرین و ملامت کرتے، جرم قتل

www.haqsuch.tk

حسین پر نادم ہوتے، سب زانو کے بل گر کر توبہ و استغفار کرتے ہیں، شاید اس موقعہ پر کسی شاعر نے کہا ہے۔

مرنے کے بعد آئے ہو میرے مزار پر
پتھر ہوئیں صنم تیرے اپنے پیار پر

سامعین محترم:۔ ان تمام تر تفصیلات سے آپ کو بخوبی علم ہو چکا ہے کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے حضرت حسین کو مکہ و مدینہ سے خطوط لکھ کر وفاداری کا یقین دلوا کر بلوایا اور پھر جب آپ انکی دعوت پر پہنچے تو ان ظالموں نے تلواروں کے ساتھ اہل بیت رسول ﷺ کا استقبال کیا اور میدان کربلا کو خون اہل بیت سے رنگین کر کے ایک عرصہ کے بعد پھر ندامت کے آنسو بہانے اور اپنے گناہوں کی تلافی کے لئے ہر سال پیٹنے [illegible] رونے دھونے کا کام شروع [illegible] دیا۔

اور آپ حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس بددعا کا جائزہ لیں جو انہوں نے کوفہ میں ماتم کرنے والوں کو دی تھی تو آج آپ کو اس بددعاء کا مصداق بننے والے آسانی سے نظر آجائیں گے اور اس طرح حضرت ام کلثوم کی دعاء کا نشانہ بن کر سیاہ چہروں والے سیاہ کپڑوں میں ملبوس لعنتی طبقہ کی بھی آسانی سے پہچان ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کو سمجھنے اور انہیں علی الاعلان بیان کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وآخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین

ولا تلبسوا الحق بالباطل

وتکتموا الحق وانتم تعلمون

خطاب نمبر 12

شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال کے نامور علماء کرام و مفتیان عظام کی مہر تصدیق

چودہ سو سال کے عرصہ میں اسلام کی طرف طرح طرح کے فتنوں پر مبنی لشکر بڑھے مرجیہ، قدریہ، جبریہ، شیعہ اور خارجیت، رافضیت، دین اکبری پر مبنی الحادیت و قادیانیت جیسے گروہ بڑھ بڑھ کر اسلام کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ آور ہوتے رہے اور اپنے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہے مگر اہل حق کے سپوتوں نے ہر بار انہیں ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ وہ صدیوں تک اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہو گئے۔ بعض فتنوں کی تو ایسی سرکوبی کی گئی کہ ان کو دوبارہ اٹھنے کی بھی جرأت نہ ہو سکی اور وہ بے نام و نشان ہو کر رہ گئے کچھ فتنوں کا اس انداز میں سر کچلا گیا کہ ان کی زندگی موت سے بدتر ہو کر رہ گئی اور بعض کے ناپاک وجود پر ایسے کاری زخم لگائے کہ جس سے وہ اپاہج و معذور کی شکل اختیار کر کے سسک کر ہزار بار مرنے کی اذیت سے دوچار ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

www.haqsuch.tk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال کے نامور علماء کرام

و مفتیان عظام کی مہر تصدیق

الحمدالله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له و نشهد ان سيدنا و مولانا محمداً عبده و رسوله صلى الله عليه وسلم و على آله واصحابه اجمعين امابعد- اعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم○

انما يخشى الله من عباده العلماء و قال تبارک و تعالى مسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون○

قال النبى صلى الله عليه وسلم- العلماء ورثه الانبياء- صدق الله و صدق رسوله النبى الكريم ونحن على ذلک لمن الشاهدين والشاكرين- و الحمدلله رب العالمين-

www.haqsuch.tk

محترم المقام! حضرات علماء کرام مشائخ عظام! بزرگو! نوجوانو ساتھیو! اور سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! اسلام اللہ تعالیٰ کا وہ ابدی اور فطری دین ہے کہ جسے قیامت تک کی انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اتارا گیا ہے۔

چونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد اب وہ کام جو سابق انبیاء علیہم السلام کے ذمہ تھا (یعنی آسمانی شریعت کے بارہ میں پیدا شدہ ابہام تحریفات کا رد اور تجدید دین کا فریضہ سرانجام دیگر صاحب شریعت نبی کی صحیح تعلیمات کی طرف دوبارہ امتوں کو دعوت دینے کا کام) اب اس امت کے علماء کرام سرانجام دیں گے۔ اور راس کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی بیان فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو تجدید و احیاء دین کا فن مکمل کرتا رہے گا۔ چنانچہ الحمدللہ آج چودہ سو سال کا عرصہ گزرنے کے بعد دین اسلام کا چمن اس طرح مہک رہا ہے اور عمارت اسلام کی شرکت و عظمت کے منارے اس طرح بلند ہیں جس طرح چودہ سو سال قبل تھے۔ بے شک اسلام قیامت تک رہنے کے لئے آیا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت یا نظام شکست نہیں دے سکتا اور اس کی ضرورت و اہمیت کا انکار کرنے پر انسانیت کو آمادہ نہیں کر سکتا ہے بلکہ جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے اسلام کی آفاقی تعلیمات اور سنہرے اصولوں و فطری ضابطوں کی قدر و قیمت بڑھتی جارہی ہے۔ اور دنیائے قانون کی مارکیٹ میں اس کی طلب مسلسل بڑھ رہی ہے۔

اسلام کی حسین عمارت کی چمک دمک اور گلشن دین کی پر بہار فضا رنگ برنگ پھولوں کی سجی ہوئی کیاریاں اس حقیقت کا بول بول کر اقرار کر رہی ہیں کہ علماء امت نے نہ صرف چمن اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کی ہے بلکہ

جب کبھی کفر و الحاد کے طوفانوں دجل و تلبیس کے گرم جھونکوں اور فلسفہ و منطق کے سیاہ بادلوں' حکمرانوں کی ہوس و ہوا پر مبنی سنڈیوں نے گلستان شریعت محمدی کی طرف قدم بڑھانا شروع کئے تو وارثان نبوت خم ٹھوک کر میدان میں آ گئے اور ہر ہر جانب اسے بستان دین کی حفاظت میں کامیاب ہوئے۔

سامعین محترم:۔ چودہ سو سال کے عرصہ میں اسلام کی طرف طرح طرح کے فتنوں پر مبنی لشکر بڑھے' مرجیہ قدریہ جبریہ مشبہ' خارجیت' رافضیت' دین اکبری پر مبنی الحادیت و قادیانیت جیسے گروہ بڑھ بڑھ کر اسلام کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ آور ہوتے رہے اور اپنے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوششیں کرتے رہے مگر اہل حق کے سپوتوں نے ہر بار انہیں ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ پھر وہ صدیوں تک اپنے زخم چاٹتے رہے۔

بعض فتنوں کی ایسی سرکوبی کی گئی کہ پھر دوبارہ اٹھنے کی بھی جرات نہ ہو سکی اور وہ بے نام و نشان ہو کر رہ گئے۔ کچھ فتنوں کا اس انداز میں سر کچلا کہ انکی زندگی موت سے بدتر ہو کر رہ گئی اور بعض کے ناپاک وجود پر ایسے کاری زخم لگائے کہ جس سے وہ اپاہج و معذور شکل اختیار کر کے سسک سسک کر ہزار بار جینے ہزار بار مرنے کی اذیت سے دوچار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

بانی رافضیت عبداللہ بن سباء کا تعارف:۔

سامعین محترم! فتنہ رافضیت بھی ان قدیم فتنوں سے ایک ہے جسے یہودیت و ایرانی مجوسیت نے اسلام سے شکست کا بدلہ لینے کے لئے منافقت کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا تھا۔ عبداللہ بن سباء یہودی کے شاطرانہ ذہن نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے آپ کے رب ہونے کا اعلان کر دیا۔

www.haqsuch.tk

یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انہیں آگ میں جلانا پڑا اور ان کے پیرو مرشد کو مدائن کی طرف جلاوطن کر دیا' یہی ابن سبا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور شیخین کی عداوت کا سبق پڑھانے والا پہلا شخص ہے۔

علماء اہل سنت کی زبانی عبداللہ بن سباء کا تعارف

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”ذکر غیر واحد منهم ان اول من ابتدع الرفض والقول بالنص على علی و عصمته كان منافقا زنديقا' اراد فساد دين الاسلام' واراد يصنع بالمسلمين ما صنع بولص بالنصارى' لكن لم يتأت له ما تأتى لبولص' لضعف دين النصارى و عقلهم فان المسيح عليه السلام رفع ولم يتبعه خلق كثير يعلمون دينه و يقومون به علماء و عملا فلما ابتدع بولص ما ابتدعه من الغلو فى المسيح اتبعه على ذلك طوائف' واحبوا الغلو فى المسيح' ودخلت معهم ملوك' فقام اهل الحلق خالفوهم وانكروا عليهم' فقتلت الملوك بعضهم' وداهن اللوك بعضهم اعتزلوا فى الصوامع والديارات۔ وهذه الامه ولله الحمد لا يزال فيها طائفه ظاهرة على الحق فلا يتمكن ملحد ولا مبتدع من افساده بغلو وانتصار على الحق' ولكن يضل من يتبعه على ضلاله۔ (منہاج السنہ ص ۲۶۱ ج ۳)

ترجمہ:۔ "اور شیعہ جو اہل سنت کے خلاف امام معصوم وغیرہ کے دعوے کرتے ہیں یہ دراصل ایک منافق زندیق کا اختراع ہے چنانچہ بہت سے اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے رفض ایجاد کیا اور سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت و عصمت کا قائل ہوا وہ ایک منافق زندیق (عبداللہ بن سبا) تھا جس نے دین اسلام کو بگاڑنا چاہا اور اس نے مسلمانوں سے وہی کھیل کھیلنا چاہا جو پولس نے نصاریٰ سے کھیلا تھا، لیکن اس کے لئے وہ کچھ ممکن نہ ہوا جو پولس کے لئے ممکن ہوا، کیونکہ نصاریٰ میں دین بھی کمزور تھا اور عقل کی بھی کمی تھی، کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام (آسمان پر) اٹھالئے گئے، جبکہ ان کے پیرو زیادہ نہ تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دیتے اور ان کے علم و عمل کو لے کر کھڑے ہوجاتے، لہٰذا جب اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں غلو اختراع کیا تو اس پر بہت سے لوگ اس کے پیرو ہوگئے اور وہ علیہ السلام کے بارے میں غلو کو پسند کرنے لگے اور ان غالیوں کے ساتھ بادشاہ بھی غلو میں داخل ہوگئے۔ اس وقت کے اہل حق کھڑے ہوئے انہوں نے ان کی مخالفت کی اور ان کے غلو پر نکیر کی، نتیجہ یہ کہ ان اہل حق میں سے بعض کو بادشاہوں نے قتل کردیا، بعض نے مداہنت سے کام لیا اور ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور بعض گرجوں اور خلوت خانوں میں گوشہ نشین ہوگئے اور امت مسلمہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہی، اس لئے کسی ملحد اور کسی بدعت ایجاد کرنے والے کو یہ قدرت نہ ہوئی کہ امت کو غلو کی راہ پر ڈال دے اور حق پر غلبہ حاصل کرلے۔ ہاں! ایسے ملحد ان لوگوں کو ضرور گمراہ کردیتے ہیں جو ان کی گمراہی میں ان کی پیروی اختیار کرلیں۔

اور حافظ شمس الدین الذہبی نے بھی المنتقی میں اسی کا خلاصہ درج کیا

www.haqsuch.tk

ہے۔

علامہ شہرستانی "الملل والنحل" میں لکھتے ہیں:

"السبائیه: اصحاب عبدالله بن سبا الذی قال لعلی علیه السلام انت انت' یعنی انت الاله: فنفاه الی المدائن' وزعموا انه کان یهودیا فاسلم' وکان فی الیهودیه یقول فی یوشع بن نون وصی موسیٰ' مثل ما قال فی علی علیه السلام' وهو اول من اظهر القول بالفرض بامامه علی۔

(الملل والنحل ص ۱۱ جلد دوم)

ترجمہ: "سبائیہ' عبداللہ بن سبا کے پیرو کہلاتے ہیں جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ آپ آپ ہیں' یعنی آپ خدا ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو مدائن کی طرف جلاوطن کردیا تھا' کہتے ہیں کہ یہ یہودی تھا' اور اپنی یہودیت کے زمانے میں یوشع بن نون کو موسیٰ علیہ السلام کا وصی کہا کرتا تھا' جیسا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی ہیں۔ یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس عقیدے کا اظہار کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا قائل ہونا فرض ہے۔"

حضرت ابن حجر لسان المیزان" میں لکھتے ہیں:

عن ابی الجلاس سمعت علیا یقول لعبدالله بن سبا والله ما افضی الی بشی کتمه احدا من الناس' ولقد سمعت یقول: ان بین یدی الساعه ثلاثین کذابا وانک لا حدهم وقال ابو اسحاق الفزاری عن شعبه عن سلمه بن

کھیل عن ابی الزعراء عن زید بن وھب ان سوید بن غفله دخل علی علی فی امارته فقال انی مررت بنفر یذکرون ابابکرؓ و عمرؓ یرون انک تضمر لھما مثل ذلک' منھم عبدالله بن سبا وکان عبدالله اول من اظھر ذلک۔ فقال عنی: مال لی ولھذا الخبیث الاسود؟ ثم قال: معاذ الله ان ضمر لھما الا الحسن الجمیل' ثم ارسل الی عبدالله بن سبا فسیره الی المدائن' وقال لا یساکننی فی بلدة ابدا۔ ثم نھض الی المنبر حتی اجتمع الناس فذکر القصه فی ثنائه علیھما بطوله و[illegible] آخره: الا ولا یبلغنی عن احدیه یفضلنی علیھما الا جلدته جد المفتری۔ واخبار عبدالله بن سبا شھیرة فی التواریخ' ولیست له روایه' ولله الحمد۔ وله اتباع یقال لھم السبانیه' معتقدون' الاھیه علی بن ابی طالب۔ وقد احرقھم علی بالنار فی خلافته۔" (لسان المیزان ص ۲۹۰ ج ۳)

ترجمہ: "ابو الجلاس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو عبداللہ بن سبا سے یہ کہتے ہوئے خود سنا ہے کہ اللہ کی قسم! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی راز کی کوئی بات نہیں بتائی جس کو کسی سے چھپایا ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد خود سنا کہ "قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے" تو بھی ان میں سے ایک ہے۔

ابو اسحاق فزار نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں سوید بن غفلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برائی سے یاد کر رہے تھے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ آپ بھی (یعنی حضرت علی بھی) ان دونوں کے بارے میں یہی بات اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں۔ اس گروہ میں سے ایک عبداللہ بن سبا ہے اور عبداللہ بن سبا سب سے پہلا شخص تھا جس نے اس کا (عداوت شیخین" کا) اظہار کیا۔ حضرت علیؓ نے میری بات سن کر فرمایا! مجھے اس کالے خبیث (عبداللہ بن سبا) سے کیا تعلق؟ پھر فرمایا کہ اللہ کی پناہ کہ میں شیخینؓ کے بارے میں بھلائی اور خوبی کے سوا کوئی اور بات اپنے دل میں چھپاؤں۔ پھر آپ نے عبداللہ بن سبا کو بلا بھیجا اور اس کو مدائن کی طرف چلتا کیا اور فرمایا یہ میرے ساتھ ایک شہر میں نہیں رہ سکتا۔ پھر اٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے۔ یہاں راوی نے طویل قصہ ذکر کیا ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخینؓ کی مدح و ثناء فرمائی' اس کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ تھے:

"سن رکھو! جس شخص کے بارے میں بھی مجھے یہ خبر پہنچی کہ وہ مجھے شیخینؓ پر فضیلت دیتا ہے میں اس پر بہتان لگانے والے کی حد (اسی درے) جاری کروں گا۔"

"عبداللہ بن سبا کے حالات تاریخ میں مشہور ہیں اور الحمدللہ کہ اس کی کوئی روایت نہیں' اس کے کچھ پیروکار ہیں جن کو سبائیہ کہا جاتا ہے۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو آگ میں جلایا تھا۔"

www.haqsuch.tk

عبداللہ بن سبا کی کہانی شیعہ کتب کی زبانی

عبداللہ بن سبا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ربوبیت اور اپنی نبوت کا دعویدار تھا!

علامہ مجلسی رجال کشی کے حوالہ سے امام جعفر صادق کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

لهن الله عبدالله بن سبا انه ادعى الربوبيه فى امير المومنين' وكان والله امير المومنين عبدالله طائعا الويل لمن كتب علينا' ان قوما يقولون فينا مالا نقوله فى انفسنا فيرا" الى الله عنهم نبرا" الى الله عنهم۔ (بحار الانوار صفحہ ۲۸۶ جلد ۲۵)

ترجمہ:۔ "عبداللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو کہ اس نے امیرالمومنین کے بارے میں ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ اللہ کی قسم! امیرالمومنین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے تھے۔ ہلاکت ہو اس کے لئے جو ہم پر جھوٹ باندھے' کچھ لوگ ہمارے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو ہم خود اپنے بارے میں نہیں کہتے' ہم اللہ کے سامنے ان لوگوں سے برائت کا اظہار کرتے ہیں (دو مرتبہ فرمایا)۔"

علامہ مجلسی نے رجال کشی اور "مناقب آل ابی طالب" کے حوالے سے امام باقر کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

۳۹۔ کش: محمد بن قواويه عن سعد عن محمد بن عثمان عن بولس عن عبدالله بن سنان عن ابيه عن ابى جعفر

رضي الله عنه ان عبدالله بن سبا كان يدعى النبوة و يزعم ان امير المومنين ؑ هوالله تعالى عن ذلك' فبلغ ذلك امير المومنين ؑ فدعاء وساله وقرا......

(بحار الانوار..... صفحہ ۲۸۶ جلد ۲۵)

ترجمہ:۔ "عبداللہ بن سبا نبوت کا دعویٰ رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ امیرالمومنین علیہ السلام اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام کو ان کی یہ بات پہنچی تو اسے بلا بھیجا' اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا اور کہا کہ ہاں! آپ وہی ہیں' میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آپ اللہ ہیں اور میں نبی ہوں۔"

ولایت حضرت علیؓ کے مخالفین کو علانیہ کافر کہنے والا پہلا شخص عبداللہ بن سبا ہے

بحار الانوار کے فاضل محشی لکھتے ہیں:

ان قبل ذلك يتقون ولا يقولون علانيه تلك الامور نظهر و ترك التقيه واعلن القول بذلك القول بكفر المخالفين من مخنمانه لعنت الله عليه۔ (بحار الانوار.... صفحہ ۲۸۷ جلد ۲۵)

ترجمہ:۔ "عبداللہ بن سبا سے پہلے کے لوگ تقیہ سے کام لیتے تھے۔ اور ان امور کو (کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ہیں احق بالامامت ہیں' شیخینؓ سے افضل ہیں) اعلانیہ نہیں کہتے تھے لیکن اس ملعون نے تقیہ چھوڑ دیا اور ان باتوں کو اعلانیہ ذکر کرنا شروع کردیا۔ (معلوم ہوا کہ جو لوگ تقیہ چھوڑ کر اعلانیہ حضرت

www.haqsuch.tk

علی رضی اللہ عنہ کو وصی احق بالامامت اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل کہتے ہیں وہ ابن سبا کے مقلد ہیں۔ اس سے پہلے کوئی شخص ان باتوں کا اعلانیہ اظہار نہیں کرتا تھا۔ ناقل) مخالفین امامت کو کافر کہنا بھی اس کی خصوصیات میں سے ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔"

امامت علی کی فرضیت اور مخالفین کی تکفیر کرنے والا پہلا ابن سبا تھا

نامور شیعہ مجتہدین و مصنفین:۔ علامہ مامقانی "تنقیح المقال" میں اور علامہ مجلسی "بحار الانوار" میں "رجال کشی" سے نقل کرتے ہیں:

وذکر بعض اہل العلم ان عبداللہ بن سبا کان یہودیا فاسلم ووالی علیا علیہ السلام وان یقول و ھو علی یہودیه فی یوشع بن نون وصی موسی بالغو فقال فی اسلامه بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی رضی اللہ عنہ مثل ذلک۔

وکان اول من اشہر بالقول بغرض امامه علی رضی اللہ عنہ و اظہر البراءۃ و من اعدائه وکاشف مخالفیه واکفرھم فمن ھھنا قال من خالف الشیعه اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیه۔ (بحار الانوار صفحہ ۲۸۷ جلد ۲۵)

ترجمہ:۔ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پس اسلام لے آیا اور حضرت علی کی "ولایت" کا قائل ہوا۔ یہ اپنی یہودیت کے زمانے میں

یوشع بن نون علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتے ہوئے کہا کرتا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں' پس اسلام لانے کے بعد اسی قسم کی بات وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ آپ کے وصی تھے۔

"یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے یہ مشہور کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں پر (جس سے اس ملعون کی مراد خلفاء راشدین تھے) اعلانیہ تبرا کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کو واشگاف کیا اور ان کو کافر کہا۔

"یہیں سے وہ لوگ جو شیعہ کے مخالف ہیں یہ کہتے ہیں کہ تشیع اور رافضیت یہودیت کا چربہ ہے۔"

علامہ کشی جو چوتھی صدی کے اکابر شیعہ میں سے تھے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شیعہ اسماء الرجال پر قلم اٹھایا "رجال کشی" اور "رجال نجاشی" جن سے علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں استفادہ کیا ہے' ان دونوں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

وکتابا الرجال علیہما مدار العلماء الاخیار فی الاعصار والامصار (بحار الانوار.... صفحہ ۴۳ جلد ۱)

ترجمہ:۔ "رجال کی یہ دونوں کتابیں' انہی پر پسندیدہ علماء کا مدار ہے' تمام زمانوں میں اور تمام شہروں میں۔"

عبداللہ بن سباء پر امام جعفر صادق کی لعنت اور اس کا نام سننے پر امام زین العابدین کی گھبراہٹ

علامہ مجلسی نے "رجال کشی" کے حوالے سے امام جعفر صادق کا

www.haqsuch.tk

کیا اور ان کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا اور دین محمدی کی پاسداری کا حق ادا کیا۔

سپاہ صحابہ کا قصور اہل حق کے فتووں کو بر سر عام بیان کرنا ہے

سامعین محترم! جب کہ ابھی آپ دیکھیں گے کہ چودہ سو سال کے کیسے کیسے نامور ائمہ دین اور مجتہدین و مفتیان کرام نے شیعہ کے کفر پر فتاویٰ جات صادر کیے ہیں اور خاص طور پر سپاہ صحابہ کے قیام کے دنوں ہی میں برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کے سینکڑوں مدارس کے مفتیان عظام نے متفقہ طور پر شیعیت کے کفر پر فتویٰ جاری کیا [illegible] سوال یہ پید[illegible] ہے کہ جب [illegible] تھے بڑے حضرات مفتیان کرام [illegible] کے کفر پر مہر [illegible] ثبت کر[illegible] تو پھر سپاہ صحابہ کو کس جرم کی سزا میں حکام وقت عقوبت خانوں' زندانوں اور جیل خانوں کا مہمان بنا کر ظلم و تشدد کے نئے نئے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ سالہا سال سے قید تنہائیوں کا شکار کر کے بچوں تک سے ملاقات پر پابندیاں عائد کی جا چکی ہیں۔ بے گناہ کارکنوں کو گرفتار کر کے پولیس کے ہاتھوں ماوراء عدالت گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ خود ساختہ عدالتوں سے سزائے موت کے فیصلے صادر کرا کر حق کہنے والوں کو تختہ دار کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ معصوم بچوں اور مدارس کے طلبہ کو ان کی قد کے برابر بیڑیاں پہنا کر مہینوں مہینوں کال کوٹھڑیوں میں اس طرح بند رکھا جا رہا ہے کہ وہ سورج تک نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ جب حکمرانوں سے پوچھا جاتا ہے کہ آخر ان معصوم بچوں کا قصور کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ شیعہ کو کافر کہنا ان کا جرم ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس جرم کی پاداش میں آج سپاہ صحابہ دار و رسن کی تنگ و تاریک راہوں سے گزر رہی ہے اس جرم کا ارتکاب تو پاکستان'

ایک طویل ارشاد نقل کیا ہے' جس کا ایک فقرہ یہ ہے:۔

وكان اميرالمومنين عليه السلام اصدق من براالله من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الذى يكذب عليه و يعمل فى تكذيب صدقه بما يفترى عليه من الكذب عبدالله ابن سبا لعنه الله (بحار الانوار... صفحہ ۲۱۷ جلد ۲)

ترجمہ:۔ "امیرالمومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے سچے تھے' اور جو شخص آپ پر جھوٹ باندھتا تھا' اور جھوٹ باندھ باندھ کر آپ کے سچ کو جھوٹا ثابت کرتا تھا وہ عبداللہ ابن سبا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو۔"

چنانچہ علامہ مجلسی ہی [illegible] جو[illegible] سے امام زین العابدین کا ارشاد نقل کیا ہے:۔

لعن الله من كذب علينا' انى ذكرت عبدالله بن سبا وقامت كل شعره فى جسدى لقد ادعى امرا عظيما' ماله' لعنه الله (بحار الانوار... صفحہ ۲۸۶' جلد ۲۵)

ترجمہ:۔ "اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ہم پر جھوٹ باندھے' میں عبداللہ بن سبا کو یاد کرتا ہوں تو میرے بدن کے سارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس نے بہت بڑی بات کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کو کیا ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو۔

الغرض کہ جب ابن سباء کے پیروکاروں نے وقت کے ساتھ ساتھ باضابطہ اسلام کے متوازی ایک نئے مذہب کا روپ دھار لیا اور اسلام و مسلمانوں کے منہ آنے لگے تو پھر رب العالمین نے فوراً ہی ایسے علماء کو ان کے مقابل لا کھڑا کیا کہ جنہوں نے کھل کر اس باطل گروہ کی کارستانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ

www.haqsuch.tk

ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، عرب امارات، مصر، برطانیہ، اور دنیا کے دیگر ممالک کے سینکڑوں ہزاروں مفتیان کرام و علماء عظام بھی کر چکے ہیں۔ سپاہ صحابہ نے تو صرف اپنے اکابر و اسلاف کا فتویٰ بر سر عام سنایا ہے تو جواب ملتا ہے کہ آپ کا بر سر عام اعلان حق ہی جرم ہے۔

محترم سامعین! میں اپنی اس کال کوٹھڑی کے در و دیوار کو رات کے اس لمحے میں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ ہم اس وقت تک بر سر عام اعلان حق کرتے رہیں گے جب تک شیعہ کے کفر کو پاکستان میں قانونی طور پر روک نہیں لیا جاتا اور حکمران علماء کرام کے فتووں پر عملی درآمد نہیں کرتے

شیعہ کے بارے میں پہلے اکابرین اسلام کے فتویٰ جات

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ:- جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو کہ اللہ کی لعنت ہو تمہارے اس شر پر۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ ۱۵۵)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:- اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے۔ (روضہ کلینی صفحہ ۱۰۷ بحوالہ احسن الفتاوی جلد اول صفحہ ۸۴)

(۳) امام شعبیؒ (تابعی) کا فتویٰ:- میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ مسلمانوں سے

نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنہ جلد ا صفحہ ۷، بحوالہ بینات صفحہ ۱۳۰)

(۴) امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا فتویٰ:- امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت "لیغیظ بھم الکفار" کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔ (الاعتصام جلد ۲، صفحہ ۱۳۹۱، بحوالہ بینات صفحہ ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۵۴، تفسیر ابن کثیر روح المعانی پارہ ۲۶)

(۵) محدث ابو زرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ کا فتویٰ:- جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] کسی کو ناقص قرار دیتا ہے۔ پس سمجھ جا کہ یقیناً وہ [illegible] فی تمیز الصحابہ جلد ا، صفحہ ۱۰، بحوالہ بینات صفحہ ۱۵۶)

(۶) ابن حزم اندلسیؒ (پانچویں صدی ہجری) کا فتویٰ:- پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل دیا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (الفصل فی الملل جلد ۳، صفحہ ۱۸۱، بحوالہ بینات صفحہ ۱۵۶)

روافض مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ (الفصل فی الملل جلد ۲، صفحہ ۷۸، بحوالہ بینات صفحہ ۸۲)

(۷) قاضی عیاض مالکیؒ (چھٹی صدی ہجری) کا فتویٰ:- "جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"۔ "اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا اور اس کے کسی ایک حرف کا انکار

www.haqsuch.tk

کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے" "اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے نزدیک اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔" (کتاب الشفاء جلد ۲، صفحہ ۲۸۶، ۲۸۱، ۲۹۰ بحوالہ بینات صفحہ ۸۲، ۸۳)

(۸) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (چھٹی صدی ہجری) کا فتویٰ:۔ شیعوں کے تمام گروہ اس بات پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اور اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ [illegible] قرآن میں تبدیلی کی ہے۔ قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (غنیتہ الطالبین صفحہ ۱۵۶ تا ۱۶۲، بحوالہ بینات صفحہ ۸۲ تا ۸۵)

(۹) امام فخرالدین رازیؒ کا فتویٰ:۔ رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید میں تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۱۸)

(۱۰) علامہ کمال الدین ابن ہمامؒ (ساتویں صدی ہجری) کا فتویٰ!

اگر رافضی صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدیر جلد ۱، باب الامامت بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۸)

(۱۱) شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ (آٹھویں صدی ہجری) کا فتویٰ!

عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا، اللہ اور اس

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی ساتھیوں سے عداوت رکھتے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنہ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۹۸ تا ۲۰۰، بحوالہ ایضاً صفحہ ۳۶)

اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے وہ کافر ہے۔ رافضی کا ذبیحہ حرام ہے حالانکہ اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیوں کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کے ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔

(۱۲) فتاویٰ بزازیہؒ (نویں صدی ہجری):۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے عثمان، [illegible] زبیر اور عائشہ کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۱۸ بحوالہ بینات۔ صفحہ نمبر ۷۱۵)

(۱۳) علامہ ابو السعید السلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):۔

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں جو ہمارا آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہو گا۔ شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔ ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ ہمارے گزشتہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے۔ اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آ جائیں تو انہیں قتل نہیں کیا

www.haqsuch.tk

جائے گا اور امید کی جاسکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی۔ لیکن امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام لیث بن سعد اور بہت سے آئمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا' بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عابدین بن شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد1 صفحہ ۳۷۹ بینات صفحہ ۷۲)

(۱۴) علامہ قاری ؒ (گیارہویں صدی ہجری):۔ یہ لوگ اکثر صحابہ ؓ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے کفر پر [illegible] کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں (تتمہ مظاہر حق بحوالہ ایضاً صفحہ [illegible])

(۱۵) حضرت مجدد الف ثانی ؒ (گیارہویں صدی ہجری):۔ صحابہ ؓ پر طعن کرنا در حقیقت پیغمبر کو طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی توقیر نہ کی وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہی کب ہے جو احکام شرعیہ قرآن و حدیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ ؓ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں صحابہ ؓ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ ان میں سے کسی پر طعن تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۵۲)

اس میں شک نہیں کہ شیخین صحابہ ؓ میں سے سب سے افضل ہیں۔ پس بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (اور روافض صفحہ ۳۱ بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۲)

(۱۶) فتاویٰ عالم گیری:۔ رافضی اگر شیخین ؓ (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما کی

شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالم گیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۸

(۱۷) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ (بارہویں صدی ہجری):۔ شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور اس پر باطنی وحی آتی ہے پس در حقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۲۴۴ بحوالہ ایضاً صفحہ ۷۸)

اگر کوئی [illegible] خود کو مسلمان [illegible] لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم' تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابو بکر ؓ و عمر ؓ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سب واجب القتل ہیں۔ (مسوی شرح موطا جلد ۲' بحوالہ ایضاً صفحہ ۹۱)

(۱۸) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ؒ (تیرہویں صدی ہجری):۔ فرقہ

www.haqsuch.tk

امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا۔ وہ کافر ہو گیا۔ حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں (فتاوی عزیزیہ بحوالہ بینات صفحہ ۱۵۸، ۲۴۳)

(۱۹) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ :- شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

جو شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد ۸ صفحہ ۳۰۶)

(۲۰) درمختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):- شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ (درمختار جلد ۳ بحوالہ بینات صفحہ نمبر ۱۵۸)

(۲۱) علامہ ابن عابدین شامی:- جو سیدہ عائشہ پر تہمت لگائے یا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ (درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ بحوالہ بینات صفحہ ۸۱)

(۲۲) مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ :- جو اہل اھواء دعوی اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں خواہ ان کا انکار کسی ایک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ ۱۷۱)

(۲۳) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ :- شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذوب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔ اذیت محبوبہ رسول خدا ﷺ اذیت رسول اللہ ﷺ ہے اور موذی رسول کافر ہے ایسے شریروں کی تکفیر ہر مسلمان پر واجب ہے (ہدایت الشیعہ صفحہ ۱۴ بحوالہ بینات صفحہ ۱۸)

(۲۴) مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ (چودھویں صدی ہجری):-

محققین کے نزدیک سبھی روافض کافر بحکم مرتد ہیں لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (فتاوی مظاہر علوم اول صفحہ ۲۱۳ کتاب الذبائح بحوالہ بینات صفحہ ۱۲۶)

(۲۵) مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ :- اس میں کوئی شک نہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے (اکفار الملحدین صفحہ ۵۱ ایضا صفحہ ۱۵۶)

(۲۶) مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیعؒ مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی کا ایک فتوی

سوال:- ایک لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ شیعہ سے ہوا۔ اور اس کی رخصتی سن بلوغ تک موقوف قرار پا کر ماں باپ کے پاس رہی۔ اور جب وہ کچھ سمجھدار ہوئی تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا خاوند شیعہ ہے۔ اس وجہ سے لڑکی کے دل میں زوج کی طرف سے تنفر پیدا ہوا۔ بالآخر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ کو وہ بالغ ہو گئی اور بالغ ہونے کی پہلی آن میں اس نے نکاح سے انکار کر

www.haqsuch.tk

دیا۔ جس کی تقریری و تحریری بہت سی شہادتیں موجود تھیں۔ اب لڑکی کے والدین اس کا عقد کسی سنی المذہب سے کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا صورت مذکورہ میں پہلے نکاح کا عندالشرع کیا حکم ہے اور لڑکی کے والدین اب اس کا نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ بعض شیعہ باعتبار عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق و مبتدع ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ جبرائیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے منکر ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر افترا کے قائل ہیں۔ وہ باتفاق فقہاء کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے نکاح [illegible] کا منعقد ہی [illegible] ہوتا۔ پس اگر شوہر لڑکی مذکورہ کا اسی عقیدہ کا ہے تو یہ [illegible] شرعاً منعقد نہیں ہوا اب اس [illegible] دوسری [illegible] کر دیا جائے۔ شامی میں ہے۔

و بھذا ظھران الرافضی ان کان ممن یعتقد الوھیتہ علی وان جبرائیل غلط فی الوحی وان کان ینکر صحبت الصدیق و یقذف السید ۃ الصدیقہ فھوکافر لمخالفت القواطع المعلومتہ من الدین بالضرور ۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا ویسب الصحابہ فانہ مبتدع لاکافر۔

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیعہ تفضیلی کافر نہیں ہیں بلکہ مبتداع اور فاسق ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (نقل از فتاوی دار العلوم ج ۲ صفحہ ۵۰۶)

نوٹ:۔ علماء کی طرف سے یہ احتیاط شروع سے چلی آ رہی ہے کیونکہ شیعوں نے اپنے آپ کو ہر زمانہ میں تقیہ کے پردوں میں چھپائے رکھا جن علماء نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے عقائد جب بھی واضح ہوئے تو علماء نے ان کے مطلق کفر کا فتویٰ دیا ہے آج ان کے عقائد بالکل واضح ہو چکے ہیں خصوصاً "تحریف

www.haqsuch.tk

قرآن"، مسئلہ امامت، تکفیر شیخین و صحابہ کرام کو مرتد و منافق سمجھنا وغیرہ اس لئے علماء کا فتویٰ ان کے مطلق کفر کا ہے اسی بنیاد پر مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کے فتویٰ پر دیگر علماء دیوبند کے ساتھ مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ نے بغیر کسی قید کے دستخط فرمائے۔

امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی کے مرتب کردہ فتویٰ پر شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب اور دیگر علماء کی تصدیق

حضرت مولانا م[illegible] [illegible]رحمان اور ح[illegible] صاحب"، حضرت مولانا سید مرتضی حسین چاند پوری"، حضرت مولانا اصغر حسین صاحب"، حضرت مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہاں پوری"، حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب"، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع"، حضرت مولانا محمد ابراہیم"، حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی"۔ دار العلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے دستخط فرما کر تصدیق کی۔

استفتاء

حامدا و مصلیا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا خارج از اسلام اور ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو لیا جائے یا نہیں؟

الجواب واللہ الموفق للصواب

شیعہ اثنا عشریہ قطعاً" خارج از اسلام ہیں ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما ینبغی معلوم نہ تھی۔ بوجہ اس کے یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہٰذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً" کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ وارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین ہوں سب [illegible] تحریف قرآن [illegible] ان [illegible] کتابوں [illegible] زائد از دو ہزار روایا[illegible] یف قرآن کی جو [illegible] پانچ [illegible] کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ کمی بیشی، تبدل الفاظ، تبدیل حروف، خرابی ترتیب، سورتوں میں بھی اور آیتوں میں بھی کلمات میں بھی۔ اب پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں اور انہیں کے مطابق اعتقاد ہے۔ علماء میں گنتی کے چار آدمی تحریف قرآن کے منکر بس شیخ صدوق ابن بابویہ قمی، شریف مرتضیٰ، ابو جعفر طوسی، ابو علی طبرسی، مصنف تفسیر مجمع البیان تو ان چار اشخاص کے اقوال چونکہ محض بے دلیل اور روایات متواتر کے خلاف ہیں اس لئے خود علمائے شیعہ نے ان کو رد کر دیا ہے پوری تحقیق اس بحث کی میری کتاب تنبیہ الحائرین میں ہے من شاء فلیطالعہ۔

علامہ بحر العلوم فرنگی محلی پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر مجمع البیان کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن

کے قائل ہیں۔ لہٰذا انہوں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہو وہ قطعاً" کافر ہے۔ المختصر شیعوں کا کفر بربنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے۔ علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں۔ مثل عقیدہ بداء قذف ام المومنین وغیرہ کے مگر ان میں کچھ تاویل کی گنجائش ہے لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً" ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام اور ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازے میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا کہ اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور [illegible] پر عذاب نازل کر[illegible] اللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر [illegible] ناچیز [illegible] عبد [illegible] نور عافاہ مولا[illegible] ماخوذ (از ماہنامہ الفرقان لکھنؤ دسمبر ۱۹۸۷ء تا جولائی ۱۹۸۸ء)

امام اہل سنت حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے مفصل استفتاء کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسنؒ صاحب کا فتویٰ

الجواب:۔ فاضل مستفتی نے شیعہ اثنا عشریہ کے جن حوالہ جات کا ذکر کیا ہے وہ ہم نے خود شیعہ کتابوں میں پڑھے ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر شیعوں کی کتابوں میں ایسی عبارات صاف صاف موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ:

(الف) وہ تمام جماعت صحابہؓ کو مرتد اور منافق سمجھتے ہیں۔ یا ان مرتدین کے حلقہ بگوش۔

(ب) وہ قرآن کریم کو جو امت کے ہاتھوں میں موجود ہے بعینہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن جو خدا کی طرف سے

www.haqsuch.tk

نازل ہوا تھا وہ امام مہدی غائب کے پاس غار میں موجود ہے اور موجودہ قرآن (نعوذباللہ) حزف کر دیا گیا ہے۔ بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دی گئی ہیں۔ قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و اشرف چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے۔

ا۔ کمی ۲۔ بیشی ۳۔ تبدل الفاظ ۴۔ تبدل حروف ۵۔ تبدل ترتیب' سورتوں آیتوں اور کلمات میں بھی۔

اصول کافی' فروع کافی' اور اس کا تتمہ "الروضہ" ملا باقر مجلسی کی کتابوں' جلاء العیون' حق الیقین' حیات القلوب' زاد المعاد' نیز حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب فصل الخطاب' فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جو ۳۹۸ صفحات پر مشتمل ہے جس میں قرآن کریم [illegible] محرف ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ [illegible] مذکور طبرسی نے بزعم خود بے شمار روایات سے قرآن کریم تحریف ثابت کی ہے۔

(ج) قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں' لیکن انہوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا تصور ہے چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے۔ معصوم ہوتا ہے اور مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اس کو تحلیل و تحریم کا اختیار ہوتا ہے اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء سابقین سے افضل ہیں۔

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا صرف انہیں تین عقیدوں کی تخصیص نہیں بلکہ

www.haqsuch.tk

بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت دین اسلام کے مقابلہ میں ایک بالکل الگ اور متوازی مذہب ہے جس میں کلمہ طیبہ سے لیکر میت کی تجہیز و تکفین تک تمام اصول و فروع اسلام سے الگ ہیں اس لئے شیعہ اثناء عشریہ بلاشک و شبہ کافر ہیں علمائے امت نے اثنا عشری شیعوں کو ہر زمانے میں کافر قرار دیا۔

فاضل مستفتی نے بڑی محنت سے استفتاء مرتب کیا ہے اور اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تقریباً ہر دور میں شیعہ اثنا عشریہ کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیا گیا ہے۔ اس استفتاء کی تحریر کردہ عبارتوں کے بعد جواب استفتاء کے لئے مزید عبارت کی ضرورت نہیں تاہم بعض عبارت طرداً للباب پیش کی جاتی ہے۔

اس کے بعد محترم مفتی صاحب نے سب سے پہلے تفسیر روح المعانی کی عبارت نقل فرمائی جس میں مذکور ہے کہ امام مالک نے سورہ الفتح میں خداوندی ارشاد لیغیظ بھم الکفار سے روافض کی تکفیر پر استدلال کیا ہے۔

اس کے آگے مفتی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نقل فرمائے ہیں جن میں آپ نے اپنے صحابہ کرام کی عنداللہ مقبولیت اور ان کے عظیم مرتبہ کا ذکر فرمایا ہے' آگے اس سلسلہ کلام میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" سے طویل اقتباس نقل کیا ہے' جس میں مدلل طور پر صحابہ کرامؓ کی عدالت اور باقی تمام امت پر ان کی افضلیت کا بیان نے کے بعد امام ابوزرعہ رازی کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ:

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے' کیونکہ حضور نبی برحق ہیں اور قرآن حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ قرآن کے

ذریعہ جو کچھ امت کو ملا وہ سب حق ہے اور وہ سب صحابہ کرامؓ ہی کے ذریعہ ہم کو ملا ہے' اور انہوں نے ہی ہم کو پہنچایا ہے' تو یہ زندیق یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ان شاہدوں کو مجروح کردیں اور اس طرح قرآن و حدیث کے پورے ذخیرہ کو ناقابل اعتبار کردیں' تو یہ لوگ زندیق (یعنی دین کے چھپے دشمن) ہیں۔

آگے محترم مولانا مفتی ولی حسن صاحب نے الفتاوی عالمگیریہ' فتاوی بزازیہ' البحرالرائق' خلاصۃ الفتاوی' ردمختار' فتاوی عزیزیہ اور امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی "اکفار الملحدین" سے عبارتیں نقل فرمائی ہیں جن میں صراحۃ روافض کی تکفیر کی گئی ہے۔ ا[illegible] سب کے بعد فتوے کے خاتمہ میں مفتی صاحب ممدوح نے [illegible] فرمایا [illegible] کافر ہیں مسلمانوں سے ان کا [illegible] شادی بیاہ جائز نہیں حرام [illegible] ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں' ان کا ذبیحہ حلال نہیں' ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں' غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔" واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

مفتی ولی حسن رئیس دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

الجواب صواب احمد الرحمان عفی عنہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی' حبیب اللہ نائب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ / و صدر مجلس دعوت و تحقیق اسلامی کراچی۔

الجواب صحیح! رضاء الحق عفا اللہ عنہ' الجواب صحیح! محمد ولی' الجواب صحیح! محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ' محمد بدیع الزمان مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی' سید مصباح اللہ شاہ عفا اللہ عنہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری

ٹاؤن کراچی' محمد ادریس غفرلہ استاد حدیث جامعۃ الاسلامیہ' محمد قاسم مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن عبدالرزاق لدھیانوی' جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان۔

تصدیقات علماء پاکستان

"پاکستان کے کئی ممتاز علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ و مفتی اعظم پاکستان کے اسی فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں۔ ان حضرات کے دستخط ذیل میں نقل کئے جارہے ہیں۔

محمد عبدالستار تونسوی عفی عنہ صدر تنظیم اہل سنت پاکستان' محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ' مدیر ماہنامہ بینات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی' محمد اکمل غفرلہ مفتی دارالافتاء جیکب لائن کراچی ۶/۲/۱۴۰۷ھ' غلام محمد مفتی جامعہ حمادیہ انوار القرآن نارتھ کراچی' سیف الرحمان عفی عنہ' نائب مہتمم جامع العلوم ضلع بہاول پور محسن الدین احمد عفا اللہ عنہ موسس مدرسہ شرعیہ العالیہ بنگلہ دیش عبدالقیوم محمد عبدالرزاق محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی نمبر۱۶"

(۲۸) فتوی مفتی اعظم پاکستان مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ العالی

شیعہ بلاشبہ کافر ہیں ان کے کفر میں ذرا سے تامل کی بھی کوئی گنجائش نہیں ان کی کتابیں کفر سے لبریز ہیں۔ جن میں سب سے بڑی وجہ تکفیر عقیدہ تحریف قرآن ہے جو اہل کے ہاں متواترات و مسلمات میں سے ہے اس مذہب کا

www.haqsuch.tk

جاہل سے جاہل ہر ہر فرد مرد اور عورت بلکہ ہر بچہ یہی عقیدہ رکھتا ہے' ان کے گھروں میں جو بچہ بھی جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے اس کے دل و دماغ میں مذہب کا یہ بنیادی عقیدہ زیادہ سے زیادہ راسخ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے ان کا چھوٹا بڑا ہر فرد اسے جزو ایمان بلکہ مدار ایمان سمجھتا ہے۔ میں یہ بات کئی شہادتوں کے بعد پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔

اگر کوئی شیعہ عقیدہ تحریف قرآن سے انکار کرتا ہے تو وہ بطور تقیہ ایسا کرتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں انھیں کی کتابوں میں موجود ہیں' جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں' ایسی صورتوں میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) عقیدہ تحریف قرآن اصول کافی میں بھی موجود ہے اور اس کتاب میں شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے ٹائٹل کی پیشانی پہ چھاپتے ہیں' اس لئے اصول کافی' کے فیصلہ سے انکار کرنا امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ان کے جن مصنفین اور مجتہدین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں' اپنے اس قول و عمل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔ میں دعوئی سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا' جو چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے' کیا اس کے بعد کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کی تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر ہے'۔

شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے' اس لئے کہ یہ

بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں' اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں' اللہ تعالیٰ سب اہل اسلام کو ان کا دجل و فریب سمجھنے کی فہم عطا فرمائیں اور ان کے شر سے حفاظت فرمائیں ان کے مذہب کی تفصیل میری کتاب "حقیقت شیعہ" میں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد رئیس دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی "صفر ۱۴۰۷ھ"۔

الجواب صحیح عبد الرحیم نائب مفتی دار الافتاء والارشاد ۱۶ صفر ۱۴۰۷ھ

(۲۹) علماء سرحد پاکستان' اسیر مالٹا یادگار سلف مولانا عزیز گل صاحب مد ظلہ العالی

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیز گل صاحب مد ظلہ العالی کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت سی دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھلم کھلا ایذاء پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے۔ اس لئے دستخط سے معذور سمجھیں' دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں۔ تو از راہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑ کر فتوے پر دستخط فرمائے۔ آپ نے یہ بھی

www.haqsuch.tk

فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتوی مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھ چکے ہیں۔ جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے اس طرح شیعوں کے کفر کا فتوی علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

(۳۰) حضرت مولانا فقیر محمد مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلی جامعہ امداد العلوم پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں۔ ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ بھی اپنے فتوی اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں۔ علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتوی دیا تو مولانا عبدالماجد دریابادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں۔ امامت کے قائل ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی ان کی نصرت فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ (حضرت مولانا فقیر محمد مدظلہ سر پرست اعلی جامعہ امداد العلوم پشاو) ر۔

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

(محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور)

روافض کی کتب کا مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم' عبدالرحمان ناظم جامعہ امداد العلوم' محمود مدرس جامعہ امداد العلوم

(۳۱) حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی و علماء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاوی میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاوی میں صرف آپ کے اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کو ان کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتوی ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے۔ آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالی حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت مسلمہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے ادنی خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا۔ اللہ تعالی اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ' مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان۔

www.haqsuch.tk

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے
اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے
(مفتی فرید عفی عنہ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)
سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان، عبدالقیوم حقانی، عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ، غلام الرحمان، انوارالحق استاذ دارالعلوم حقانیہ۔

(۳۲) مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی۔ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عام اظہار میں بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ [illegible] تعالیٰ معاف [illegible]۔ قاضی عبد[illegible] مہتمم [illegible] نجم المدارس کلاچی، قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند، رکن ایوان [illegible] پاکستان، قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس، قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس، محمد زمان مدرس نجم المدارس، امان اللہ مدرس نجم المدارس، قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمان کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمان کلاچی۔

(۳۳) دارالعلوم سرحد پشاور الجیب مسیب، محمد ایوب جان بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد، عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد، شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد، سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد، جلیل الرحمان مدرس دارالعلوم سرحد، شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد، احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد۔

(۳۴) مرکز دارالقراء نمک منڈی پشاور الجواب صحیح! محمد جان شیخ

الحدیث مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

۳۵ جامعہ اشرفیہ پشاور محمد اشرف قریشی مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

(۳۶) دارلعلوم ہادیہ پشاور الجواب صحیح! رحمت ہادی مہتمم دارلعلوم ہادیہ پشاور

(۳۷) مدرسہ معراج العلوم بنوں جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں۔ اس کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر اپنے آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے [illegible] عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ جس کا ضرر [illegible]انیہ [illegible] سے بہت زیادہ [illegible] مسلمانوں کو چاہیے [illegible] ان کی اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفریات کو عام طور پر مشتہر کریں۔ (فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں)

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمان جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہیے۔ (صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں)
اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔
(عبدالرؤف مدرس معراج العلوم مجیب الرحمان، روشان مدرس معراج العلوم، احمد شاہ مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم بنوں)

(۳۸) جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن وخطیب جامع مسجد حق نواز بنوں۔

www.haqsuch.tk

جامعہ مدنیہ اسماعیل:۔ صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید نا حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ'

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ عبدالغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں:۔ حضرات علماء کرام کے فتاویٰ درباره شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے۔ البتہ قرآن پاک اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفریہ ہیں۔ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے۔ البتہ بندہ علماء کرام کے فتووں کی پرزور تائید کرتا ہے۔

فقط ننگ اسلاف حضرت علی عثمان "مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمہ پینرو ضلع بنوں:۔ الجواب صحیح محمد محسن، مہتمم جامعہ حلیمہ' محمد شفیع جامعہ حلیمہ جان محمد مدرس جامعہ حلیمہ حضرت علی جامعہ حلیمہ' محمد انور مدرس جامعہ حلیمہ۔

علماء و خطباء بنوں:۔ الجواب صحیح! حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد واس چوک بنوں محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی' غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں غیاث الدین سواتی مندہ خیل بنوں' زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنزالعلوم بنوں' عمر خاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں۔

الجواب صحیح! عبدالغفار تاجہ زئی' قاری نورالرحمان شیری خیل بنوں' محمد طیب کوثر ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں' عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں' شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں۔

دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں:۔ الجواب صحیح فضل اللہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت' حمید اللہ جان' ناظم اعلیٰ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت' تاج محمد مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت' محمد کمال مدرس دارالعلوم لکی مروت' محمد کفایت اللہ' صلاح الدین مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں:۔ الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

عزیز الرحمان مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں'
الجواب صحیح! قاری فضل الرحمان مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں۔

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں:۔ الجواب صحیح! عبدالمتین' مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

علماء و خطباء لکی مروت:۔ الجواب صحیح! حبیب اللہ مروت' الجواب صحیح! نعمت اللہ لکی مروت۔

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن محلہ پراچگان کوہاٹ:۔ اثنا عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتویٰ پیش کیے گئے۔ ہمیں بھی

www.haqsuch.tk

حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثناء عشری رافضی بلاریب کافر ہیں ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(مولانا) معین الدین خادم دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ:۔ ہم اس فتوے کی حرف بہ حرف تائید کرتے ہیں۔ محمد شاہ غفرلہ مفتی دارالعلوم' غلام محمد صادق مدرس' فخرالاسلام مدرس' (مولانا) ایاز احمد غفرلہ۔

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان:۔ میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شیعہ [illegible] فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ [illegible] اعلم مولانا محمد امین گل [illegible] دارالعلوم اسلامیہ عربیہ)

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان:۔ ہم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتار کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائید و توثیق کرتے ہیں۔

علاء الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ' عبدالحمید مدرس' امیر عباس مدرس' عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ' سراج الدین نائب مہتمم۔

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خاں:۔ الجواب صحیح! غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان' مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان' مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خاں' مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خاں' محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام' سراج الدین مروت صدر مدرسہ دارالعلوم۔

علماءِ پنجاب

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے' شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔ فقیر ابو الخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی:۔ قرآن کریم کی تحریف شیعیں کی تکفیر اور مسئلہ امامت جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے کی بناء پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی [illegible] فتویٰ [illegible] ہے۔ [illegible] کرتے کے بارے میں وضاحت ہونی چاہیے۔ (سعید الرحمٰن) مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد:۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔ (محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد عبدالمتین ناظم' محمد شریف 'عبدالباسط' عبدالعزیز' عبدالغفور' ظہور احمد)

خطیب بادشاہی مسجد لاہور:۔ الجواب صحیح! عبدالقادر آزاد

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے

(محمد زاہد الحسینی غفرلہ' مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر)

الجواب صحیح! محمد نصیر الحسینی، مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

ان هذا هو الجامعہ عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح! محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح! محمد موسیٰ البازی عفی عنہ استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

خطباء و علماء لاہور:۔ الجواب صحیح! محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور۔

الجواب صحیح! (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح! سید نفیس [illegible] خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری۔

اصاب من اجاب واجادل! الجواب و ما ذا بعد الحق الا الضلال۔۔۔۔ ابو محمد قاسمی۔۔ لاہور۔

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ:۔ الجواب الصواب! ابوالزاہد محمد سرفراز صفدر صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

دارالعلوم فیصل آباد:۔ الجواب صحیح! مفتی زین العابدین مفتی، مہتمم دارالعلوم فیصل آباد۔

دارالعلوم فیض محمدی فیصل آباد:۔ الجواب صحیح! محمد انور کلیم اللہ مہتمم دارالعلوم فیض محمدی۔

الجواب صحیح! ضیاء الحق مفتی دارالعلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد۔

الجواب صحیح! محمد عابد مدرس دارالعلوم فیض محمدی، محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد۔

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان:۔ الجواب صحیح! عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا۔

مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ بھکر:۔ الجواب حق محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ بھکر

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان علماء کرام کی آراء

شیعہ اثناعشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں:

۱۔ موجودہ قرآن [illegible] غیر محفوظ [illegible] ہے اس میں تحریف و کم بیشی کی گئی ہے۔

۲۔ عقیدہ امامت۔

۳۔ سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد کافر ہیں۔

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثناعشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں اور ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم۔ عبدالستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

www.haqsuch.tk

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے عقائد نہیں تو اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ جھوٹ ان کے مذہب میں عبادت ہے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ فقط

الجواب الصحیح! محمد عبداللہ عفا اللہ عنہم، نائب مفتی خیر المدراس ملتان، احباب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتھم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لامحیص عنہ محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

جامعہ قاسم العلوم ملتان:۔ مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں۔ انکے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] کے قائل ہیں [illegible] صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں۔ اور عقیدہ امامت یعنی اماموں کے لئے وہی اوصاف ثابت کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں جو انبیاء علی نبینا علیھم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں الجواب صحیح۔ محمد نور شاہ غفرلہ مفتی و استاذ حدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان، اصاب من اجاب، منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان الجواب صحیح! فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان:۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید توثیق کرتے ہیں۔ عبدالغفور

www.haqsuch.tk

مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان مولا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستنگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان۔

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ:۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے الجواب صحیح عبدالوحید مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ۔

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتھم بیر شریف والوں کا فتویٰ

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد!

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمتہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولی المشہودۃ بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔ (فقط عبدالکریم قریشی ساکن بیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ)

نوٹ:۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ شرفیہ سکھر و علماء سکھر:۔

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔ محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر، خلیل احمد بندھانی مدرسہ اشرفیہ سکھر، عبدالہادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر، الجواب صحیح ا محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر، الجواب حق بلاارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر۔

مدرسہ مدنیہ العلوم سکھر:- میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔ عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدنیہ العلوم سکھر۔

علما حیدر آباد کی آراء:- شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مرتد سمجھتے ہیں عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں ہم مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی تائید کرتے ہیں۔

عبدالرؤف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد عبدالسلام صدر سواد اعظم اہل سنت حیدر آباد، عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد۔

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی:- الجواب بملھم الحق والصواب اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیل کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن

بالله فهو كافر ولو قذف عائشه رضى الله عنها بالزنا كفر بالله و من انكر امامه ابى بكر الصديق رضى الله عنه فهو كافر و على قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر والصحيح انه كافر و كذلك من انكر خلافه عمر رضى الله عنه فى اصح القول كذافى الظهيريه ----- ويجب اكفارهم باكفار عثمان و على وطلحه و زبير و عائشه رضى الله عنهم۔

ويجب اكفار الزيديه كلهم فى قولهم بانتظار نبى من العجم ينسخ دين نبينا وسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم كذافى الوجيز للكرورى ويجب اكفار الروافض فى قولهم برجعه الاموات الى الدنيا، و بتناسخ الارواح بانتقال روح الاله الى الائمه و بقولهم فى خروج امام باطن و بتعطيلهم الامر والنهى الى ان يخرج الامام الباطن و بقولهم ان جبرئيل عليه السلام غلط فى الوحى الى محمد صلى الله عليه وسلم عن مله الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذافى الظهيريه فتاوى عالمگيريه مختصرا" (ج ۲ ص ۲۸۳)

مشہور مفسر و محدث حافظ ابن کثیر نے سورہ فتح کی آیت (لیغیظ بھم الکفار) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ امام مالک نے اس آیت کو روافض کے

www.haqsuch.tk

کفر کی ایک قرآنی دلیل قرار دیا ہے۔ تفسیر خازن اور اور معالم التنزیل میں بھی امام مالک کے استدلال کی طرف اجمالی اشارہ موجود ہے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ازالۃ الخفا" میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب اور دینی کارنامے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور اس فرقہ پر شد و مد سے رد فرمایا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں اس فرقہ باطلہ کے عقائد شنیعہ لکھ کر اس کا خوب رد فرمایا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرقہ کی تردید میں "ہدایت الشیعہ" تصنیف فرمائی۔

حضرت مولانا قا[illegible] صاحب نانوتوی علیہ[illegible] نے ہدیۃ الشیعہ میں بڑے دلائل سے اس فرقہ کے معت[illegible]ت کا [illegible]د کیا ہے۔

حضرت مولانا خ[illegible]یل احمد رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری نے ہدایات الرشید میں تفصیل سے اس فرقے کا رد فرمایا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا اور انکر صحبہ الصدیق ﷺ او اعتقد الالوھیہ فی علی او ان جبرائیل غلط فی الوحی اولنحو ذالک من الکفر الصریح المخالف للقرآن۔ (شامی ج ۳ ص ۲۹۴)

الغرض اپنے اپنے دور میں اہل سنت والجماعت (ھم ما انا علیہ و اصحابی) اس فرقے پر رد کرتے چلے آئے ہیں۔ اس فرقے کی کتابیں کمیاب یا نایاب تھیں، مگر اب چھپ چکی ہیں جو شخص ان کا مطالعہ کرے گا وہ خود بھی دیکھ

لے گا وہ کس قدر ربفریات پر مشتمل ہیں مثلاً "کافی" منہج الصادقین، البرہان فی تفسیر القرآن، فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، حیات القلوب، کشف الاسرار وغیرہ وغیرہ فقط واللہ الھادی الی صراط مستقیم۔ املاہ العبد محمود غفرلہ، چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند

مظاہر علوم، سہارنپور:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ استفتاء میں اس فرقہ (شیعہ اثنا عشریہ) کے جو عقائد مفصل و مدلل تحریر فرمائے گئے ہیں ان کی بنا پر یہ فرقہ بالیقین اور بلاشبہ کافر اور مرتد ہے، جیسا کہ حضرت اقدس مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب نے تحریر فرمایا ہے، احقر نے مستقل جواب لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی، [illegible] کچھ حضرات اکابر علماء نے تحریر فرمایا ہے وہی کافی [illegible] یحییٰ غفرلہ، دارالافتاء [illegible]ظاہر علوم سہارنپو[illegible] مہر دا[illegible] مدرسہ م[illegible] سہارنپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الجواب بعون الملک الوھاب حامدا" و مصلیا" و مسلما" ۔ اما بعد!

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب اعظمی، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے جوابات بغور دیکھے، نیز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپور کا فتویٰ یہ ہے ------ "محققین کے نزدیک سبی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ البتہ جو علماء ان کو بحکم اہل کتاب کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم حررہ۔ خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح عنایت الٰہی عفی عنہ۔ (فتاویٰ مظاہر علوم اول ص ۲۱۳ کتاب الذبائح)

حضرات اکابر کے جوابات صحیح ہیں۔ املاہ احقر مجد القدوس خبیب

www.haqsuch.tk

روی، عفا اللہ عنہ، خادم افتاء و تدریس مظاہر علوم سہارنپور (۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح بلا ریتاب۔ محمد امین غفرلہ خادم افتاء مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح۔ اشتیاق احمد مظاہری قاسمی ندوی مفتی مظاہر علوم سہارنپور (۱۴۰۸ھ)

لاجوبتہ کلھا صحیحہ۔ بندہ ذوالفقار علی غفرلہ رفیق دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور (۱۴۰۸/۲/۹ھ) مہر دارالافتاء مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ:۔ ھوالمصوب! شیعوں میں اثناء عشری فرقہ قرآن میں تحریف کا قائل ہے ان کا عقیدہ ہے قرآن مجید میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے بارے میں صریح آیات تھیں ان کو صحابہ کرام نے خاص طور پر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے قطع برید کر کے نکال دیا [illegible] موجودہ قرآن مجید ناقص ہے (نعوذ باللہ) اسی طرح وہ عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے بھی قائل نہیں ہیں نیز ان کے بہت سے ایسے عقائد ہیں جو حب اللہ کی نصوص صریح کے مخالف ہیں اس لئے فرقہ اثناء عشریہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا محض تقیہ پر مبنی ہے اور سیاسی مفاد کی خاطر ہے۔ فقط محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ (۴-۲-۱۴۰۸ھ) مفتی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اہلسنّت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف:۔ جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص یا گمراہ فرقہ

سے حسب اقتضائے "الحب للہ و البغض للہ" خلط ملط ہونا اور راہ رسم رکھنا منع ہے۔ شیخین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والا "جمہور المسلمین" کے نزدیک کافر ہے۔ ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مدنی مسجد چکوال)

اعلیٰ حضرت بریلوی مولانا احمد رضا خان:۔ بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار و مرتدین ہیں اور ان کے ہاتھوں کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام ہے بلکہ زنائے [illegible] ہے معاذ اللہ مرد رافضی ہو اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد [illegible] اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہے۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگر اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزناء کا باپ کوئی نہیں۔ عورت ترکہ کی مستحق ہوگی۔ نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں ہے۔

رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خواہ اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کوئی حق نہیں، ان کے مرد عورت، عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدہ پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر، بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوےٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔ (رد الرفضہ صفحہ ۲۳ ناشر مرکزی مجلس رضا پوسٹ

www.haqsuch.tk

کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر۲۵' عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی' حمید الرحمان' محمد عادل خاں نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی' عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقی کراچی' محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی' محمد زیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی' سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی' روزی خان نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی' عبدالسلام بلوچستان معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی' محمد [illegible] معین مفتی [illegible] کراچی

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے۔ ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثناء عشریہ کا کفر بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتوی دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلا ریب و شک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ' محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی' عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی' محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی' احمد ممتاز مفتی و مدرس جامعہ بنوریہ کراچی' محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی' محمد حسین مدرس' مشتاق احمد' فیاض الرحیم فیصل' ظفر احمد' محمد مظہر' الجواب صحیح!

مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی' الجواب صحیح! محمد جمیل کان معاون مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی' الجواب صحیح! محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی:۔ چونکہ روافض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اس لئے یہ پکے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ (فقط محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر۳)

الجواب صحیح! زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لیمار مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی:۔ میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتوی کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد منور شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی۔

مجھے مفتی صاحب کے فتوی سے اتفاق ہے تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے اکابرین کی شیعہ کے کفر پر مہر تصدیق

قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ کا اپنے دست مبارک سے تحریر کردہ فتوی۔

اگر شیعہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خدا تھے یا حضرت

www.haqsuch.tk

جبرائیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی ہے۔ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے۔ یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت سے منکر ہے یا خلفاء ثلاثہ کو سب دینا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے اور نکاح صحیح نہیں ہوا۔ جہاں چاہیں اس عورت کا نکاح کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم محمود عفاء اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان (رجسٹرڈ فتاویٰ جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۰۱۸)

(نوٹ) خیال رہے کہ فتویٰ میں ذکر کردہ عقائد کا شیعوں کا عقائد ہونا ان کی کتب سے پتہ چل چکا ہے۔

حسن اتفاق:۔ حضرت مفتی رحمتہ اللہ علیہ کے فتوی کی نقل گزشتہ روز ۳ مارچ کو مجھے قاسم العلوم ملتان سے اس وقت پر پہنچی جب میں اس زیر مطالعہ کتاب "خطبات جیل" کی تالیف میں مصروف تھا۔

محمد اعظم طارق

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن رحمتہ اللہ کے فتویٰ کی تائید' تصدیق فرمانے والے اکابرین جمعیت علماء اسلام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم اکوڑا خٹک

حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ' مولانا صدر الشہید بنوں

شیخ مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف سندھ'

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ'

حافظ حسین احمد صاحب مدظلہ مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ'

مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ بھکر'

مولانا محمد ایوب جان بنوری رحمتہ اللہ علیہ پشاور'

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کلاچی'

میاں محمد اجمل قادری صاحب مدظلہ'

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ'

شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب پشاور۔

ہندوستان کے علماء کرام کے اہم فتاویٰ جات

شیعہ کے کفر پر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:۔ حضرت علامہ فاضل مجیب کا جامع اور مدلل جواب حرف بہ حرف صحیح ہے شیعہ اثنا عشری کے جو عقائد ذکر کئے گئے ہیں یعنی قرآن کی تحریف کا قائل ہونا۔ ان کا اپنے بارہ اماموں کو معصوم و مفترض الطاعۃ جاننا' شرعی احکام کی تحلیل و تحریم کا انہیں مختار ماننا' انہیں انبیاء علیہم السلام کے ہم پلہ بلکہ ان سے افضل قرار دینا۔

قرآن و حدیث کے اولین چشم دید گواہ یعنی حضرات صحابہ کرام کی خصوصا" حضرات شیخین" کی تکفیر کرنا ان پر سب و شتم اور لعن طعن کرنا بلاشبہ یہ عقائد صریح کفر ہیں۔ ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ قطعی کافر اور مرتد ہیں۔

صحابہ کرام" پر سب و شتم کرنے والوں کے حق میں امام مالک نے بہت پہلے ہی کفر کا فتویٰ دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مال فی میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ علامہ شاطبی الاعتصام میں لکھتے ہیں۔

قال مصعب الزبیری وابن رافع دخل هارون (یعنی الرشید المسجد فرکع ثم اتی تبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نسلم علیہ ثم اتی مجلس مالک فقال السلام علیک و رحمت اللہ و برکاتہ ثم قال لمالک هل لمن سب اصحاب

www.haqsuch.tk

رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الفئی حق؟ قال لا۔ ولا کرامه ولا مرة قال۔ من این قلت ذلک قال: قال الله عزوجل لیغیظ بهم الکفار' فمن عابهم فهو کافر ولا حق لکاف فی الفئی (الاعتصام ص۲۶۱ ج۲) فقط واللہ اعلم۔ (حبیب الرحمان خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند)

بے شک جو لوگ قرآن کریم کو محرف مانتے ہوں یا شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو بھی مختار مانتے ہوں کافر و مرتد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ سعید احمد عفا اللہ پالنپوری خادم دارالعلوم دیوبند

حامدا و مصلیا و مسلما [illegible] عقائد ثلثہ مذکورہ ایسے باطل و غلط ہیں کہ محض ان کی وجہ سے [illegible] فرقہ [illegible] کفر [illegible] شک و اشتباہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ بلکہ [illegible] سے اندر ان عقائد ثلثہ مذکورہ سے ایک عقیدہ بھی ہو گیا تو اس کے بھی کفر و ارتداد میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ فقط العبد نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۴/۳/۱۴۰۷ھ

من اجاب اصاب محدث جلیل حضرت استاذ العلام مدظلہ نے اثنا عشری شیعہ کے کافر ہونے کا جو فتوی دیا ہے وہ حرف با حرف صحیح ہے۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

باسمه سبحانه و تعالی حامدا و مصلیا و مسلما

امابعد:۔

فرقہ اثناء عشری جو تحریف قرآن کا برملا قائل ہے دونوں بزرگوں نے

اپنی تحریروں سے اس فرقہ کی بہت سی تحریفات کو ان کی معتبر کتابوں سے مع حوالے کے نقل فرما دیا ہے۔ اسی ایک کفریہ عقیدہ کے بعد ان کے کفر اور ارتداد میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ حضرت علامہ مجیب مدظلہ کا جواب پوری طرح مدلل ہے یہ احقر اس سے متفق ہے۔ فللہ درہ جزاہ اللہ عناد عن جمیع المسلمین خیر الجزاء کتبه الاحقر الانقر عبدالرحمان غفرلہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۹ ربیع الاول (مہر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

شیعہ اثنا عشری کے معتقدات چونکہ نصوص قطعیہ سے ثابت شدہ امور کے مخالف ہیں اس لئے ان کا دین اسلام سے خارج ہونا ظاہر ہے (احقر نصیر احمد عفی عنہ استاذ حدیث) احقر معراج الحق غفرلہ (صدر مدرس دارالعلوم دیوبند) [illegible] رشید غفرلہ (استاذ [illegible] دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۱۴۰۷)

الحق ابلج والباطل لجلج [illegible] کارہ [illegible] قاسمی خادم دارالعلوم دیوبند ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۷' شبیر احمد عفی عنہ۔

فرقہ اثنا عشریہ کو احقر کافر سمجھتا ہے۔ محمد حسین' عبدالخالق مدراسی عفی عنہ' عبدالرحیم بستوی' نسیم احمد بارہ بنکوی' ریاست علی غفرلہ۔

فرقہ اثناء عشریہ کا کفر و ارتداد اظہر من الشمس ہے۔ عبدالرؤف کفاہ اللہ افغانی' مجیب اللہ قاسمی (گونڈوی)' عبدالخالق سنبھلی' ۱۳/۴/۱۴۰۷ھ' محمد عثمان عفی عنہ' احرار الحق غفرلہ' شاہد حسین قاسمی' عزیز احمد قاسمی۔

جو فرقہ اپنے ائمہ کو نہ صرف حضرات انبیاء کی طرح مطاع بلکہ کان و ما یکون جاننے والا اور ان میں متصرف سمجھے۔ قرآن حکیم میں تحریف و تبدل کا قائل ہو اور حضرات صحابہ کرام ؓ بالخصوص خلفائے ثلاثہ کو نعوذ باللہ منافق و مرتد قرار دے ایسے فرقہ کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ بلا ریب یہ فرقہ کافر ہے

www.haqsuch.tk

اور حضرت مجیب نے اس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے۔

(حبیب الرحمان قاسمی' خادم دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۷/۱۴۰ھ)

فرقہ اثناء عشریہ کے اعتقادات باطلہ ان کی تکفیر کے لئے کافی ہیں احقر حضرت مجیب مدظلہ کے جواب کی تصویب و تائید کرتا ہے۔ (قمر الدین خادم حدیث دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۷/۱۴۰ھ)

تکفیر کے لئے تحریف قرآن کا اعتقاد ہی کافی ہے۔ خورشید انور۔

اذا ثبت حقیقه العقائد الاثنا عشریه فتکفیر هم واجب بلاشبهه۔ (محمد یوسف غفرلہ' زبیر احمد' لقمان الحق فاروقی)

فرقہ اثناء عشریہ کا قرآن مجید کو محرف ماننا منصب امامت کو درجہ نبوت سے فائق و برتر جاننا صحابہ کرام کو [illegible] مستحق [illegible] وغیرہ [illegible] کفر ہیں۔ (بلال اصغر' المصدق [illegible])

www.haqsuch.tk

فتویٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی دامت فیوضہم

(دارالعلوم دیوبند)

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على اله الطاهرين واصحابه الطيبين اجمعين الى يوم الدين۔ اما بعد!

جب سے فرقہ شیعہ امامیہ اثناء عشریہ نے جنم لیا اسی وقت سے علمائے حق نے اس کی تردید کی اس کے زیغ ضلال کو واضح کیا۔ کسی نے یہ مختصر لکھا کسی نے تفصیل سے بیان کیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں اس پر بسط سے کلام کیا۔

بادشاہ ہمایوں کے دور میں یہ فرقہ منظم شکل میں جماعتی حیثیت سے ہندوستان آیا اور اپنے مخصوص نظریات (بغض صحابہ اور ان پر لعن طعن) کی اشاعت کرنے لگا ہمایوں نے علامہ ابن حجر مکی کو خط لکھا جس پر "تطہیر اللسان و الجنان" تصنیف کی گئی نیز دوسری کتاب "الصواعق المحرقہ" تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد اکبر کا دور آیا تو یہ فرقہ ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ جو دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے مقابلہ میں دوسرا دین مستقل بنایا گیا۔

اسی زمانہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تھے' ان کو قتل کرنے کی تجویز کی گئی مگر وہ تجویز کامیاب نہیں ہوئی یہاں تک کہ اکبر کا انتقال ہو گیا۔

پھر جہانگیر تخت نشین ہوا [illegible] نے حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اجمیر' ریاست گوالیار میں قید کر دیا اور برسوں قید رکھا۔ پھر ایک خواب کی بنا پر متنبہ ہو کر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور ان کو جیل سے نکال کر معافی مانگی۔

حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرق ضالہ میں اس فرقہ کو سب سے زیادہ خطرناک بتایا ہے۔ تحریر فرمایا ہے کہ قرآنی اسلام کے مقابلہ میں اس فرقہ نے دوسرا اسلام تیار کیا ہے اس کے عقائد کو شمار کرایا ہے کہ یہ عقائد قرآن کریم اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں جن اکابر نے اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا انہوں نے اس احتیاط کی بنا پر کف اللسان والقلم کیا ہے کہ ممکن ہے مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہو جائے' بغیر توبہ کے مرنے پر یہ احتیاطی پہلو بھی ختم ہو گیا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

الرافضی اذاکان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ

بکس نمبر ۲۲۰۶ لاہور)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی کا فرمان:۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سوئر پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں۔ کیونکہ نجس اور دشمن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

سیال شریف کا تازہ فتویٰ:۔ شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہ یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مزموم کوشش ہے جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ در حقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک [illegible] ہے اور معجون مرکب ہے اسے اسلام' قرآن' اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ [illegible] اہل اسلام [illegible] اس مزموم اور ناپاک [illegible] اور فریب کاری [illegible] (آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور:۔ جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منافق ماننے اور قرآن کریم کو غیر فہم سمجھتے ہیں اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے اس کو جائز سمجھیں ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (مولوی محمد رمضان' مفتی دارالعلوم حزب الاحناف' لاہور)

دارالعلوم غوثیہ لاہور:۔ الجواب:۔ جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جو استفتاء میں لکھے گئے ہیں جو بلاشک و شبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق ملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔

ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بددین' جو اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ در حقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہیں فائدہ ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔ (مفتی غلام سرور قادری ممبر مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد۔ دارالعلوم غوثیہ لاہور)

جامع نظامیہ رضویہ۔ لاہور:۔ جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں [illegible] کرتا ہے [illegible] سورہ نور کی آیات کا منکر ہے۔ جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برات بیان کی گئی ہے اور [illegible] قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکروانالہ لحافظون کا منکر ہوتا ہے۔

مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا' ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے۔

بحکم قرآن "فلا تقعد بعدالذکری مع القوم الظلمین"

"مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کر دیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔" (عبداللطیف مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ' اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

www.haqsuch.tk

شیعہ کی تکفیر پر علماء اہل حدیث کے فتاویٰ جات

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کا فتویٰ:۔

شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر مسلمان سے کہوں گا "خمینی اور اس کے حواریوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔ (الشیعہ والتشیع)

www.haqsuch.tk

مولانا منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں

فتویٰ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف (مدیر الاعتصام، لاہور) مع تصدیق حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "استفتاء میں شیعہ حضرات کے جن عقائد کا ذکر کیا گیا ہے جو ان کی نہایت معتبر اور مستند کتابوں میں درج ہیں۔ نیز ان کے مترجم قرآن کے حواشی (ترجمہ و حواشی فرمان علی شائع کردہ کراچی) سے بھی ان کی تائید ہوتی ہے یہ عقائد ان کے کفر کے اثبات کے لئے کافی ہیں۔ ایسے سخت گمراہ کن عقائد رکھنے والا فرد اور گروہ یقیناً مسلمان نہیں ہو سکتا۔ موجودہ شیعہ اگر اپنی کتابوں کو مستند سمجھتے ہیں (اور یقیناً وہ سمجھتے ہیں) اور ان میں درج باتوں پر ان کا یقین ہے (اور یقیناً ہے) تو ان کے کفر میں شبہ نہیں کیا جا سکتا مگر وہ اپنی کتابوں اور ان میں درج باتوں سے اظہار برات نہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کا طرز عمل بھی

اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ اہل سنت مسلمانوں سے اپنے آپ کو یکسر علیحدہ اور بالکل الگ تصور کرتے ہیں اور عقائد میں بنیادی اختلافات کے ساتھ ساتھ ملکی اور اسلامی قوانین میں بھی اپنا الگ شیعی تشخص منوانے پر مصر ہیں اور ان کا یہ شیعی تشخص یکسر اسلامی تشخص سے مختلف ہے۔

اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ اہل اسلام آستین کے ان سانپوں کو پہچانیں اور اہل وطن ان کی ان سازشوں سے آگاہ رہیں جو وہ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے اسلام کی جڑیں کاٹنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک اور معاشروں میں ان کا ناپاک وجود جسد ملت اسلامیہ میں ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا کاٹ پھینکنا اسلام کے بقا اور ملت اسلامیہ کے تحفظ کے لئے انتہائی ضروری اور اس سے تغافل و تساہل ناقابل معافی جرم ہے۔۔۔ وما علینا الا البلاغ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

تصدیق:۔ (حافظ) صلاح الدین یوسف ایڈیٹر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

واقعی شیعہ، شیعی مسلمات کی رو سے اسلام سے علیحدہ قوم قرار پاتی ہے۔ (محمد عطاء اللہ حنیف ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء)

جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ:۔ شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ غالی فرقہ ان مسائل کا انکار کرتا ہے، جو قطعی الثبوت قطعی الدلالت اور ضروریات دین میں سے ہیں جس کی مختصر سی تشریح یوں ہے کہ:۔

دین کے مسائل دو قسم کے ہوتے ہیں:۔

(۱) وہ مسائل جن پر امت کا اتفاق ہے (۲) وہ مسائل جن میں اختلاف ہے۔

پہلی قسم کے مسائل میں بعض ایسے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ جو قطعی

الثبوت بھی ہوتے ہیں اور قطعی الدلالت بھی قطعی الثبوت ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ ان کا ثبوت قرآن مجید یا ایسی احادیث سے ہو جن کے روایت کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک ہر زمانہ اور ہر قرن میں مختلف طبقات اور مختلف شہروں کے لوگ اس کثرت سے رہے ہوں کہ ان سب کا جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا محال سمجھا جائے (اسی کو اصطلاح میں تواتر اور ایسی احادیث کو احادیث متواترہ کہتے ہیں۔)

اور قطعی الدلالہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو عبارت قرآن مجید میں اس حکم کے متعلق وارد ہوئی ہے یا حدیث متواتر سے ثابت ہوئی ہے وہ اپنے مفہوم مراد کو صاف صاف ظاہر کرتی ہو اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ ہو جس میں کسی کی تاویل چل سکے۔

پھر اس قسم کے مسائل قطعیہ اگر مسلمانوں کے ہر طبقہ خاص و عام میں اس طرح مشہور و معروف ہو جائیں کہ ان کا حاصل کرنا کسی خاص اہتمام اور تعلیم و تعلم پر موقوف نہ رہے۔ بلکہ عام طور پر مسلمانوں کو وراثۃً وہ باتیں معلوم ہو جاتی ہوں جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ نمازوں کی تعداد' تعداد رکعات' روزہ' حج' زکوۃ' کا فرض ہونا' چوری' شراب نوشی کا گناہ' اذان' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا' حدیث دین کا حصہ ہے وغیرہ تو ایسے مسائل قطعیہ کو ضروریات دین کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جو مسائل اس درجہ مشہور نہ ہوں کہ ان سے ہر عام و خاص واقف ہو جیسے رضاعی رشتوں کی حرمت اور بعض اور حرام چیزیں جن کی قرآن میں تصریح ہے اور امت کا ان پر اتفاق ہے مگر ہر شخص کا ان سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسے مسائل صرف قطعیات کہلاتے ہیں ضروریات نہیں۔

ضروریات دین کا انکار باجماع امت کفر ہے۔ ناواقفیت و جہالت کو اس میں عذر نہ قرار دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی تاویل سنی جائے گی۔

البتہ قطعیات محضہ جو شہرت میں اس درجہ کو نہیں پہنچے۔ ان کا انکار اگر بے خبری کی بنا پر کیا جائے تو کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ اسے سمجھایا جائے گا کہ اس کا انکار کفر ہے اگر پھر بھی وہ انکار پر قائم رہے تو کفر کا حکم اس پر صادر کیا جائے گا۔

شیعہ اثناء عشریہ رافضیہ چونکہ موجودہ قرآن کا انکار کرتے ہیں جو ضروریات دین میں سے ہے اور خلافت راشدہ کا بھی انکار کرتے ہیں جس پر امت کا اجماع ہے اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تمام انسانوں سے افضل و اعلیٰ اور عدل و ثقہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا اور ان کے لئے جنت کی خوشخبری کا بھی انکار کرتے ہیں جو قرآن و حدیث کی نصوص سے ثابت ہونے کی بنا پر قطعیات اسلام میں سے ہے۔

نیز صحابہ کرامؓ کے متعلق تو یہ بدترین عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے تین حضرات (مقداد بن اسود' سلمان فارسی' عمار بن یاسر) کے باقی تمام کے تمام صحابہؓ دین چھوڑ کر اللہ اور رسول ﷺ کے بے وفا ہو گئے تھے۔ للذا یہ فرقہ مذکورہ کفریہ عقائد کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (محمد علی جانباز خادم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ) (مہر جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ)

www.haqsuch.tk

ولا تلبسوا الحق بالباطل | وتکتموا الحق وانتم تعلمون

سپاہ صحابہ کا مشن اور اس کی تکمیل

اخلاص و للہیت کے ساتھ دین کا کام کرنے والے لوگ اور خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والی جماعتیں ہر میدان کی فاتح ہوا کرتی ہیں اور ان کے پائے استقلال میں حوادثات زمانہ اور فرعونوں کے مظالم لغزش پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتے ہیں۔

جو جماعتیں دولت و اخلاص سے مالا مال ہوتی ہیں عروج و سربلندی ان کا مقدر رہتی ہے [illegible] باہمی اختلافات و دھڑے بندی کا منحوس [illegible] دور رہتا ہے اخلاص [illegible] وہ جذبہ ہے جو قیادت کو ایک کارکن کے دکھ سکھ میں شریک کرتا ہے اور کارکن کو قیادت پر قربان ہونے کا سبق پڑھاتا ہے۔ اخلاص وہ شجر سایہ دار ہے کہ جس پر کبھی خزاں کا موسم نہیں آتا ہے اور ایسا چشمہ صافی ہے کہ جس سے ایک دنیا سیراب ہوتی ہے مگر نہ اس کا پانی خشک ہوتا ہے نہ ذائقہ بدلتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟ اور اسکی تکمیل کیسے ہوگی؟

الحمد لله نحمده و نستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه○ ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له ونشهد ان سيدنا مولنا محمدا عبده ورسوله○ اما بعد○ اعوذ بالله من الشيطن الرجيم○ بسم الله الرحمن الرحيم○ هوالذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون○ وقال تبارک وتعالى○ وانتم الاعلون ان كنتم مومنين○ قال النبى صلى الله عليه وسلم يدالله على الجماعه○ وقال عليه الصلوه والسلام○ انما الاعمال باالنيات و انما لامرى ما نوى او كما قال عليه الصلوه والسلام○

صدق الله وصدق رسوله النبى الكريم ونحن على ذلک لمن الشاهدين والشاكرين والحمد لله رب العلمين○

www.haqsuch.tk

محترم المقام! حضرات علماء کرام! و مشائخ عظام! قابل صد احترام بزرگو! نوجوان ساتھیو! سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو! سپاہ صحابہ کی عمر چودہ سال ہو رہی ہے اور چودہ سال کے عرصہ میں اس نو عمر جماعت پر جس قسم کی پریشانیاں مصائب و آلام اور آزمائشوں کے لمحے آئے وہ اگر کسی پرانی جماعت پر آتے تو وہ نہ صرف ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہوتی بلکہ وہ اپنا وجود تک کھو بیٹھی ہوتی۔ کیونکہ منظم سے منظم جماعت کو بھی جب مسلسل قیادتوں سے محروم کیا جا رہا ہو قیادت سے لے کر عام کارکن تک کو آرام و سکون سے کام کرنے اور اپنے پیغام کو آگے بڑھانے کا موقع دینے کی بجائے قدم قدم پر روکا جا رہا ہو زبان بندیوں، ضلع بندیوں، اور نظر بندیوں کے ذریعہ زبانوں پر تالے اور کانفرنسوں و جلسوں کی راہوں پر پولیس ناکے لگائے جا رہے ہوں تو [illegible] کسی کو [illegible] اور دردول سے آسا[illegible] کر سکتا ہے؟

صرف اسی پر بس نہیں ایک طرف اسلام کا ازلی دشمن راکٹ لانچروں اور بموں سے مسلح ہو کر حق و صداقت کی بلند ہونے والی صدا کو خاک و خون میں تڑپاتا چلا جاتا ہے اور حق کی آواز پر لبیک کہنے والے نمازیوں، طالبعلموں اور معصوم بچوں تک کو گولیوں سے چھلنی کیے جاتا ہے تو دوسری طرف وقت کے حکمران لاقانونیت اور انتقام کی راہ اختیار کر کے کفر و ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے والوں ہی کو عقوبت خانوں اور زندانوں کا مہمان بنانے، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کے زیور پہنا کر کئی کئی ماہ تک سورج کی روشنی تک سے محروم کر کے کال کوٹھڑیوں میں بند رکھنے اور ملاقاتوں پر کلی طور سے پابندیاں عائد کرنے میں مصروف ہوں۔ صرف اسی پر بس نہیں درجنوں کارکنوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں عوام کے محافظ کہلانے والوں کے ہاتھوں قتل کرانے کا سلسلہ جاری

رکھے ہوئے ہوں...... تو کیا...... ایسی حالت میں کسی جماعت کا زندہ رہنا ممکن ہے؟ مگر...... یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامت اور کارکنوں و قیادت کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ سپاہ صحابہ آج بھی اسی طرح میدان عمل میں موجود ہے اور اپنے مشن و نصب العین کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے جس طرح پہلے تھی۔

اخلاص سے کام کرنے والے ناکام نہیں ہوتے!

اخلاص و للہیت کے ساتھ دین کا کام کرنے والے لوگ اور خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والی جماعتیں ہر میدان کی فاتح ہوا کرتی ہیں اور ان کے پایہ استقلال میں [illegible] زمانہ اور فرعونوں کے مظالم لغزش پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتے ہیں۔

جو جماعتیں دولت اخلاص سے مالا مال ہوتی ہیں عروج و سربلندی ان کا مقدر ہوتی ہے ناکامی و نامرادی باہمی اختلافات و دھڑے بندی کا منحوس سایہ ان سے دور رہتا ہے اخلاص ہی وہ جذبہ ہے جو قیادت کو ایک کارکن کے دکھ سکھ میں شریک کرتا ہے اور کارکن کو قیادت پر قربان ہونے کا سبق پڑھاتا ہے۔ اخلاص وہ شجر سایہ دار ہے کہ جس پر کبھی خزاں کا موسم نہیں آتا ہے اور ایسا چشمہ صافی ہے کہ جس سے ایک دنیا سیراب ہوتی ہے مگر نہ اس کا پانی خشک ہوتا ہے نہ ذائقہ بدلتا ہے۔

اخلاص کیا ہے؟

کسی بھی دینی کام کو اس نیت سے سرانجام دینا کہ میرا اللہ راضی ہو جائے اخلاص کہلاتا ہے۔

www.haqsuch.tk

جب دین کی خدمت کا مقصد رضاء الٰہی کا حصول قرار پا جائے تو پھر نہ مالی مفاد اور دنیاوی منصب اور عہدہ انسان کے پاؤں کی زنجیر بننے میں کامیاب ہوتا ہے نہ اولاد، اعزہ و اقرباء اور دوستوں کی محبت اسے غلط کام پر آمادہ کر سکتی ہے نہ عزت و شہرت کی بھوک اسے ستاتی ہے نہ غربت و افلاس کا غم اس کے قریب پھٹکتا ہے۔

یہ اخلاص ہی جو عقوبت خانوں کے مظالم اور ظلم و تشدد کے کوڑوں میں لذت آشنائی اور رخ جمال یار کا دیدار کرنے جیسی پر کیف اور وجد آفرین مسرت سے سرشار کر دیتا ہے اور بقول شاعر

بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

کا مصداق بن جاتا ہے ہاں ہاں! اخلاص ہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں چھلانگ لگانے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دہکتے انگاروں پر احد احد کے نعرے لگانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ اخلاص ہی کا کرشمہ ہے جو مکہ کے چوک میں تختہ دار کی طرف جاتے ہوئے خبیب رضی اللہ عنہ سے کہلاتا ہے۔

ولست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان للہ مصرعی

ترجمہ:۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جب کہ میں اسلام قبول کرنے کے جرم میں قتل کیا جا رہا ہوں کہ اللہ کے لئے مجھے کیسے تڑپایا جائے گا۔

اخلاص پیدا کب ہوتا ہے؟

اخلاص اس وقت انسان کے قلب و ذہن میں راسخ ہوتا ہے جب اس کے سامنے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ میرا مشن اور نظریہ

حق ہے میں جس کام کے لئے قدم آگے بڑھا رہا ہوں وہ دین کی ایسی خدمت ہے کہ اس وقت اس سے بڑھ کر دین کی خدمت کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ میرا دین اس وقت مظلوم ہے اور اللہ کا یہ آخری دین دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ ان تنصرواللہ ینصرکم آؤ میری مدد کرو اگر تم اللہ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا..... لٰہذا میرے دین نے مجھے پکارا ہے اور اس آواز پر لبیک کہنا مجھ پر فرض ہو چکا ہے۔ اب میری زندگی شریعت مصطفوی کی امانت ہے میں جب تک زندہ رہا اس دین کی حفاظت کے لئے کمربستہ رہوں گا اور میری موت بھی اس دین حق کی پاسداری میں شہادت کی صورت میں آئے گی۔ غرضیکہ اخلاص کامل اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب انسان کو اپنے موقف کی سچائی پر اتنا یقین ہو کہ وہ اس کے مقابل انسان تو انسان کسی فرشتہ کی بات کو تسلیم کرنے پر بھی تیار نہ ہو۔

مشن کی صداقت پر یقین کیسے نصیب ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل و بصیرت کی نعمت سے نوازا ہے وہ اس کے ذریعہ اپنے نفع و نقصان دوست و دشمن کے مابین تمیز کرتا ہے اور حق و باطل میں پہچان پیدا کرتا ہے۔ کچھ باتیں انسان کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں کچھ سننے سے اور کچھ سمجھنے سے جب اس کے یہ تینوں ذرائع کسی بات کی صداقت پر متفق ہو جاتے ہیں تو پھر وہ اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور جب کسی نظریہ کی صداقت انسانی قلب و دماغ پر ثبت ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اسے اس نظریہ کے مخالفین کے سامنے بیان کیا جائے تاکہ وہ اسے قبول کر لیں۔

www.haqsuch.tk

سائنسی، طبی، اور تحقیقی نظریات کی صداقت کے واضح ہو جانے کے بعد انسان کا اسے بیان کرنے سے خاموش رہنا ممکن ہے۔ وہ مصلحت کا راستہ اپنانے پر مجبور ہو سکتا ہے مگر دین اور مذہب پر مبنی نظریات کی صداقت جب انسان کے رگ و ریشے میں سما جاتی ہے۔ پھر اس مومن حق کا خاموش رہنا ممکن نہیں ہوتا ہے پھر وہ جنگلوں میں، آبادیوں میں، شہروں میں ویرانوں میں، چمنستانوں میں اور زندانوں میں آذان حق کا فریضہ سرانجام دینے پر مجبور و بے قرار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا علاج نہ تو کوئی ڈاکٹر کر سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی ناصح کی تقریر و وعظ کا اثر ہوتا ہے ہاں! وہ شخص اس بپھرے ہوئے شیر کو قابو میں لا سکتا ہے جس کے پاس دلائل کے ایسے ہتھیار [illegible] اور حقائق [illegible] کے ایسے آفتاب ہوں کہ جو ایسے شخص کی [illegible] کے سارے [illegible] بدل دیں اور [illegible] کی [illegible] کو دھوکہ اور فریب کی پٹیوں سے نجات دلا کر حقائق کی اس واقعی روشنی سے منور کر دیں کہ جس کا نور کسی تاریکی سے ماند نہ پڑ سکتا ہو۔

سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟

میری اب تک کی گفتگو سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اخلاص کی دولت اس کو نصیب ہوتی ہے جسے اپنے مشن کی صداقت پر کامل یقین ہو اور مشن کی صداقت پر یقین تبھی ہوتا ہے جب دلائل و حقائق ایسے ہوں کہ جنہیں جھٹلایا نہ جا سکتا ہو۔ اب میں عرض کرتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں میں جو کرنٹ اور جوش و جذبہ کی اک لہر پائی جاتی ہے اور وہ جیلوں ہتھکڑیوں اور موت سے بھی خوف زدہ ہونے کو تیار نہیں ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے موقف کی صداقت پر اتنا یقین ہے کہ شاید سورج کے وجود اور روشنی پر اتنا یقین نہیں ہو گا

اس یقین کی دولت نے انہیں اس حق کی راہ پر ڈالا ہے جس پر گامزن ہو کر اب ان کی منزل شہادت یا مشن کی تکمیل قرار پا چکی ہے۔

میں سپاہ صحابہ کے مخالفین سے (چاہے وہ حکمران ہوں یا مذہبی و سیاسی جماعتیں) یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس جماعت کے کارکنوں کو تشدد اور قتل و غارت گری یا ریاستی جبر کے ذریعہ مرعوب کر کے مشن حق سے دور کرنے کی پر حماقت سوچ سے نجات حاصل کریں کیونکہ عملاً وہ گذشتہ دس سال سے اس ہتھیار کو بار بار آزما کر دیکھ چکے ہیں کہ ناکامی ان کا مقدر ہے اور ادھر:

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

والی کیفیت ہے اگر وہ [illegible] صحابہ کا راستہ روکنا چاہتے ہیں تو دلائل سے اس کا موقف غلط [illegible] حقائق [illegible] کی بنیاد [illegible] حوصلوں کو شکست دیں اور جذبوں کو پست کریں اور اگر خود وہ بھی اس کے موقف و مشن کی حقانیت کو پہچان جائیں تو پھر تعاون کریں اگر ان کی مجبوریاں ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتی ہوں تو پھر کم از کم مخالفت نہ کریں۔

سپاہ صحابہ کا مشن غلبہ اسلام ہے

سپاہ صحابہ کا مشن کسی عام شخص کی ذہنی اختراع یا کسی نام نہاد مفکر کی سوچ پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کا مشن وہی ہے جو چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر مبعوث کیا گیا تھا جسے قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے۔ هوالذی ارسل رسوله باالهدی ودين الحق ليظهره على الدين كله لو كره الكافرون کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ دین حق کو تمام

www.haqsuch.tk

ادیان باطلہ پر غالب کر دیں اور اگرچہ یہ بات کافروں پہ ناگوار گزرے۔

چونکہ یہ ساری کائنات اللہ کی مخلوق و مملوک ہے اس لئے اس خالق و مالک کی منشاء یہ ہے کہ اس کی مخلوق حضرت انسان اس کی زمین میں اس کے نظام پر عمل پیرا ہو۔ اللہ کا نظام اسلام ہے اور اس پر چلنے سے ہی انسانوں کی دنیا اور آخرت سنور سکتی ہے۔ اسلام کے دم قدم ہی سے یہ دنیا نمونہ جنت کا منظر اور سلامتی کا گھر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انسان کسی دوسرے انسان تو کیا جاندار اور غیر جاندار کا خیرخواہ اس وقت بن سکتا ہے جب وہ اسلام کی اعلیٰ و ارفع تعلیمات پر عمل پیرا ہو ورنہ انسان طمع' لالچ' خواہشات نفسانی کا غلام بن کر اس جہان کو جہنم نظیر بنا دیتا ہے ا[illegible] گوشت و خون کا بازا[illegible]رم کر کے فساد فی الارض کی اس پیشین گوئی کی تکمیل [illegible]نے لگ جاتا ہے [illegible] حضرت آدم [illegible] سلام کی [illegible] کے وقت فرشتوں نے کی تھی۔

جبکہ آدم علیہ السلام کی خلافت فی الارض کا مقصد ہی زمین کو نظام الٰہی کی برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور کرنا تھا۔ سارے انبیاء علیہم السلام اسی پیغام کو لے کر دنیا میں آتے رہے کہ...... اے خواہشات کے بتوں کی پوجا کرنے والو! اے رحمان کی راہ سے ہٹ کر شیطان کی راہوں پر سرپٹ دوڑنے والے انسانو! واپس پلٹو اور صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤ۔ غرضیکہ غلبہ اسلام تمام انبیاء علیہم السلام کا بھی مشن تھا اور اس مشن کی تکمیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہوئی۔

غلبہ اسلام کے لئے اصحاب رضی اللہ عنہم رسول ﷺ سا کردار لازم ہے!

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے غلبہ کے لئے جس چیز پر

سب سے زیادہ محنت کی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے۔ دوسرے لفظوں میں صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت کا شاہکار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون پسینہ کی کمائی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کی تعبیر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جہد مسلسل کا ثمرہ اور نتیجہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو قرآن کی تعلیمات سے آراستہ کر کے اور ان کے قلوب کا تزکیہ فرما کر انہیں ایک ایسی مثالی فوج اور فرمانبردار جانثاروں کی شکل میں ڈھالا کہ پھر اس جماعت کو لے کر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عمل میں اترے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]م نہ روک سکی [illegible] دیکھتے [illegible] دیکھتے صرف [illegible] سال کے عرصہ میں قیصرو کسریٰ جیسی طاقتیں [illegible] اور [illegible] وسائل و [illegible] قوت سے مالا مال حکومتیں گھٹنے ٹیکتی چلی گئیں۔

یہ صحبت رسول ﷺ اور تربیت نبوی ہی کا اثر تھا کہ مال و دولت' جائیداد و جاگیر' عہدہ و منصب' اقتدار و حکومت کی خواہش و طلب اس مقدس جماعت کے دلوں سے رخصت ہو چکی تھی۔ ان کا سونا' جاگنا' لڑنا یا صلح کرنا دن کو گھوڑے کی پشت پر بیٹھنا رات کو مصلیٰ پر کھڑے ہونا حتیٰ کہ ان کا جینا اور مرنا صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا اور جس قوم میں یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں پھر اس کا راستہ روکنا کسی کے بس کا روگ نہیں رہتا ہے۔

کارکنوں کو نصیحت!

میں اس موقعہ پر سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم ان صحابہ کرام کے سپاہی ہو جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام

www.haqsuch.tk

کے غلبہ کے لئے تیار کیا تھا تم اس مقدس جماعت کے نوکر کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہو جسے اللہ کی طرف سے سلام آئے جنہیں مومن حق قرآن نے کہا جنہیں مفلحون راشدون معتدون کے تمغے بارگاہ ایزدی سے نصیب ہوئے۔ جنہیں رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ملا اور جنت کا ٹکٹ ان کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا۔ لہٰذا آج اگر تم بھی غلبہ اسلام کو اپنا مشن بنا کر اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی بن کر کامیابی کی منزل پانے کے خواہاں ہو تو پھر تمہیں اپنے کردار کا جائزہ لینا ہو گا۔ پھر تمہیں اپنی سیرت و صورت میں لازمی تبدیلی لانا ہو گی۔ پھر تمہیں ہنود و یہود نصاریٰ و مجوس کی طرز زندگی پر لعنت بھیج کر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جیسے [illegible] صحابہ کرام [illegible] کو اپنا [illegible] ہو گا۔ آج [illegible] کسی نوجوان کو محمد عربی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی شکل و صورت اور تہذیب و ثقافت اپناتے ہوئے گھن آتی ہے محنت و مزدوری سے رزق حلال کماتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے' بے حیائی و فحاشی کو خیرباد کہتے ہوئے اس کا دل دکھتا ہے فرائض اسلام کی ادائیگی بوجھ محسوس ہوتی ہے اخلاق بیماریوں کا علاج کرانے کو جی نہیں چاہتا ہے تو پھر ایسے نوجوان سے میں بصد معذرت عرض کرتا ہوں کہ وہ اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی ہونے کا دعویٰ مت کرے اور اپنے کردار سے اس مقدس جماعت کی بدنامی کا باعث بننے کی کوشش مت کرے کیونکہ ایسے شخص کو ان اعلیٰ اور ارفع شخصیات کی طرف خود کو منسوب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

اصحاب رسول ﷺ کا سپاہی بننا ہے تو منافقت چھوڑنا ہو گی!

میں مزید وضاحت کے ساتھ تمام کارکنوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ

وہ الگ تنہائی میں بیٹھ کر خوب غور و فکر کریں اور بار بار اس بات کو سوچیں کہ کہیں ہم منافقت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ہیں؟ یعنی ہماری زبانوں پر جو نعرے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں جو پرچم ہے ہمارا عمل اس کے برعکس تو نہیں ہے؟ مثلاً ایک شخص زبان سے غلبہ اسلام اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا نعرہ بلند کرتا ہے مگر عمل سے وہ ثابت کرتا ہے کہ میں خود رزق حرام کو ترک کر سکتا ہوں' نہ نماز پابندی سے ادا کر سکتا ہوں اور نہ ہی فحاشی و عریانی سے اجتناب کر سکتا ہوں اور نہ ہی مجھے سنت نبوی ﷺ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنھم پر عمل کرنا اچھا لگتا ہے تو کیا ایسا [illegible] عمل انسان [illegible]؟ یقیناً ایسا شخص عملی منافقت کا مجسم پیکر ہے اور اس کی [illegible] اچھی [illegible] اثر نہیں ہو گا۔ ممکن ہے وقتی طور پر چند لوگ اس کی باتوں سے متاثر ہو جائیں مگر یہ باتیں دیرپا ثابت نہیں ہو سکتی ہیں۔

لہٰذا میں تمام کارکنان سپاہ صحابہ سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ منافقت عمل کا شکار نہ ہوں بلکہ ایک مومن حقیقی کی تصویر بن کر سامنے آئیں۔

میرے عزیز ساتھیو! بعض لوگ اپنی ذاتی کمزوریوں اور نفس و شیطان کی سکھائی ہوئی ناقص و پرفریب دلیلوں کے ذریعہ یہ کوشش کرتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے کہ آخر ان پر اس قدر زور کیوں دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی سیرت و صورت کی تبدیلی پر توجہ دیں لیکن طالبان افغانستان کی تازہ مثال آپ کے سامنے ہے کہ کامیابی ہمیشہ انہی لوگوں کی جوتیوں پر سر رکھتی ہے جو کردار کے پختہ اور عزم مصمم کے مالک ہوں۔

کیا آج طالبان افغانستان ترقی و خوشحالی کے نام پر اگر یورپ کی تجاویز کو تسلیم کر لیں تو ان کی غربت و افلاس اور بظاہر پیدا شدہ مشکلات دور نہیں ہو

www.haqsuch.tk

سکتی ہیں؟ کیا امریکہ اور اس کے حواری طالبان کو امن پسند اور ترقی پسند جیسے خوبصورت القابات سے نوازنے کو تیار نہ ہوں گے؟ اور انہیں دنیا بھر کے ممالک تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوں گے؟

یقیناً یہ سب ممالک ایسا کرنے پر تیار ہوں گے مگر طالبان کا ان کی شرائط کو ماننا خودکشی کے مترادف ہو گا کیونکہ انہیں کامیابی و کامرانی' امن و استحکام' عزت و نیک نامی صرف اور صرف اسلام کے باعث نصیب ہوئی ہے۔

میرا مقصد اس مثال سے یہ ہے کہ جب ہم دعوئی دار ہیں اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی ہونے کے' تو پھر ہمیں عملاً ان کا سپاہی بننے سے شرم کیوں آتی ہے؟ شرم تو ہمیں اس [illegible] آنی چاہئے کہ ہم جو [illegible] کر رہے ہیں ہمارا عمل اس کے برعکس ہے [illegible] ہمیں عمل' منافقت کو [illegible] قدر [illegible] ہو گا۔

www.haqsuch.tk

تزکیہ نفس!

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلو علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمه○ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں اپنا رسول ﷺ انہیں میں سے مبعوث کیا تاکہ وہ اللہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات کو پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیہ کرے۔

یہ تزکیہ نفس کیا ہے؟ یہ روح کی بیماریوں کے علاج کا نام ہے۔ جس طرح انسان کا جسم مختلف بیماریوں کا شکار ہوتا ہے اسی طرح انسانی روح بھی بیمار ہوتی ہے۔ روح کی بیماری کی علامات یہ ہیں۔ حسد' کینہ' بغض' عداوت' گناہوں

کی طرف رغبت' نیکی میں سستی اور حرام چیزوں کی طرف توجہ حلال چیزوں سے دوری کے احساسات دل میں انگڑائیاں لیتے رہتے ہیں۔ جب یہ بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں تو دلوں میں محبت' الفت' ایثار و قربانی کے پاکیزہ احساسات اور حرام سے نفرت' فحش باتوں سے گھن بری محافل و مجالس اور برے مناظر سے نفرت و وحشت ہونے لگتی ہے۔ دل یاد خدا سے آباد ہونے لگتا ہے اور عبادت میں ایسی لذت نصیب ہوتی ہے کہ اس کے سامنے ساری دنیا کے غم پریشانیاں اور حوادث ایک بے حقیقت چیز بن کر رہ جاتے ہیں۔

لہذا ضروری ہے کہ اہل اللہ یعنی پابند شرع' ولی اللہ فرشتہ صفت بزرگوں کی صحبت تلاش کی جائے اور کامل حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سابقہ گناہوں سے استغفار کرکے آئندہ [illegible] پر [illegible] ہونے اور منہیات سے بچنے کا عہد کیا جائے پھر حتی الامکان اس عہد کو نبھایا جائے جہاں کہیں عہد شکنی ہو وہاں فوراً اس کا ازالہ کر کے پھر اس راہ پر سفر شروع کر دیا جائے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر ہم لوگ اپنے ظاہر و باطن کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق سنواریں گے تو ہم اپنی منزل پر سالوں میں نہیں مہینوں میں پہنچ جائیں گے۔

شیعہ سے ہمارا اختلاف!

میری ان معروضات سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب ہمارا مشن و نصب العین اسلام کا غلبہ ہے تو پھر ہمیں جہاد' انقلاب یا سیاست کے ذریعہ اسلام غالب کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے پھر ہمارا شیعہ سے اختلاف کیوں ہے؟ ہم کہیں ایک بے مقصد عنوان پر تو اپنی توانائیاں خرچ نہیں کر رہے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے تو بعض اوقات اس کے راستہ میں رکاوٹ بن کر کوئی پہاڑ' دیوار یا ندی نالے حائل ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ شخص اس رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرنے لگ جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسے یہ کہے کہ تم نے جانا تو منزل پر تھا مگر دیوار توڑنے میں مصروف ہو گئے ہو تو اس کا جواب دیا کہ ہم منزل ہی کی طرف بڑھ رہے ہیں یہ رکاوٹ درمیان میں آگئی تھی اسے دور ہٹا رہے ہیں تاکہ جلد منزل پر پہنچ جائیں۔

میرا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں نظام خلافت راشدہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اگر کوئی حائل ہے تو وہ شیعہ ہے۔ کیونکہ جو نظام خلافت راشدہ ہمارا آئیڈیل ہے ہمارا مطلوب ہے وہی نظام شیعہ کے نزدیک کفر و ارتداد کا نظام ہے آج غیر مسلم حکمران تو نظام خلافت راشدہ کی تعریف کرتے ہیں مگر شیعیت اسے بدنام کرنے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے للذا شیعہ کی ناپاک سازشوں کا خاتمہ بھی غلبہ اسلام ہی کا ایک حصہ ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم جس نظام کو غالب کرنے کے خواہاں ہیں یعنی اسلام کا نظام۔ شیعہ نے اسی نظام کی شکل و ہیئت کو بدلنے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ کہیں وہ اسلام کی بنیاد توحید کا انکار کرتے ہیں تو کہیں انبیاء علیہم السلام کے تقدس و شرافت کا مذاق اڑاتے ہیں' کہیں وہ قرآن کریم کو محرف و مبدل ثابت کر کے مسلمانوں کا رشتہ اس سے کاٹنا چاہتے ہیں تو کہیں بارہ اماموں کو معصوم قرار دے کر ان پر وحی کا نازل ہونا ثابت کر کے اور انہیں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے کے اختیارات سونپ کر دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جن اصحاب رسول ﷺ کے ذریعہ دنیا میں اسلام غالب

ہوا ہے وہ انہیں معاذاللہ کافر و بے ایمان تک قرار دے کر صبح و شام ان پر لعنت و ملامت میں مصروف ہیں۔

اب شیعہ کی طرف سے اسلام کے وجود پر پے در پے کئے جانے والے حملوں کو روکنا اور اسلام کا دفاع کرنا بھی غلبہ اسلام ہی کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ جس طرح ایک عمارت کو بلند سے بلند تعمیر کرنا عظیم مقصد ہوتا ہے اس طرح اس کی دشمنوں سے حفاظت کرنا بھی عظیم مقصد ہوتا ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں دفاع کا کام تعمیر سے زیادہ اہم ہوتا ہے اور پھر سپاہ صحابہ کا بچہ بچہ کشمیر' افغانستان' فلپائن' کوسو' چیچنیا' فلسطین وغیرہ کے مجاہدین اسلام کے ساتھ جہاد میں حتی الامکان شریک ہونے پر ہر لمحہ تیار ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ آج کشمیر میں ہمارے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد آزادی کی جنگ لڑ رہی ہے۔

اسی طرح افغانستان میں اولاً روس کے خلاف اور اب روسی ایجنٹوں کے خلاف برسرپیکار ہے گویا کہ سپاہ صحابہ نوجوانوں کا ایک ایسا لشکر جرار تیار کرنا چاہتی ہے جو جہاد' سیاست' انقلاب اور اسلام کے غلبہ کے لئے چلنے والی کسی بھی تحریک کا ہراول دستہ ہو۔

جماعت اور بھیڑ میں فرق!

ان عظیم مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہماری صفوں میں زبردست نظم و ضبط ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسا مربوط و مضبوط رابطہ ہو کہ کسی بھی بڑے سے بڑے کام کی انجام دہی کی موقعہ پر ہم متحد و متفق ہو کر آگے بڑھیں اور کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیں۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ چند لوگ ایک قدم ایک آواز ہو کر اگر کام کریں تو وہ ان لوگوں کے کام سے کہیں

www.haqsuch.tk

زیادہ بہتر اور کامیاب ہو گا جن کی آوازیں مختلف ہیں اور سوچ الگ الگ ہو۔ مثلاً" دس آدمی مل کر ایک عمارت بنانا چاہیں اور باہمی مشورہ سے کام کریں اور اپنی اپنی ڈیوٹی صحیح طریقہ سے سرانجام دیں تو وہ ان لوگوں کے مقابل کہیں جلد کامیاب ہوں گے جو تعداد میں ایک ہزار ہیں اور وسائل بھی ان کے پاس کثیر ہیں مگر ان کا آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہے اور باہمی مشورہ کا فقدان ہے بلکہ ایسے لوگ عمارت کی تعمیر تو کیا الٹا تخریب کا باعث ہوں گے۔

اسی طرح مسجد میں چند لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں جماعت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک امام کی اقتداء میں کھڑے ہوتے ہیں بازار میں ہزاروں لوگ ہوتے ہیں [illegible] رش اور بھیڑ [illegible] جائے گا [illegible] نہیں کیونکہ نہ ان کا مقصد ایک ہے۔ نہ کوئی امیر ہے۔

www.haqsuch.tk

اطاعت امیر کے بغیر جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی!

جماعت نام ہی امیر کی اطاعت کا ہے۔ آپ نماز باجماعت ہی کو دیکھیں کہ جو شخص امام کی اقتداء کرنے سے قاصر ہے یعنی امام سے قبل رکوع و سجود میں چلا جاتا ہے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اس طرح جو امیر کی اطاعت سے سرتابی کرتا ہے وہ دراصل جماعت سے نکلنے کا اعلان کرتا ہے۔

امیر کی اطاعت اسقدر لازم چیز ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اطیعوااللہ واطیعوالرسول کہا گیا ہے وہاں "اولوالامر" کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اپنے امیر کی اطاعت کرو اور حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ امیر کی اطاعت کو لازم جانو چاہے وہ چھوٹے سر والا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو یعنی حسب، نسب، مال و دولت، شکل و صورت کے لحاظ سے کتنا تم سے پیچھے کیوں نہ ہو۔ مگر

جب امیر بنا لیا گیا تو اب اس کی اطاعت لازم ہے۔ اس لئے جو ساتھی بھی جماعت کے اہم عہدے پر لایا جائے پھر اس کی اطاعت ضروری ہے۔ تاہم یہ بات ضرور ذہن میں رہے کہ امیر کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں نہیں ہو گی۔ بلکہ امیر کو بتایا جائے کہ یہ کام دین کے خلاف ہے وہ خود بھی اس سے بچے اور ہمیں بھی اس کی طرف دعوت مت دے۔

امیر کو چاہئے کہ کام کارکنوں کے مشورہ سے کرے!

جس شخص کو امیر بنایا جائے یعنی جماعت کی ذمہ داری کا بوجھ اس کے کندھوں پر ڈالا جائے تو وہ ہر اہم کام کرنے سے قبل یا کسی فیصلہ کا اعلان کرنے سے قبل ذمہ دار احباب سے ضرور مشورہ کرے۔ اس کے لئے مشورہ میں خیر ہی خیر ہے اور پھر مشورہ سنت رسول ﷺ ہے۔ آپ دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ کو باوجود اللہ کے رسول اور نبی ہونے کے قرآن حکیم میں کہا گیا ہے وشاورھم فی الامر کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشورہ میں شامل کیا کریں۔ پھر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مشورہ کو اہمیت دی ہے لہٰذا امیر کے لئے لازم ہے کہ وہ مشورہ کے ساتھ قدم اٹھائے اور جب کسی بات پر آراء کا اختلاف ہو تو کوشش کی جائے کہ زیادہ مناسب اور مفید رائے پر دوسرے ساتھیوں کو مائل کیا جائے۔ ورنہ اکثریتی رائے پر اگر قرآن و سنت کے متضاد نہ ہو تو عمل کیا جائے۔ ہاں اگر اکثریت کی رائے دین کے خلاف ہو تو اس پر عمل ہرگز نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد جس بات پر فیصلہ ہو جائے اسے ہر ایک کو قبول کر لینا چاہئے اور مشورہ کی مجلس کے اختتام پر فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا جذبہ لے کر اٹھنا چاہئے اور کبھی بھی اس بات کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کہ میری رائے کو تسلیم

نہیں کیا ہے۔

میرے محترم ساتھیو! آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ جب تک آپ اپنے مشن کی صداقت پر کامل و پختہ یقین رکھتے ہوئے اخلاص، للہیت کے ساتھ امیر کی اطاعت میں نظم و ضبط کے ساتھ کام نہیں کریں گے اور اپنے کردار و عمل کو اصحاب رسول ﷺ کے طریق کے مطابق نہیں ڈھالیں گے اس وقت تک نہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو سکتی ہے نہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا میری ان معروضات پر بار بار غور کریں انہیں سمجھیں اور ان پر عمل کریں تاکہ ہم حوادثات و مصائب کے موجودہ منجدھار سے کامیابی کے ساتھ باہر آئیں اور پہلے سے بڑھ کر بلند حوصلے سے جماعت کا کام کریں اور منزل مقصود کی طرف تیزی سے بڑھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

برحمتک یا ارحم الراحمین

www.haqsuch.tk